

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مستطاب

الشیانی

کتاب التجت کتاب الیمان والکفر

ترجمہ اصول کافی جلد سوم

حضرت ثقل الاسلام علامہ فہر مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مفسر قرآن بالینجاب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قلم مدظلہ العالی نقوی الامردہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

معنف دومستد کتب

ناشر

ظفر میم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

ب
جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ————— عظیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (پرائیویٹ) ناظم آباد نمبر ۲- کراچی

مطبع ————— قریش آرٹ پریس ناظم آباد نمبر ۲- کراچی

کتابت ————— سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ————— ۱۸۰ روپے

بارِ ہفتم ————— اگست ۲۰۰۳ء

انسانہ اور حیات بعد الموت پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے "سیرت علی" میں قرآن اور اہل بیت اور اہل بیت کی دینی خدمات پر روشنی ڈالی جائے گی اسی طرح آخر تک یہ سلسلہ چلے گا۔ ہر سوانح عمری کا حجم کم سے کم چار سو صفحہ ہو گا میں نے یہ ایک لمبا پروگرام اپنے سامنے رکھ لیا ہے موت قریب سے قریب تر ہوتی جا رہی ہے ایسی صورت میں چودہ سوانح عمریوں کے مکمل ہونے کی کوئی صورت تو نظر نہیں آرہی مگر جس خالق برحق اور قادر مطلق نے اتنا کام مجھ سے لیا چاہے اس رحمت واسعہ سے کیا بعید ہے کہ وہ یہ کام بھی مجھ ناچیز کے ہاتھوں سے پورا کر دے اس پروگرام کے تحت انشاء اللہ العزیز ہمارے مذہب کے تمام حقائق ناظرین کے سامنے آجائیں گے میں ارباب عقل و فہم اور علمائے کرام کی خدمت میں دست بستہ ملتی ہوں کہ اگر اس سلسلہ میں کچھ غلطیاں نظر سے گزریں تو بجلے طعن و تشنیع سے میرا کیلجو زخمی کرنے کے اس خیال کے پیش نظر درگزر فرمائیں کہ غلطیوں سے بشریت کا دامن پاک نہیں۔ و ما توفیق الا باللہ

ما قلم اشم

سید ظفر حسن نقوی الامروہوی

بارگاہِ باری میں عرض

اے قادرِ مطلق، اے محبوبِ درِ حق تیری بارگاہِ عز و جلال میں بصدِ عجز و نیاز یہ التجا کرتا ہوں کہ اگر یہ میری ناچیز دینی خدمت تیری نگاہِ لطف و کرم قابلِ اجر قرار پا جائے تو اس کا ثواب میرے ان شفیق والدین کی روح کو عطا فرما دینا جن کی آغوشِ شفقت میں پرورش پاک میں اس قابل ہوا کہ پچاس سال سے تیرے دینِ برحق کی تحمیراً و تقریراً خدمت کرتا چلا آ رہا ہوں یہ سب تیری تو فیق اور تیرے ان نیک بندوں کی دعاؤں کا اثر ہے جن کو تو نے میرا ماں باپ بنایا۔ محمد و آلِ محمد کے صدقے اُن کی روح کو اپنی رحمت و برکت کے سائے میں لے لینا۔

میں ہوں تیرا گنہگار بندہ

سید ظفر حسن

خدمات کا تعارف

مجھے اس بات پر یقین بھی فخر ہو کہ ہے کہ خدا نے مجھے اپنے فضل و کرم سے ایک ایسے عالم کی فرزندگی کا شرف بخشا جس نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ مذہب اور قوم کی خدمت میں گزارا اور میرے تمام بھائیوں کی یہ خواہش بھی کہ اُمّوں کی کافی بھی اسی معیار سے طبع کرائی جائے جس معیار پر تعجب القرآن ہے یہ تیسری جلد زبور طبع سے آراستہ ہو کر قوم کے سامنے پیش کی جا رہی ہے اس میں شک نہیں کہ یہ کام کوئی آسان کام نہ تھا مگر میرے چھوٹے بھائی سید شبیبہ الحسن صاحب بی سی سی آئی نے باوجود عظیم مشغولیت کے میری پوری طرح مدد کی۔ اس کے علاوہ میں عالی جناب شیخ اصغر صاحب پرنسپل جامعہ امامیہ کراچی اور عالی جناب مولانا کاظم نقوی صاحب سابق پرنسپل جامعہ کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ ان حضرات نے جہاں کہیں کسی حدیث کا ترجمہ رد کیا تھا میری مدد فرمائی۔

راقم ڈاکٹر سید ندیم الحسن

مئی ۱۹۹۰ء

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	باب نمبر	عنوان	نمبر شمار	باب نمبر صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۲۰۰	۱۲۹	۲۱۔ طینت مومن و کافر	۵	۱۱۰	۱۔ ذکر مولد النبی و وفات آنحضرتؐ	
۲۰۹	۱۳۰	۲۲۔ ذکر تکلیف اڈل	۲۹	۱۱۱	۲۔ ذکر مولد امیر المومنینؑ	
۲۱۲	۱۳۱	۲۳۔ آخر مینہ	۳۹	۱۱۲	۳۔ مولد جناب فاطمہؑ	
۲۱۷	۱۳۲	۲۴۔ سب سے پہلے اقرار ربوبیت کرنا اے رسول خداؐ تھے	۴۵	۱۱۳	۴۔ مولد امام حسن علیہ السلام	
۲۲۰	۱۳۳	۲۵۔ عالم در میں کیسے جواب دیا	۴۹	۱۱۴	۵۔ مولد امام حسینؑ	
۲۲۰	۱۳۴	۲۶۔ فطرت خلق توحید پر ہے	۵۶	۱۱۵	۶۔ مولد علی ابن الحسینؑ	
۲۲۲	۱۳۵	۲۷۔ مومن کا صلب کافر سے پیدا ہونا	۶۰	۱۱۶	۷۔ مولد امام محمد باقرؑ	
۲۲۳	۱۳۶	۲۸۔ کیفیت خلق مومن	۶۶	۱۱۷	۸۔ مولد ابو عبد اللہ جعفر بن محمدؑ	
۲۲۳	۱۳۷	۲۹۔ اٹھ الصبیحتں ہے الا سلام	۷۳	۱۱۸	۹۔ مولد امام موسیٰ بن جعفرؑ	
۲۲۵	۱۳۸	۳۰۔ سکون قلب ایمان ہے۔	۹۱	۱۱۹	۱۰۔ مولد امام رضاؑ	
۲۲۶	۱۳۹	۳۱۔ اخلاص	۱۰۲	۱۲۰	۱۱۔ مولد امام محمد تقیؑ	
۲۲۸	۱۴۰	۳۲۔ شریع	۱۱۲	۱۲۱	۱۲۔ مولد امام علی نقیؑ	
۲۳۰	۱۴۱	۳۳۔ دعائیں اسلام			۱۳۔	
۲۳۹	۱۴۲	۳۴۔ اسلام لانے سے قبل سے بچے جانا ثواب ایمان	۱۲۱	۱۲۲	۱۴۔ مولد امام حسن عسکریؑ	
		پر موقوف ہے۔	۱۴۱	۱۲۳	۱۵۔ مولد صاحب الامرؑ	
۲۴۱	۱۴۳	۳۵۔ اسلام ایمان کے اندر داخل ہے	۱۶۲	۱۲۷	۱۶۔ آئمہ اثنا عشرہ کی امامت پر نص	
۲۴۵	۱۴۴	۳۶۔ اسلام قبل ایمان ہے	۱۷۵	۱۷۵	۱۷۔ جب کوئی بات کسی کے بائیں کمرے جائے اور وہ اس کے بھلے اس کی اولاد میں پائی جائے۔	
۲۴۷	۱۴۵	۳۷۔ تہمید ہر دو باب سابق			۱۸۔ آئمہ اہل بیت قائم کرنے والے اس ہدایت کو کہہ دے ہیں۔	
۲۵۶	۱۴۶	۳۸۔ اجزاء کا تمام اجزاء بننے سے تعلق	۱۸۰	۱۴۶	۱۹۔ امام علیہ السلام تک ماں پہنچنا	
۲۶۶	۱۴۷	۳۹۔ سبقت الایمان			۲۰۔ آل نے و انفال و تفسیر خمس	
۲۶۹	۱۴۸	۴۰۔ درجات ایمان	۱۸۲	۱۴۷		
۲۷۲	۱۴۹	۴۱۔ تہمید	۱۸۷	۱۴۸		

صفحہ نمبر	باب نمبر	عنوان	نمبر شمار	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۳۲۶	۱۶۹	استوائے عمل اور اس پر باقی رہنا	۶۱	۲۴۴	۱۵۰	نسبت اسلام	۴۲
۳۲۸	۱۷۰	عبادت	۶۲	۲۴۶	۱۵۱	خصال المؤمن	۴۳
۳۳۰	۱۷۱	نیت	۶۳	۲۴۹	۱۵۲	تمہ دو باب سابق	۴۴
۳۳۱	۱۷۲	تتمہ	۶۴	۲۸۱	۱۵۳	صفت ایمان	۴۵
۳۳۲	۱۷۳	عبادت میں میانہ روی	۶۵	۲۸۳	۱۵۴	فضیلت ایمان اسلام پر	۴۶
۳۳۴	۱۷۴	اس کے بارے میں جو اپنے عمل کا ثواب پاتے ہیں	۶۶	۲۸۵	۱۵۵	حقیقت ایمان دین	۴۷
۳۳۵	۱۷۵	صبر	۶۷	۲۸۷	۱۵۶	اتسفر	۴۸
۳۳۶	۱۷۶	شکر	۶۸	۲۸۸	۱۵۷	المکام	۴۹
۳۵۳	۱۷۷	حسن خلق	۶۹	۲۹۱	۱۵۸	فضیلت الیقین	۵۰
۳۵۷	۱۷۸	کشادہ روی	۷۰	۲۹۵	۱۵۹	رضا بالقضار	۵۱
۳۵۹	۱۷۹	صدق اور دائی امانت	۷۱	۳۰۰	۱۶۰	تفویض الی اللہ و توکل علی اللہ	۵۲
۳۶۲	۱۸۰	حیا	۷۲	۳۰۵	۱۶۱	خوف و رجاء	۵۳
۳۶۴	۱۸۱	عفو	۷۳	۳۱۰	۱۶۲	اللہ و عوہل کے ساتھ حسن ظن	۵۴
۳۶۷	۱۸۲	غصہ کا پینا	۷۴	۳۱۲	۱۶۳	اعترا ت تفسیر	۵۵
۳۷۰	۱۸۳	حلم	۷۵	۳۱۳	۱۶۴	اطاعت و تقویٰ	۵۶
۳۷۳	۱۸۴	حفظ لسان و خموشی	۷۶	۳۱۷	۱۶۵	ورع	۵۷
۳۷۸	۱۸۵	مدارات	۷۷	۳۲۱	۱۶۶	عفت	۵۸
۳۸۰	۱۸۶	رفق	۷۸	۳۲۳	۱۶۷	محارم سے اجتناب	۵۹
۳۸۴	۱۸۷	تواضع	۷۹	۳۲۵	۱۶۸	ادائے فرائض	۶۰

ايك سود سوال باب

البواب التاريخ، بيان مولد النبي صلى الله عليه وآله وفات آنحضرت صلعم

أبواب التاريخ ١١٠

باب مولد النبي صلى الله عليه وآله وفاته

وُلِدَ النَّبِيُّ ﷺ لِاثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ فِي عَامِ الْفِيلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ الزَّوَالِ. وَرُوِيَ أَيْضاً عِنْدَ طُلُوعِ الْمَجْرِ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ بِأَرْبَعِينَ سَنَةً. وَحَمَلَتْ بِهَا أُمُّهُ فِي أَيَّامِ الشَّرِيقِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْوُطْطَى وَكَانَتْ فِي مَنَازِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَوُلِدَتْهُ فِي شَعْبِ أَبِي طَالِبٍ فِي دَارِ النَّخْلِ بْنِ يُوْنُسَ فِي الزَّوَايِقِ الْمُقَوَّى عَنْ يَسَارِكِ وَأَنْتَ دَاخِلُ الدَّارِ. وَقَدْ أُخْرِجَتِ الْخَيْزُرَانُ ذَلِكَ الْبَيْتَ فَصَيَّرَتْهُ مَسْجِداً. يُصَلِّي النَّاسُ فِيهِ. وَبَقِيَ بِمَكَّةَ بَعْدَ مَبْعُوثِهِ ثَلَاثَ عَشْرَةِ سَنَةً، ثُمَّ هَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَمَكَثَ بِهَا عَشَرَ سِنِينَ، ثُمَّ قُبِضَ ﷺ لِاثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً مَضَتْ مِنْ رَبِيعِ الْأَوَّلِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً وَتَوَفَّى أَبُوهُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ خَوَالِهِ وَهُوَ ابْنُ شَهْرَيْنِ وَمَاتَتْ أُمُّهُ أَمِّةُ بِنْتُ وَهَبٍ بِنْتُ عَبْدِ مَنَافٍ بِنْتُ زُهْرَةَ بِنْتُ كِلَابٍ بِنْتُ مُرَّةَ بِنْتُ كَعْبٍ بِنْتُ لُؤَيٍّ بِنْتُ غَالِبٍ وَهُوَ ﷺ ابْنُ أَرْبَعِ سِنِينَ وَمَاتَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ ثَمَانِ سِنِينَ وَتَزَوَّجَ خَدِيجَةُ وَهُوَ ابْنُ بَضْعَ وَعَشْرِينَ سَنَةً، فَوُلِدَ لَهُ مِنْهَا قَبْلَ مَبْعُوثِهِ ﷺ الْقَاسِمُ وَرُقِيَّةُ وَزَيْنَبُ وَأُمُّ كُلثُومُ وَوُلِدَ لَهُ بَعْدَ الْمَبْعُوثِ الطَّيِّبُ وَالطَّاهِرُ وَفَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَرُوِيَ أَيْضاً أَنَّهُ لَمْ يُولَدْ بَعْدَ الْمَبْعُوثِ إِلَّا فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَأَنَّ الطَّيِّبَ وَالطَّاهِرَ وَلِدَا قَبْلَ مَبْعُوثِهِ، وَمَاتَتْ خَدِيجَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ حِينَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الشَّعْبِ وَكَانَ ذَلِكَ قَبْلَ الْهَجْرَةِ بِسَنَةٍ وَمَاتَ أَبُو طَالِبٍ بَعْدَ مَوْتِ خَدِيجَةَ بِسَنَةٍ فَلَمَّا فَقَدَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَأْنُ الْمَقَامِ بِمَكَّةَ وَدَخَلَ حُزْنٌ شَدِيدٌ وَشَكَا ذَلِكَ إِلَى جَبْرِئِيلَ ﷺ

ہے یہ مینوں لڑکیاں حضرت کی پروردہ تھیں ہاں خواہر خدیجہ کے بطن سے تھیں یہ روایت تفسیر میں لکھی گئی ہے) اور بعد بعثت بطن خدیجہ سے طیب و طاہر اور فاطمہ پیدا ہوئیں اور طیب و طاہر قبل بعثت پیدا ہوئے تھے اور جناب خدیجہ کا انتقال آنحضرت کے شعب سے نکلنے کے بعد ہوا اور یہ ہجرت سے ایک سال پہلے کا واقعہ ہے اور ابوطالب کا انتقال وفات خدیجہ سے ایک سال بعد ہوا ان دونوں کے انتقال کے بعد مکہ میں رہنا حضرت پر شاق ہوا اور بے حد رزن و ملال ہوا۔ جبریل سے شکایت کی۔ خدا نے وحی کی کہ اس قریب سے جس کے باشندے ظالم ہیں بھل جاؤ، ابوطالب کے بعد مکہ میں تمہارا کوئی ناصر نہیں اور ہجرت کا حکم دیا۔

۱۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ أَحْيٍ حَمَّادٍ الْكَلْبِيِّ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَيِّدَ وَدِدِ آدَمَ؟ فَقَالَ: كَانَ وَاللَّهِ سَيِّدَ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ؛ وَمَا بَرَّ اللَّهُ بَرِيَّةً خَيْرًا مِنْ عَمَلِ ﷺ.

۱۔ مادی نے پوچھا کیا رسول اللہ سردارِ اولادِ آدم تھے؟ فرمایا، وہ تمام مخلوقِ الہی کے سردار تھے۔ خدا نے محمد سے بہتر کوئی مخلوق پیدا نہیں کی۔

۲۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: مَا بَرَّ اللَّهُ نَسَمَةً خَيْرًا مِنْ عَمَلِ ﷺ.

۲۔ فرمایا۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے خدا نے کسی چیز کو محمد سے بہتر پیدا نہیں کیا۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى وَوَحَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ، عَنْ مَرْزُومٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا عَلِيُّ إِنِّي خَلَقْتُكَ وَعَلِيًّا نُورًا يَعْنِي رُوحًا بِلَا بَدَنٍ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ سَمَاوَاتِي وَأَرْضِي وَعَرْشِي وَبَحْرِي فَلَمْ تَزَلْ تُهْلِلُنِي وَتُكَبِّرُنِي، ثُمَّ جَمَعْتُ رُوحَكُمْ فَجَعَلْتُهُمَا وَاحِدَةً فَكَانَتْ ثُمَّ جَعَلْتُ نَفْسِي وَنَفْسَ عَمَلِي، ثُمَّ قَسَمْتُهَا ثَلَاثِينَ وَثَلَاثِينَ نَفْسًا فَصَارَتْ أَرْبَعَةً: نَفْسٌ وَاحِدَةٌ وَعَلِيٌّ وَاحِدٌ وَالْحَسَنُ وَالثَّانِيانِ، ثُمَّ خَلَقَ اللَّهُ فَاطِمَةَ مِنْ نُورٍ ابْتَدَأَ هَا رُوحًا بِلَا بَدَنٍ، ثُمَّ مَسَحَنَا بِبَيْعِنِهِ فَأَقْنَى نُورَهُ فِينَا

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (حدیث قدسی) اے محمد میں نے تم کو اور علی کو ایک نور سے پیدا کیا۔ یعنی روح بلا بدن کے آسمانوں، زمین، عرش اور دریا کے پیدا کرنے سے پہلے، پس تم میری بیج اور تخلیل کرتے

رہے پھر میں نے تم دونوں کی روحوں کو جمع کیا اور تم دونوں کو ایک کر دیا۔ تم اس حالت میں بھی میری تعجید اور تقدیس کرتے رہے پھر میں نے تم کو دوسرا یا اور دونوں کے پھر دھسے کیے پس چار ہو گئے، ایک محمد، ایک علی اور دو حسن و حسین، امام نے فرمایا اللہ نے فاطمہ کو پیدا کیا، اس ابتدائی نور سے جو روح بلا بدن تھا۔ پھر ہم کو اپنی قدرت سے پیدا کیا، پس اس کا نور ہم میں جا گیا ہوا

۴۔ أَحْمَدُ، عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ: قَالَ

سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى مُحَمَّدٍ عليه السلام : يَا مُحَمَّدُ إِنِّي خَلَقْتُكَ وَلَمْ تَكْ شَيْئًا وَتَفَخَّخْتُ فَبِكَ مِنْ رُوحِي كَرَامَةً مِنْبِي أَكْرَمُكَ بِهَا حِينَ أُوجِبْتُ لَكَ الطَّاعَةَ عَلَى خَلْقِي جَمِيعًا، فَمَنْ أَطَاعَكَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَاكَ فَقَدْ عَصَانِي وَأُوجِبْتُ ذَلِكَ فِي عَلِيٍّ وَفِي نَسْلِهِ، مِمَّنْ اخْتَصَصْتُ مِنْهُمْ لِنَفْسِي

۴۔ ابو حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے وحی کی رسول پر، اے محمد میں نے تجھ کو خلق کیا در انما ایک تو کچھ نہ تھا اور میں نے تجھے بزرگ دینے کے لیے اپنی روح تیرے اندر بھونکی، میں نے تیری اطاعت کو اپنی تمام مخلوق پر واجب کیا۔ پس جس نے تیری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تیری نافرمانی کی اس نے میری اطاعت کی اور یہی اطاعت میں نے علی اور ان کی نسل کے لیے ان لوگوں کے لیے رکھی ہے جن کو میں نے اپنی ذات کے لیے مخصوص کیا ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي الْقَضَيْلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام فَأَجَرَيْتُ اخْتِلَافَ الشَّيْعَةِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يَزَلْ مُنْعَزًّا دَائِمًا يَخْذُ بِنَتْنِهِ ثُمَّ خَلَقَ مُحَمَّدًا وَعَلِيًّا وَفَاطِمَةَ، فَمَكَّنُوا أَلْفَ دَهْرٍ، ثُمَّ خَلَقَ جَمِيعَ الْأَشْيَاءِ، فَأَشْهَدَهُمْ خَلْقَهَا وَأَجْزَى طَاعَتَهُمْ عَلَيْهَا وَقَوَّضَ أُمُودَهَا إِلَيْهِمْ، فَهُمْ يُحِلُّونَ مَا يَشَاءُونَ وَيُحَرِّمُونَ مَا يَشَاءُونَ وَلَنْ يَشَاؤُوا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ هَذِهِ الدِّيَانَةُ الَّتِي مَنْ تَقَدَّمَ مَرَقَ وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا مَحَقَّ وَمَنْ لَزِمَهَا لَحِقَ، خُذْهَا إِلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کے سامنے شیعوں کے اختلاف کا ذکر کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے

محمد اللہ ہمیشہ سے واحد و یکتا ہے۔

پھر اس نے محمد علی اور فاطمہ کو پیدا کیا اور ان حضرات کو ان کی خلقت پر گواہ بنایا اور ان کی اطاعت کو لوگوں پر واجب کیا اور ان کے معاملات کو ان کے سپرد کیا۔ پس وہ جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کرتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں

حرام کرتے ہیں اور وہ نہیں چاہتے، مگر وہی جس کو اللہ چاہتا ہے۔ پھر فرمایا اے محمدؐ یہ اختلاف ظہورِ قائم آلِ محمدؐ سے پہلے باقی رہے گا، یہ وہ دیانت الہیہ ہے کہ جو اس سے آگے بڑھا۔ اسلام سے خارج ہوا اور جو پیچھے رہا وہ معطل رہا اور جو باطل پرست نہ بنا اور جو حق سے چمٹا رہا، وہ ٹھیک رہا، پس اے محمدؐ تم ہی طریقہ اختیار کرو

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: أَنَّ بَعْضَ قُرَيْشٍ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: يَا أَيُّ شَيْءٍ سَبَقَتْ الْأَنْبِيَاءَ وَأَنْتَ بُعِثْتَ آخِرُهُمْ وَخَاتَمُهُمْ؟ قَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِرَبِّي وَأَوَّلَ مَنْ أَجَابَ حِينَ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ وَ أَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى، فَكُنْتُ أَنَا أَوَّلَ نَبِيٍّ قَالَ بَلَى، فَسَبَقْتُهُمْ بِالْأَقْرَارِ بِاللهِ.

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ قریش کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ سے کہا، کس وجہ سے آپ کو انبیاء پر سبقت حاصل ہوئی، حالانکہ آپ کی بعثت سب سے آخر میں ہوئی اور آپ ختم الانبیاء ہیں، فرمایا، میں پہلا شخص ہوں جو اپنے رب پر ایمان لایا اور سب سے پہلے جس نے اس وقت جواب دیا۔ جب کہ انبیاء سے عہد لیا گیا اور ان کے نفسوں پر گواہ بنا، میں ہوں، جب خدا نے کہا، کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں، سب نے اقرار کیا سب سے پہلے، کہنے والا میں تھا۔ میں نے اقرار باللہ میں سبقت کی۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ الْمُفَضَّلِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: كَيْفَ كُنْتُمْ حِينَ كُنْتُمْ فِي الْأُطْلَعَةِ؟ فَقَالَ يَا مُفَضَّلُ كُنَّا عِنْدَ رَبِّنَا لَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ غَيْرُنَا، فِي ظِلَّةِ خَضْرَاءَ، نُسَبِّحُهُ وَنُقَدِّسُهُ وَنُهَلِّلُهُ وَنُجَدِّدُهُ وَنُحَدِّثُهُ وَمَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا ذِي رُوحٍ غَيْرُنَا حَتَّى يَدَّأِلَهُ فِي خَلْقِ الْأَشْيَاءِ فَخَلَقَ مَا شَاءَ. كَيْفَ شَاءَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَغَيْرِهِمْ، ثُمَّ أَنْهَى عِلْمَ ذَلِكَ إِلَيْنَا.

۷۔ مفصل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آپ ظلِ رحمتِ الہی کے تحت کس طرح رہے۔ فرمایا۔ ظلِ سبز کے تحت ہم ہی تھے کوئی غیر نہ تھا۔ ہم اس کی تسبیح و تہلیل و تقدیس و تحمید کرتے تھے کوئی ملک مقرب یا ذی روح ہمارے سوا نہ تھا پھر خدا نے اشیاء کو پیدا کرنا شروع کیا پس جو چاہا اور جیسا چاہا بنایا ملائکہ وغیرہ سے پھر علم کو ہم تک پہنچایا۔

۸۔ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ بَقُوبٍ، عَنْ سَيَّانِ بْنِ طَرَفٍ،

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ : إِنَّا أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِ نَوَّهَ اللَّهُ بِأَسْمَائِنَا إِنَّهُ لَمَّا خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - ثَلَاثًا - أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ - ثَلَاثًا - أَشْهَدُ أَنْ عَلِيًّا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَقًّا - ثَلَاثًا -

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم سب سے پہلے وہ خانوادہ ہیں کہ بلند کیا اللہ نے ہمارے ناموں کو جب اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو ایک منادی کو یہ ندا کرنے کا حکم دیا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ تین بار اور اشہد ان محمد رسول اللہ تین بار اور اشہد ان امیر المؤمنین حقاً تین بار

۹۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الصَّغِيرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ كَانَ إِذْ لَكَانَ ، فَخَلَقَ الْكَانَ وَالْمَكَانَ ، وَخَلَقَ نُورًا لَأَنْوَارِ ، الَّذِي نُورَتْ مِنْهُ الْأَنْوَارُ وَاجْرَى فِيهِ مِنْ نُورِهِ الَّذِي نُورَتْ مِنْهُ الْأَنْوَارُ وَهُوَ النُّورُ الَّذِي خَلَقَ مِنْهُ مُحَمَّدًا وَعَلِيًّا ، فَلَمْ يَزَلْ أَنْوَارُ نُورَيْنِ ، أَوْ لَيْنِ ، إِذْ لَا شَيْءَ كَوْنٍ قَبْلَهُمَا ، فَلَمْ يَزَلْ الْأَيْخِرَانِ ظَاهِرَيْنِ مُطَهَّرَيْنِ فِي الْأَصْلَابِ الطَّاهِرَةِ حَتَّى افْتَرَقَا فِي أَظْهَرِ ظَاهِرَيْنِ فِي عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي طَالِبٍ عليه السلام .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا انتخاب کوئی نہ تھا۔ خدا نے کون و مکان کو پیدا کیا۔ اور ایک نور کو پیدا کیا جس سے تمام انوار نے روشنی حاصل کی اور اس میں جگہ دی اپنے اس نور کو جس سے انوار کو ضیاء دی، یہی وہ نور تھا جس سے محمد و علی کو پیدا کیا۔ یہی دو نسل نورِ اولین تھے ان سے پہلے کوئی اور شے نہ تھی یہ ظاہر و مطہر اصلا بظاہرہ کی طرف منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ دو پاک صلبوں عبد اللہ اور ابو طالب میں منتقل ہوئے۔

۱۰۔ الْحُسَيْنُ [عَنْ مُحَمَّدٍ] بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا جَابِرُ إِنَّ اللَّهَ أَوَّلَ مَا خَلَقَ خَلَقَ مُحَمَّدًا عليه السلام وَغَيْرَتَهُ الْهَدَاةَ الْمُهْتَدِينَ ، فَكَانُوا أَشْبَاحَ نُورٍ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ ، قُلْتُ : وَمَا الْأَشْبَاحُ ؟ قَالَ : ظِلُّ النُّورِ أَبْدَانُ نُورَانِيَّةٍ بِأَلْأَزْوَاجِ وَكَانَ مُؤَيَّدًا بِرُوحٍ وَاحِدَةٍ وَهِيَ رُوحُ الْقُدُسِ ، فِيهِ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهُ وَغَيْرَتُهُ وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ حُلَمَاءَ ، عُلَمَاءَ ، بَرَّةَ ، أَصْفِيَاءَ ، يَعْبُدُونَ اللَّهَ بِالْقَلَاءَةِ وَالْعَمُومِ وَالسُّجُودِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَيُصَلُّونَ الصَّلَوَاتِ وَيَحِجُّونَ وَيَصُومُونَ .

۱۰۔ جابر سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے جابر خدا نے سب سے پہلے حضرت رسول خدا اور ان کی عزت کو پیدا کیا جو خلق کو ہدایت کرنے والے ہیں وہ نورانی پیکر تھے پیش خدا میں نے کہا اشہاح سے کیا مراد ہے۔ فرمایا نور کا پرتو، ابدان نورانیہ بلا ادواح اور وہ مؤید تھے روح واحد سے جو روح القدس ہے پس وہ اور ان کی عزت اسی القدس سے اللہ کی عبادت کرتے تھے اسی لئے اللہ نے ان کو حلیم، عالم، نیک اور صافات باطن بنایا۔ وہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ نماز سے روزہ سے سجدوں سے اور تسبیح و تہلیل سے نماز پڑھتے ہیں حج کرتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَبَابِ الصَّيْرِفِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَارِثٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَمْ تَكُنْ فِي أَحَدٍ غَيْرِهِ: لَمْ يَكُنْ لَهُ قِيٌّ وَكَانَ لَا يَمُوتُ فِي طَرِيقٍ فِيمَا بَعْدَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا عُرِفَ أَنَّهُ قَدْ مَرَّ فِيهِ لَطِيبٌ عُرِفَ وَكَانَ لَا يَمُوتُ بِحَجَرٍ وَلَا بِشَجَرٍ إِلَّا سَجَدَ لَهُ

۱۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے رسول اللہ میں خصوصیتیں ایسی تھیں جو دوسروں میں نہ تھیں۔ حضرت کے سایہ نہ تھا۔ جب کسی راستے سے گزرتے تو تین روز تک وہاں خوشبو رہتی، تیسرے جب کسی حجر یا شجر کی طرف سے گزرتے تو وہ سجدہ کرتا تھا۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَمَّا عُرِجَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْتَهَى بِدُجَيْرِئِيلَ إِلَى مَكَانٍ فَخَلَّى عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ: يَا جِبْرِئِيلُ تَخْلِينِي عَلَى هَذِهِ الْحَالَةِ؟ فَقَالَ: امْنُتْهُ فَوَاللَّهِ لَقَدْ وَطِئَتْ مَكَانًا مَا وَطِئَتْ بَشَرٌ وَمَا مَشَى فِيهِ بَشَرٌ قَبْلَكَ.

۱۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب رسول اللہ معراج کو گئے تو جبرئیل ان کے ساتھ ایک مقام تک گئے اس کے بعد حضرت سے الگ ہو گئے آپ نے فرمایا۔ اسے جبرئیل کیا اس حالت میں تم میرا ساتھ چھوڑ رہے ہو انھوں نے کہا۔ آپ آگے چلیں بعد اس مقام پر آپ سے پہلے کوئی انسان نہیں گیا اور نہ اس جگہ پر چلا ہے۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حُمْرَةَ قَالَ: سَأَلَ أَبُو بَصِيرٍ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا حَاضِرٌ فَقَالَ: جُعِلَتْ فِدَاكَ كَمْ عُرِجَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ مَرَّتَيْنِ فَأَوْفَقَهُ جِبْرِئِيلُ مَوْقِعًا فَقَالَ لَهُ: مَكَانَكَ يَا مُحَمَّدٌ فَلَقَدْ وَقَعْتَ مَوْقِعًا مَا وَقَعَهُ مَلَكٌ قَطُّ وَلَا نَبِيٌّ، إِنَّ رَبَّكَ يُصَلِّيُ قَالَ: يَا جِبْرِئِيلُ وَكَيْفَ يُصَلِّيُ

قَالَ : يَقُولُ : سُبُوحٌ قُدُّوسٌ أَنَا رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ، سَمِعْتُ رَحْمَتِي عَضِي ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ عَمَّوَكْ عَمَّوَكْ ، قَالَ : وَكَانَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَصِيرٍ : جُعِلَتْ فِذَاكَ مَا تَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى ؟ قَالَ : مَا بَيْنَ سِتْنِيهَا إِلَى رَأْسِهَا ، فَقَالَ : كَانَ بَيْنَهُمَا حِجَابٌ يَتَلَا لَا يَخْفِقُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا وَقَدْ قَالَ : زَبْرَجْدٌ ، فَتَنَظَّرَ فِي مِثْلِ سَمِ الْأَبْرَةِ إِلَى مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ نُورِ الْعَظَمَةِ ، فَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : يَا مُحَمَّدُ ! قَالَ : لَبَّيْكَ رَبِّي قَالَ : مَنْ لَأَمْنِكَ مِنْ بَعْدِكَ ؟ قَالَ : اللَّهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَسَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ وَقَائِدُ الْفِرِّ الْمُحْجَلِينَ قَالَ : ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ! وَاللَّهِ مَا جَاءَتْ وَلَا يَهْدِي عَلِيٌّ مِنَ الْأَرْضِ وَلَكِنْ جَاءَتْ مِنَ السَّمَاءِ عَشَافَةٌ.

۱۳۔ راوی کہتا ہے ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا میں وہاں موجود تھا رسول اللہ کو کتنی بار معراج ہوئی۔ فرمایا دو بار جبرئیل نے حضرت کو ان کے مرتبے سے آگاہ کرتے ہوئے کہا۔ اے محمد آپ اپنے مقام کو پہچانیے۔ آپ ایک ایسی جگہ ہیں کہ وہاں تک نہ کوئی نرستہ پہنچا ہے نہ کوئی نہی، بے شک تمہارا رب تمہارے لیے وہی قرار دیتا ہے (یہاں یعنی ماخوذ ہے صلوات سے جس کے معنی ہیں ایک چیز کا دوسری چیز سے متصل کرنا اور مراد ہے تعین و صی) حضرت نے پوچھا کہ اس تعین کی صورت کیا ہے کہا میں قابلِ تسبیح و تقدیس ہوں، میں ملائکہ اور روح کا رب ہوں۔ میری رحمت میرے غضب سے پہلے ہے (یعنی میری رحمت کا تقاضہ ہے کہ امام عالم کو معین کروں، حضرت نے فرمایا۔ یا اللہ تیری رحمت کا خواستگار ہوں۔ ابو بصیر نے کہا کہ امام نے فرمایا۔ وہ مقام جہاں رسول اللہ پہنچے۔ حسبِ فرمودہ الہی تَابَ قَوْسَيْنِ تھا۔ ابو بصیر نے کہا۔ میں آپ پر خدا ہوں تَابَ قَوْسَيْنِ کیا ہے۔ فرمایا وہ درمیانِ حصہ ہے یعنی قبضہ آسمان جس سے کناروں تک دونوں دجائبِ عظمت رسولِ حق کے برابر ہوتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان ایک پردہ تھا چمکدار جو لہراتا تھا۔ زبرد کا رسول نے سوئی کے ناکے جیسے باریک سوراخ سے نورِ عظمتِ الہیہ کا معائنہ کیا۔ خدا نے کہا اے محمد تمہارے بعد تمہاری امت کا ہادی کون ہو گا عرض کیا تو ہی بہتر جانتا ہے کہا علی ابن ابی طالب امیر المؤمنین سید المسلمین تائیدِ غرِّ المجتہدین ہے۔ پھر امام نے فرمایا۔ اے ابو محمد (کنیت ابو بصیر) انخدا ولایت علی زمین سے نہیں بلکہ آسمان سے منہ بوند آئی ہے۔

۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَعْلٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَنَيْفٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : صِفْ لِي نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ : كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَيْقَنَ مُشْرَبٍ حُمْرَةً ، أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ ، مَقْرُونِ الْحَاجِبَيْنِ ، شَتَّى الْأَطْرَافِ كَانَ الدَّهَبُ أَفْوَحَ عَلَى بَرَائِئِهِ عَظِيمَ مُشَاشَةِ الْمُنْكَبَيْنِ ، إِذَا التَفَتَ يَلْتَفِتُ جَمِيعًا مِنْ شِدَّةِ اسْتِزْأَالِهِ ، تُرْبَتُهُ سَائِلَةٌ مِنْ لَبَنَتِهِ إِلَى سُرْتِهِ كَأَنَّهَا وَسَطُ الْفِصَّةِ الْمُصَفَّاءِ وَكَانَ عُنُقُهُ إِلَى كَاهِلِهِ إِبْرِيقُ فِضَّةٍ ، يَكْدُ أَفْهَهُ

إِذَا شَرِبَ أَنْ يَرِدَ الْمَاءَ وَإِذَا مَشَى تَكَفَّأَ كَأَنَّهُ يُنْزَلُ فِي صَبَبٍ، لَمْ يَرِ مِثْلُ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ ﷺ.

جابر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ حضرت رسول خدا کا حلیہ مبارک مجھ سے بیان کیجئے فرمایا۔ حضرت کارنگ سرفی مائل سفید ستاروں کی آنکھیں فرخ و سیاہ، دو ابرو ملے ہوئے بھاری انگلیاں گویا سونا پگھلا کر چڑھا دیا گیا ہے اور دونوں کندھوں کی ہڈی چوڑی تھی اور مضبوط، جب کسی طرف داپنے یا بائیں مڑتے تو پوسے بدن سے راستحکام بدن کی وجہ سے سببہ کے بال سینہ کی ابتداء سے ناف تک تھے۔ گویا چاندی کا صاف شدہ بدن ہے اور کندھ کے اوپر آپ کی گردن چاندی کی صراحی معلوم ہوتی تھی جب پانی پیتے تو آپ کی بینی کشیدہ پانی سے متعل ہو جاتی اور جب چلتے تو سر جھکا کر گویا کسی نشیب کی طرف اتر رہے ہیں۔ حضرت جیسا کوئی نہ پہلے نظر آیا نہ بعد میں

۱۵- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ قُضَالٍ، عَنْ أَبِي جَبَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ مَثَّلَ لِي أُمَّتِي فِي الطَّيْنِ وَعَلَّمَنِي أَسْمَاءَهُمْ كَمَا عَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا، فَمَرَّ بِي أَصْحَابُ الرَّايَاتِ فَاسْتَغْفَرْتُ لِعَلِّي وَشَبَعْتُ، إِنَّ رَبِّي وَعَدَنِي فِي شِبَعَةٍ عَلَيَّ خَصْلَةً، قَبْلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَاهِي؟ قَالَ: الْمَغْفِرَةُ لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ وَأَنْ لَا يُغَادِرَ مِنْهُمْ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَهُمْ يُبَدِّلُ السَّيِّئَاتِ حَسَنَاتٍ.

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا خدا نے میرے لیے میری امت کو مٹی کا پیکر بنایا اور مجھے ان کے نام اس طرح بتائے جیسے آدم کو اسماء تعلیم کئے تھے۔ میری طرف جھنڈے لے کر اصحاب گزرے۔ میں نے علی اور ان کے شیعوں کے لئے استغفار کیا۔ میرے رب نے علی کے شیعوں کے لئے ایک بات کا وعدہ کیا۔ کسی نے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا مغفرت اس شخص کے لئے جو ان میں سے ایمان لائے۔ میں ان کی بدلیوں کو نیکیوں سے بدل دوں گا خواہ چھوٹے ہوں بسن میں یا بڑے۔

۱۶- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ الْيَمْنَى فَايْضًا عَلَيَّ كَقَدِّهِمْ قَالَ: أَتَدْرُونَ أَيُّهَا النَّاسُ مَا فِي كَفِّي؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ: فِيهَا أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ الشِّمَالِ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ أَتَدْرُونَ مَا فِي كَفِّي؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ قَالَ: حَكَمَ اللَّهُ وَعَدَلَ، حَكَمَ اللَّهُ وَعَدَلَ، قَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَقَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے لوگوں میں خطبہ بیان کیا پھر اپنا دامن ہاتھ اٹھایا اور انہماک میں آپ کی بند تھی لوگوں سے فرمایا۔ بتاؤ اس میں کیا ہے انھوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا اس میں اہل جنت کے نام ہیں ان کے آبا و اجداد کے اور ان کے قبیلوں کے قیامت تک، پھر بائیں ہاتھ اس طرح اٹھایا اور پوچھا بتاؤ اس میں کیا ہے انھوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔

فرمایا یا تم ہیں دوزخیوں کے، ان کے آبا و اور ان کے قبائل کے جو قیامت تک ہونیوالے ہیں۔ پھر فرمایا اللہ نے حکم دیا ہے اور انصاف سے دیا ہے اور اللہ کا حکم انصاف ہے۔ فرماتا ہے ایک فریق جنت میں ہوگا اور ایک فریق دوزخ میں

۱۷ - عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى بْنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي خُطْبَةٍ لَهُ خَاصَّةٌ يَذْكُرُ فِيهَا خَالَ النَّبِيِّ وَالْأُمَّةَ عليها السلام وَصِفَاتِهِمْ ، فَلَمْ يَمْنَعْ رَبَّنَا لِحِلْمِهِ وَأَنَاتِهِ وَعَظْفِهِ مَا كَانَ مِنْ عَظِيمِ جُرْمِهِمْ وَقَبِيحِ أَفْعَالِهِمْ ، أَنِ انْتَجَبَ لَهُمْ أَحَبُّ أَنْبِيَائِهِ إِلَيْهِ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي حَوْمَةِ الْعِزِّ مَوْلَدُهُ وَفِي دَوْمَةِ الْكَرَمِ مَحْبُودُهُ ، غَيْرَ مَشُوبٍ حَسَبُهُ وَلَا مَمْرُوجٍ نَسَبُهُ وَلَا مَجْهُولٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ صِفَتُهُ ، بَشَّرَتْ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ فِي كُنْيَتِهَا وَنَطَقَتْ بِهِ الْعُلَمَاءُ يَنْعِنِيهَا وَتَأَمَّلْتُهُ الْحُكَمَاءُ بِوُصْفِهَا ، مُهَذَّبٌ لَا يُدَانِي هَاشِمِيٌّ لَا يُوَادِي ، أَبْطَحِيٌّ لَا يُسَامِي ، شَيْئُهُ الْحَيَاءُ وَطَبِيعَتُهُ السَّخَاءُ مَجْبُودٌ عَلَى أَوْفَارِ التَّبَوُّةِ وَأَخْلَاقِهَا ، مَطْبُوعٌ عَلَى أَوصَافِ الزَّالَةِ وَأَخْلَافِهَا إِلَى أَنْ انْتَهَتْ بِهِ أَسْنَابُ مُقَادِيرِ اللَّهِ إِلَى أَوْفَاتِهَا وَجَرَى بِأَمْرِ اللَّهِ الْقَضَاءُ فِيهِ إِلَى نِيَّاتِهَا ، أَذَاهُ مُحْتَوٌّ قَضَاءُ اللَّهِ إِلَى غَايَاتِهَا ، تَبَشَّرَ بِهِ كُلُّ أُمَّةٍ مِنْ بَعْدِهَا وَيَذْفَعُهُ كُلُّ أَبٍ إِلَى ابْنٍ مِنْ ظَهْرِ إِلَى ظَهْرِ ، لَمْ يَخْلُطْ فِي غُضْرِهِ سِفَاحٌ وَلَمْ يَنْجَسْهُ فِي وَلَادَتِهِ نِكَاحٌ ، مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلَى أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ ، فِي خَيْرِ فِرْقَةٍ وَأَكْرَمِ سَبْطٍ وَأَمْنَجِ رَهْطٍ وَأَكْلَأِ حَمَلٍ وَأَوْدَعَ حَجَرٍ ، اصْطَفَاهُ اللَّهُ وَارْتَضَاهُ وَاجْتَبَاهُ وَأَنَاتَهُ مِنَ الْعِلْمِ مَفَاتِيحُهُ وَمِنْ الْحِكْمِ بِنَابِعُهُ ، ابْتَنَعَهُ رَحْمَةً لِلْعِبَادِ وَرَبِيعاً لِلْبِلَادِ وَأَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْهِ الْكِتَابَ فِيهِ الْبَيَانُ وَالْتِبْيَانُ فَرَأَى أَنَا عَرَبِيّاً غَيْرَ ذِي عَوَجٍ لَعَلَّهُمْ يَقْنُونَ ، قَدْ بَيَّنَّهَ لِلنَّاسِ وَنَهَجَهُ بِعِلْمٍ قَدْ فَصَّلَهُ وَدِينٍ قَدْ أَوْصَحَهُ وَفَرَائِضَ قَدْ أَوْجَبَهَا وَحُدُودَ حَدَّهَا لِلنَّاسِ وَبَيَّنَّهَا وَأُمُورَ قَدْ كَشَفَهَا لِخَلْقِهِ وَأَعْلَنَهَا ، فِيهَا دَلَالَةٌ إِلَى النَّجَاةِ وَمَعَالِمٌ تَدْعُو إِلَى هُدَاهُ ، فَبَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ عليه السلام مَا أُرْسِلَ بِهِ وَصَدَعَ بِمَا أُمِرَ وَ أَدَّى مَا حُمِلَ مِنْ أَثْقَالِ التَّبَوُّةِ وَصَبَرَ لِرَبِّهِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ وَنَصَحَ لِأُمَّتِهِ وَدَعَاهُمْ إِلَى النَّجَاةِ وَحَذَّرَهُمْ عَلَى الذِّكْرِ وَدَأَّبَهُمْ عَلَى سَبِيلِ الْهُدَى ، بِمَنَاهِجٍ وَدَوَاجِ ، أَسَسَ لِلْعِبَادِ أَسَاسَهَا وَمَنَارٍ رَفَعَ لَهُمْ أَعْلَامَهَا ، كَيْلَا يَضِلُّوا مِنْ بَعْدِهِ

وَاسْتَوْدَعَكُمْ عِلْمَهُ وَأَوْرَثَكُمْ كِتَابَهُ وَجَعَلَكُمْ تَابُوتَ عِلْمِهِ وَعَصَا
عَصَمَكُمْ مِنَ الزَّلَلِ وَأَمَنَكُمْ مِنَ الْفِتَنِ ، فَتَمَرُّوا بِعِزِّهِ وَاللَّهُ
أَعْلَمُ بِعَمَلِكُمْ نِعْمَتُهُ ، فَأَنْتُمْ أَهْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ بِهِمْ تَمَّتْ
عِزُّوَانْتُمْ أَوْلِيَاؤُهُ ، فَمَنْ تَوَلَّى كُفْرًا فَازَ وَمَنْ ظَلَمَ حَقَّكُمْ زَهَقَ ،
وَيَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنِينَ ، ثُمَّ اللَّهُ عَلَى نَصْرِكُمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ
يُخَذُّ قَبْلَكُمْ اللَّهُ مِنْ نَبِيِّهِ وَرِيعَةً وَاسْتَوْدَعَكُمْ أَوْلِيَاؤُهُ
فَأَنْتُمْ الْأَمَانَةُ الْمُسْتَوْدَعَةُ وَلَكُمْ الْمَوَدَّةُ الْوَاجِبَةُ
أَوْ نَسِيٍّ أَوْ تَنَاسَى فَعَمِلَى اللَّهُ حِسَابَهُ وَاللَّهُ

اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

جائے ہوا آل محمد کے لیے وہ رات سب
جنتی آسمان کا سایہ ہے نہ نیچے زمین کا
جنتی آسمان کا سایہ ہے نہ نیچے زمین کا

رحمت اور برکت ہو، اللہ

کو موت کا ذائقہ

۱۸- وہ کامیاب

۶۔ بھاکے کھاتم کو

انتخاب: اسرائیل اپنے علم

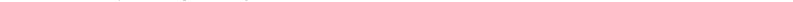
یہ سب لکھنا اور

[illegible]

نہروں
پانی ہے اللہ کے
فرمائے ان کو بندوں کے یہ

جس میں ہر شے کا بیان ہے اور وہ کہ
بستی بن جائیں۔

اور انھوں نے لوگوں سے احکام بیان کیے
اور دین کو لوگوں پر واضح کیا اور فرائض کو واجب کیا اور شرعی
مخفیہ کو ظاہر کیا اور نجات حاصل کرنے کی طرف رہنمائی کی اور ایسے نشانات
دے دیے جن امور کی تبلیغ کے لئے آپ بھیجے گئے تھے ان کی تبلیغ کر دی اور جس امر کا حکم
نبوت کا جو بار آپ کے کندھوں پر رکھا گیا تھا اسے پورا کر دیا اور راہ میں جو مصیبت آئی اس پر



کَانَ يِهِمْ رَوْوُفًا رَحِيمًا .

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک خطبہ میں خصوصیت سے ذکر کیا، حضرت رسول خدا اور آئمہ علیہم السلام کا اور ان کی صفات کا۔ باوجود لوگوں کے عظیم اثنان جرائم اور اعمالِ قبیحہ کے ہمارے رب کو نہیں روکا، اس کے علم و آہستگی اور ہر بانی نے اس بات سے کدوہ انتخاب کرے، محبوب ترین انبیاء اور بزرگ ترین انبیاء حضرت محمد بن عبد اللہ کو جو از روئے ولادت معزز ہیں اور صاحبِ کریم ہیں خلقِ عظیم سے ان کی اصل ہے۔ ان کا حسب نسب خالص ہے اور اہل علم کے نزدیک ان کی صفت مجہول نہیں، ان کی بشارت دی گئی انبیاء کو ان کی کتابوں میں اور علماء ان کی تعریف و توصیف میں گویا ہوئے اور حکما نے ان کے اوصاف میں غور و فکر سے کام لیا کسی ہاشمی کی پاکیزگی ان کے قریب نہیں اور نہ اس میں کسی کا ان سے مقابلہ ہے ان کی حبس کی عادت اور سخاوت پسند طبیعت میں کوئی ان کے مقابلے کا نہیں وہ نبوت کے وقت پر خلق ہوئے ہیں اور ان کے اخلاق شایانِ شان نبوت ہیں اوصاف رسالت اور ان کی دانشوری پر ان کے نام کی ہر ہے جب اللہ کامعین کردہ وقت آگیا اور جو حکم خدا تھا وہ اپنی آخری حد تک جاری ہو گیا تو موت کا وقت آگیا تاکہ ان کو جزائے آخرت کے لیے لے جائے۔

آنحضرت کی نبوت کی بشارت ہر رسول نے اپنی امت کو دی اور ہر باپ نے اپنے بیٹے کو بنایا اور ایک پشت سے دوسری پشت کی طرف یہ معاملہ چلتا رہا۔ حضرت کے سلسلہ نسل میں کہیں زنا کو دخل نہیں اور نہ آدم سے لے کر آنحضرت کے باپ حضرت عبد اللہ تک از دو اہی سلسلہ میں کوئی نجاست واقع ہوئی۔

آنحضرت عرب کے بہترین گروہ (قریش) سے ہیں اور عزت دار پوتوں میں سے (بنی ہاشم) اور عالی مرتبت ہیں از روئے قبیلہ اور محفوظ و پاک ہیں اور از روئے حمل (یعنی ماں کی طرف سے بھی پاک ہیں) اور پاک آغوش میں تربیت پائی ہے اللہ نے ان کو مصطفیٰ، مرقعی و محبتی بنایا اور ان کو خدا نے اپنے علم کی کنجیاں دیں اور حکمت کے چشمے عطا فرمائے ان کو بندوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور شہروں کے لیے باعثِ فلاح و بہبود اور ان پر ایسی کتاب نازل کی جس میں ہر شے کا بیان ہے اور وہ کتاب قرآن ہے عربی زبان میں جس میں کوئی غلط بیانی نہیں تاکہ لوگ اسے پڑھ کر یقینی بن جائیں۔

اور انھوں نے لوگوں سے احکام بیان کیے اور علمی روشنی میں ایسا راستہ بنایا جو باطل سے جدا ہے اور دین کو لوگوں پر واضح کیا اور فرائض کو واجب کیا اور شرعی حدود سے آگاہ فرمایا اور خدا کی مخلوق پر امور مخفیہ کو ظاہر کیا اور نجات حاصل کرنے کی طرف رہنمائی کی اور ایسے نشانات بتائے جو ہدایت کی طرف لوگوں کو بلانے والے ہیں جن امور کی تبلیغ کے لئے آپ بھیجے گئے تھے ان کی تبلیغ کر دی اور جس امر کا حکم دیا گیا تھا اسے ظاہر کر دیا اور موت کا جو بار آپ کے کندھوں پر رکھا گیا تھا اسے پورا کر دیا اور راہ میں جو مصیبت آئی اس پر صبر کیا اور راہ خدا

جہاد کیا اور اپنی امت کو نصیحت کی اور نجات کی طرف بلایا اور ذکر خدا کی طرف رغبت دلائی اور راہ ہدایت کی طرف رہنمائی کی اور لوگوں کے زندگی کے اچھے اصول کی بنیاد رکھی اور ہدایت کے منار سے ان کے لیے بلند کیے تاکہ وہ آپ کے بعد گمراہ نہ ہوں اور حضرت اپنی امت پر بڑے مہربان اور رحم کرنے والے تھے۔

۱۸ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَيْسِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي دُرُسْتُ بْنُ أَبِي مَنْصُورٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا الْحَسَنِ الْأَوَّلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَخْجُوجًا بِأَبِي طَالِبٍ؟ فَقَالَ: لَا وَلَكِنَّهُ كَانَ مُسْتَوْدَعًا لِلْوَصَايَا فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: فَدَفَعَ إِلَيْهِ الْوَصَايَا عَلَى أَنَّهُ مَخْجُوجٌ بِهِ؟ فَقَالَ: لَوْ كَانَ مَخْجُوجًا بِعِمَادٍ فَدَفَعَ إِلَيْهِ الْوَصِيَّةَ، قَالَ: فَقُلْتُ: فَمَا كَانَ حَالُ أَبِي طَالِبٍ؟ قَالَ: أَقَرَّ بِالنَّبِيِّ وَبِمَا جَاءَ بِهِ وَدَفَعَ إِلَيْهِ الْوَصَايَا وَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ.

کسی نے پوچھا کیا رسول اللہ حکم ابو طالب تھے کیونکہ ان کے زیر سایہ پرورش پائی تھی) فرمایا نہیں بلکہ انبیاء سابقہ کے تبرکات اور وصایا ان کو دیئے گئے تھے انھوں نے وہ چیزیں حضرت رسول خدا کو دیں۔ میں نے کہا۔ جب وصیت سپرد کی تو محکوم بہ ہو گئے۔ فرمایا۔ اگر ایسا ہوتا تو وصیت ان کی سپرد نہ کی جاتی میں نے کہا۔ پھر ابو طالب کے لیے کیا صورت ہے۔ فرمایا۔ انھوں نے آں حضرت کی نبوت کا اقرار کیا اور جو رسول اللہ خدا کی طرف سے لائے اس کو حق جانا اور وصلے انبیاء کو حضرت کے سپرد کیا اور اُس روز مر گئے۔

توضیح۔ وصایا سپرد کرنے سے کسی کی نفیست اور حکومت ثابت نہیں ہوتی۔ حضرت امام حسین نے حضرت ام سلمہ کے سپرد تبرکات کیے تھے۔

۱۹ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ، عَنْ يَمْعُوبَ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَمَّا فُيَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَاتَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ بِأَطْوَلِ لَيْلَةٍ حَتَّى ظَنُّوا أَنَّ لَأَسْمَاءَ تُظَاهِمُهُمْ وَلَا أَرْضَ تَقْلُمُهُمْ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَتَرَ الْأَقْرَبِينَ وَالْأَبْعَدِينَ فِي اللَّهِ، فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ أَنَا هُمْ آتٍ لَا يَرَوْنَهُ وَ يَسْمَعُونَ كَلَامَهُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ، إِنَّ فِي اللَّهِ عِزًّا مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَ نَجَاةً مِنْ كُلِّ هَلَكَةٍ وَ دَرَكًا لِمَا فَاتَ وَ كُلِّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَ إِنَّمَا تَوْفِقُونَ أَجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ رُخِجَ عَنِ النَّارِ وَ ادْخَلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَ مَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ، إِنَّ اللَّهَ اخْتَارَكُمْ وَ فَضَّلَكُمْ

وَطَهَّرَكُمْ وَجَعَلَكُمْ أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّهِ وَاسْتَوْدَعَكُمْ عِلْمَهُ وَأَوْرَثَكُمْ كِتَابَهُ وَجَعَلَكُمْ ثَابُوتَ عِلْمِهِ وَعَصَا
عِزِّهِ وَصَرَبَ لَكُمْ مَثَلًا مِنْ نُورِهِ وَعَصَمَكُمْ مِنَ الرَّزْلِ وَأَمَنَكُمْ مِنَ الْفِتَنِ ، فَتَعَزَّوْا بِعِزِّهِ وَاللَّهُ
فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَزِغْ مِنْكُمْ رَحْمَتَهُ وَلَنْ يُزِيلَ عَنْكُمْ نِعْمَتَهُ ، فَأَنْتُمْ أَهْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ بِهِمْ تَمَّتِ
النِّعْمَةُ وَاجْتَمَعَتِ الْفِرْقَةُ وَاتَّخَذَتِ الْكَلِمَةُ وَأَنْتُمْ أَوْلِيَاؤُهُ ، فَمَنْ تَوَلَّىكُمْ فَازَ وَمَنْ ظَلَمَ حَقَّكُمْ زَهَقَ
مَوْدُتُكُمْ مِنَ اللَّهِ وَاجِبَةٌ فِي كِتَابِهِ عَلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ ، كَيْفَ اللَّهُ عَلَى نَصْرِكُمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ
فَاصْبِرُوا لِعَوَاقِبِ الْأُمُورِ ، فَإِنَّهَا إِلَى اللَّهِ تُصِيرُ قَدْ قَبِلْتُكُمْ اللَّهُ مِنْ نَبِيِّهِ وَدِيْعَةً وَاسْتَوْدَعَكُمْ أَوْلِيَاؤُهُ
الْمُؤْمِنِينَ فِي الْأَرْضِ فَمَنْ أَدَّى أَمَانَتَهُ آتَاهُ اللَّهُ صِدْقَهُ ، فَأَنْتُمْ الْأَمَانَةُ الْمُسْتَوْدَعَةُ وَلَكُمْ الْمَوْدَةُ الْوَاجِبَةُ
وَالطَّاعَةُ الْمَقْرُوضَةُ وَقَدْ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ اكْمَلَ لَكُمْ الدِّينَ وَبَيَّنَّ لَكُمْ سَبِيلَ الْمَخْرَجِ ،
فَلَمْ يَتْرُكْ لِبَاحِلِ حُجَّةٍ ، فَمَنْ جَبَلَ أَوْ تَجَاهَلَ أَوْ أَنْكَرَ أَوْ نَسِيَ أَوْ تَنَاسَى فَعَلَى اللَّهِ حِسَابُهُ وَاللَّهُ
مِنْ وَرَاءِ حَوَائِجِكُمْ ، وَاسْتَوْدِعَكُمْ اللَّهُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ .

فَسَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَثَانِهِمُ النَّعْرِيَّةُ ، فَقَالَ : مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

۱۹۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جس شب کو رسول اللہ کا انتقال ہوا آل محمد کے لیے وہ رات سب سے زیادہ لمبی رات تھی اور ایسی حالت تھی کہ لوگوں نے گمان کیا کہ نہ ان کے اوپر آسمان کا سایہ ہے نہ نیچے زمین کا فرش یعنی ان کے زندہ رہنے کی امید نہ تھی کیونکہ آنحضرت کی مفارقت کے تصور نے نزدیکی رشتہ داروں اور دور کے تعلق والوں سب ہی کو آزرہ بنا دیا تھا۔ اسی اثنا میں ایک آنے والا آیا لوگ اس کو نہیں دیکھتے تھے۔ اس نے کہا السلام علیکم اے اہلبیت تم پر خدا کی رحمت اور برکت ہو، اللہ پر توکل کرنا، ہر مصیبت میں صبر ہے، ہر جہلک سے بجات ہے اور ہر مافات کی تلافی ہے ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے روز قیامت تم کو اس صبر کا اجر ملے گا جو آتش جہنم سے دور رکھا گیا اور جنت میں داخل ہوا۔ وہ کامیاب ہوا اور زندگانی دنیا متاع غرور کے سوا کچھ نہیں، اللہ نے تم کو منتخب کیا اور تم کو فضیلت دی اور پاک کھا تم کو اپنے نبی کے اہلبیت بنایا اور اپنا علم تمہارے اندر ودیعت کیا اور تم کو اپنی کتاب کا وارث بنایا اور اپنے علم کا صندوق قرار دیا اور اپنی عزت کا عصا بنایا اور اپنے نور سے تمہاری مثال دی، لغزشیوں سے تمہیں بچایا اور فتنوں سے محفوظ رکھا۔

پس صبر کرو، جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے، اللہ نے اپنی رحمت سے تم کو دور نہ رکھا اور اپنی نعمت کو تم سے زائل نہ کیا۔ کیا تم وہ اللہ والے ہو کہ تمہاری وجہ سے اللہ والوں کی نعمتیں تمام ہوئیں اور فرقے

جمع ہوئے اور انس ہو اکلمہ سے تم ادیسائے خدا ہو، پس جس نے تم کو دوست رکھا وہ کامیاب ہوا اور جس نے تمہارے حق کو غصب کیا وہ ہلاک ہوا تمہاری محبت اللہ نے اپنی کتاب میں اپنے مومن بندوں پر واجب کی ہے۔ اللہ تمہاری نصرت پر جس وقت چاہے قادر ہے پس انجام امور پر صبر کرو۔ اس کی بازگشت اللہ کی طرف ہے اور اللہ نے منظور کیا اپنے نبی سے تمہاری سپرد امامت کرنے کو اور اپنے مومنین اولیاء کو تمہاری سپرد کیا۔ پس جس نے اس امانت کو ادا کیا خدا نے اس کو نیکی عطا فرمائی، پس تم ہو و جن کو امانت سونپی گئی ہے۔ تمہاری اطاعت واجب تمہاری محبت فرض کی گئی ہے رسول اللہ نے مرنے سے پہلے دین کو کامل بنا دیا اور برائی سے باہر نکلنے کا راستہ واضح کر دیا ایسی صورت میں جاہل کے لئے کوئی حجت باقی نہیں رہتی، پس جو جاہل یا جاہل بنایا انکار یا بھول گیا عہد ربوبیت کو یا قصداً بھلایا تو روز قیامت اس کا حساب اللہ پر ہے اور تمہاریس پر وہ اللہ ہے۔ اللہ نے اپنے اسرار تم کو ودیعت کر دیئے ہیں، سلام ہو تم پر، راوی کہتا ہے۔ میں نے امام سے سوال کیا، یہ قتل اور دلا سے کس کی طرف سے آیا ہے۔ فرمایا۔ خدا کی طرف سے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رُمِيَ فِي اللَّيْلَةِ الظُّلُمَاءِ رُمِيَ لَهُ نُورٌ كَأَنَّهُ شُعْمَةٌ قَمَرٍ .

۲۔ فرمایا صادق آل محمد نے جب رسول اللہ کو شب تاریک دیکھا جاتا تھا تو چاند کے ٹکڑے کی طرح ایک نور

آپ سے ساطع ہوتا تھا۔

۲۱۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ الصَّغِيرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ، وَثُمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : نَزَلَ جِبْرِئِيلُ عليه السلام عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنِّي قَدْ حَرَمْتُ الشَّارَ عَلَى صُلْبِ أَنْزَلَكَ وَبَطْنِ حَمَلِكَ وَحِجْرِ كَفَلِكَ ، فَالْصُّلْبُ أُنْبُوكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْبَطْنُ الَّذِي حَمَلَكَ قَامِمَةٌ يَنْتُ وَهَبٌ وَأَمَّا حِجْرُكَ كَفَلَكَ فَحِجْرُ أَبِي طَالِبٍ - وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ فَضَّالٍ - وَفَالِطَةُ بِنْتُ أَسَدٍ .

۲۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ پر جبرئیل نازل ہوئے اور کہا خدا کا سلام آپ پر ہو۔

وہ کہتا ہے میں نے آگ کو حرام کیا ان اصحاب دارحرام پر جن میں تم رہ رہے ہو اور اس آغوش پر جس میں تمہاری پرورش

ہوئی اور صلب تمہارے باپ عبد اللہ کا صلب ہے اور بطن جس نے بحالت حمل تم کو اٹھایا بطن آمنہ بنت ربیعہ ہے اور جس آغوش میں تم پلے، وہ آغوش ابوطالب ہے اور ایک روایت میں ہے وہ آغوش فاطمہ بنت اسد ہے۔

۲۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَيْسَى، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ، عَنْ زُرَّادَةَ بْنِ أَغَيْشٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: يُحْشَرُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَاحِدَةً، عَلَيْهِ سِمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَهَيْبَةُ الْمُلُوكِ.

۲۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عبد المطلب روزِ محشر ایک جداگانہ حیثیت سے محشور ہوں گے ان کی پیشانی انبیاء کی سی ہوگی اور ہیبت ملوک کی سی۔

۲۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ، عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاوَيْدٍ، عَنْ مَقْرِنٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ أَوَّلُ مَنْ قَالَ بِالْبَدَاءِ، يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَاحِدَةً عَلَيْهِ نَبَأُ الْمُلُوكِ وَسِمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ.

۲۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ عبد المطلب مسئلہ بداء کے سب سے پہلے قائل ہوئے وہ روزِ قیامت عام لوگ سے بالکل الگ خاص حیثیت میں محشور ہوں گے ان کی پیشانی انبیاء کی سی ہوگی اور ہیبت ملوک کی سی۔

۲۴ - بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ ابْنِ جُمَيْوٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ مَجْذُوبٍ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، [وَأَعْنَى ابْنَ سُلَيْمَانَ، عَنْ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ جَمِيعًا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: يُبْعَثُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ أُمَّةً وَاحِدَةً، عَلَيْهِ نَبَأُ الْمُلُوكِ وَسِمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَذَلِكَ أَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ قَالَ بِالْبَدَاءِ، قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى رُعَاتِهِ فِي إِبِلٍ قَدَنْدَتْ لَهُ، فَجَمَعَهَا فَأَبْطَأَ عَلَيْهِ فَأَخَذَ بِحَلْقَةِ بَابِ الْكُفَّةِ وَجَعَلَ يَقُولُ: «يَارَبِّ أَنْتَ لَكَ الْكَفَّةُ أَنْ تَفْعَلَ فَأَمْرُهُ مَا بَدَا لَكَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْإِبِلِ وَقَدْ وَجَّهَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فِي كُلِّ طَرِيقٍ وَفِي كُلِّ شَعْبٍ فِي طَلَبِهِ وَجَعَلَ يَصْبُحُ: «يَارَبِّ أَنْتَ لَكَ الْكَفَّةُ أَنْ تَفْعَلَ فَأَمْرُهُ مَا بَدَا لَكَ، وَلَمَّا ذَاكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخَذَهُ فَقَبَّلَهُ وَقَالَ: يَا بَنِي لَا وَجْهَ لَكَ بَعْدَ هَذَا فِي شَيْءٍ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تُقْتَلَ وَتُقْتَلَ».

۲۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے روزِ قیامت عبد المطلب اس طرح مبعوث ہوں گے کہ تمام لوگوں سے الگ ان کی شان ہوگی ان میں انبیاء کی سی تابندگی پیشانی پر ہوگی بادشاہوں کی سی شان و شوکت ہوگی

یہ اس لیے کہ وہ ہمارے سب سے پہلے قائل تھے ایک بار انھوں نے رسول خدا کو اونٹوں کے چرواہوں کے پاس بھیجا۔ اونٹ بھاگ کر متفرق ہو گئے تھے حضرت نے ان کو جمع کیا اس لیے واپسی میں تاخیر ہوئی۔ حضرت عہد المطلب کھڑے اور خانہ کعبہ کے دروازہ کی زنجیر پکڑ کر فریاد کرنے لگے اے میرے رب کیا تو اپنے محبوب بندے کو ہلاک کر دے گا اگر تو ایسا کرے گا تو یہ ایک امر عظیم ہو گا جو تیرے اوپر ظاہر ہے اس کے بعد رسول اللہ اونٹوں کو لے کر آئے۔ عبد المطلب راستوں میں اور گھاٹیوں میں حضرت کو تلاش کر رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ اے پروردگار! کیا تو اپنے محبوب بندے کو ہلاک کر دے گا یہ امر عظیم ہے۔ جو امر تجھ پر ظاہر ہے۔ رسول اللہ کو دیکھتے ہی انھوں نے چھاتی سے لگایا اور روئے مبارک پر بوسہ دے کر فرمایا اب میں کبھی تم کو کسی کام کو نہ بھیجوں گا اس خوف سے کہ مبادا کوئی فریب دے کر تم کو قتل کر ڈالے۔

۲۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَمَا أَنَّ وَجْهَ صَاحِبِ الْحَبْشَةِ بِالْحَبْلِ وَمَعَهُمُ الْفَيْلُ لِيَهْدِمَ الْبَيْتَ ، مَرُّوا بِإِبِلٍ لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَسَاقُواهَا ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ فَأَتَنِي صَاحِبُ الْحَبْشَةِ فَدَخَلَ الْآدِنَ ، فَقَالَ : هَذَا عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ : وَمَا يَشَاءُ ؟ قَالَ التَّرْجُمَانُ : جَاءَ فِي إِبِلٍ لَهُ سَاقُوهَا يَسْأَلُكَ رَدَّهَا ، فَقَالَ مَلِكُ الْحَبْشَةِ لِأَصْحَابِهِ : هَذَا رَيْسُ قَوْمٍ وَزَعِيمُهُمْ جِئْتُ إِلَى بَيْتِهِ الَّذِي يَعْبُدُهُ لِأَهْمِهِ وَهُوَ يَسْأَلُنِي إِطْلَاقَ إِبِلِهِ ، أَمَا لَوْ سَأَلَنِي الْإِمْسَاكَ عَنْ هَدْمِهِ لَفَعَلْتُ ، نَدُّوْا عَلَيْهِ إِبِلَهُ ، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لِنَزْجُمَانِهِ : مَا قَالَ لَكَ الْمَلِكُ ؟ فَخَبَّرَهُ ، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ : أَنَارَبُ الْإِبِلَ وَلِهَذَا الْبَيْتِ رَبِّ يَمْنَعُهُ ، فَرَدَّتْ إِلَيْهِ إِبِلُهُ وَأَنْصَرَفَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ نَحْوَ مَنْزِلِهِ ، فَمَرَّ بِالْفَيْلِ فِي مَنْصَرَفِهِ ، فَقَالَ لِلْفَيْلِ : يَا مَحْمُودُ ! فَحَرَّكَ الْفَيْلُ رَأْسَهُ ، فَقَالَ لَهُ : أَتَدْرِي لِمَ جَاؤُوا بِكَ ؟ فَقَالَ الْفَيْلُ بِرَأْسِهِ : لَا ، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ : جَاؤُوا بِكَ لِتَهْدِمَ بَيْتَ دِيكَ أَفْتَرَاكَ فَاعِلُ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ بِرَأْسِهِ : لَا ، فَأَنْصَرَفَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ إِلَى مَنْزِلِهِ فَلَمَّا أَصْبَحُوا عَدَوْا بِهِ لِدُخُولِ الْحَرَمِ فَأَبَى وَأَمْتَنَ عَلَيْهِمْ ، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لِبَعْضِ مَوَالِيهِ عِنْدَ ذَلِكَ : أَعْلَى الْجَبَلِ فَانْظُرْ تَرَى شَيْئًا ، فَقَالَ : أَرَى سَوَادًا مِنْ قِبَلِ الْبَحْرِ ، فَقَالَ لَهُ : يُصِيبُكَ بَصْرُكَ أَجْمَعُ ؟ فَقَالَ لَهُ : لَا وَلَا وَشَكَ أَنْ يُصِيبَ ، فَلَمَّا أَنْ قَرَّبَ ، قَالَ : هُوَ طَيْرٌ كَثِيرٌ وَلَا أَعْرِفُهُ يَحْمِلُ كُلُّ طَيْرٍ فِي مَنْقَارِهِ حَصَاةً مِثْلَ حَصَاةِ الْخَذْفِ أَوْ دُونَ حَصَاةِ الْخَذْفِ ، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ : وَرَبَّ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مَا تُرِيدُ إِلَّا الْقَوْمَ ، حَتَّى لَمَّا صَارَتْ فَوْقَ رُؤُوسِهِمْ أَجْمَعَ أَلْقَتْ الْحَصَاةَ فَوَقَعَتْ كُلُّ حَصَاةٍ عَلَى هَامَةِ رَجُلٍ فَخَرَجَتْ مِنْ دُبُرِهِ فَفَقَلَتْهُمَا فَمَا انْقَلَتْ مِنْهُمْ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ يُخْبِرُ النَّاسَ ، فَلَمَّا أَنْ أَخْبَرَهُمْ أَلْقَتْ عَلَيْهِ حَصَاةً فَفَقَلَتْهُ .

۲۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ ابرہہ بادشاہ حبش اپنا شکر لے کر آیا تو اس کے ساتھ ہاتھی بھی تھا تاکہ خانہ کعبہ کو ڈھارے اس کے شکر والے عبد المطلب کے اونٹوں کے گلہ کی طرف سے گزرے تو ان کو ہانک کر لے گئے جب عبد المطلب کو بتہ جلا تو پاس بان کے پاس گئے۔ اس نے ابرہہ سے کہا یہ عبد المطلب بن ہاشم ہیں۔ اس نے کہا کیا چاہتے ہیں ترجمان نے کہا کہ ہمارے شکر والے ان کے اونٹ لے آئے ہیں یہ ان کی واگراشت چلپتے ہیں ابرہہ نے اپنے اصحاب سے کہا یہ رئیس قوم ہیں انھیں معلوم ہے کہ میں اس گھر کے انہدام کے لئے آیا ہوں جس کی یہ عبادت کرتے ہیں یہ بھائے اس کے اپنے اونٹوں کا سوال کرتے ہیں اگر یہ انہدام کعبہ کے روکنے کا سوال کرتے تو میں پورا کرتا۔ اچھا ان کے اونٹ دے دو عبد المطلب نے ترجمان سے پوچھا کہ بادشاہ نے کیا کہا۔ اس نے بتایا، عبد المطلب نے فرمایا۔ اس سے کہو میں اونٹوں کا مانک ہوں اور اس گھر بھی ایک مانک ہے وہ خود اس محلے کو روکے گا اونٹ عبد المطلب کو واپس دیے گئے اور وہ اپنے گھر کو پلٹے، راہ میں اس ہاتھی سے کہا۔ اے محمود اس نے اپنا سر ہلایا۔ اس سے کہا تو جانتا ہے کہ تجھے یہاں کیوں لائے ہیں اس نے کہا نہیں۔ انھوں نے کہا اس لیے لائے ہیں کہ تیرے رب کا گھر تجھ سے منہدم کرائیں، کیا تو ایسا کرے گا۔ اس نے سر ہلا کر کہا نہیں، عبد المطلب اپنے گھر آ گئے صبح کو جب انھوں نے حرم پر چڑھائی کا ارادہ کیا تو ہاتھی نے ان کی اطاعت سے انکار کیا۔ عبد المطلب نے اپنے ایک دوست سے کہا تو بہار پڑ چڑھ کر دیکھ کیا نظر آتا ہے وہ گیا اور کہنے لگا، میں دریا کی طرف سے ایک کالا بادل اٹھتا دیکھ رہا ہوں۔ عبد المطلب نے کہا تیری نظر نے ٹھیک دیکھا۔ اب آنکھ جما کر دیکھتا رہ، جب وہ سیاہی قریب آئی تو اس نے کہا۔ یہ تو بہت سے پرندے ہیں ہر ایک کی چونچ میں ایک کنکری ہے۔ بقدر ٹھیکری کے ٹکڑے کے یا اس سے کم، عبد المطلب نے کہا یہ اس قوم کے لیے آئے ہیں۔ ان پرندوں نے وہ کنکریاں ان کے سروں پر ڈالیں جو جسم کو پھوڑتی ان کے پاخانہ کے مقام سے نکل گئیں اور سب ہلاک ہو گئے صرف ان میں سے ایک باقی رہ گیا تاکہ اس حال سے لوگوں کو آگاہ کرے جب وہ بتا چکا تو وہ بھی ہلاک کر دیا گیا۔

۲۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ يُفَرِّشُ لَهُ بَقِيعًا الْكَعْبَةَ لَا يُفَرِّشُ لِأَحَدٍ غَيْرِهِ وَكَانَ لَهُ وَلَدٌ يَقُومُونَ عَلَى رَأْسِهِ فَيَمْنَعُونَ مَنْ دَنَا مِنْهُ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ طِفْلٌ يَدْرَجُ حَتَّى جَلَسَ عَلَى فَخْذِهِ، فَأَمَرُوا بَعْضَهُمْ إِلَيْهِ لِيُنَحِّيَهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: دَعْ ابْنِي فَإِنَّ الْمَلِكَ قَدِ اتَّاهَ.

۲۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خانہ کعبہ میں عبد المطلب کے لیے فرش بچھایا جاتا تھا، ان کے سوا کسی اور کے لیے نہیں، ان کی اولاد پس سر گھڑی ہو جاتی تھی تاکہ لوگوں کو ان کے قریب جانے سے روکے۔ رسول اللہ

راستے سے گزرتے ہوئے آئے اور ان کی ران پر بیٹھ گئے۔ بعض نے اشارہ کیا کہ ان کو ہٹا دیا جائے۔ عبدالمطلب نے کہا: میرے بیٹے کو رہنے دو سلطنت اس کے پاس آنے والی ہے۔

«بِذَاكَ» فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْإِبِلِ وَقَدَّوْجَهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فِي كُلِّ طَرِيقٍ وَفِي كُلِّ شِعْبٍ فِي طَاوَجَمَلٍ يَصْبُحُ: «يَا رَبِّ أَتَيْتُكَ آلَكَ» إِنَّ تَفْعَلَ فَأَمْرُ مَا بِدَاكَ» وَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَبِلَتْ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَمَّا وَلِدَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَثَ أَيَّامًا لَيْسَ لَهُ لَبَنٌ، فَأَلْفَاهُ أَبُو طَالِبٍ عَلَى ثَدْيِ نَفْسِهِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ فَبَدَلْنَا فَرَضَ مِنْهُ أَيَّامًا حَتَّى وَقَعَ أَبُو طَالِبٍ عَلَى حَلِيمَةَ السَّعْدِيَّةِ فَدَقَعَهُ إِلَيْهَا.

۲۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رسول اللہ پیدا ہوئے تو چند دن تک ان کی والدہ کے دودھ نہ اُترا۔ ابوطالب نے ان کو اپنی پھاتی سے لگایا۔ خدا نے دودھ اُتار دیا اور رسول کی رضاعت اس سے ہوئی، پھر ابوطالب نے ان کو علیمہ سعدیہ کے سپرد کیا

۲۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَثَلَ أَبِي طَالِبٍ مَثَلُ أَصْحَابِ الْكَهْفِ، أَسْرُوا الْإِيمَانَ وَأَظْهَرُوا الشِّرْكَ فَأَتَانَا اللَّهُ أَخْرَجَهُمْ مَرَّتَيْنِ.

۲۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابوطالب کی مثال اصحاب کھف کی سی ہے۔ انھوں نے ایمان کو چھپایا اور شرک کو ظاہر کیا پس خدا نے ان کو دوہرا کر دیا۔

۲۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَنَحْوُهُ بْنُ يَعْنِي، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيِّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ ﷺ قَالَ: قَبْلَ لُ: إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا طَالِبٍ كَانَ كَافِرًا، فَقَالَ: كَذَبُوا كَيْفَ يَكُونُ كَافِرًا وَهُوَ يَقُولُ؟

أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَا وَجَدْنَا مُحَمَّدًا نَبِيًّا كَمَوْسَى خَطَّ فِي آدِلِ الْكُتُبِ

وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ: كَيْفَ يَكُونُ أَبُو طَالِبٍ كَافِرًا وَهُوَ يَقُولُ؟

لَدَيْنَا وَلَا يَغْنَا بِقَبْلِ الْأَبَاطِلِ

لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ ابْنَنَا لَا مَكْدَبَ

ثَمَالُ الْبِنَانِي عِشْمَةُ لِلْأَزَامِلِ

وَأَبْيَضُ يَسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ

۲۹۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے لوگوں نے کہا بعض حضرات کہتے ہیں کہ ابوطالب کافر تھے۔ فرمایا وہ جھوٹے ہیں کیسے کافر ہو گا وہ جو یہ کہتا ہے۔

کیا تم جانتے ہو کہ ہم نے محمد کو پایا ہے۔

موسیٰ عیسا نبی جس کا ذکر کتب سابقہ میں موجود ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ابوطالب کیوں کافر ہو سکتے ہیں جبکہ کہتے ہیں۔

ہمارا بیٹا جھوٹا نہیں ہے اس کو سب جانتے ہیں اور وہ باطل کی طرف توجہ نہیں کرتا۔

وہ روشن رو ہے بادل اس کے چہرے سے برکت حاصل کرتا ہے وہ یتیموں کا پشت پناہ ہے اور یتیموں کی

عممت کا پاسبان ہے۔

۳۰۔ عَائِشَةُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ لَهُ جَدُّ فَأَلْقَى الْمُشْرِكُونَ عَلَيْهِ سَلَانِقَةً فَمَلَّوْا ثِيَابَهُ بِهَا ، فَدَخَلَهُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ فَذَهَبَ إِلَى أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ : يَا عَمُّ كَيْفَ تَرَى حَسْبِي فِيكُمْ ؟ فَقَالَ لَهُ : وَمَا ذَاكَ يَا أَخِي ؟ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ ، فَدَعَا أَبُو طَالِبٍ حَمْزَةَ وَآخَذَ السَّيْفَ وَقَالَ لِحَمْزَةَ : خُذِ السَّلَاحَ ، ثُمَّ تَوَجَّهَ إِلَى الْقَوْمِ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ فَأَتَى قُرَيْشًا وَهُمْ حَوْلَ الْكَعْبَةِ ، فَلَمَّا رَأَوْهُ عَرَفُوا الشَّرَّ فِي وَجْهِهِ ، ثُمَّ قَالَ لِحَمْزَةَ : أَمِيرُ السَّلَاةِ عَلَى سِبَايِهِمْ فَفَعَلَ ذَلِكَ حَتَّى أَتَى عَلَى آخِرِهِمْ ، ثُمَّ التَفَتَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا ابْنَ أَخِي ! هَذَا حَسْبُكَ فِينَا .

۳۰۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک روز حضرت رسول خدا مسجد الحرام میں لباس نو پہنے ہوئے آئے مشرکین نے آپ کے اوپر اونٹنی کی آلائش جو بھی پیدا ہونے کے بعد نکلتی ہے آپ کے اوپر لا ڈالی جس سے آپ کے کپڑے گندے ہو گئے۔ پس اس سے آپ کے دل کو اتنا غم ہوا جتنا خدا نے چاہا۔ آپ ابوطالب کے پاس آئے اور کہا۔ اے چچا آپ کے نزدیک میری کیا قدر ہے۔ انھوں نے پوچھا یہ تمہارا کیا حال ہے۔ حضرت نے واقعہ بیان کیا۔ ابوطالب نے حمزہ کو بلایا تلوار لی اور حمزہ سے کہا۔ اس آلائش کو اٹھاؤ اور آنحضرت کو لے کر قوم کی طرف چلے۔ قریش کعبہ کے گرد جمع تھے۔ جب انھوں نے ابوطالب کو آتے دیکھا تو سمجھ گئے کہ غصے میں بھرے ہوئے ہیں۔ آپ نے حمزہ سے کہا کہ اس آلائش کو اٹھاؤ اور ان سب کے منہ پر ملو۔ پھر رسول خدا سے فرمایا۔ اے مرے بھتیجے اب تو ہمارا بدلہ پورا ہو گیا۔

۳۱۔ عَائِشَةُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى شَعْرِي ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِزَاةٍ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَمَّا ثَوَّقَنِي أَبُو طَالِبٍ نَزَلَ جِبْرِئِيلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! أَخْرِجْ مِنْ مَكَّةَ ، فَلَيْسَ لَكَ فِيهَا نَاصِرٌ ، وَفَارَتْ قُرَيْشُ بِالنَّبِيِّ ﷺ ، فَخَرَجَ هَارِبًا حَتَّى جَاءَ إِلَى جَبَلٍ بِمَكَّةَ يُقَالُ لَهُ الْحَجُّونُ فَصَارَ إِلَيْهِ .

۳۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب حضرت ابوطالب کا انتقال ہو گیا تو جبرئیل نازل ہوئے اور کہا۔ اے محمد اب آپ مکہ سے نکل جائیے یہاں اب آپ کا کوئی مددگار نہیں اور قریش آپ پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ پس حضرت تیزی کے ساتھ وہاں سے نکلے اور مکہ کے اس پہاڑ کے پاس آئے جس کو حجوں کہتے ہیں۔

۳۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَنَحْوُهُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَبَا طَالِبٍ أَسْلَمَ بِحِسَابِ الْجَمَلِ ، قَالَ يَكُلُّ لِسَانٍ .

۳۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ابوطالب اسلام لائے مطابق حساب جمل جو ہر زبان میں ہے

۳۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِيهِمَا ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَغِيرَةِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَسْلَمَ أَبُو طَالِبٍ بِحِسَابِ الْجَمَلِ وَعَقْدَ بَيْدِهِ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ .

۳۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اسلام لائے ابوطالب بحساب جمل و عقد اپنے ہاتھ کے لحاظ سے جو ۶۳ ہوتے ہیں۔

توضیح :- حساب جمل و عقد ایک طولانی عمل ہے جو دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے پوروں سے نکالا جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ اس عمل کی رو سے جو عدد ۶۳ کا برآمد ہوا اس سے کنایہ ہے اس امر کی طرف کہ حضرت ابوطالب نے ۶۳ شعرا کبریا کی تعریف میں کیے۔

۳۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ قُضَالٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحَزْوَرِ الْفَنَوِيِّ ، عَنْ أَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ الْحَنْظَلِيِّ قَالَ : رَأَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَوْمَ افْتَتَحَ الْبَصْرَةَ وَرَكِبَ بَغْلَةً رَسُولِ اللَّهِ ﷺ [ثُمَّ] قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الْخَلْقِ يَوْمَ يَجْمَعُهُمُ اللَّهُ ، فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ : بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَدِّثْنَا فَإِنَّكَ كُنْتَ تَشْهَدُ وَتَقِيبُ ، فَقَالَ : إِنَّ خَيْرَ الْخَلْقِ يَوْمَ يَجْمَعُهُمُ اللَّهُ سَبْعَةٌ مِنْ وَلَدِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا يُنْكِرُ فَضْلَهُمْ

إِلَّا كَافِرٌ وَلَا يَجْعَدُ يَدٌ إِلَّا جَاوِدٌ ، فَقَامَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
 سَمِعْتُمْ لَنَا لِنَعْرِفَهُمْ فَقَالَ : إِنَّ خَيْرَ الْخَلْقِ يَوْمَ يَجْمَعُهُمُ اللَّهُ الرَّسُلُ وَإِنَّ أَفْضَلَ الرُّسُلِ مُحَمَّدٌ ﷺ
 وَإِنَّ أَفْضَلَ كُلِّ أُمَّةٍ بَعْدَ نَبِيِّهَا وَصِيِّ نَبِيِّهَا ، حَتَّى يُدْرِكَهُ نَبِيُّيْ ، أَلَا وَإِنَّ أَفْضَلَ الْأَوْصِيَاءِ
 وَصِيِّ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ ، أَلَا وَإِنَّ أَفْضَلَ الْخَلْقِ بَعْدَ الْأَوْصِيَاءِ الشُّهَدَاءُ ، أَلَا وَإِنَّ أَفْضَلَ
 الشُّهَدَاءِ حَمَزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَجَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، لَهُ جَنَاحَانِ خَضِيْبَانِ يَطِيرُ بِهِمَا فِي
 الْجَنَّةِ ، لَمْ يُنْخَلْ أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ جَنَاحَانِ غَيْرُهُ ، شَيْءٌ كَرَّمَ اللَّهُ بِهِ مُحَمَّدًا ﷺ وَشَرَّفَهُ
 وَالسِّبْطَانِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَالْمَهْدِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، يَجْعَلُهُ اللَّهُ مَنْ شَاءَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ ، ثُمَّ تَلَاهُ هَذِهِ الْآيَةَ
 «وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ
 وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا» ذَلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ عَلِيمًا ، ۴/۶۹ فاع

۳۴۔ اصبع بن نباتہ سے مروی ہے کہ روز فتح بصرہ امیر المومنین رسول کے فجر پر سوار تھے۔ آپ نے فرمایا لوگو کیا
 میں تم کو بتاؤں کہ بہترین مخلوق اس دن کون ہوگا جس دن اللہ سب کو جمع کرے گا۔ ابوالیوب انصاری نے کہا۔ ضرور اے
 امیر المومنین آپ بیان فرمائیں کیونکہ آپ مجلس رسول میں ہمیشہ حاضر رہتے تھے اور ہم غائب بھی رہتے تھے فرمایا روز
 قیامت بہترین مخلوق اولاد عبدالمطلب سے سات شخص ہوں گے۔ ان کی فضیلت کا انکار نہیں کرے گا مگر کافر اور
 نہیں منکر ہوگا ان کا مگر اللہ سے انکار کرنے والا، عمار حجتہ اللہ نے کہا۔ اے امیر المومنین ان کے نام بتائیے تاکہ ہم بھی
 پہچان لیں، فرمایا روز قیامت جمع ہونے والوں میں بہترین خلق مرسلین ہوں گے اور سب رسولوں سے افضل محمد
 مصطفیٰ ہوں گے اور امت کے نبی کے بعد افضل وصی نبی ہوگا افضل اوصیائے وصی محمد ہیں آگاہ ہو کہ افضل خلق اوصیاء
 کے بعد شہداء ہیں اور افضل شہداء حمزہ بن عبدالمطلب ہیں اور جعفر بن ابوطالب جن کے دو سبز پر ہوں گے جن
 سے وہ جنت میں اترتے ہوں گے سوائے ان کے اس امت میں کسی اور کو۔ دوبارہ نہیں دیے گئے۔ یہ وہ چیز ہے جس سے
 اللہ نے محمد مصطفیٰ کو مکرم بنایا اور ان کو شرف بخشا اور رسول کے دونوں نواسے حسن و حسین ہیں اور ہدی ہیں۔ فدائے
 ہم اہلبیت میں سے جس کو چاہا لے لیا۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ جو اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور رسول کی۔ وہ ان لوگوں کے ساتھ
 ہوگا جن پر اللہ نے انعام نازل کیا ہے اور وہ لوگ نبی ہیں۔ صدیق ہیں، شہید ہیں، صالح ہیں اور یہ اچھے رفیق ہیں یہ اللہ کا
 فضل ہے اور اللہ کا علیم ہونا کافی ہے۔

۳۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ قَصَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ
 أَبِي مَرْثَمٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : كَيْفَ كَانَتِ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ؟

قَالَ لَمَّا غَسَلَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَفَّهُ سَجَاهُ ثُمَّ ادْخَلَ عَلَيْهِ عَشْرَةَ فَذَارُوا حَوْلَهُ ثُمَّ وَقَفَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي وَسْطِهِمْ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا فَيَقُولُ الْقَوْمُ كَمَا يَقُولُ حَتَّى صَلَّى عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَأَهْلُ الْعَوَالِي

۳۵۔ رادی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ حضرت رسول خدا پر نماز جنازہ کیسے پڑھی فرمایا جب امیر المؤمنین غسل دے چکے اور کفن دے کر ڈھانپ چکے تو دس آدمیوں کو اندر داخل کیا۔ وہ آنحضرت کے گرد کھڑے ہوئے پھر امیر المؤمنین نے ان کے بیچ میں کھڑے ہو کر سورہ احراب کی یہ آیت پڑھی : بے شک اللہ اور اس کے ملائکہ درود بھیجتے ہیں نبی پر، اے ایمان والو تم بھی درود و سلام بھیجو۔ سب نے یہ آیت پڑھی۔ اسی طرح پھر اہل مدینہ اور اس کے گرد کے لوگوں نے پڑھی۔

توضیح :- چونکہ حجرہ رسول میں زیادہ لوگوں کی گھنٹش رہتی تھی لہذا دس آدمیوں نے نماز پڑھی۔ سورہ احراب کی یہ آیت امیر المؤمنین نے اول پڑھی بعدہ نماز علیحدہ پڑھی، چونکہ نماز میت سے علیحدہ چیز تھی لہذا خصوصیت سے اس کا ذکر کیا گیا۔

۳۶۔ عَمَّا بَنِي يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْحَطَّابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا عَلِيُّ اذْفِتْنِي فِي هَذَا الْمَكَانِ وَادْفَعْ قَبْرِي مِنَ الْأَرْضِ أَرْبَعَ أَصَابِعَ وَرَتِّبْ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ .

۳۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے علیؑ سے فرمایا کہ تم مجھ کو اسی حجرہ میں دفن کرنا اور میری قبر چار انگشت بلند کرنا اور اس پر پانی چھڑکنا۔

۳۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ الْحَكِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَتَى الْعَبَّاسُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : يَا عَلِيُّ إِنَّ النَّاسَ قَدْ اجْتَمَعُوا أَنْ يَذْفِنُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي بَقِيعِ الْمُصَلَّى وَأَنْ يُؤَمِّمَهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، فَخَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِمَامٌ حَبِيبٌ وَمَيِّتُنَا وَقَالَ : إِنِّي أَذْفَنُ فِي الْبَقْعَةِ الَّتِي أَقْبَضُ فِيهَا ، ثُمَّ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَصَلَّى عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ عَشْرَةَ عَشْرَةَ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ ثُمَّ يَخْرُجُونَ .

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عباس نے امیر المومنین سے کہا لوگ اس خیال سے جمع ہوئے ہیں کہ رسول اللہ کو جنت البقیع میں دفن کریں اور ان میں سے کوئی نماز جنازہ کی امامت کرے۔ یہ سن کر امیر المومنین باہر آئے اور فرمایا لوگو! رسول اللہ جیسے زندگی میں خلق کے امام تھے مرنے کے بعد بھی ہیں انھوں نے وصیت کی ہے کہ مجھے اسی جگہ دفن کیا جائے جہاں میری روح قبض ہو، پھر آپ دروازہ پر کھڑے ہوئے اور نماز جنازہ پڑھی اور لوگوں سے کہا کہ وہ دس دس آئیں اور نماز جنازہ پڑھ کر باہر نکل جائیں۔

۳۸ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْحَطَّابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ فَوْجًا فَوْجًا ، قَالَ : وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ فِي صِحَّتِهِ وَسَلَامَتِهِ : إِنَّمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَيَّ فِي الصَّلَاةِ عَلَيَّ بَعْدَ قُبُضِ اللَّهِ لِي : إِنْ اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ يَصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا . ۵۶/۳۳۳ احزاب

۳۸- امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب رسول خدا کی روح قبض ہوئی تو ملائکہ، مہاجرین اور انصار نے جوق در جوق آنحضرت پر نماز پڑھی امیر المومنین نے فرمایا۔ میں نے آنحضرت سے سنا ہے درآنحیک حضور صلیع وسلم تھے کہ یہ آیت قبض روح کے بعد میری نماز کے متعلق نازل ہوئی ہے ان اللہ وملائکته الخ

۳۹ - بَعْضُ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ الرَّقِصِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا مَعْنَى السَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمَّا خَلَقَ نَبِيَّهُ وَوَصَّيَّهُ وَابْنَهُ وَابْنَتَهُ وَجَمِيعَ الْأَيْمَةِ وَخَلَقَ شَبْعَتَهُمْ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ وَأَنْ يَصْبِرُوا وَيُصَابِرُوا وَيُرَاطِبُوا وَأَنْ يَتَّقُوا اللَّهَ وَوَعَدَهُمْ أَنْ يُسَلِّمَ لَهُمُ الْأَرْضَ الْمُبَارَكَةَ وَالْحَرَمَ الْأَمِينَ وَأَنْ يُنْزِلَ لَهُمُ الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ وَيُظَاهِرَ لَهُمُ السَّقْفَ الْمَرْفُوعَ وَيُرِيحَهُمْ مِنْ عَدُوِّهِمْ وَالْأَرْضَ الَّتِي يُبَدِّلُهَا اللَّهُ مِنَ السَّلَامِ وَيُسَلِّمَ مَا فِيهَا لَهُمْ ، لِأَشْيَةٍ فِيهَا - قَالَ : لِأَخْصُومَةٍ فِيهَا - لِعَدُوِّهِمْ وَأَنْ يَكُونَ لَهُمْ فِيهَا مَا يُحِبُّونَ وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله عَلَى جَمِيعِ الْأَيْمَةِ وَشَبْعَتِهِمُ الْمِيثَاقَ بِذَلِكَ : وَإِنَّمَا السَّلَامُ عَلَيْهِ تَذَكُّرُهُ نَفْسِ الْمِيثَاقِ وَتَجْدِيدُهُ لَهُ عَلَى اللَّهِ ، لَعَلَّهُ أَنْ يَعِجِّلَهُ جَلَّ وَعَزَّ وَيُعِجِّلَ السَّلَامَ لَكُمْ بِجَمِيعِ مَا فِيهِ .

۳۹- راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا، السلام علی رسول اللہ کے کیا معنی ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب اپنے نبی اور ان کے وصی اور ان کی بیٹی اور دونوں بیٹیوں اور تمام آئمہ اور ان کے شیعہوں کو

پیدا کیا اور ان سے ہمدلیا کہ مشرکوں کی اذیت پر صبر کریں اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کریں اور باہم رابطہ پیدا کریں اور اللہ سے ڈریں، اور خدا نے ان سے وعدہ کیا وہ ان کو ایک مبارک سرزمین عطا کرے گا اور امن و امان کے حرم میں جگہ دے گا اور ان کے حصول رحمت و برکت کے لیے بیت المعمور کو نازل کرے گا (یعنی شب ہائے قدر میں ملائکہ ان کے پاس لوح محفوظ سے اخذ کیے ہوئے احکام لائیں گے) اور ایک بلند مقام ان کے لیے ظاہر کرے گا اور ضرر دشمن سے ان کو بچائے رکھے گا اور ایسی زمین ان کو دے گا جسے اللہ نے سلامتی سے بدل دیا ہوگا اور اس میں ایسی سلامتی ہوگی کہ اس میں دشمن سے کوئی نزاع نہ ہوگی اور وہ ان کے لیے خالص ہوگی دشمنوں کا اس میں کوئی دخل نہ ہوگا اور وہ جو چاہیں گے وہ موجود ہوگا اور رسول اللہ نے آئمہ اور ان کے شیعوں سے اس کا ہمدلیہا ہے پس رسول پر سلامت مذکورہ ہے اسی میثاق کا اور تازہ کرنا ہے خدا کے سامنے اس عہد کو تاکہ وہ تعبیل کرے اپنے وعدے کے پورا کرنے میں۔

توضیح۔ مذکورہ بالا امر جو بیان کیے گئے ہیں ان کا تعلق ظہور قائم آل محمد سے ہے۔

۴۔ ابن محبوب، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ صَفِيكَ، وَخَلِيلِكَ وَنَجِيِّكَ، الْمُدَبِّرِ الْأَمْرِ.

۴۰۔ فرمایا۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خداوند ارحمت نازل کر محمد پر جو تیرے برگزیدہ ہیں تیرے خلیل ہیں تیرے نجیب ہیں اور تیرے امر کے مدبر ہیں۔

النَّهْيُ عَنِ الْأَشْرَافِ عَلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ التِّزْقِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْمُنْثَى الْخَطِيبِ قَالَ: كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ وَسَقَفُ الْمَسْجِدِ الَّذِي يُشْرِفُ عَلَى الْقَبْرِ قَدْ سَقَطَ وَالْقَعْلَةُ يَصْعَدُونَ وَيَنْزِلُونَ وَنَحْنُ جَمَاعَةٌ، فَقُلْتُ لِأَصْحَابِنَا مَنْ مِنْكُمْ لَهُ مَوْعِدٌ يَدْخُلُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام اللَّيْلَةَ؟ فَقَالَ مِهْرَانُ بْنُ أَبِي نَصْرٍ. أَنَا، وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمَّارٍ الصِّرَفِيُّ: أَنَا، فَقُلْنَا لَهُمَا: سَلَامٌ لَنَا عَنِ الصُّعُودِ لِنُشْرِفَ عَلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ لَقِينَاهُمَا، فَاجْتَمَعْنَا جَمِيعًا، فَقَالَ إِسْمَاعِيلُ: قَدْ سَأَلْنَاهُ لَكُمْ عَمَّا كَرِهْتُمْ، فَقَالَ: مَا أُجِبْتُ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ أَنْ يَمْلُؤَ فَوْقَهُ وَلَا آمَنُهُ أَنْ يَرَى شَيْئًا يَذْهَبُ مِنْهُ بَصَرُهُ أَوْ يَرَاهُ فَأَيُّمَا يُصَلِّي أَوْ يَرَاهُ مَعَ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ عليه السلام.

بلندی پر سے قبر نبی مسلم کو دیکھنے کی ممانعت

ابو جعفر بن مثنیٰ سے مروی ہے کہ میں مدینہ میں تھا۔ مسجد نبوی کی چھت جس سے قبر نبی مسلم نظر آتی تھی۔ گر گئی تھی کام کرنے والے اوپر چڑھتے تھے اور اترتے تھے (بغرض تعمیر) میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ تم میں کون ایسا ہے جس سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے ملنے کا وعدہ کیا ہو۔ مہران نے کہا میں ہوں، اسماعیل نے کہا میں ہوں۔ میں نے ان دونوں سے کہا۔ ہماری طرف سے ایک سوال حضرت سے کرو کہ آیا قبر نبی مسلم سے بلند ہو کر اسے دیکھنا درست ہے۔ وہ لوگ گئے دوسرے روز جب ہم پھر جمع ہوئے تو اسماعیل نے کہا۔ ہم نے تمہارا مسئلہ دریافت کیا تھا آپ نے فرمایا کیا تم یہ پسند کرو گے کہ حضرت سے اونچے ہو کر اس چیز کو دیکھو جس سے بینائی جاتی رہے یا وہ حضرت کو اس حال میں دیکھے کہ تنہا کھڑے نماز پڑھ رہے ہوں یا اپنی کسی بی بی کے پاس ہوں

توضیح، مرآة العقول میں علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کے راوی ابو جعفر بن مثنیٰ اصحاب امام رضا علیہ السلام سے ہیں انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کا زمانہ نہیں دیکھا۔ دوسرے علماء امامیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ انبیاء اور ائمہ علیہم السلام مرنے کے بعد زندہ تو ضرور ہیں لیکن ایسی زندگی وہ نہیں ہوتی، جیسی مرنے سے پہلے ہوتی ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے سوائے کسی خاص ضرورت کے قبر سے اونچا ہونا اور بلندی سے اس کو دیکھنا جائز نہیں۔

ایک سو گیارہواں باب ذکر مولد امیر المؤمنین علیہ السلام

۱۱۱ (باب)

مَوْلِدِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

وُلِدَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَام بَعْدَ عَامِ الْفِيلِ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً وَقُتِلَ عَلَيْهِ السَّلَام فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِتِسْعِ بَقِيْنَ مِنْ لَيْلَةِ الْاَحَدِ سَنَةَ اَرْبَعِيْنَ مِنَ الْهَجْرَةِ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ سَنَةً ، بَقِيَ بَعْدَ قُبْضِ النَّبِيِّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً وَ اُمُّهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَ هُوَ اَوَّلُ هَاشِمِيٍّ وَلَدَهُ هَاشِمٌ مَرَّتَيْنِ . ۱ - الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْفَارِسِيِّ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَلَيْهِ السَّلَام مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ

الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هَانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَسَدٍ جَاءَتْ إِلَى أَبِي طَالِبٍ لِنُبَشْرَةِ بِمَوْلِدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَبُو طَالِبٍ: اصْبِرِي سَبْنَا أَبَشِيرَكَ بِمَوْلَاهُ إِلَّا النُّبُوَّةَ، وَقَالَ: السَّبْتُ ثَلَاثُونَ سَنَةً وَكَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَآمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ثَلَاثُونَ سَنَةً

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سترہ عام الفیل میں پیدا ہوئے اور قتل ہوئے ماہ رمضان کی ۲۱ تاریخ روز یکشنبہ ششم میں جبکہ آپ ۶۳ سال کے تھے۔ رسول اللہ کے بعد ۳۰ سال تک زندہ رہے۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف تھیں وہ سب سے پہلے ہاشمی ہیں جو ماں اور باپ دونوں طرف سے ہاشمی تھے۔ انور مایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ فاطمہ بنت اسد رسول خدا کی خوشخبری نے کہ حضرت ابو طالب کے پاس آئیں، ابو طالب نے کہا صبر کرو، ایک سبت میں تم کو خوشخبری دوں گا۔ ایسے ہی مولود کی سوائے منصب نبوت کے اور نہ مایا سبت ۳۰ سال کا ہوتا ہے اور حضرت رسول خدا اور امیر المومنین کی عمریں تیس سال کا فرق ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ السَّيَّارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: قَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَسَدٍ أُمَّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ كَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ هَاجَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى قَدَمَيْهَا وَكَانَتْ مِنْ أَبَرِّ النَّاسِ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَسَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُزَاءَ كَمَا وَلِدُوا، فَقَالَتْ: وَاسْوَأَاتَاهُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَإِنِّي أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَبْعَثَكَ كَلْبِيَّةً، وَسَمِعَتْهُ يَذْكُرُ صَفْطَةَ الْقَبْرِ، فَقَالَتْ: وَاصْفَاهُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَإِنِّي أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَكْفِيكَ ذَلِكَ، وَقَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُعْتِقَ جَارِيَتِي هَذِهِ، فَقَالَ لَهَا: إِنْ فَعَلْتَ أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَصُوٍ مِنْهَا عُصَوًا مِنْكَ مِنَ النَّارِ، فَلَمَّا مَرَّصَتْ أَوْصَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَتْ أَنْ يُعْتَقَ خَادِمُهَا، وَاعْتَقَلَ لِسَانُهَا فَجَعَلَتْ تُؤْمِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِيْمَاءً فَقَبِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَصَبَّحَهَا، فَبَيْنَمَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ قَاعِدٌ إِذَا أَنَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَهُوَ يَكْبِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا يُبْكِيكَ؟ فَقَالَ: مَاتَتْ أُمِّي فَاطِمَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: وَأُمِّي وَاللَّهِ، وَقَامَ مُسْرِعًا حَتَّى دَخَلَ فَظَرَّ إِلَيْهَا وَبَكَى، ثُمَّ أَمَرَ النِّسَاءَ أَنْ يُغْسِلَتْهَا وَقَالَ ﷺ: إِذَا فَرِغْتَ فَلَا تُحَدِّثَنَّ شَيْئًا حَتَّى تُعْلِمَنِي، فَلَمَّا فَرِغْنَ أَعْلَفْنَهُ بِذَلِكَ، فَأَعْطَاهُنَّ أَجْرًا

قَمِصَتِهِ الَّذِي بَلِي جَسَدُهُ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَكْفِيْنَهَا فِيهِ وَقَالَ لِلْمُسْلِمِينَ : إِذَا رَأَيْتُمُونِي قَدْ فَعَلْتُ شَيْئًا لَمْ أَفْعَلْهُ قَبْلَ ذَلِكَ فَسَلُونِي لِمَ فَعَلْتُهُ . فَلَمَّا قَرَعْنَ مِنْ عَشِيْهَا وَكَفِيْنَهَا دَخَلَ الرَّسُولُ فَحَمَلَ جَنَازَتَهَا عَلَى عَاتِقِهِ ، فَلَمْ يَزَلْ تَحْتَ جَنَازَتِهَا حَتَّى أَوَدَّهَا قَبْرَهَا ، ثُمَّ وَضَعَهَا وَدَخَلَ الْقَبْرَ فَاضْطَجَعَ فِيهِ ، ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَهَا عَلَى يَدَيْهِ حَتَّى وَضَعَهَا فِي الْقَبْرِ ، ثُمَّ انْكَبَّ عَلَيْهَا طَوِيلًا يُنَاجِيهَا وَيَقُولُ لَهَا : ابْنُكَ ، ابْنُكَ [ابْنُكَ] ثُمَّ حَرَجَ وَسَوَّى عَلَيْهَا ، ثُمَّ انْكَبَّ عَلَى قَبْرِهَا فَسَمِعُوهُ يَقُولُ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ . اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَوِدُّهَا بِإِيْثَاكَ ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، فَقَالَ لَهُ الْمُسْلِمُونَ : إِنَّا رَأَيْنَاكَ فَعَلْتَ أَشْيَاءَ لَمْ تَفْعَلْهَا قَبْلَ الْيَوْمِ ، فَقَالَ : الْيَوْمَ فَقَدْتُ بَرَّ أَبِي طَالِبٍ ، إِنْ كَانَتْ لِيَكُونُ عِنْدَهَا الشَّيْءُ عُفُوْتُ رَبِّي بِهِ عَلَى نَفْسِهَا وَلَدَيْهَا وَإِنِّي ذَكَرْتُ الْقِيَامَةَ وَأَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ عُرَاهُ ، فَقَالَتْ : وَاسْأَلْنَاهُ ، فَضَمِنْتُ لَهَا أَنْ يَبْعَثَهَا اللَّهُ كَاسِيَةً وَذَكَرْتُ صَغْفَةَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ : وَاضْغَعَاهُ ، فَضَمِنْتُ لَهَا أَنْ يَكْفِيْنَهَا اللَّهُ ذَلِكَ ، فَكَفَمْنَهَا بِقَمِيصِي وَاضْطَجَعْتُ فِي قَبْرِهَا لِذَلِكَ وَانْكَبْتُ عَلَيْهَا ، فَلَقْنَاهَا مَا نُسْأَلُ عَنْهُ ، فَإِنَّهَا سَأَلَتْ عَنْ رَبِّهَا فَقَالَتْ ، وَسُئِلَتْ عَنْ رَسُولِهَا فَأَجَابَتْ وَسُئِلَتْ عَنْ وَلِيِّهَا وَإِمَامِهَا فَأَرْتَجَّ عَلَيْهَا ، فَقُلْتُ : ابْنُكَ ابْنُكَ [ابْنُكَ] .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فاطمہ بنت اسد مادر امیر المومنین وہ پہلی بی بی ہیں جنہوں نے پیایاؤں مکہ سے مدینہ تک رسول کی طرف ہجرت کی اور وہ رسول اللہ پر سب سے زیادہ ہر بان تھیں انہوں نے رسول خدا سے سنا کہ روز قیامت لوگ اسی طرح برہنہ محسوس ہوں گے جیسے وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا۔ ہائے کسی رسوائی ہوگی۔ حضرت نے فرمایا میں خدا سے سوال کروں گا کہ وہ تمہیں آسیہ کی طرح قبر سے اٹھائے۔ رسول سے انہوں نے تنگی قبر کا حال سنا تو کہنے لگیں ہائے میری کمزوری، حضرت نے فرمایا غم نہ کرو میں اللہ سے سوال کروں گا کہ وہ تمہیں اس سے نجات دے۔ ایک دن رسول اللہ سے کہا میں اپنی اس کینز کو آزاد کرنا چاہتی ہوں، فرمایا خدا اس کے ہر عضو کے بدلے تمہارے ہر عضو کو نابہنم سے نجات دے گا۔ جب بیمار ہوئیں تو رسول اللہ کو وصیت کی اور حکم دیا کہ ان کے وصی کی حیثیت سے خادمہ کو آزاد کر دیں اتنا کہہ کر زبان بند ہو گئی۔ پھر رسول کو اشارے سے بتاتی رہیں رسول اللہ نے ان کی وصیت کو قبول کیا۔ ایک دن حضرت بیٹھے ہوئے تھے کہ امیر المومنین روتے ہوئے آئے۔ حضرت نے رونے کا سبب پوچھا۔ فرمایا میری ماں فاطمہ کا انتقال ہو گیا۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ ہائے میری ماں کا اور جلدی سے اٹھ کر وہاں پہنچے۔ ان کو دیکھا تو رونے لگے اور عورتوں کو حکم دیا کہ ان کو غسل دیں اور جب فارغ ہوں تو جب تک حضرت کو آگاہ نہ کریں کچھ اور نہ کریں، جب وہ غسل دے چکیں تو انہوں نے بتایا۔ حضرت نے ان کو اپنی وہ

قیض خاص دی جو آپ کے جسم سے متصل رہتی تھی اور مکم دیا کہ اس کا کفن دیں اور مسلمانوں سے کہا جب تم مجھے کوئی ایسا کام کرتے دیکھو جو اس سے پہلے میں نے نہ کیا ہو تو مجھ سے پوچھو، ایسا کیوں کیا۔ جب وہ غسل سے فارغ ہوئیں تو حضرت آئے اور جنازہ اپنے کندھے پر اٹھایا۔

آپ برابر جنازہ اٹھائے چلے آ رہے تھے یہاں تک کہ قبر کے پاس لائے اس کو رکھ دیا اور خود قبر میں داخل ہوئے اور اس میں لیٹے پھر میت کو اپنے ہاتھوں پر اٹھایا اور قبر میں رکھا پھر اس پر جھک کر دیر تک کچھ کہتے رہے، پھر فرمایا تمھارا بیٹا، تمھارا بیٹا تمھارا بیٹا، پھر قبر سے نکل آئے اور قبر بند کر دی۔ پھر قبر پر جھکے اور فرمایا لا الہ الا اللہ، خداوند میں نے ان کو تیرے سپرد کیا پھر لوٹ آئے، مسلمانوں نے کہا۔ آج آپ نے وہ کیا جو اس سے پہلے نہیں کیا تھا۔ فرمایا۔ آج میں نے ابو طالب کی نیکی کو کم کر دیا ہے اگر ان کے پاس کوئی شے ہوتی تھی تو مجھے اپنے اوپر اور اپنی اولاد پر ترجیح دیتی تھیں۔ میں نے ان سے ذکر کیا کہ قیامت کے دن لوگ برہنہ محشور ہوں گے انھوں نے کہا ہائے رسول! میں ضامن ہوں اس کا کہ خدا ان کو اسیہ کی طرح محشور کرے گا۔ انھوں نے قبر کی تسکلی کا ذکر کیا۔ اور کہا۔ ہائے ضعیف میں ضامن ہوں اس کا کہ اللہ اس سے پچھلے گا۔ پس میں نے ان کو اپنی تمیغ کا کفن دیا اور ان کی قبر میں لیٹا اور ان کی قبر پر جھک کر تلقین کی۔ ان سوالات کے جواب کی جو ان سے پوچھے گئے ان سے سوال کیا گیا رب کے متعلق انھوں نے جواب دیا۔ پھر سوال رسول کے متعلق کیا۔ انھوں نے جواب دیا۔ پھر سوال کیا دلی و امام کے متعلق اس پر وہ خاموش ہوئیں۔ میں نے کہا وہ آپ کا بیٹا ہے، آپ کا بیٹا ہے۔

۳ - بَعْضُ أَصْحَابِنَا . عَمَّنْ ذَكَرَهُ . عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ . عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ الْكَلْبِيِّ . عَنْ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَمَّا وَلِدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتُجِجَ لِأَمْنَةِ بِنَاثُ فَارِسَ وَ قُصُورَ الشَّامِ . فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدٍ أُمُّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى أَبِي طَالِبٍ ضَاحِكَةً مُسْتَبْشِرَةً . فَأَعْلَمَتْهُ مَا قَالَتْ أَمْنَةُ . فَقَالَ لَهَا أَبُو طَالِبٍ : وَ تَتَعَجَّبِينَ مِنْ هَذَا . إِنَّكَ تَحْلِلِينَ وَ تَلِدِينَ بِوَصِيَّةِ وَ ذَرِيَّةِ

۳۔ راوی کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب رسول اللہ صلم پیدا ہوئے تو حضرت آمنہ کو نظر آنے لگے ایران اور شام کے محلات اساطیر بنت اسد والدہ امیر المؤمنین ابو طالب کے پاس آئیں ہنستی ہوئی اور بشارت دیتی ہوئی اور جو کچھ آمنہ سے سنا تھا۔ اس کو بیان کیا۔ ابو طالب نے ان سے کہا تم اس سے تعجب کرتی ہو تم حاملہ ہو اور پیدا ہو گا تم سے ان کا دھی اور وزیر۔

۴ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى . عَنْ الْبَرْقَعِيِّ . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَبِي بَرِزَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي رَافِعٍ . عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَرَ . عَنْ أَبِيهِ بْنِ رَمْعَوَانَ مَاجِبِ

وَقَوِي بِكَ الْإِسْلَامُ ، فَظَهَرَ أَمْرُ اللَّهِ وَلَوِ كَرِهَ الْكَافِرُونَ وَكَبَّتْ بِكَ الْإِسْلَامُ وَ الْمُؤْمِنُونَ وَتَبَقَّتْ سَنَقَا
بَعِيداً وَأَتَعَبَتْ مَنْ بَعْدَكَ تَعَباً شَدِيداً ، فَجَلَلَتْ عَنِ الْبُكَاءِ وَعَظُمَتْ زُرِّيَّتُكَ فِي السَّمَاءِ وَهَدَتْ مُصِيبُكَ
الْأَنَامَ ، فَأَنَالَ اللَّهُ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ ، رَضِينَا عَنِ اللَّهِ قَضَاءَهُ وَهَلَمْنَا اللَّهُ أَمْرَهُ ، فَوَاللَّهِ لَنُصَافِ الْمُسْلِمُونَ
بِعَيْنِكَ أَبَدًا ، كُنْتُ لِلْمُؤْمِنِينَ كَهْفًا وَحِصْنًا ، قَسَّةً رَاسِيًا وَعَلَى الْكَافِرِينَ غَلْظَةً وَغَيْظًا ، فَالْحَقَّكَ اللَّهُ
بِنَبِيِّهِ وَلَا أَحْرَمْنَا أَجْرَكَ وَلَا أَصْلَنَّا بَعْدَكَ وَسَكَتَ الْقَوْمُ حَتَّى انْقَضَى كَلَامُهُ وَبَكَى وَبَكَى أَصْحَابُ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ طَلَبُوهُ فَلَمْ يُصَادِفُوهُ .

۴۔ صفوان صحابی رسولؐ نے بیان کیا کہ جس روز امیر المؤمنینؑ کا انتقال ہوا۔ وہ مقام فوطا گریہ سے ہلنے لگا۔ اور
لوگ اسی طرح پریشان تھے جیسے رسول اللہؐ کی وفات کے دن، ناگاہ ایک شخص روتا ہوا آیا اور جلدی سے آیا اور
انا لله وانا الیہ راجعون کہتا ہوا آیا پھر کہنے لگا آج خلافت نبویہ قطع ہو گئی (یعنی تا ظہور امام ہدی اب حکومت
جہاں ہوگی) اور لوگ علمی مسائل کے لیے انہی کی طرف رجوع کریں گے (پھر وہ اس گھر کے دروازے پر کھڑا ہوا جہاں
امیر المؤمنینؑ تھے اور کہنے لگا۔ اے ابوالحسن! اللہ آپ پر رحم کرے آپ سب سے پہلے اسلام لانے والے اور ان میں
سب سے زیادہ پُر خلوص ایمان والے اور یقین میں سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والے اور بزرگ تر اور روئے
تحمل و تعب اور رسول اللہؐ کے سب سے زیادہ حفاظت کرنے والے اور تمام اصحاب میں سب سے زیادہ امین اور از
روئے مناقب افضل اور سبقت الی الخیر میں سب سے زیادہ اکرم۔

اور از روئے درجہ سب سے اعلیٰ اور از روئے قربت رسولؐ سب سے زیادہ نزدیک اور طریقہ کار میں اور عادات و
خصلت میں اور عمل میں سب سے زیادہ مشابہ اور منزلت میں شریف تر اور بزرگ تر اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے اور رسولؐ
اور مسلمانوں کی طرف سے بھی جزائے خیر ہو، جب اصحاب نے کمزوری دکھائی تو آپؐ قوی رہے اور جب ان میں سستی آئی
تو آپؐ چست رہے جب وہ ڈھیلے پڑے تو آپؐ اٹھ کھڑے ہوئے اور جب اصحاب نے طریقہ رسولؐ ترک کیا تو آپؐ اس پر
قائم رہے۔

آپؐ رسولؐ کے خلیفہ برحق ہیں، آپؐ نے (مصلحت دینی پر نظر رکھتے ہوئے) امر خلافت میں نزاع نہ کیا اور باوجود
منافقوں کے خواہش کے اور کافروں کے غیظ و غضب، حاسدوں کی ناپسندیدگی اور فاسقوں کی حقارت کے آپؐ نے عاجزی
اور فروتنی کا اظہار نہ کیا۔ جب لوگ امر دین کی بجا آوری میں سست پڑ گئے تھے آپؐ اعلائے کلمۃ الحق کے لئے کھڑے ہو گئے جب کہ
دوسروں نے پردہ پوشی کی تو آپؐ نور خدا کی روشنی میں چلے، جب کہ اور لوگ اپنی جگہ سے ہلنے نہ تھے جنھوں نے آپؐ کا اتباع کیا۔
انھوں نے ہدایت پائی، آپؐ مجلس رسولؐ میں سب سے زیادہ دھیما آواز میں بولتے تھے اور از روئے اطاعت رسولؐ سب سے زیادہ بلند

درجہ پر تھے اور کم کلام کرنے والے تھے اور سب سے زیادہ درست بولنے والے تھے اور بہترین رائے والے تھے اور از روئے قلب سب سے زیادہ ہمساز تھے اور از روئے یقین سب سے زیادہ مضبوط اور عملاً سب سے زیادہ بہتر، امور دین کے سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ واللہ آپ دین کے یسوب (سر دام) تھے اول بھی آخر بھی، اول اس وقت جب لوگوں میں تفرقہ پڑ گیا اور آخر اس وقت جب کہ لوگوں کے پائے عمل سُست پڑ گئے تھے۔

آپ سمنوں کے لئے ہریان باپ تھے جب کہ وہ آپ کے لئے مثل عیال بن گئے آپ نے ان کے اس بوجھ کو اٹھا لیا جس کے اٹھانے میں وہ کمزور ثابت ہو چکے تھے اور چیزیں مومنین چھوڑ بیٹھے تھے۔ آپ نے ان کی حفاظت کی اور نگاہ رکھا ان امور کو جو انھوں نے ہمل بنا دیئے تھے اور روکا مومنین کو جب وہ جمع ہوئے (قتل عثمان پر) اور آپ بلند طبع رہے جب کہ انھوں نے جزع کی (الزام قتل عثمان میں) اور صبر سے کام لیا۔ جب کہ انھوں نے جلدی کی (تسبیل خلافت میں) اور معلوم کر لیا ان کیمنوں کو جو راہل شام رکھتے تھے اور مومنوں نے پایا آپ سے ان چیزوں کو مین کا انھیں گمان بھی نہ تھا (جنگ معاویہ) آپ کافروں کے لیے ایک سخت ہذاب تھے اور مومنوں کے لیے محفوظ قلعہ، آپ نے آسمانِ ضلالت کی نعتوں کو خاک میں ملا دیا اور ہدایت کی بخششوں کو کامیاب بنا دیا اور حاصل کیا ان چیزوں کو جن کی طرف سبقت کرتے ہیں اور فضائلِ امامت کو برقرار رکھا اور آپ کی دلیلِ امامت میں کوئی کمی نہ ہوئی اور آپ کی بصیرت میں کمزوری پیدا نہ ہوئی اور دشمن کے مقابل نفس کو گرنے نہ دیا۔

آپ مثل اس پہاڑ کے تھے جس کو سخت سے سخت آندھی جگہ سے نہیں ہٹا سکتی۔ آپ ایسے ہی تھے جیسا کہ رسولؐ نے فرمایا اپنی صحبت میں اور جو کچھ آپ کے ہاتھ میں تھا اس میں لوگوں کے امین تھے اور رسولؐ نے فرمایا اگر چہ جسمانی لحاظ سے کمزور تھے۔ مگر امر خدا میں قوی تھے اپنی ذات میں فروتنی کرنے والے لیکن پیش خدا بڑے مرتبہ والے دئے زمین پر مومنین کے لیے جلیل القدرہ کوئی آپ کی ذات میں عیب نہیں لگا سکتا تھا اور نہ آپ کے بارے میں غمازی کر سکتا تھا اور نہ نگاہ کی آپ سے طمع رکھ سکتا تھا اور نہ کوئی چالوسی کر سکتا تھا۔

اور ضعیف و ذلیل آپ کے نزدیک قوی و عزیز رہے آپ قوی سے اس کا حق لینے والے ہیں اور قوی و عزیز آپ کے نزدیک ضعیف و ذلیل ہے۔ آپ کمزور کا حق اس سے دلانے والے ہیں اس معاملے میں عزیز و غیر ذلول آپ کے لیے برابر ہیں آپ کی شان حق و صدق اور نرمی ہے، آپ کا قول حکم صحیح اور حتمی ہے۔ آپ کا امر علم اور حزم کے ساتھ ہے جو کچھ آپ کریں۔ آپ صیغہ راستہ پر چلنے والے ہیں اور ہر مشکل کام آپ کے لیے آسان ہے

آپ نے فتنہ کی آگ بجھائی اور امود دین کو اعتدالی حالت پر رکھا۔ آپ کی وجہ سے اسلام قوی ہوا۔ اور باوجود کافروں کی ناپسندیدگی کے امر خدا ظاہر ہوا اور اسلام اور مومنین اپنی جگہ پر قائم رہے اور آپ نے بہت نمایاں سبقت حاصل کی اور آپ کے بعد آپ کے دوستوں کو سخت پریشانی کا سامنا ہے اور آپ کی شان اس سے

بہت بلند ہے کہ صرف رونے پر کتفا کی جائے آپ کی موت سے نہ صرف زمین ولے بلکہ اہل آسمان بھی اندوہناک ہیں اور آپ کی موت نے لوگوں کو بڑی طرح شکستہ دل کیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم اللہ کی تمنا و قدر پر راضی ہیں اور ہم نے اس امر کو اللہ کے سپرد کر دیا۔ خدا کی قسم آپ کی موت سے زیادہ کوئی مصیبت مسلمانوں پر نہیں آئی، آپ مومنوں کے لیے جلے پناہ اور مضبوط قلعہ تھے اور ایک مضبوط آزمائش تھے اور کافروں کے لیے سختی اور غضب، خدا نے اپنے نبی کو اپنے پاس بلا لیا اور خدا ہم کو آپ کی مصیبت پر رونے کے اجر سے محروم نہ کرے۔ جب اس کا کلام ختم ہوا تو وہ رو دیا اور تمام اصحاب رسول رونے لگے، اس کے بعد لوگوں نے اسے بہت تلاش کیا مگر پتہ ہی نہ چلا۔

۵۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَالِ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَعَامِرٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَذَاعَةَ الْأُرْدِيُّ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَامِرٌ: جُعِلْتُ قَدَاكَ إِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام دُفِنَ بِالرَّحْبَةِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَأَيْنَ دُفِنَ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَمَّا مَاتَ اخْتَمَلَهُ الْحَسَنُ عليه السلام فَأَتَانِي بِهِ ظَهَرَ الْكُوفَةِ قَرِيباً مِنَ النَّجَفِ يُسْرِعُ عَنِ الْقَرِيِّ يُمَنِّهُ عَنِ الْحِجْرَةِ، فَدَفَنَهُ بَيْنَ ذِكْوَاتٍ بَيْنِي. قَالَ: فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ دَهَبْتُ إِلَى الْمَوْضِعِ فَتَوَهَّمْتُ مَوْضِعاً مِنْهُ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِي: أَصَبْتَ رَحِمَكَ اللَّهُ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ عامر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا، لوگ کہتے ہیں کہ امیر المومنین مقام رجبہ (کوفہ کا ایک محلہ) میں دفن کیے گئے ہیں، فرمایا نہیں، اس نے کہا پھر کہاں، فرمایا جب حضرت کا انتقال ہوا تو امام حسن جنازہ کو لے کر کوفہ کے بلند مقام پر گئے جو نجف (دریا کا کنارہ) کے قریب تھا غری اس کے بائیں طرف اور چہرہ دایہی طرف تھا پس دفن کیا۔ سفید پاک پتھروں کے درمیان، اس گفتگو کے بعد عامر کہتا ہے میں اس جگہ گیا اور جوشان بنایا تھا اس سے پتہ لگا لیا۔ جب حضرت کے پاس آیا تو حال بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ تم ٹھیک پہنچے اللہ تم پر رحم کرے۔ تین بار فرمایا۔

۶۔ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيَّانٍ قَالَ: أَتَانِي عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ فَقَالَ لِي: اذْكَبْ، فَرَكِبْتُ مَعَهُ، فَمَضَيْنَا حَتَّى أَتَيْنَا مَنْزِلَ حَفْصِ الْكُتَابِيِّ فَاسْتَخَرَجْنَاهُ فَرَكِبَ مَعَنَا، ثُمَّ مَضَيْنَا حَتَّى أَتَيْنَا الْقَرِيَّ فَانْتَهَيْنَا إِلَى قَبْرِ، فَقَالَ: انْزِلُوا هَذَا قَبْرُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَعَلْنَا مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ؟ فَقَالَ: أَتَيْتُهُ مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام حَيْثُ كَانَ بِالْحِجْرَةِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَخَبَّرَنِي أَنَّهُ قَبْرُهُ.

۱۔ عبداللہ بن سنان سے مروی ہے کہ میرے پاس عمر بن زید آیا اور مجھ سے کہا سوار ہو جاؤ۔ میں سوار ہو کر اس کے ساتھ چلا۔ ہم حفصؓ کسی مکان پر گئے۔ میں نے اس سے ساتھ چلنے کی خواہش کی، وہ ہمارے ساتھ چلا۔ جب ہم مقام غریؓ تک پہنچے۔ تو ایک قبر کے پاس جا کر رکے اس نے کہا سواری سے اترو۔ یہ قبر امیر المؤمنینؓ ہے۔ ہم نے کہا تم نے کیسے جانا، اس نے کہا جب حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام حیرہ میں مقیم تھے تو میں کئی بار یہاں آیا اور حضرت نے مجھے بتایا کہ یہ قبر امیر المؤمنینؓ ہے۔

— مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْحَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عِيسَى شَلْقَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهُ خُؤُولَةٌ فِي بَنِي مَخْزُومٍ وَإِنَّ شَابًا مِنْهُمْ أَتَاهُ فَقَالَ: يَا خَالِي إِنَّ أَخِي مَاتَ وَقَدْ حَزِنْتُ عَلَيْهِ حُزْنًا شَدِيدًا، قَالَ: فَقَالَ لَهُ: تَشْتَهِي أَنْ تَرَاهُ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: فَأَرِنِي قَبْرَهُ، قَالَ: فَخَرَجَ وَمَعَهُ بُرْدَةٌ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُتْرَدًّا بِهَا، فَلَمَّا أَتَاهُ إِلَى الْقَبْرِ تَلَمَّعَتْ شَفَاهُ ثُمَّ رَكَعَهُ بِرَجْلِهِ فَخَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ وَهُوَ يَقُولُ بِلسَانِ الْقُرْسِ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَلَمْ تَمُتْ وَأَنْتَ دَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ؟ قَالَ: بَلَى وَلَكِنَّا مَنَا عَلَى سُنَّةِ فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَانْقَلَبْتُ أَلْسِنًا.

۲۔ عیسیٰ بن شلقان راوی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ سے سنا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام کے کچھ ماموں بنی مخزوم میں تھے ان کا ایک جوان ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرا بھائی مر گیا ہے اور اس کی موت نے مجھے سخت صدمہ پہنچایا ہے آپ نے فرمایا تم اسے دیکھنا چلتے ہو۔ اس نے کہا بے شک، فرمایا مجھے اس کی قبر دکھاؤ، پھر حضرت چلے اور چادر رسول پیٹے ہوئے تھے جب قبر کے پاس پہنچے تو آپ نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اور قبر پر ٹھوکر ماری، ایک شخص قبر سے نکلا اور زبان فارسی گویا ہوا۔ حضرت نے فرمایا کیا تم مرتے وقت عرب نہ تھے؟ اس نے کہا تھے تو لیکن جب ہم مرے تو فلاں فلاں کے مذہب پر تھے۔ پس ہماری زبانیں بدل گئیں۔

۸۔ — مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، جَمِيعًا، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَمَّا قُبِضَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ قَدْ قُبِضَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ رَجُلٌ مَا سَبَقَهُ الْأَوَّلُونَ وَلَا يَدْرِكُهُ الْآخِرُونَ إِنَّهُ كَانَ لَصَاحِبَ رَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، عَنْ يَمِينِهِ جَبْرِئِيلُ وَعَنْ يَسَارِهِ مِيكَائِيلُ، لَا يَنْتَبِي حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ لَهُ وَاللَّهِمَا تَرَكَ بَيْضَاءَ وَلَا حُمْرَاءَ إِلَّا سَبْعِمِائَةً دَرَاهِمَ فَصَلَّتْ عَنْ عَطَائِهِ، أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا خَادِمًا لِأَهْلِهِ. وَاللَّهُ لَقَدْ قُبِضَ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي فِيهَا قُبِضَ وَصِيُّ مُوسَى يُوشَعَ بْنِ نُونٍ وَاللَّيْلَةُ الَّتِي عُرِجَ فِيهَا يَعِيسَى

ابن مَرْيَمَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِي نُزِّلَ فِيهَا الْقُرْآنُ.

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب امیر المومنین علیہ السلام کا انتقال ہو گیا تو امام حسن علیہ السلام مسجد کو فرہیں آئے اور خدا کی حمد و ثنا اور نبی پر درود کے بعد فرمایا لوگو! اس رات کو اس شخص نے رحلت کی جس کے فضائل کو نہ ادا لینے پایا نہ آخرین نے، وہ صاحبِ رایت رسول تھے ان کے داہنی طرف جبریلؑ رہتے تھے اور بائیں طرف میکائیلؑ، جب تک فتنہ نہ ہوتی وہ میدان سے نہ ہٹتے۔ خدا کی قسم انھوں نے نہ چاندی چھوڑی ہے نہ سونا، سوائے ان ستر درہم کے جو انھوں نے اس لئے بچا رکھے تھے کہ اپنے گھر کے لئے ایک کینز خریدیں، واللہ امیر المومنین کا انتقال اسی رات میں ہوا ہے جس رات کو وہی موسیٰؑ پر شمعِ بنیون کا ہوا تھا اور یہی وہ رات تھی کہ جس میں حضرت عیسیٰؑ کا رفع ہوا اور یہی وہ رات ہے جس میں مہر کن نازل ہوا۔

٩- عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَمَّا غَسَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام نُودِيَ مِنْ جَانِبِ الْبَيْتِ إِنْ أَخَذْتُمْ مُقَدَّمَ السَّرِيرِ كُفَيْتُمْ مُؤَخَّرَهُ وَإِنْ أَخَذْتُمْ مُؤَخَّرَهُ كُفَيْتُمْ مُقَدَّمَهُ.

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب امیر المومنین علیہ السلام کو غسل دیا گیا تو گھر کے ایک طرف سے آواز آئی کہ اگر تم مقدم جنازہ کو لوگے تو موخر جنازہ خود اٹھ جائے گا اور اگر موخر جنازہ کو لوگے تو مقدم جنازہ خود میلے گا

١- عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَسَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ جَمِيعاً، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَّارَ، عَنْ أَحْمَدَ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّارَ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ حَبِيبِ التَّحِجْسْتَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: وَلِدْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَلِيِّ عليه السلام بَعْدَ مَبْعَثِ رَسُولِ اللَّهِ بِخَمْسِ سِنِينَ وَتُوفِّيَتْ وَلَهَا ثَمَانُ عَشْرَةَ سَنَةً وَخَمْسَةٌ وَسَعُونَ يَوْمًا

۱۰۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ فاطمہ بنت محمد بعثت رسول کے پانچ سال بعد پیدا ہوئیں اور اٹھارہ سال ۵ دن کی عمر میں وفات پائی۔

١١ - سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ فَضَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَكْرِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: لَمَّا قُبِضَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَخْرَجَهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَرَجُلَانِ آخَرَانِ حَتَّى إِذَا حَرَجُوا مِنَ الْكُوفَةِ تَرَكُوها عَنْ أَيْمَانِهِمْ ثُمَّ أَخَذُوا فِي الْجَبَانَةِ حَتَّى مَرُّوا بِإِلَى الْقَرِيِّ فَدَفَنُوهُ وَسَوَّوْا قَبْرَهُ فَأَنْصَرَفُوا.

۱۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب امیر المومنین علیہ السلام کا انتقال ہوا تو امام حسنؑ، امام حسینؑ

اور در اور شخص ملائکہ پجنارہ لے کر نکلے تو چلتے ہوئے کوفہ کو داہنی طرف چھوڑا بصر زمین بلند کی طرف آئے اور مقام غری ملک پہنچے۔
یہاں دفن کر کے واپس آئے۔

ایک سو بارہواں باب

ذکر مولد جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا

۱۱۲ (باب)

مَوْلِدُ الزَّهْرَاءِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ

وُلِدَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا وَعَلَى بَعْلِهَا السَّلَامُ بَعْدَ مَبْعَثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِخَمْسِ سِنِينَ وَتَوَفَّيَتْ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَلَهَا ثَمَانِ عَشْرَةَ سَنَةً وَخَمْسَةَ وَسَبْعُونَ يَوْمًا وَبَقِيَتْ بَعْدَ أَبِيهَا وَآلِهَا خَمْسَةَ وَسَبْعِينَ يَوْمًا.

جناب فاطمہ علیہا السلام بعثت رسول سے ۵ برس بعد پیدا ہوئیں اور ۱۸ سال ۵ دن کی عمر میں وفات پائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ۵ دن زندہ رہیں

۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَكُنْتُ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَمْسَةَ وَسَبْعِينَ يَوْمًا وَكَانَ دَخَلَهَا حُزْنٌ شَدِيدٌ عَلَى أَبِيهَا وَكَانَ يَأْتِيهَا جَبْرِئِيلُ فَيَحْسِنُ عَزَاهَا عَلَى أَبِيهَا وَيُطَيِّبُ نَفْسَهَا وَيُخَيِّرُهَا عَنْ أَبِيهَا وَمَكَانِهِ وَيُخَيِّرُهَا بِأَيِّ كُونٍ بَعْدَهَا فِي دَرَجَتِهَا وَكَانَ عَلِيٌّ ﷺ يَكْتُبُ ذَلِكَ.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت فاطمہ رسول اللہ کے بعد ۵ دن زندہ رہیں اور باپ کے غم میں بے حد ملول و محزون تھیں جبرئیل اگر قتل و دلاسا دیتے تھے اور ان کا دل بہلاتے تھے اور باپ کے حالات بتاتے اور ان کے مقام کی خبر دیتے اور آگاہ کرتے ان واقعات سے جو ان کی اولاد کو ان کے بعد پیش آنے والے تھے علی علیہ السلام اسے لکھ لیتے تھے۔

۲۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ آلِهِ رَجُلٍ بَنِي عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَخِيهِ أَبِي الْحَسَنِ ﷺ قَالَ : إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ صِدِّيقَةُ شَهِيدَةٌ وَإِنَّ بَنَاتِ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَطْمَئِنُّ.

۲۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ ظاہر علیہا السلام صدیقہ اور شہیدہ ہیں اور بنات الانبیاء کو حیض

نہیں آتا۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ رَفَعَهُ وَأَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّازِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمُرَانِيُّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَمَّا قُبِضَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ دَفَنَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سِرًّا وَ عَفَا عَلَى مَوْضِعِ قَبْرِهَا ، ثُمَّ قَامَ فَحَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنِّي وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ عَنْ ابْنَتِكَ وَ ذَاتِ رَتِّكَ وَ الْبَائِتَةِ فِي الثَّرَى بِقُبُوعِكَ وَ الْمُحَنِّاتِ لَهَا سُرْعَةَ اللَّحَاقِ بِكَ ، قُلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! عَنْ صَفِيَّتِكَ صَبْرِي وَ عَمَّا عَنْ سَيِّدَةٍ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ تَجَلَّدِي ، إِلَّا أَنْ لِي فِي النَّاسِ بِ سُنَّتِكَ فِي فُرْقَتِكَ مَوْضِعٌ تَعَرَّى ، فَلَقَدْ وَ سَدْتُكَ فِي مَلْحُودَةٍ قَبْرِكَ وَ فَاضَتْ نَفْسُكَ بَيْنَ نَحْرِي وَ صَدْرِي ، بَلَى وَ فِي كِتَابِ اللَّهِ [لِي] أَنْعَمُ الْقَبُولِ ، إِنَّ اللَّهَ وَ إِنَّا إِلَهُ دَاجِعُونَ ، قَدِ اسْتَرْجَعْتَ الْوَدِيعَةَ وَ أَخَذْتَ الرِّهْبَةَ وَ أَخْلَسْتَ الزَّهْرَاءَ ، فَمَا أَفْجَحَ الْحَضْرَاءُ وَ الْعَبْرَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، أَمَا حُزْنِي فَسَرَمْتُ وَأَمَّا لَيْلِي فَمَسَّهَا دُؤْمٌ لَا يَبْرُحُ مِنْ قَلْبِي أَوْ يَخْتَارُ اللَّهُ لِي ذَاكَ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا مُقِيمٌ ، كَمَدَ مَقْبَحٌ وَ هُمْ مُهَيِّجٌ سَرْعَانَ مَا فَرَّقَ بَيْنَنَا وَ إِلَى اللَّهِ أَشْكُو وَ بَسْمُكَ ابْنَتُكَ يَنْظَافِرُ أُمِّكَ عَلَى هَضْمِهَا فَأَحْبَبَ السُّؤَالَ وَ اسْتَحْيَاهَا الْحَالُ ، فَكَمْ مِنْ غَلِيلٍ مُعْتَلَجٍ بِصَدْرِهَا لَمْ تَجِدْ إِلَى بَيْتِهِ سَبِيلًا وَ سَتَقُولُ وَ يَحْكُمُ اللَّهُ وَ هُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ سَلَامٌ مَوْجِعٍ لِأَفَالٍ وَ لَا سَنَمٍ . فَإِنْ أَنْصَرَفَ فَلَا عَنْ مَلَالَةٍ وَ إِنْ أَقَمَ فَلَا عَنْ سُوءِ ظَنٍّ بِنَا وَ عَدَالَةُ الصَّابِرِينَ ، وَادَّاهَا وَ الصَّبْرُ أَيْمُنُ وَ أَجْمَلُ وَ لَوْلَا غَلْبَةُ الْمُسْتَوْلِينَ لَجَعَلْتُ الْمَقَامَ وَ اللَّبَثَ لِرَأْمَا مَعْكُوفَا وَ لَا عَوْلَتْ إِعْوَالُ النُّكْلَى عَلَى جَلِيلِ الرَّزِيَّةِ ، فَبَعَيْنِ اللَّهِ تُدْفَنُ ابْنَتُكَ سِرًّا وَ تُهَضَّمُ حَقًّا وَ تُنْمَعُ إِذْنُهَا وَ لَمْ يَتْبَاعِدِ الْعَهْدُ وَ لَمْ يَخْلُقْ مِنْكَ السِّدِّ كُرُّ وَ إِلَى اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْمُشْتَكَى وَ فَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْسِنِ الْعِرَاءَ ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَ عَلِمَ السَّلَامُ وَ الرِّضْوَانُ .

۳۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا۔ جب جناب فاطمہ کا انتقال ہوا تو امیر المؤمنین نے پرشیدہ طور پر دفن کیا اور ثن قبہ کو مٹا دیا تاکہ کسی کو پتہ نہ چلے۔ پھر اپن منہ قبر رسول کی طرف کر کے فرمایا السلام علیک یا رسول اللہ، یہ سلام میری طرف سے اور آپ کی بیٹی اور زائرہ کی طرف سے جو آرام کر رہی ہیں۔ اپنی قبر میں جو آپ کی زمین ہے اور اللہ نے انتخاب کیا ان کا آپ سے سب سے جلد ملنے والوں میں۔

یا رسول اللہ آپ کی پیاری بیٹی سیدہ فاطمہؑ کے غم میں میرا صبر کمزور ثابت ہو رہا ہے۔ مگر یہ کہ آپ

کی تاسی کی آپ کی جدائی کے غم میں اور آپ کو مدفون لحد کرنے میں، کیسا میرا زمانہ وہ وقت تھا جب میں نے آپ کو لحد قبر میں رکھا اور جب کہ میرے سینے پر آپ کا دم نکلا ہاں کتاب خدا میرے لئے باعث قبولِ صبر ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ امانت مجھ سے واپس لے لی گئی اور جو چیز گر دیتی وہ واپس لے لی گئی، فاطمہ زہرا کو مجھ سے اُچک لیا گیا۔ اے رسول اللہ اب یہ آسمان و زمین میرے لئے کتنے بُرے ہو گئے میرا یہ حسرت دائمی ہے اور میری رات بیدار رکھنے والی ہے اور یہ وہ غم ہے جو میرے دل سے دور ہونے والا نہیں یہاں تک کہ خدا مجھے اس گھر میں پہنچا دے جہاں آپ تقیم ہیں یہ وہ ملال ہے جو دمدم بے تاب کرنے والا ہے اور پلے در پلے ابھرنے والا ہے کتنے جلد ہمارے درمیان جدائی ہو گئی میں اپنے غم کی شکایت اپنے اللہ سے کرتا ہوں آپ کی بیٹی آپ کو بتائیں گی کہ آپ کی امت نے ان پر ظلم کرنے میں کس طرح ایک دوسرے کی مدد کی آپ ان سے سوال کریں وہ سب بتائیں گی کہ ان کے دل میں غم کی وہ سوزش ہے جو کسی طرح کم ہونے میں نہیں آتی اور ان کو اپنے غم کو دل سے ہٹانے میں کوئی صورت نظر نہ آئی آپ ان سے کہیں گے اور اللہ ہی حکم کرنے والا ہے اور وہ سب حکم کرنے والوں سے بہتر ہے۔

سلام رخصتی قبول ہو، یہ جدائی نہ کارہ کی سی ہے نہ ملول کی سی، اگر میں مدد گر دانی کر دوں تو یہ کسی ملال کی وجہ سے نہیں اور اگر ٹھہروں تو خدا نے جو صابروں سے وعدہ کیا ہے اس سے منطقی کی بنیاد پر نہیں، آہ اس غم میں صبر ہی بہتر ہے اگر ظالموں کے ظلم کا خوف نہ ہوتا تو میں اسی جگہ رہتا اور میرا یہ قیام لازمی اور مستقل ہوتا، میں روتاؤں پسر مرہ کے رونے کی طرح اس عظیم الشان مصیبت پر پس اللہ کی حفاظت میں میں آپ کی بیٹی کو دفن کرتا ہوں وہ بیٹی جس سے حق چھینا گیا جس کو میراث پد رنہ دی گئی جو عہد لوگوں نے کیا تھا اسے زیادہ زمانہ بھی نہ گزرا تھا وہ ذکر پرانا بھی نہ پڑا تھا یا رسول اللہ خدا کے سامنے میری شکایت ہے اور آپ کے سامنے اللہ آپ کو صبر دے۔ درود ہو آپ پر اور آپ کی بیٹی پر۔

۴ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ غَسَلَ فَاطِمَةَ ؟ قَالَ : ذَاكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ - وَكَأَنِّي اسْتَعْظَمْتُ ذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِ - فَقَالَ : كَأَنَّكَ ضَمَمْتَ بِمَا أَخْبَرْتُكَ بِهِ ؟ قَالَ : قُلْتُ : قَدْ كَانَ ذَاكَ جُعِلَتْ قَدَاكُ ، قَالَ : فَقَالَ : لَا تَصِفَقَنَّ فَإِنَّهَا صِدْقَةٌ وَلَمْ يَكُنْ يُغَسِّلُهَا إِلَّا الصِّدِّيقُ ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ مَرْيَمَ لَمْ يُغَسِّلَهَا إِلَّا عِيسَى

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام پوچھا، جناب فاطمہ کو کس نے غسل دیا۔ فرمایا امیر المومنین نے، حضرت کا یہ فرمانا مجھ پر گراں گزارا۔ فرمایا۔ جو میں نے کہا تم اس سے دل تنگ ہوئے میں نے کہا۔ ہاں ایسا ہی ہے فرمایا دل تنگ نہ ہو و صدیقہ تھیں، نہیں غسل دے سکتا تھا ان کو مگر صدیق، کیا ایسا نہیں ہوا کہ مریم کو غسل دیا حضرت عیسیٰ نے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَا: إِنَّ فاطمةَ عليها السَّلَامُ لَمَّا أَنْ كَانَ مِنْ أَمْرِهُمْ مَا كَانَ أَخَذَتْ بِتَلَابُيبِ عُمَرَ فَجَدَبَتْهُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ: أَمَا وَاللَّهِ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَوْلَا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ يُصِيبَ الْبَلَاءُ مَنْ لَأَذْنَبَ لَهُ لَمَلِمْتُ أَنِّي سَأَفِيقُ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ أَحْدَهُ سَرِيعَ الْأَجَابَةِ.

۵۔ فرمایا امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام نے کہ جب حضرت فاطمہ پر جو ظلم کرنا تھا کہ بچے تو آپ نے عمر کا کہ بیان کیا کہ اپنی بطن کی پینچا اور کہا۔ اے پسر خطاب خدا کی قسم اگر مجھ اس کا خوف نہ ہوتا کہ بے گناہوں پر مصیبت نازل ہو جائے گی اور تہمات ہی میں وہ بھی گھر جائیں گے تو میں ضرور بددعا کرتی اور خدا اسے جلد قبول کر لیتا۔

۶۔ وَبِهَذَا الْإِشَارَةِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَمَّا وُلِدَتْ فاطمةُ عليها السَّلَامُ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى مَلَكٍ فَأَنْطَقَ بِهِ لِسَانُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَسَمًا هَا فاطمةَ، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي فَطَمْتُكَ بِالْعِلْمِ وَ فَطَمْتُكَ مِنَ الطَّمْثِ، ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَاللَّهِ لَقَدْ فَطَمَهَا اللَّهُ بِالْعِلْمِ وَعَنِ الطَّمْثِ فِي الْمَبْنَى.

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب فاطمہ پیدا ہوئیں تو خدا نے ایک فرشتے کو وحی کی۔ اس نے حضرت رسول خدا کی زبان پر جاری کیا کہ میں نے اس کا نام فاطمہ رکھا۔ پھر خدا نے کہا۔ میں نے تم کو علم کا جدا کرنے والا بنایا یعنی تمہاری ذاتیت میں علم ہمیشہ رہے گا اور ناپاکی سے دور رہیں گے۔ پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ نے فاطمہ کے علم کو جدا کرنے والا بنایا یعنی تعلیم کرنے والا بنایا اور ناپاکی سے دور رہنے والا تسرار دیا۔ یوم میثاق۔

۷۔ وَبِهَذَا الْإِشَارَةِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفاطمةَ عليها السَّلَامُ: يَا فاطمةُ! قُومِي فَأَخْرِجِي تِلْكَ الصَّحْفَةَ فَقَامَتْ فَأَخْرَجَتْ صَحْفَةً فِيهَا ثَرِيدٌ وَعَرَأٌ يُقَوُّ، فَأَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَاطمةُ وَالْحُسَيْنُ وَالْحَسَنُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ يَوْمًا، ثُمَّ إِنَّ أُمَّ أَيْمَنَ رَأَتْ الْحُسَيْنَ مَعَهُ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَهُ: مِنْ أَيْنَ لَكَ هَذَا؟ قَالَ: إِنَّا لَنَأْكُلُهُ مِنْذُ أَيَّامٍ، فَأَتَتْ أُمَّ أَيْمَنَ فاطمةَ، فَقَالَتْ: يَا فاطمةُ! إِذَا كَانَ عِنْدَ أُمَّ أَيْمَنَ شَيْءٌ فَأَتِهَا هِيَ لِفاطمةَ وَوَلَدِهَا إِذَا كَانَ عِنْدَ فاطمةَ شَيْءٌ فَلَيْسَ لِأُمَّ أَيْمَنَ مِنْهُ شَيْءٌ؛ فَأَخْرَجَتْ لَهَا مِنْهُ فَأَكَلَتْ مِنْهُ أُمَّ أَيْمَنَ وَتَعَدَّتِ الصَّحْفَةَ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا لَوْلَا أَنَّكَ أَطْعَمْتَهَا لَا كَلَّتْ

مِنْهَا أَنْتِ وَذَرَيْتُكَ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام وَالصَّخْفَةُ عِنْدَنَا بَخْرُجُ بِهَا قَائِمُنَا عليه السلام فِي زَمَانِهِ.

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے جناب فاطمہ سے کہا اٹھو اور لکڑی کا وہ بڑا کانسہ لاؤ وہ اٹھیں اور لے آئیں۔ اس میں شدید دشواری میں روٹی چوری ہوئی اور گوشت کی بوٹیاں تھیں۔ گرم، پس حضرت رسول خدا اور حضرت علی اور فاطمہ اور حسن و حسین علیہم السلام نے اس کو کھایا ۱۳ دن۔

اُمّ ایمن نے حضرت امام حسین کے پاس کچھ کھانا دیکھ کر کہا آپ کے پاس یہ کہاں سے آیا۔ فرمایا ہم تو اسے کئی روز سے کھا رہے ہیں اُمّ ایمن یہ سن کر فاطمہ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں اے فاطمہ جب اُمّ ایمن کے پاس کوئی چیز ہوتی تو فاطمہ اور ان کے بچے اس میں شریک ہیں اور جب فاطمہ کے پاس کچھ ہو تو اُمّ ایمن اس میں شریک نہیں۔ جناب فاطمہ نے اس میں سے نکال کر اُمّ ایمن کو دیا وہ انھوں نے کھالیا۔ اس کے بعد وہ کھانا ختم ہو گیا۔ رسول اللہ نے فرمایا اگر تم اسے نہ کھلاتیں تو یہ کھانا تم اور تمہاری اولاد قیامت تک کھاتی رہتی، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ کانسہ ہمارے پاس ہے۔ ظہور قائم آل محمد کے وقت نکالا جائے گا

۸۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ: بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ لَهُ أَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ وَجْهًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حَبِيبِي جِبْرِيلُ لَمْ أَرَكْ فِي مِثْلِ هَذِهِ الصُّورَةِ، قَالَ الْمَلَكُ لَسْتُ بِجِبْرِيلَ يَا مُحَمَّدُ بَعَنِّي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ أَرْوِجَ النَّوْرَيْنِ النَّوْرَيْنِ قَالَ: مَنْ مِثْنُ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ مِنْ عَلِيٍّ قَالَ: فَلَمَّا وَلَّى الْمَلَكُ إِذَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، عَلِيٌّ وَصِيُّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مُنْذُ كَمْ كُتِبَ هَذَا بَيْنَ كَتِفَيْكَ؟ فَقَالَ: مِنْ قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَ اللَّهُ آدَمَ بِانْتِثِينَ وَعِشْرِينَ أَلْفَ عَامٍ.

۸۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک فرشتہ آیا جس کے ۲۴ چہرے تھے رسول اللہ نے فرمایا اے میرے حبیب میں آپ کو اس صورتیں کیوں دیکھ رہا ہوں فرشتے نے کہا۔ میں جبریل نہیں اللہ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ نور کی ترویج نور سے کروں، فرمایا کس کی کس سے؟ اس نے کہا فاطمہ کی علی سے حضرت نے فرمایا کہ جب وہ فرشتہ پلٹا تو دونوں شانوں کے درمیان لکھا تھا۔ محمد رسول اللہ علی وصیہ، حضرت رسول اللہ نے فرمایا یہ کب سے تیسرے دونوں کندھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے۔ اس نے کہا خلقت آدم سے بائیس ہزار سال پہلے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي نَصْرِ قَالَ سَأَلْتُ
الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَبْرِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَقَالَ: دُفِنَتْ فِي بَيْنِنَا فَلَمَّا زَادَتْ بَنُو أُمِّئَةٍ فِي الْمَسْجِدِ
صَارَتْ فِي الْمَسْجِدِ.

— عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَاءِ، عَنِ الْخَيْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ
طَبَّيَّانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَوْلَا أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَا كَانَ لَهَا كَفُّو عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ آدَمَ وَمَنْ دُونَهُ.

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے جناب فاطمہ کی قبر کے متعلق پوچھا۔ فرمایا وہ اپنے گھر میں دفن کی گئیں
جب بنی امیہ و عمر بن عبدالعزیز نے مسجد رسول کی توسیع کی تو قبر مسجد میں آگئی۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مرآۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ مقام قبر کے متعلق جو روایات ہیں ان میں صحیح
روایت یہ ہے کہ جناب فاطمہ اپنے گھر میں دفن ہوئیں۔ شیخ قدس سرہ نے لکھا ہے کہ جب تم رؤفہ رسول میں آؤ تو جناب فاطمہ کی
زیارت کرو، کیونکہ ان کی قبر بھی وہیں ہے ہمارے علماء نے مواضع قبر میں اختلاف کیا ہے بعض نے کہا کہ وہ بقیع میں دفن
ہوئیں، بعض نے کہا کہ رؤفہ رسول میں قبر ہے، بعض نے کہا اپنے گھر میں دفن ہوئیں جب بنی امیہ نے مسجد رسول
کو بڑھایا تو ان کی قبر مسجد کا حصہ بن گئی۔ میرے نزدیک افضل صورت یہ ہے کہ دونوں جگہ زیارت پڑھی جائے۔ اس میں کوئی
نقصان نہیں بلکہ اجر عظیم ہے اور بقیع میں دفن ہونے کی روایت صحیح نہیں، علامہ مجلسی تحریر فرماتے ہیں قول اظہر یہی ہے
کہ وہ اپنے گھر میں دفن ہوئیں، میں نے بہت سی حدیث متواترہ اس کے متعلق ہمارا انوار میں لکھ دی ہیں۔ صدوق علیہ الرحمہ
نے معانی الانبیاء میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری قبر اور منبر کے درمیان
ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے اور میرا منبر جنت کے ایک حصہ میں ہے فاطمہ کی قبر رسول کی قبر اور منبر کے درمیان ہے اور
ان کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے ان دونوں روایتوں میں جمع کی صورت یہ ہے کہ توسیع مسجد کے وقت حضرت
فاطمہ کے گھر کا کچھ حصہ بھی اس میں آگیا ہو۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر خدا حضرت علی علیہ السلام کو پیدا نہ کرتا تو روئے زمین پر
فاطمہ کے لیے کوئی کفو نہ ہوتا، آدم سے لے کر قیامت تک۔

ایک سوتیر وال باب

ذکر مولد امام حسن علیہ السلام

((باب ۱۱۳))

مَوْلِدُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا

وُلِدَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي سَنَةِ بَدْرٍ، سَنَةِ اثْنَتَيْنِ بَعْدَ الْهِجْرَةِ. وَرُوِيَ أَنَّهُ وُلِدَ فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَمَضَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَهْرِ صَفَرٍ فِي آخِرِهِ مِنْ سَنَةِ تِسْعٍ وَأَرْبَعِينَ. وَمَضَى وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَأَرْبَعِينَ سَنَةً وَأَشْهُرٍ. وَأُمُّهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّارٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ الثَّوْرِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ سَمْعَانَ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: لَمَّا حَضَرَتِ الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْوَفَاةُ بَكَى، فَقِيلَ لَهُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ تَبْكِي وَمَكَانُكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي أَنْتَ بِهِ: وَقَدْ قَالَ فِيكَ مَاقَالَ: وَقَدْ حَجَّجْتَ عَشْرِينَ حَجَّةً مَا شَيْئاً وَقَدْ قَاسَمْتَ مَا لَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّى التَّغْلُ بِالتَّغْلِ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا أَبْكِي لِخَصْلَتَيْنِ: لِإِبْوَالِ الْمُطَّلَجِ وَفِرَاقِ الْأَجِثَةِ.

امام حسن علیہ السلام ماہ رمضان میں ۲۵ھ میں جو سال بدر ہے پیدا ہوئے اور ایک روایت کے مطابق ۳۵ھ میں اور ماہ سفر کے آخر میں (۲۸ صفر) ۳۵ھ رحلت فرما لے جب آپ کا سن مبارک ۷۴ سال چند ماہ تھا اور آپ کی والدہ گرامی جناب فاطمہ بنت رسول اللہ تھیں۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب حضرت امام حسن علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ دوئے، کسی نے کہا، فرزند رسول آپ کیوں روتے ہیں آپ کی منزلت پیش رسول بہت بڑی ہے اور آپ کے متعلق رسول اللہ نے بہت کچھ کہا ہے آپ نے جس رچ پاپیادہ کیے ہیں اور تین بار راہِ خدا میں اپنا کل اثاثہ دے دیا ہے حتیٰ کہ جوتے تک، فرمایا کہ میں دو باتوں کی وجہ سے روتا ہوں اول اس واقعہ سے جو میری موت کا سبب ہوا دوسرے اجبار کے فراق سے۔

۲۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَّارٍ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيٍّ [بْنِ مَهْزِيَّارٍ]

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُبِضَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَ أَرْبَعِينَ سَنَةً فِي عَامِ خَمْسِينَ ، غَاشِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعِينَ سَنَةً .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ وفات پائی امام حسن علیہ السلام نے جبکہ وہ ۴۷ سال کے تھے ۵۰ میں رسول اللہ کے بعد ۴۰ سال زندہ رہے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْخَضْرَمِيِّ قَالَ : إِنَّ جَعْدَةَ بِنْتَ أَشْعَثَ بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيَّةِ مَوْتَتِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عليه السلام وَ سَمَّتْ مَوْلَاةً لَهُ ، فَأَمَّا مَوْلَاةُ فَقَاعَتِ السَّمِّ وَأَمَّا الْحَسَنُ فَاسْتَمْسَكَ فِي بَطْنِهِ ثُمَّ انْتَفَطَبَتْ فَمَاتَ .

۳۔ ابو بکر خضرمی نے بیان کیا کہ جعدہ بنت اشعث نے امام حسن کو اور آپ کی ایک کنیز کو زہر دیا، کنیز نے تو قے کر دی لیکن امام علیہ السلام کے بطن میں وہ سرایت کر گیا جس سے جگر کے ٹکڑے ہو گئے اور آپ کا انتقال ہو گیا۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ الْقَاسِمِ التَّبَّيْطِيِّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ الْكَنَازِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : خَرَجَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام فِي بَعْضِ عُمُرِهِ وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ الزُّبَيْرِ . كَانَ يَقُولُ بِإِمَامَتِهِ ، فَزَلُّوا فِي مَنْبَلٍ مِنْ تِلْكَ الْمَنَاهِلِ تَحْتَ نَخْلٍ يَابِسٍ ، قَدْ بَيَسَ مِنَ الْعَطَشِ . فَقَرِشَ لِلْحَسَنِ عليه السلام تَحْتَ نَخْلَةٍ وَقَرِشَ لِلزُّبَيْرِيِّ وَحِذَاهُ تَحْتَ نَخْلَةٍ أُخْرَى ، قَالَ : فَقَالَ الزُّبَيْرِيُّ : وَرَفَعَ رَأْسَهُ : لَوْ كَانَ فِي هَذَا النَّخْلِ رُطْبٌ لَأَكَلْنَا مِنْهُ ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ : وَإِنَّكَ لَتَشْتَبِي الرُّطْبَ ؟ فَقَالَ الزُّبَيْرِيُّ : نَعَمْ ، قَالَ : فَرَفَعَ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَدَعَا بِكَلَامٍ لَمْ أَقْبَهُ ، فَاحْضَرَّتِ النَّخْلَةُ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى خَالِهَا فَأَوْرَقَتْ وَحَمَلَتْ رُطْبًا ، فَقَالَ الْجَمَالُ الَّذِي أَكْثَرُوا مِنْهُ : سِحْرٌ وَاللَّهِ ، قَالَ : فَقَالَ الْحَسَنُ عليه السلام : وَيْلَكَ لَيْسَ بِسِحْرٍ وَلَكِنْ دَعَا ابْنُ نَبِيِّ مُسْتَجَابَةً ، قَالَ : فَدَعَا إِلَى النَّخْلَةِ فَصَرَمُوا مَا كَانَ فِيهِ فَكَفَاهُمْ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امام حسن علیہ السلام اپنی عمر کے کسی حصے میں گھر سے نکلے اور آپ کے ساتھ زہر کا لڑکا تھا جو آپ کی امامت کا تامل و معتقد تھا۔ وہ دونوں ایک منزل پر اترے جو کہ مکہ و مدینہ کی منزلوں میں سے تھی ایک سو کھے درخت کے نیچے، زہری بیٹھے، زہری نے سر اٹھا کر درخت کو دیکھا اور کہنے لگا کہ اگر اس درخت میں پھل ہوتے تو ہم کھاتے، امام حسن علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا تمہیں تازہ خرے کھانے کی خواہش ہے۔ اس نے کہا ضرور، آپ نے آسمان

کی طرت ہاتھ اٹھا کر دعا کو اور کچھ ایسے کلمات کہے جن کو میں نہ سمجھا۔ پس درخت ہرا بھرا اپنی اصلی حالت پر ہو گیا۔ ہرے ہرے پتے نکل گئے اور اس میں رو آ گئے۔ یہ دیکھ کر اس اونٹ والے نے جن کا اونٹ کرائے پر لیا تھا۔ کہا کہ یہ جادو ہے۔ امام حسن نے فرمایا یہ جادو نہیں ہے۔ بلکہ یہ دعا فرزند نبی کی جو قبول ہوئی ہے۔ پس لوگ درخت پر چڑھے اور خوشے کاٹ لیے اور سب نے ان کو شکم سیر ہو کر کھایا۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَخُذَّ بِرِجْلَيْهِ عَنْ خُذَّ بِرِجْلَيْهِ عَنْ خُذَّ بِرِجْلَيْهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَرْبُودَ عَنْ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رِجَالِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: إِنَّ الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ مَدِينَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا بِالْمَشْرِقِ وَالْأُخْرَى بِالْمَغْرِبِ تَلِكُمَا سُورٌ مِنْ حَدِيدٍ وَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَلْفُ أَلْفٍ مِصْرَاعٍ وَفِيهَا سَبْعُونَ أَلْفَ أَلْفٍ لُغَةً يَنْدُ كُلُّ لُغَةٍ بِخِلَافٍ لُغَةٍ صَاحِبِهَا وَأَنَا أَعْرِفُ جَمِيعَ اللُّغَاتِ وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَهُمَا، وَمَا عَلَيْهِمَا حُجَّةٌ فِيَّ وَغَيْرُ الْحُسَيْنِ أَجَبِي.

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امام حسن فرمایا۔ خدا کے دو شہر ہیں ایک مشرق میں ہے۔ دوسرا مغرب میں، ان دونوں کے گرد شہر پناہ ہے نہ کسی کی۔ یعنی بہت مفید اور ان دونوں میں ہزار ہزار درہن اور ان میں ستر ہزار زبانیں بولنے والے ہیں ہر زبان دوسرے کے خلاف ہے اور میں جانتا ہوں ان سب زبانوں کو اور جو کچھ اس کے اندر ہے ان پر حجت خدا سوائے میرے اور میرے بھائی حسین کے اور کوئی نہیں۔

توضیح۔ حدیث بالا میں جن دو شہروں کا ذکر ہے علامہ مجلسی مرآۃ العقول میں ان کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ ان سے مراد جابلقا اور جابلسا ہیں جن میں سے ایک مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں قافوس میں ہے۔ ۶۔ مغرب میں ایک شہر ہے جس کے بعد انسانی آبادی نہیں اور جابلقا مشرق میں ہے جو صفات ان دونوں شہروں کی بیان کی گئی ہیں وہ قدرت الہی سے بعید نہیں ان کو سوائے معصومین کے کوئی نہیں دیکھتا وہ مومنین اللہ میں تمام روئے زمین کے لیے۔ لہذا ان کی نفی ضروری نہیں (امریکہ کو دوسو برس پہلے کوئی نہیں جانتا تھا۔ قرون کے بعد اس کا پتہ چلا۔ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ یہ شہر بھی نظر غلاتی سے پوشیدہ ہوں امریکہ کا ذکر نہ پہلی کتابوں میں ملتا ہے اور نہ زبانوں پر تذکرہ تھا کو مجلس نے اس کا پتہ چلایا۔) ۷۔ قافوس کی دیواریں ہونے سے مراد ہے۔ دیواروں کا مضبوط ہونا جن کو توڑ کر شہر میں داخل ہونا ممکن نہ ہو اور کثرت لغات سے مراد ہے مختلف قوموں کی آبادی جن کی زبانیں مختلف ہوں اور شارع المقاصد نے لکھا ہے کہ بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ قافوس اور معقول دونوں عالموں کے درمیان ایک واسطہ ہے جس کو عالم مثال کہتے ہیں نہ تو اس میں تجرید مجردات ہے اور نہ خالطہ نادیات، اس میں

تمام مجردات و اجسام و اعراض و حرکات و سکات، اوضاع و ہیئت اور طعوم و روائح کی مثال موجود ہے جو قائم بذاتہ ہے معلق ہے لیکن مادہ میں نہیں ہے اور ایک محل ہے جو کسی منظر کے ذریعے حق کو ظاہر کرتا ہے۔ جیسے آئینہ خیال، پانی اور ہوا اور منتقل ہوتا ہے ایک منظر سے دوسرے کی طرف اور کبھی یہ مثال صورتیں بگڑ جاتی ہیں جیسے آئینہ کے خراب ہونے سے اجسام کی صورت خراب ہو جاتی ہے مختصر یہ کہ عالم مثال بہت بڑا عالم ہے جس کی وسعت لامحدود ہے وہ عالم حسی جیسا ہے اپنے افلاک کی مثالہ کی حرکات میں اپنے عناصر کو قبول کرنے میں اس کے حرکات میں یعنی عالم حسی کے علاوہ ایک عالم مثال بھی ہے جس کے عجائبات غیر متناہی ہیں اور اس کی ندرت کا احصا ناممکن ہے۔ پس انہی مثالیں شہرہوں میں سے جابلقا اور جالبسا بھی اور انہی کو دواہیے شہر فرمایا ہے جس کے ہزار ہیں

در دوازہ ہیں اور اس کی مخلوق بے شمار ہے اور یہی وہ عالم ہے جس میں ملائکہ جن، شیاطین رہتے ہیں۔ کیوں کہ یہ از قبیل مثال ہیں اور از قبیل نفس ناطقہ اور اس سے ظاہر ہوتے ہیں مجردات مختلف صورتوں میں اور حسن و قبح اور لطافت و کثافت وغیرہ ہیں اپنی اپنی استعداد و قابلیت کے مطابق اور اس کی معاد بھی، معاد جسمانی کی طرح ہوگی کیونکہ بدن مثالی وہ ہے جس میں نفس تصرف کرتا ہے اور اس کا حکم بدن حسی کا سا حکم ہے کیونکہ اس کے تمام خواص ظاہری و باطنی لذت پاتے اور تکلیف محسوس کرتے ہیں اجسام مادیہ کی طرح۔ علامہ مجلسی فرماتے ہیں میرے لیے یہ سب خرافات اور لایعنی تکلفات ہیں حقیقت امر کو تو اللہ، اس کا رسول اور آئمہ ہی جانتے ہیں لیکن بظاہر ترجیح اسی قول کی معلوم ہوتی ہے کہ یہ بستیاں جن و شیطانوں کی ہیں جو نظر عوام سے پوشیدہ ہیں انہی کے بے شمار روپ بھی ہیں اور بے شمار بولیاں بھی۔

۶۔ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الشَّعْمَانِ، عَنْ صَدِّقٍ، عَنْ أَبِي أَسَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: خَرَجَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى مَكَّةَ سَنَةً مَاشِيًا، فَأَوْرَمَتْ قَدَمَاهُ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَوَالِيهِ: لَوْ رَكِبْتَ لَسَكَنْتَ عَنْكَ هَذَا الْوَدَمُ، فَقَالَ كَلَّا إِذَا أَتَيْتَ هَذَا الْمَنْزِلَ فَإِنَّهُ يَسْتَقْبِلُكَ أَسْوَدُ وَمَعَهُ دُهْنٌ فَأَشْتَرِ مِنْهُ وَلَا تُمَاكِسْهُ، فَقَالَ لَهُ مَوْلَاهُ: يَا أَبِي أَنْتَ وَآمَتِي مَا قَعِينَا مَنْزِلًا فِيهِ أَحَدٌ يَبِيعُ هَذَا الدَّهْنَ. فَقَالَ لَهُ: بَلَى إِنَّهُ أَمَامَكَ دُونَ الْمَنْزِلِ، فَسَارَا مِيلًا فَإِذَا هُوَ بِالْأَسْوَدِ، فَقَالَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَوْلَاهُ: دُونَكَ الرَّجُلُ، فَخُذْ مِنْهُ الدَّهْنَ وَاعْطِهِ الثَّمَنَ، فَقَالَ الْأَسْوَدُ: يَا غُلَامَ لِمَنْ أَرَدْتَ هَذَا الدَّهْنَ؟ فَقَالَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ:

انطلق بی البیہ ، فانطلق فأدخله البیہ فقال له : یا بئی أنت وائمتی لم أعلم أنك تحتاج إلى هذا أو تری ذلك ولست آخذ لك ثمنًا ، إنما أنا مولاك ولكن ادع الله أن یزقني ذكرا سويا یحبكم أهل البیت ، فإني خلقت أهلي تمنحصر ، فقال انطلق إلى منزلك فقد وهب الله لك ذكرا سويا وهو من شیعتنا .

۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک سال امام حسن نے پاپیادہ حج کیا۔ آپ کے پاؤں متورم ہو گئے ایک غلام نے کہا۔ اگر آپ سوار ہو جاتے تو اس دم کو سکون مل جاتا، فرمایا نہیں جب اگلی منزل آئے گی تو ایک حبشی مجھے ملے گا جس کے پاس تیل ہوگا وہ اس سے خرید لینا اور قیمت دینے میں تاخیر نہ کرنا۔ اس نے کہا وہاں تو ایسا دوا فروش نہیں دیکھا۔ فرمایا ہاں اس منزل کے قریب وہ تیرے سامنے ہوگا پس ایک میل آگے بڑھے تھے کہ حبشی کو موجود پایا۔ امام حسن نے غلام سے کہا۔ اس کے پاس جا اور تیل خرید لے اور قیمت دے دے۔ حبشی نے کہا اے غلام اس تیل کی کس کو ضرورت ہے اس نے کہا حسن بن علی کو، اس نے کہا مجھے ان کے پاس لے چل، وہ لے آیا۔ اس نے کہا مجھے اس کا علم نہ تھا کہ آپ کو اس کی ضرورت ہے اور آپ نے اس کو اس کی دوا جانا، میں قیمت نہ لوں گا۔ میں تو آپ کا غلام ہوں چاہتا ہوں کہ آپ میرے لئے دعا کریں کہ خدا مجھے ایک لائق بیٹا دے جو آپ اہل بیت کا دوست ہو۔ میں نے اپنی اہلیہ کو دروزہ کی حالت میں چھوڑا ہے فرمایا تو اپنے گھر جا۔ اللہ نے تجھے لائق بیٹا دیا ہے جو ہمارے شیعوں میں سے ہوگا۔

ایک سوچو دہواں باب

ذکر مولد امام حسین علیہ السلام

(باب ۱۱۴)

مَوْلِدُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

وُلِدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَ قُبِضَ عَلَيْهِ فِي شَهْرِ الْمُحَرَّمِ مِنْ سَنَةِ إِحْدَى وَثَمَانِينَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَلَهُ سَبْعُ وَ خَمْسُونَ سَنَةً وَ أَشْهُرُ . قَتَلَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ لَعَنَهُ اللَّهُ فِي خِلَافَةِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ لَعَنَهُ اللَّهُ وَ هُوَ عَلَى الْكُوفَةِ وَ كَانَ عَلَى الْحَبِيلِ النَّبِيِّ حَارِثَةُ وَ قَتَلَتْهُ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ لَعَنَهُ اللَّهُ ، بِكَرْبَلَاءَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ ، لِعَشْرِ حُلُونَ مِنَ الْمُحَرَّمِ وَ أُمُّهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

امام حسین علیہ السلام سترہ میں پیدا ہوئے اور شہید ہوئے محرم سال ۶۱ھ میں جبکہ آپ کی عمر ۵ سال تھی اور چند ماہ، آپ کے قتل کا باعث ہوا عبید اللہ بن زیاد ملعون جو دالی کو قہقہا یہ واقعہ حکومت یزید ملعون میں ہوا اور قتل کیا ان کو عمر سعد نے کربلا میں روز دس محرم کو، آپ کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ تھیں۔

توضیح۔ حضرت کی ولادت کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے ماہ ربیع الاول میں لکھی ہے کسی نے ربیع الآخر میں، شیخ مفید نے ارشاد میں پانچویں شعبان سترہ تاریخ ولادت لکھی ہے لیکن ۳ شعبان پر علماء کا زیادہ اتفاق ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۔ سَعْدُ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارٍ عَنْ أَحْبَدِ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُبِضَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ غَاشَوْا وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً .

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا وقت شہادت امام حسین علیہ السلام کی عمر ۵۵ سال تھی۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَرَزَمِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ بَيْنَ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَكَانَ بَيْنَهُمَا فِي الْمِيلَادِ سِتَّةٌ أَشْهُرٌ وَعَشْرًا

۲۔ فرمایا جعفر صادق علیہ السلام نے امام حسن اور امام حسین کے حمل میں ایک طہر کا فرق تھا اور ان کی ولادت میں چھ ماہ اور کچھ دن کا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَاءِ ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْوَشَاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَزَافٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَمَّا حَمَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِالْحُسَيْنِ جَاءَ جَبْرِئِيلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَ : إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ سَتِلِدُ غُلَامًا تَقْعُلُهُ أُمُّكَ مِنْ بَعْدِكَ ، فَلَمَّا حَمَلَتْ فَاطِمَةُ بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَرِهَتْ حَمْلَهُ وَحِينَ وَضَعَتْهُ كَرِهَتْ وَضَعَهُ ، ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَمْ تَرِ فِي الدُّنْيَا أُمَّ تَلِدُ غُلَامًا تَكْرَهُهُ وَلَكِنَّهَا كَرِهَتْهُ

لَمَّا عَلِمَتْ أَنَّهُ سَيُقْتَلُ ، قَالَ : وَفِيهِ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ : وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَفِضَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ، ۲۹/۸ عنکبوت

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب امام حسینؑ کا حمل قرار پایا تو جبرئیلؑ رسول خدا کے پاس آئے اور کہا کہ عنقریب فاطمہ ایک لڑکے کو پیدا کریں گی جس کو آپ کے بعد آپ کی امت قتل کر دے گی جب فاطمہ حاملہ ہوئیں تو رنجیدہ ہوئیں اور جب امام حسین پیدا ہوئے تب رنجیدہ ہوئیں حضرت ابو عبد اللہؑ نے فرمایا کہ کوئی ماں سوائے فاطمہ کے اپنے لڑکے کو پیدا ہونے پر رنجیدہ نہ ہوگی ہوگی ان کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ ان کا یہ بیٹا قتل کر دیا جائے گا۔ امام حسینؑ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہم نے ان کو وصیت کی اپنے والدین سے احسان کے بارے میں اس کی ماں بسمالت حمل بھی رنجیدہ رہی اور وضع حمل کے وقت بھی اور اس کے حمل اور دودھ بڑھائی کا مدت تیس مہینے تھی۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الرِّشَاتِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ صَحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنَّ جَبْرَائِيلَ ﷺ نَزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ لَهُ : يَا مُحَمَّدُ ! إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِمَوْلُودٍ يُوَلَّدُ مِنْ فَاطِمَةَ ، تَقْتُلُهُ أُمُّكَ مِنْ بَعْدِي ، فَقَالَ : يَا جَبْرَائِيلُ ! وَعَلَى رَبِّي السَّلَامُ لَا حَاجَةَ لِي فِي مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ مِنْ فَاطِمَةَ ، تَقْتُلُهُ أُمُّنِي مِنْ بَعْدِي ، فَعَرَّجَ ثُمَّ هَبَطَ ﷺ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَقَالَ : يَا جَبْرَائِيلُ ! وَعَلَى رَبِّي السَّلَامُ لَا حَاجَةَ لِي فِي مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ تَقْتُلُهُ أُمُّنِي مِنْ بَعْدِي ، فَعَرَّجَ جَبْرَائِيلُ ﷺ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ هَبَطَ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! إِنَّ رَبَّكَ يَقْرُئُكَ السَّلَامَ وَيُبَشِّرُكَ بِأَنَّهُ جَاعِلٌ فِي ذُرِّيَّتِهِ الْإِمَامَةَ وَالْوِلَايَةَ وَالْوَصِيَّةَ ، فَقَالَ : قَدَضَيْتُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى فَاطِمَةَ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُ بِمَوْلُودٍ يُوَلَّدُ لَكَ ، تَقْتُلُهُ أُمُّنِي مِنْ بَعْدِي ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهَا لِي فِي مَوْلُودٍ [مِثْنِي] ، تَقْتُلُهُ أُمُّكَ مِنْ بَعْدِي ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنَّ اللَّهَ قَدْ جَعَلَ فِي ذُرِّيَّتِهِ الْإِمَامَةَ وَالْوِلَايَةَ وَالْوَصِيَّةَ ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهَا أَنِّي قَدَضَيْتُ وَفَحَمَلَتْهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَفِضَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا حَتَّى إِذَا بَلَغَ أَشَدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ : رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ، فَلَوْ لَا أَنَّهُ قَالَ : أَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي لَكَانَتْ ذُرِّيَّتُهُ كُلُّهُمْ أُمَّةً . وَلَمْ يَرْصِعِ الْحُسَيْنُ مِنْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامَ وَلَا مِنْ أُنثَى ، كَانَ يُؤْتَى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَيَسَّعُ إِنْهَامَهُ فِي فِيهِ فَيَمُصُّ مِنْهَا مَا يَكْفِيهَا الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَ ، فَتَبَتْ لَحْمُ الْحُسَيْنِ ﷺ مِنْ لَحْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَدَمِهِ ﷺ وَلَمْ يُولَدْ لِسِتَّةِ أَشْهُرٍ إِلَّا عَبَسَى ابْنُ مَرْيَمَ ﷺ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ﷺ .

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله كَانَ يُؤْتَى بِهِ الْحُسَيْنُ عليه السلام لِسَانَهُ فَيَمُصُّهُ فَيَجْتَرِي بِهِ وَلَمْ يَرْفَعْ مِنْهُ أَنْفِي.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب رسول خدا پر نازل ہوئے اور فرمایا اے محمد اللہ آپ کو شکست دیتا ہے ایک مولود کی جو بطنِ فاطمہ سے ہوگا۔ آپ کے بعد اس کو آپ کی امت قتل کرے گی فرمایا۔ اے جبرئیل میرے رب کو میرا سلام پہنچاؤ اور کہو کہ مجھے بطنِ فاطمہ سے ایسے مولود کی ضرورت نہیں جس کو میرے بعد میری امت قتل کرے جبرئیل نے پرواز کی۔ اس کے بعد پھر آئے اور ایسا ہی کہا۔ فرمایا اے جبرئیل میرے رب سے میرا سلام کہو اور کہنا مجھے ایسے مولود کی ضرورت نہیں جبرئیل آئے اور واپس آکر کہا۔ خدا کا آپ سلام ہو وہ آپ کو بشارت دیتا ہے کہ آپ کی ذریت میں وہ امامت و ولایت و وصایت کو قرار دے گا۔ یہ سن کر حضرت نے فرمایا۔ میں راضی ہوں۔

پھر آپ نے فاطمہ کو کہلا بھیجا کہ اللہ نے بشارت دی ہے مجھ کو ایسے مولود کی جو تمہارے بطن سے پیدا ہوگا اور اس کو میرے بعد میری امت قتل کرے گی۔ حضرت فاطمہ نے کہلا بھیجا کہ مجھے ایسے مولود کی ضرورت نہیں ہے آپ کے بعد آپ کی امت قتل کرے۔ حضرت نے فرمایا خدا نے اس کی ذریت میں امامت و وصایت و ولایت کو قرار دیا ہے تب حضرت فاطمہ نے کہا میں راضی ہوں (آیہ) پس وہ بکالتِ حمل بھی دلگیر رہیں اور بوقتِ وضع حمل بھی اور حمل اور دودھ بڑھائی کی مدت تیس ماہ تھی جب وہ پوری قوت والے ہوئے اور چالیس سال کی عمر ہوئی تو کہا۔ میرے پروردگار مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھے دی ہے اور میرے والدین کو اور یہ کہ میں ایسے اعمالِ صالحہ بجالاؤں کہ تو مجھ سے راضی رہے اور میری ذریت میں بھی یہ صلاحیت دے۔ امام فرماتے ہیں کہ اگر حضرت فی ذریت نہ فرماتے اور صرف ذریت فرماتے تو آپ کی تمام اولاد امام ہوتی اور چونکہ امام ہر زمانہ میں اور ہر وقت میں ایک ہی ہوتا ہے لہذا اولاد کی یہ کثرت نہ ہوتی۔

امام حسین نے نہ ہی جناب فاطمہ کا دودھ پیا اور نہ کسی اور عورت کا ان کو آنحضرت کے پاس لایا جاتا تھا آپ اپنا انگوٹھا ان کے منہ میں دے دیتے تھے امام حسین اس سے اتنی غذا حاصل کر لیتے تھے کہ دو تین دن کے لئے کافی ہو جاتی تھی پس حسین کا گوشت رسول کے گوشت سے آگاہ ہو اور خون ان کے خون سے اور چھ ماہ کا کوئی بچہ سوائے حضرت عیسیٰ بن مریم اور حسین کے پیدا ہو کر زندہ نہیں رہا (یعنی کامل بھی چھ ماہ تھا)

اور ایک روایت میں ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جب حضرت رسول خدا کے پاس امام حسین کو لایا جاتا تو آپ اپنی زبان ان کے منہ میں دے دیتے امام حسین اس کو چوستے اور یہ چوستا ہی کافی ہو جاتا۔ امام حسین نے کسی عورت کا دودھ نہیں پیا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ : « فَتَنْظَرُ نَظْرَةً

فِي النَّجْمِ ۝ فَقَالَ : إِنِّي سَقِيمٌ ۖ قَالَ : حَسِبَ قَرَأَى مَا يَحِلُّ بِالْحُسَيْنِ ۖ فَقَالَ : إِنِّي سَقِيمٌ لِمَا يَحِلُّ بِالْحُسَيْنِ ۖ

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورہ الصافات کی اس آیت کے متعلق حضرت ابراہیم نے ستاروں پر نظر کر کے فرمایا۔ میں بیمار ہوں (تمہارے ساتھ عید گاہ نہیں جاسکتا) فرمایا امام نے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ستاروں کی رفتار سے ان مصیبتوں کا جو امام حسین علیہ السلام پر کرنے والی تھیں پتہ چلایا اور فرمایا میں مصائب حسین کے پیش نظر ہونے کی وجہ سے بیمار ہو رہا ہوں۔

توضیح :- جوہر کے متعلق صحیح علم حضرات انبیاء علیہم السلام کو منجانب اللہ حاصل ہوتا ہے اس علم میں غلطی کا امکان نہیں ان کے علاوہ نجومیوں کے پاس جو علم ہے اس میں غلطی کا امکان اس لیے زیادہ ہوتا ہے اول تو وہ قیاس سے کام لیتے ہیں دوسرے ان کے حساب میں بھی غلطی ہو جاتی ہے اسی لئے عام لوگوں کو علم نجوم حاصل کرنے کی ممانعت کی گئی ہے جس کے متعلق بہت سی احادیث علامہ مجلسی نے بحار الانوار کی کتاب السما والارض میں نقل فرمائی ہیں اس حدیث کے متعلق یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ ہزار ہا برس پہلے واقعہ شہادت کیوں پیش نظر ہوا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب عام نجومی کئی کئی برس آگے کا حساب ستاروں کی رفتار سے معلوم کر کے پیش گوئیاں کر دیتے ہیں تو اگر خلیل خدا نے جو رفتار نجوم کے صحیح معنی میں جاننے والے تھے شہادت امام حسین کا پتہ چلا دیا تو کیا تعجب کی بات ہے یورپ کے مشہور نجومی سیلی نے پچاس برس پہلے یہ پتہ چلا لیا تھا کہ آسمان پر خط استوا سے ہٹ کر ایک نیا ستارہ نمودار ہونے والا ہے جس کے اثرات یہ ہوں گے چنانچہ اس کی پیش گوئی پوری ہوئی وہ ستارہ مع اپنے اثرات کے افق پر نمودار ہوا جو سیلی اسٹار کہلاتا ہے۔

۶۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْرَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ۑ : لَمَّا كَانَ مِنْ أَمْرِ الْحُسَيْنِ ۑ مَا كَانَ مَضَجَتِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللَّهِ بِالنَّكَاءِ وَ قَالَتْ : يُفْعَلُ هَذَا بِالْحُسَيْنِ صَفِيكَ وَ ابْنِ نَبِيِّكَ ۖ قَالَ : فَأَقَامَ اللَّهُ لَهُمْ ظِلًّا الْقَائِمِ ۑ وَقَالَ : يَهَذَا أَنْتَقِمُ لِهَذَا .

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب شہادت امام حسین علیہ السلام کا واقعہ پیش آیا تو ملائکہ نے گریہ کیا اور خدا کی بارگاہ میں عرض کی، تیرے برگزیدہ بندے حسین پر جو تیرے نبی کا بیٹا ہے یہ ظلم اس پر کیا جا رہا ہے خدا نے

قائم آل محمد کا پر تو انہیں دکھا کر کہا یہ ہے وہ جس کے ذریعے سے میں اس خونِ ناحق کا انتقام لوں گا۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيِّفِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : لَمَّا نَزَلَ النَّصْرُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ حَتَّى كَانَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ خِيزَ النَّصْرُ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ اللَّهِ .
۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَسٍ ، عَنْ أَبِيهِ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيِّ قَالَ : لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ ؑ أَرَادَ الْقَوْمُ أَنْ يُوْطِئُوهُ الْخَيْلَ ، فَقَالَتْ فِئْتَةٌ لِرِئَسٍ : يَا سَيِّدَتِي ! إِنَّ سَفِينَةَ كُسِرَ بِهِ فِي الْبَحْرِ فَخَرَجَ إِلَى جَزِيرَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَسَدٍ ، فَقَالَ : يَا أَبَا الْخَارِثِ أَنَا مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَهَمَّ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى وَقَفَهُ عَلَى الطَّرِيقِ وَالْأَسَدُ رَابِضٌ فِي فَاجِيَةٍ ، فَدَعَانِي أَمْعُضُ إِلَيْهِ وَأَعْلَمُهُ مَا هُمْ صَانِعُونَ غَدًا ، قَالَ : فَمَضَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ : يَا أَبَا الْخَارِثِ قَرِّعْ رَأْسَهُ ثُمَّ فَالَتْ : أَتَدْرِي مَا يُرِيدُونَ أَنْ يَفْعَلُوا غَدًا يَا أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ ؟ يُرِيدُونَ أَنْ يُوْطِئُوا الْخَيْلَ ظَهْرَهُ ، قَالَ : فَمَشَى حَتَّى وَصَعَ يَدَيْهِ عَلَى جَسَدِ الْحُسَيْنِ ؑ ، فَأَقْبَلَتِ الْخَيْلُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ قَالَتْ لَهُمْ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ - لَعَنَهُ اللَّهُ - : فِئْتَةٌ لَا تُكْبِرُوهَا إِنصَرَفُوا ، فَأَنْصَرَفُوا .

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب امام حسین کے لئے مدد ماہرین آسمان و زمین آئی تو ان کو اختیار دیا گیا۔ درمیان مدد اور لقا الہی کے پس حضرت نے لقا الہی کو اختیار کیا

راوی کہتا ہے کہ جب امام حسین شہید کر دیئے گئے تو اس توہم جفاکار نے حضرت کی لاش مبارک کو پامال سم اسپاں کرنا چاہا۔ جناب فقہ نے جناب زینب سے کہا۔ اے میری شہزادی میں نے سنا ہے کہ جب سفینہ غلام رسول کی کشتی ٹوٹ گئی تو وہ ایک جزیرہ میں پہنچا ناگاہ ایک شیر سامنے آیا۔ اس نے کہا اے ابو حارث میں غلام رسول اللہ ﷺ شیر نے آہستہ آواز کی۔ یہاں تک کہ سفینہ ایک راستہ پر کھڑا ہو گیا اور شیر ایک طرف کو چلا گیا اور سو گیا۔ فقہ نے جناب زینب سے کہا۔ اجازت دیجئے کہ میں اسے پکار کر بتاؤں کہ وہ کل کیا کرنے والے ہیں راوی کہتا ہے۔ فقہ نے خیمہ سے نکل کر میدان کا رخ کیا اور آواز دی۔ اے ابو حارث، شیر نکلا۔ فقہ نے خیمہ سے کہا۔ کیا تو جانتا ہے کہ کل یہ گروہ کیا ارادہ رکھتا ہے یہ ابو عبد اللہ حسین کی لاش کو پامال کرنا چاہتے ہیں اس نے یہ سن کر مقتل کی طرف رخ کیا اور اپنا ایک ہاتھ لاش حسین پر رکھ دیا۔ جب سوار پامال کے لئے بڑھے اور انھوں نے شیر کو دیکھا تو عمر سعد لعنہ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ ایک فتنہ ہے اس کے پاس نہ جاؤ اور لوٹ آؤ، پس وہ لوٹ گئے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ رُوَيْسٍ، عَنْ مَصْقَلَةَ الطَّحَّانِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ عليه السلام أَقَامَتِ امْرَأَتُهُ الْكَلْبِيَّةُ عَلَيْهِ مَائَتًا وَبَكَتْ وَبَكَتِ النِّسَاءُ وَالْحَدَمُ حَتَّى جَفَّتْ دُمُوعُهُنَّ وَذَهَبَتْ فَبَيْنَا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا رَأَتْ جَارِيَةً مِنْ جَوَارِيهَا تَبْكِي وَدُمُوعُهَا تَسِيلُ قَدَعَتْهَا فَقَالَتْ لَهَا: مَا لِكَ أَنْتِ مِنْ بَيْنِنَا تَسِيلُ دُمُوعُكَ؟ قَالَتْ: إِنِّي لَمَّا أَصَابَنِي الْجُحْدُ شَرِبْتُ شَرِبَةً سَوِيْقٍ، قَالَ: فَأَمَرْتُ بِالطَّعَامِ وَالْأَسْوَقَةِ فَأَكَلْتُ وَشَرِبْتُ وَأَطْعَمْتُ وَسَقَتُ وَقَالَتْ: إِنَّمَا تُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ تَقْفُوَنِي عَلَى الْبُكَاءِ عَلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام. قَالَ: وَأَهْدِي إِلَى الْكَلْبِيَّةِ جُوزًا لِنَسْتَعِينَ بِهَا عَلَى مَا تَمُّ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَلَمَّا رَأَتْ الْجُوزَ قَالَتْ: مَا هَذِهِ؟ قَالُوا هَذِهِ أَهْذَاهَا فَلَا تُسْتَعِينُ بِهَا عَلَى مَا تَمُّ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَقَالَتْ: لَسْنَا فِي عُرْسٍ، فَمَا تَصْنَعُ بِهَا ثُمَّ أَمَرَتْ بِهِنَّ فَأَخْرَجْنَ مِنَ الدَّارِ فَلَمَّا أَخْرَجْنَ مِنَ الدَّارِ لَمْ يُحَسَّ لَهَا حِسٌّ كَأَنَّمَا طَرَنَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَرْكَبْنَهَا بَعْدَ خُرُوجِهِنَّ مِنَ الدَّارِ أَثَرٌ

۸۔ راوی کہتا ہے کہ بعد شہادت امام حسین علیہ السلام آپ کی بی بی (رباب) جو بی بی کلب سے تھیں مصروف ماتم ہوئیں وہ اور دوسری بیبیاں اور کنیزیں اتار دیں کہ آنکھوں کے آنسو خشک ہو گئے اور رونا باقی نہ رہا۔ ایک کنیز کو دیکھا کہ اس کے آنسو جاری ہیں اس کو ہلا کر کہا کہ یہ کیا بات ہے کہ تیرے آنسو جاری ہیں اس نے کہا کہ جب مجھے زیادہ تعب محسوس ہوئی تو میں نے ستو کا شربت پی لیا۔ امام نے فرمایا کہ ان بی بی نے حکم دیا طعام کا اور ستوپینے کا۔ پس سب نے سیر ہو کر کھایا پیا۔ فرمایا یہ میں نے اس لیے کیا ہے تاکہ بدن میں حسین پر گریہ کرنے کی قوت رہے حضرت نے فرمایا کسی نے ان بی بی کے پاس چند طائر بھیجے۔ پوچھایہ کیسے ہیں، کسی نے کہا یہ فلاں شفع نے تحفہ بھیجا ہے تاکہ انھیں کھا کر جسم میں جان آئے اور حسین علیہ السلام پر گریہ کرنے میں مدد ملے۔ انھوں نے کہا میرے گھر شادی نہیں ہے کہ تحفے آئیں۔ ان کا کیا کروں پھر حکم دیا کہ ان کو چھوڑ دو۔ وہ پرندے گھر سے نکل گئے اور پھر کسی کو پتہ نہ چلا کہ وہ مابین آسمان و زمین کہاں غائب ہو گئے۔ گھر میں بھی ان کا کوئی اثر باقی نہ رہا۔

ایک سو پندرہواں باب

ذکر مولد علی بن الحسین علیہ السلام

(باب ۱۱۵)

مَوْلِدِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

وُلِدَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَثَلَاثِينَ وَ قُبِضَ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَ سِتِّينَ وَلَهُ سِتْعٌ وَخَمْسُونَ سَنَةً. وَ أُمُّهُ سَلَامَةُ بِنْتُ يَزْدَجَرْدَ بْنِ شَهْرِيَارَ بْنِ شِيرُوَيْهَ بْنِ كِسْرَى أَبِرْ وَ يَزْدَجَرْدَ كَانَ يَزْدَجَرْدَ آخِرَ مُلُوكِ الْعَرَبِ.

۱ - الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَسَنِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ جَمِيعًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ نَصْرِ بْنِ مُزَاهِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا أُقْبِلَتْ بِنْتُ يَزْدَجَرْدَ عَلَى عَمَرٍ أَشْرَفَ لَهَا عَذَارَى الْمَدِينَةِ وَأَشْرَقَ الْمَسْجِدُ بِضَوْئِهَا لَمَّا دَخَلَتْهُ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا عَمَرٌ غَطَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ: أَفْ يَبْرُوجُ بَاذَا هُرْمُزُ فَقَالَ عَمَرُ: أَتَشْتَمِينِي هُنَا وَهَمَّ بِهَا، فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: لَيْسَ ذَلِكَ لَكَ، خَيْرُهَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَحْسِنُهَا بِقَبِيلِهِ، فَخَيْرُهَا فَبَجَاعَتْ حَتَّى وَضَعَتْ يَدَهَا عَلَى رَأْسِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَقَالَ لَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ: مَا اسْمُكَ؟ فَقَالَتْ: جَبَانُ شَاه، فَقَالَ لَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: بَلْ شَهْرَبَانُوِيَّةُ، ثُمَّ قَالَ لِلْحُسَيْنِ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ لَيْلَتَكَ لَكَ مِنْهَا خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ، قَوْلَكَتْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام وَكَانَ يُقَالُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام: ابْنُ الْخَيْرَيْنِ، فَخَيْرَةُ اللَّهِ مِنَ الْعَرَبِ هَاشِمٌ وَمِنَ الْعَجَمِ فَارِسٌ. وَرَوَى أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدَ الدُّثَلِيَّ قَالَ فِيهِ:

وَإِنَّ عَلَامًا بَيْنَ كِسْرَى وَهَاشِمٍ
لَا كَرَمَ مَنْ نَبِطَتْ عَلَيْهِ السَّمَائِمُ.

حضرت علی بن الحسین علیہ السلام ۳۸ء میں پیدا ہوئے اور آپ کی وفات ۹۵ء میں بعمر ۵۷ سال ہوئی۔ ان کی والدہ کا نام سلامہ (زیادہ مشہور شہر بانو ہے مکن ہے کہ یہ نام اسلامی ہو) بنت یزدجرد بن شہریار بن شیرویہ بن کسری تھا اور یزدجرد ایران کا آخری بادشاہ تھا۔

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ بنت یزدجرد حضرت عمر کے پاس آئیں تو مدینہ کی باکرہ لڑکیاں ان کا حسن و جمال دیکھنے والے بام آئیں جب مسجد میں داخل ہوئیں تو چہرے کی تابندگی سے مسجد روشن ہو گئی۔ عمر نے جب ان کی طرف دیکھا تو انھوں نے اپنا چہرہ چھپایا اور کہا۔ بڑا ابو ہریرہ کا کہ اس کی سوئے تدبیر سے یہ روز بد نصیب ہوا۔ حضرت عمر نے کہا۔ کیا تو مجھے گالی دیتی ہے کہ میرے دیکھنے کو روز بد کہا اور ان کی اذیت کا ارادہ کیا۔ امیر المؤمنین نے کہا۔ ایسا نہیں ہے۔ اس کو اختیار دو کہ وہ مسلمانوں میں سے کسی کو اپنے لئے اختیار کرے۔ اس کے حصہ قیمت میں اس کو سمجھ لیا۔ جب اختیار دیا گیا تو وہ لوگوں کو دیکھتی ہوئی چلیں اور امام حسین کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ امیر المؤمنین نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے کہا جہاں شاہ، حضرت نے فرمایا۔ نہیں بلکہ شہر بانو، پھر امام حسین سے فرمایا۔ اے ابو عبد اللہ تمہارا ایک بیٹا اس کے بطن سے پیدا ہو گا جو اہل زمین میں سب سے بہتر ہو گا چنانچہ علی ابن الحسین پیدا ہوئے پس وہ بہترین عرب ہاشمی ہونے کی وجہ سے اور بہترین عجم تھے ایرانی ہونے کی وجہ سے، اباؤ الشؤد والد الخوئے کہتے ہیں۔ وہ ترجمہ۔ وہ ایسے لڑکے ہیں جن کا تعلق کسریٰ اور ششم دونوں سے ہے جن بچوں کے گلے میں تعویذ ڈالے جاتے ہیں ان میں وہ سب سے بہتر ہیں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: كَانَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام نَاقَةٌ، حَجَّ عَلَيْهَا اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِينَ حَجَّةً، مَا قَرَعَهَا قَرَعَةً قَطُّ، قَالَ: فَجَاءَتْ بَعْدَ مَوْتِهِ وَمَا شَعَرَ نَابِهَا إِلَّا وَقَدْ جَاءَتْ بِي بَعْضُ خَدَمِنَا أَوْ بَعْضُ الْمَوَالِي فَقَالَ: إِنَّ النَّاقَةَ قَدْ خَرَجَتْ فَأَتَتْ قَبْرَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَأَنْبَرَ كَثَّ عَلَيْهِ، فَذَلَّكَتْ بِحِرَانِهَا الْقَبْرَ وَهِيَ تَرْغُو، فَقُلْتُ: أَذَرِ كَوْهَا أَدِرِ كَوْهَا وَجِئْتُ وَبِي بِهَا قَبْلَ أَنْ يَسْلَمُوا بِهَا أَوْ يَرَوْهَا، قَالَ: وَمَا كَانَتْ رَأَتْ الْقَبْرَ قَطُّ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ علی ابن الحسین کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان کیا کہ ان کا ایک ناقہ تھا جس پر آپ نے بائیس حج کئے تھے اور کبھی اس کو بھول کر کوڑا نہ مارا تھا۔ حضرت کی موت کے بعد ہیں اس کا پتہ نہ چلا کہ کہاں چلا گیا۔ ایک نوکر نے غردی کہ ناقہ گھر سے نکل کر علی بن الحسین کی قبر پر پہنچا اور دونوں گھٹنے قبر پر رکھ کر اپنی گردن قبر پر ملنے لگا اور وہ دردناک آوازیں نکال رہا تھا۔ میں نے نوکروں سے کہا جاؤ اس کو میرے پاس لے آؤ قبل اس کے کہ مخالفوں کو اس کی اطلاع ہو یا وہ اس کو دیکھیں، یہ بھی فرمایا کہ اس نے قبر کو اس سے پہلے نہیں دیکھا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَحْتَرِيِّ، عَنْ ذَكْرِيَّةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا مَاتَ أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام جَاءَتْ نَاقَةٌ لَهُ مِنْ

الرَّغِي حَتَّى صَرَبَتْ بِجِرَانِهَا عَلَى الْقَبْرِ وَتَمَرَّغَتْ عَلَيْهِ ، فَأَمَرْتُ بِهَا قُرْدَتٌ إِلَى مَرَاغَا وَإِنْ أَبِي عليه السلام كَانَ يَجِجُ عَلَيْهَا وَيَعْنَمُرُ وَلَمْ يَقْرَعَهَا قَرَعَةً فَطُ .
ابْنُ بَابُوئِي .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب میرے والد علی بن الحسین نے انتقال فرمایا تو ان کا ناقہ چراگاہ سے آیا اور اپنی گردن قبر پر رکھی اور دیر تک اسے قبر پر گڑا رہا۔ میں حکم دیا کہ اسے چراگاہ واپس لے جاؤ اور میرے والد اسی پر سوار ہو کر حج و عمرہ بجالاتے تھے اور اس کو آپ نے کبھی کوڑا نہیں مارا۔ یہ حدیث الصدوق ابن بابویہ بھی نے نقل کی ہے۔

۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عِمَادَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَمَّا كَانَ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي وَعِدَ فِيهَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَالَ لِمُحَمَّدٍ عليه السلام : يَا بُنَيَّ ابْغِي وَضُوءًا قَالَ : فَعُمْتُ فِحْنَتُهُ بِوَضُوءٍ ، قَالَ : لَا ابْغِي هَذَا فَإِنَّ فِيهِ شَيْئًا مَيْتًا ، قَالَ فَخَرَجْتُ فِحْنَتُ بِالْمُصْبَاحِ فَإِذَا فِيهِ فَارَةٌ مَيْتَةٌ فِحْنَتُهُ بِوَضُوءٍ غَيْرِهِ ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ هَذِهِ اللَّيْلَةُ الَّتِي وَعِدْتُهَا ، فَأَوْصِي بِنَاقَتِهِ أَنْ يُحْطَرَّ لَهَا حِطَارٌ وَأَنْ يُقَامَ لَهَا عُلْفٌ ، فَجَعَلْتُ فِيهِ . قَالَ : فَلَمْ تَلْبَثْ أَنْ خَرَجْتَ حَتَّى أَتَيْتَ الْقَبْرَ فَصَرَبْتَ بِجِرَانِهَا وَرَغْتَ وَهَمَلْتَ عَيْنَاهَا ، فَأَتَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ فَقِيلَ لَهُ ، إِنَّ النَّاقَةَ قَدْ خَرَجَتْ فَأَتَاهَا فَقَالَ : صَ لَ الْآنَ قَوْمِي بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ ، فَلَمْ تَقْعَلْ . فَقَالَ : وَإِنْ كَانَ لِيَخْرُجَ عَلَيْهَا إِلَى مَكَّةَ فَيُعَلِّقَ السَّوْطَ عَلَى الرَّحْلِ فَمَا يَقْرَعُهَا حَتَّى يَدْخُلَ الْمَدِينَةَ . قَالَ : وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام يَخْرُجُ فِي اللَّيْلَةِ الظُّلْمَاءِ فَيَحْمِلُ الْجِرَابَ فِيهِ الصُّرُومَ الدَّنَائِرَ وَالذَّاهِمَ حَتَّى يَأْتِيَ بَابًا بَابًا ، فَيَقْرَعُهُ ثُمَّ يُنْبِلُ مَنْ يَخْرُجُ إِلَيْهِ ، فَلَمَّا مَاتَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَقَدُوا ذَلِكَ ، فَعَلِمُوا أَنَّ عَلِيًّا عليه السلام كَانَ يَفْعَلُهُ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب وہ رات آئی جس میں امام زین العابدین علیہ السلام کا انتقال ہونے والا تھا تو آپ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے فرمایا، بیٹا میں وضو کرنا چاہتا ہوں۔ امام نے فرمایا کہ میں وضو کرنے پانی لایا۔ فرمایا یہ درکار نہیں اس میں کوئی شے مردہ ہے۔ میں چراغ لایا تو دیکھا کہ ظون میں ایک مردہ چوہا ہے میں نے اور پانی لا کر دیا۔ حضرت نے فرمایا۔ بیٹا یہ میرے انتقال کی رات ہے اس کے بعد اپنے ناقہ کے متعلق وصیت کی کہ اسے اچھی طرح رکھنا اور اس کے کھلانے کا لحاظ رہے میں نے ناقہ کو ایک احاطہ کے اندر کر دیا جب حضرت کا انتقال ہو گیا تو بہت جلد احاطہ سے نکل گیا اور قبر پر پہنچ کر اپنی گردن اس پر رکھ دی اور گڑا دیا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو

تھے امام محمد باقر کو شہر دی گئی کہ ناکہ کہیں چلا گیا آپ اس کے پاس آئے اور فرمایا صبر کر اللہ تجھے جزا دے۔ پھر اس نے ایسا نہ کیا۔

فرمایا جب حضرت مکہ کو جاتے تھے تو کوڑا سواری پر رکھ لیتے تھے لیکن مدینہ کی واپسی تک ناکہ کو کوڑے سے مارتے نہ تھے اور امام نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت علی بن الحسین اندھیری راتوں میں ایک تھیلے لے کر نکلتے جس میں درہم و دینار ہوتے ایک ایک دروازہ پر جلتے مسے کٹ کھٹاتے جو آتا اسے عطا فرماتے۔ جب حضرت کا انتقال ہوا تب لوگوں کو پتہ چلا کہ وہ راتوں کو کٹنے آنے علی بن الحسین تھے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّلْتِ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي سَيْدٍ ، الْبَلَّاسِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ أَغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ فَتَحَ عَيْنَيْهِ وَقَرَأَ إِذَا وَقَعَتِ الْوَأَقِمَةُ وَإِنَّا فَتَحْنَاكَ وَ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَّقَنَا وَعَدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَّبِعُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ، فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ، ثُمَّ قُبِضَ مِنْ سَاعَتِهِ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا .

۵۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا میں نے سنا ہے کہ جب حضرت علی بن الحسین کے مرنے کا وقت تو آپ پر بے ہوشی طاری ہوئی پھر جب غش سے افاقہ ہوا تو آپ نے سورہ واقعہ اور سورہ انعام کی تلاوت کی اور فرمایا حمد ہے اس خدا کی جس نے اپنے وعدے کو ہمارے ساتھ پورا کیا اور ہم کو روئے زمین کا وارث بنایا اور جہاں ہم نے چاہا جنت میں جگہ دی اس کے بعد ہی حضرت کی روح قبض ہو گئی اور پھر کچھ کہہ نہ سکے۔

۶۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحَمِيرِيُّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَّارَ ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ مَهْزِيَّارَ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيَّانٍ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُبِضَ عَلِيٌّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَ خَمْسِينَ سَنَةً ، فِي عَامِ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ ، عَاشَ بَعْدَ الْحُسَيْنِ خَمْسًا وَ ثَلَاثِينَ سَنَةً .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا انتقال ۵۷ سال کی عمر میں ہوا۔ ۹۵ھ میں امام حسین علیہ السلام کے بعد ۳۵ سال زندہ رہے۔

ایک سو سو لہواں باب

ذکر مولد امام محمد باقر علیہ السلام

۱۱۶) (باب ۱۱۶)

مَوْلِدِ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ (ع)

وُلِدَ أَبُو جَعْفَرٍ ۱۱۶ سَنَةَ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ وَفِي سَنَةِ أَرْبَعِ عَشْرَةٍ وَمِائَةٍ وَلَمْ يَسْبِقْ وَخَمْسُونَ سَنَةً. وَدُفِنَ بِالْبُقَيْعِ بِالْمَدِينَةِ فِي الْقَبْرِ الَّذِي دُفِنَ فِيهِ أَبُوهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ۱۱۶ وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بِنْتُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَعَلَى ذُرِّيَّتِهِمُ الْهَادِيَةُ. ۱- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِي السَّبَّاحِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ۱۱۶ قَالَ: كَانَتْ أُمِّي فَاعِدَةً عِنْدَ جَدِّهِ فَتَصَدَّقَ الْجَدَّارُ وَسَمِعَ نَهْدَةً شَدِيدَةً، فَقَالَتْ بِيَدِيهَا: لَا وَحَقَّ الْمُصْطَفَى مَا أَدْنَى اللَّهُ لَكَ فِي السُّقُوطِ قَبِيٍّ مُعْلَمًا فِي الْحَوْ حَتَّى جَازَتْهُ فَتَصَدَّقَ أَبِي عَنْهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، قَالَ أَبُو السَّبَّاحِ: وَذَكَرَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ۱۱۶ جَدَّتَهُ أُمُّ أَبِيهِ يَوْمًا فَقَالَ: كَانَتْ صِدِّيقَةً، لَمْ تُدْرِكْ فِي آلِ الْحَسَنِ ۱۱۶ امْرَأَةً مِثْلَهَا. مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ وَمِثْلُهُ.

امام محمد باقر علیہ السلام ۵۷ھ میں پیدا ہوئے اور وفات پائی ۱۱۶ھ میں ۵۷ سال کی عمر میں اور مدینہ میں جنت البقیع کے اندر اس جگہ کے پاس جہاں آپ کے باپ علی ابن الحسین سے دفن ہوئے ان کی والدہ ام عبد اللہ بنت امام حسن ابن علی بن ابی طالب تھیں ان سب پر سلام اور ان کی ذریت پر بھی۔

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میری والدہ دیوار کے نیچے بیٹھی تھیں کہ ناگاہ دیوار شکن ہوئی اس کی آواز ہم نے سنی انھوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا قسم ہے حق محمد مصطفیٰ کی نہیں اجازت دی تجھے اللہ نے گرنے کی۔ پس وہ فضا میں معلق ہو کر رہ گئی یہاں تک کہ آپ وہاں سے ہٹ گئیں۔ میرے والد نے ایک سو دینار ان کے بچ جانے پر پر تصدق کئے اور ابو صباح سے مروی ہے کہ امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ان کی داری ران کے باپ کی ملن صدیقہ تھیں اولاد امام حسن میں اور کوئی عورت ان کی مثل نہیں ہوئی۔ محمد ابن الحسن نے عبد اللہ بن احمد سے اس طرح کی روایت کی ہے۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ آخِرَ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ رَجُلًا مُنْقَطِعًا إِلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَكَانَ يَقْعُدُ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ وَهُوَ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ وَكَانَ يُنَادِي يَا بَاقِرَ الْعِلْمِ ، يَا بَاقِرَ الْعِلْمِ ، فَكَانَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَقُولُونَ : جَابِرٌ يَهْجُرُ ، فَكَانَ يَقُولُ : دَوَّالَهُ مَا أَهْجُرُ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنَّكَ سَتَذْكُرُ رَجُلًا مِنْنِي اسْمُهُ إِسْمَاعِيلُ وَسَمَائِلُهُ شَمَائِلِي ، يَبْقُرُ الْعِلْمَ بَقْرًا ، وَذَاكَ الَّذِي دَعَانِي إِلَى مَا أَقُولُ ، قَالَ : فَبَيْنَا جَابِرٌ يَتَرَدَّدُ ذَاتَ يَوْمٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ إِذْ مَرَّ بِطَرِيقٍ فِي ذَاكَ الطَّرِيقِ كُتَابٌ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ قَالَ : يَا غُلَامُ أَقْبِلْ ثُمَّ قَالَ لَهُ : أَذِيرُ قَادِرٌ ثُمَّ قَالَ : شَمَائِلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، يَا غُلَامُ مَا اسْمُكَ ؟ قَالَ : اسْمِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ يَقْبِلُ رَأْسَهُ وَ يَقُولُ : يَا بِي أَنْتَ وَأُمِّي أَبُوكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُبْرِئُكَ السَّلَامُ وَيَقُولُ ذَلِكَ ، قَالَ : فَرَجَعَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ دُغْرٌ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ ، فَقَالَ لَهُ : يَا بُنَيَّ وَقَدْ قَلَمَلَا جَابِرٌ قَالَ : نَعَمْ قَالَ : الْزِمْ بَيْتَكَ يَا بُنَيَّ ، فَكَانَ جَابِرٌ يَأْتِيهِ طَرَفِي السَّهَارِ وَكَانَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَقُولُونَ : وَاعَجَبَا لِجَابِرٍ يَأْتِي هَذَا الْغُلَامَ طَرَفِي السَّهَارِ وَهُوَ آخِرُ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ مَضَى عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ يَأْتِيهِ عَلَى وَجْهِ الْكَرَامَةِ لِصُحْبَتِهِ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : فَجَلَسَ يُحَدِّثُهُمْ عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ، فَقَالَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ : مَا رَأَيْنَا أَحَدًا أَجْرًا مِنْ هَذَا ، فَلَمَّا رَأَى مَا يَقُولُونَ حَدَّثَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ : مَا رَأَيْنَا أَحَدًا قَطُّ أَكْذَبَ مِنْ هَذَا يُحَدِّثُنَا عَمَّنْ لَمْ يَرَهُ ، فَلَمَّا رَأَى مَا يَقُولُونَ ، حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ : فَصَدَّقُوهُ وَكَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَأْتِيهِ فَيَتَعَلَّمُ مِنْهُ .

۲ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جابر انصاری اصحاب رسول میں سب سے آخر تھے سوائے ہم اہل بیت کے سب سے قطع تعلق کیے ہوئے تھے مسجد رسول میں بیٹھے رہتے تھے بے تحت الحک کا سیاہ عمامہ باندھے ہوئے اور بار بار کہتے تھے۔ یا باقر العلم یا باقر العلم (اے علم کے شگاف کرنے والے) اہل مدینہ یہ سس کر کہتے تھے جابر دیوانے ہو گئے ہیں، بکو اس کیا کرتے ہیں۔ وہ کہتے تھے خدا کی قسم میں بکو اس نہیں کرتا۔

بلکہ میں نے رسول اللہ کو کہتے سنا ہے کہ اسے جابر تم ایک شخص سے ملاقات کرو گے جس کا نام میرا نام ہوگا جس کے

خصائل میرے سے خصائل ہوں گے وہ علم کے سرچشموں کو شگافتہ کرے گا یہ ہے وہ بات جس نے مجھے محبوب کیا ہے۔ ان الفاظ کے کہنے پر، ایک دن جابر مدینہ کی ایک راہ سے گزرے جہاں ایک مکتب تھی اور امام محمد باقر علیہ السلام اس میں بیٹھے تھے جابر نے ان کو دیکھا تو کہنے لگے اے لڑکے ذرا آگے آنا وہ آگئے، پھر کہا ذرا پیچھے پھرتا پھروہ بیٹے جابر نے کہا واللہ یہ تو رسول اللہ ہی کے سے شمائیں ہیں اے لڑکے تمہارا نام کیا ہے فرمایا میرا نام ہے محمد بن علی بن الحسین سے یہ سن کر جابر نے سر امام پر بوسہ دیا اور کہنے لگے۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ کے باپ رسول اللہ نے آپ کو سلام کہا ہے اور ایسا ایسا کہا ہے۔ یہ سن کر امام محمد باقر علیہ السلام اپنے گھر آئے۔ در آنحالیکہ اضطراب لاحق تھا اور یہ واقعات اپنے والد ماجد کو سنایا۔ انھوں نے فرمایا بیٹا کیا جابر نے ایسا کہا ہے۔ فرمایا، ہاں۔ اے فرزند اپنے گھر میں رہا کرو۔ جابر آپ کے پاس برابر مسیح و شام آیا کرتے تھے۔ اہل مدینہ کہا کرتے تھے کس قدر تعجب کی بات ہے کہ جابر اتنے بزرگ اور آخری صحابی رسول ہو کر اس لڑکے کے پاس آتے ہیں کچھ دن بعد جب حضرت علی بن الحسین کا انتقال ہو گیا تو امام محمد باقر علیہ السلام اس عظمت کی بنا پر جو جابر کو بنا بر صحبت رسول حاصل تھی جابر کے پاس آنے لگے ایک روز آپ جابر کے پاس بیٹھے خدا کے بارے میں کچھ بیان فرما رہے تھے کہ اہل مدینہ کہنے لگے کہ ہم نے اس شخص سے زیادہ جری نہیں دیکھا کہ بے واسطہ رسول بیان کر رہا ہے جب حضرت نے یہ سنا تو یہ فرمایا رسول اللہ نے ایسا فرمایا ہے انھوں نے کہا کتنا جھوٹا ہے یہ شخص کہ رسول کو دیکھا نہیں تھا اور بے واسطہ ان سے حدیث بیان کرتا ہے جب یہ سنا تو آپ نے جابر کے حوالے سے بیان کیا۔ تب انھوں نے تصدیق کی جابر حضرت کے پاس آتے تھے اور تفصیل علم کرتے تھے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُنْشَى الْحَضَائِقِ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ: أَنْتُمْ وَرَثَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: رَسُولُ اللَّهِ وَارِثُ الْأَنْبِيَاءِ عَلِمَ كُلُّمَا عَلِمُوا؟ قَالَ لِي: نَعَمْ، قُلْتُ: فَأَنْتُمْ تَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ تُحْيُوا الْمَوْتَى وَتَبْرِؤُوا الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ؟ قَالَ: نَعَمْ بِإِذْنِ اللَّهِ، ثُمَّ قَالَ لِي: اذْنُ مِثِّي يَا أَبَا نَجِيٍّ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَمَسَحَ عَلَيَّ وَجْهِي وَعَلَى عَيْنِي فَأَبْصَرْتُ الشَّمْسَ وَالسَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَالْبُيُوتَ وَكُلَّ شَيْءٍ فِي الْبَلَدِ، ثُمَّ قَالَ لِي: أَتُحِبُّ أَنْ تَكُونَ هَكَذَا وَلَكَ مَا لِلنَّاسِ وَ عَلَيْكَ مَا عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ تَعُودَ كَمَا كُنْتَ وَلَكَ الْجَنَّةُ خَالِصًا؟ قُلْتُ: أَعُودُ كَمَا كُنْتُ، فَمَسَحَ عَلَيَّ عَيْنِي فَعُدْتُ كَمَا كُنْتُ، قَالَ: فَحَدَّثْتُ ابْنَ أَبِي عَمِيرٍ بِهَذَا، فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ هَذَا حَقٌّ كَمَا أَنَّ السَّهَادَةَ حَقٌّ.

۳۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ وارث رسول اللہ ہیں؟

فرمایا ہاں، میں نے کہا رسول اللہ وارث انبیاء تھے اور وہ سب جانتے تھے۔ فرمایا ہاں میں نے کہا کیا آپ اس پر فتاویٰ کرتے ہیں کہ مردوں کو زندہ کریں اور اندھوں اور مبرصوں کو اچھا کر دیں، فرمایا ہاں اللہ کے اذن سے، اے ابومحمد (کنیت ابوبصیر) تم میرے

قریب آؤ، جب میں قریب ہوا تو حضرت نے میرے چہرہ اور میری آنکھوں پر اپنا ہاتھ پھیرا میں نے سورج آسمان وزمین، مکانات اور شہر کی ہر چیز کو دیکھا۔ حضرت نے فرمایا۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ایسے ہی رہو اور روز قیامت تمہارے لیے بھی ویسی صورت ہو جو عام لوگوں کے لیے نفع و نقصان کی ہوگی یا یہ کہ اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ جاؤ اور جنت تمہارے لئے مخصوص ہو جائے میں نے کہا میں اپنی پہلی ہی حالت کی طرف لوٹنا چاہتا ہوں۔ حضرت نے میری آنکھوں پر ہاتھ پھیرا اور میں جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا۔ میں نے یہ واقعہ ابن ابی عمیر سے بیان کیا۔ انھوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ امر اسی طرح حق ہے جیسے دن کا وجود حق ہے۔

۴۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حَمِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: كُنْتُ عِنْدَهُ يَوْمًا إِذْ وَقَعَ رَوْحُ وَرْشَانَ عَلَى الْحَائِطِ وَهَذَا هَدْيُهُمَا فَرَدَّ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام عَلَيْهِمَا كَلَامَهُمَا سَاعَةً، ثُمَّ نَهَضَا، فَلَمَّا ظَارَا عَلَى الْحَائِطِ هَذَا الذِّكْرُ عَلَى الْأَنْثَى سَاعَةً، ثُمَّ نَهَضَا فَقُلْتُ: جُعِلْتُ قَدَاكَ مَا هَذَا الطَّيْرُ؟ قَالَ: يَا ابْنَ مُسْلِمٍ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللَّهُ مِنْ طَيْرٍ أَوْ بَهِيمَةٍ أَوْ شَيْءٍ فِيهِ رَوْحٌ فَهُوَ أَسْمَعُ لَنَا وَأَطْوَعُ مِنْ ابْنِ آدَمَ إِنَّ هَذَا الْوَرْشَانَ طَرَفٌ بِأَمْرٍ آتٍ فَخَلَقْتُ لَهُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَتْ: تَرْضَانِ مَحْمَدَ بْنَ عَلِيٍّ، قَرَضِنَا بِهِ فَاخْبَرْتُهُ أَنَّهُ لَهَا ظَلَمٌ فَصَدَّ قَبَا.

۴۔ راوی محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں ایک دن امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ قمریوں کا ایک جوڑا دیوار پر آکر بیٹھا اور دونوں نے گفتگو کی، امام محمد باقر علیہ السلام پھر ان کی باتوں کا جواب دیتے رہے وہ اٹھے اور دیوار پر پھر بیٹھے اور کرنے مادہ سے کچھ کہا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں ان طائروں کا کیا معاملہ ہے فرمایا اے ابن مسلم ہر وہ چیز جو خدا نے پیدا کی ہے۔ پرندے ہوں یا چوپائے یا ہر وہ چیز جس میں جان ہے وہ ہماری بات کے زیادہ سننے والے اور بنی آدم سے زیادہ اطاعت کرنے والے ہیں۔

اس نثری نے بدگمانی کی اپنی مادہ کے متعلق (کہ وہ کسی دوسرے سے جفت ہوئی ہے) اس نے حلف سے کہا کہ ایسا نہیں کیا اور وہ دونوں اس پر راضی ہوئے کہ محمد بن علی سے فیصلہ کرایا جائے۔ وہ میرے پاس آئے۔ میں نے دونوں کو بتایا کہ نرنے مادہ پر ظلم کیا ہے پس نرنے اس کی تصدیق کی کہ مادہ کا بیان صحیح ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ بْنِ أَشْبَاطٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَمْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: لَمَّا حَمَلَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِلَى الشَّامِ إِلَى هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ وَصَارَ بَابُهُ قَالَ لَا صُحَابَهُ وَمَنْ كَانَ بِحَضْرَتِهِ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ: إِذَا رَأَيْتُمُونِي قَدْ وَبَّخْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ثُمَّ رَأَيْتُمُونِي

قَدْ سَكَتَ فَلْيَقِمْ عَلَيْهِ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ فَلْيُؤَيِّدْهُ ثُمَّ أَمَرَ أَنْ يُؤَدَّنَ لَهُ ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ بِيَدِهِ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَعَمَّيْهِمْ جَمِيعًا بِالسَّلَامِ ثُمَّ جَلَسَ فَارَادَ هِشَامُ عَلَيْهِ حَقًّا بِمُرُورِهِ السَّلَامَ عَلَيْهِ بِالْخِلَافَةِ وَجُلُوسِهِ بَعْدَ إِدْنِ ، فَأَقْبَلَ يُؤَيِّدْهُ وَيَقُولُ فِيمَا يَقُولُ لَهُ : يَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ قَدْ شَقَّ عَصَا الْمُسْلِمِينَ وَدَعَا إِلَى نَفْسِهِ وَرَعَمَ أَنْتَهُ الْإِمَامُ سَمَاءً وَفَلَّةً عِلْمٌ ، وَوَبَّحَهُ بِمَا أَرَادَ أَنْ يُؤَيِّدْهُ ، فَلَمَّا سَكَتَ أَقْبَلَ عَلَيْهِ الْقَوْمُ رَجُلٌ بَعْدَ رَجُلٍ يُؤَيِّدْهُ حَتَّى انْقَضَى آخِرُهُمْ ، فَلَمَّا سَكَتَ الْقَوْمُ نَهَضَ عليه السلام قَائِمًا ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ أَيْنَ تَذْهَبُونَ وَأَيْنَ تَرَادِبُكُمْ ، إِنَّا هَدَى اللَّهُ أَوْلَكُمْ وَبِنَايَحْتُمْ آخِرَكُمْ ، فَإِنْ يَكُنْ لَكُمْ مُلْكٌ مُعْجَلٌ فَإِنَّ لَنَا مُلْكًا مُؤَجَّلًا وَلَيْسَ بَعْدَ مُلْكِنَا مُلْكٌ لِأَنَا أَهْلُ الْعَاقِبَةِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ» فَأَمَرَ بِهِ إِلَى الْحَبْسِ فَلَمَّا صَارَ إِلَى الْحَبْسِ تَكَلَّمَ فَلَمْ يَبْقَ فِي الْحَبْسِ رَجُلٌ إِلَّا تَرَشَّدَ وَحَنَ إِلَيْهِ ، فَجَاءَ صَاحِبُ الْحَبْسِ إِلَى هِشَامٍ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي خَائِفٌ عَلَيْكَ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ أَنْ يَحُولُوا أَيْتَنَكَ وَبَيْنَ مَجْلِسِكَ هَذَا ، ثُمَّ أَخْبَرَهُ بِخَبَرِهِ ، فَأَمَرَ بِهِ فَحُمِلَ عَلَى الْبَرِيدِ هُوَ وَأَصْحَابُهُ لِيُرَدُّوا إِلَى الْمَدِينَةِ وَأَمَرَ أَنْ لَا يُخْرَجَ لَهُمُ الْأَسْوَاقُ وَخَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَسَارُوا ثَلَاثًا لَا يَجِدُونَ طَعَامًا وَلَا شَرَابًا حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى مَدِينَةٍ ، فَأَغْلَقَ بَابَ الْمَدِينَةِ دُونَهُمْ فَشَكَأَ أَصْحَابُهُ الْجُوعَ وَالْعَطَشَ قَالَ : فَصَدَّ جَبَلًا يُشْرِفُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ : يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا أَنَا بَقِيَّةُ اللَّهِ ، يَقُولُ اللَّهُ : «بَقِيَّةُ اللَّهِ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ» وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ قَالَ : وَكَانَ فِيهِمْ شَيْخٌ كَبِيرٌ فَأَتَاهُمْ فَقَالَ لَهُمْ : يَا قَوْمَ هَذِهِ دَعْوَةُ شُعَيْبِ النَّبِيِّ وَاللَّهِ لَئِنْ لَمْ تُخْرِجُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ بِالْأَسْوَاقِ لَتَوْجِدَنَّ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ فَصَدَّقُونِي فِي هَذِهِ الْمَرَّةِ وَأَطِيعُونِي ، وَكَذَّبُونِي فِيمَا تَسْتَأْتِفُونَ فَإِنِّي لَكُمْ نَاصِحٌ ، قَالَ فَبَادَرُوا فَأَخْرَجُوا إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَأَصْحَابِهِ بِالْأَسْوَاقِ ، فَبَلَغَ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ خَبَرَ الشَّيْخِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَحَمَلَهُ فَلَمْ يُدْرَ مَا صَنَعَ بِهِ

۵- ابو بکر خضریٰ سے روایت ہے کہ جب امام محمد باقر علیہ السلام کو ہشام بن عبد الملک نے شام میں بلایا اور

آپ اس کے محل کے دروازے پر پہنچے تو اس نے اپنے اصحاب اور حاضرین سے کہا جو بنی اُمیہ میں سے تھے جب میں محمد بن علی سے سرزنش کر چکوں تو تم میں سے ہر ایک آگے بڑھ کر سرزنش کرے پھر حکم دیا کہ ان کو اندر آنے کی اجازت دو، جب حضرت آئے تو اپنے ہاتھ اٹھا کر فرمایا۔ السلام علیکم، اس سلام میں ان سب کو شریک کیا اور آپ ایک

جگہ بیٹھ گئے ہشام کو اس پر غصہ آیا کہ اس کو شایان سلطنت سلام کیوں نہ کیا۔ دوسرے بے اجازت بیٹھ کیوں گئے اس نے سزائش کرتے ہوئے کہا۔ اے محمد بن علی تم میں سے ایک شخص ہمیشہ ایسا رہتا ہے جو مسلمانوں میں تفرقہ ڈالے، وہ اپنی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور از روئے حماقت یہ گمان کرتا ہے کہ وہ امام ہے باوجود قلت علم کے، پھر جتنی سزائش کرنی چاہتا تھا کی، جب وہ چپ ہوا تو درباریوں میں سے ایک ایک آگے بڑھتا آئو یہ دور آخر تک پہنچ گیا جب یہ لوگ خاموش ہوئے تو امام علیہ السلام نے کھڑے ہو کر فرمایا۔ لوگو تم کہاں بیکے جا رہے ہو اور کیا ارادہ رکھتے ہو۔ تم میں سے پہلوں کی ہدایت بھی ہم سے متعلق تھی اور تمہارے آخر والوں کی ہدایت بھی ہم پر ہی ختم ہوگی اگر تمہاری حکومت اس دنیا میں ہے تو ہماری آخرت میں ہوگی جس کے بعد کوئی حکومت نہ ہوگی۔ ہم ہی تو ہیں جن کے متعلق خدا فرماتا ہے اچھا انجام متقیوں کے لئے ہے۔

اس نے حضرت کو قید کرنے کے لیے حکم دیا۔ جب آپ قید خانہ میں پہنچے تو وہاں کے قیدیوں میں کوئی ایسا نہ رہا جس نے آپ سے علم حاصل نہ کیا ہو اور آپ کی طرف دل سے مائل نہ ہوا ہو یہ حال دیکھ کر زندان بان ہشام کے پاس آیا اور کہا میں ڈرتا ہوں کہ اہل شام کے دل آپ کی طرف سے پھرنے جائیں اور جس مسند حکومت پر بیٹھے ہو اس سے الگ نہ کر دیئے جاؤ۔ پھر سارا حال بیان کیا۔ ہشام نے حکم دیا کہ حضرت کو مع ان کے ساتھیوں کے مدینہ ایسے راستوں سے لے جائیں جن کے قریب آبادی نہ ہو اور حکم دیا کہ بازاروں کو ان پر بند رکھا جائے اور کھانے پینے سے ان کو باز رکھا جائے۔ راہ میں تین دن گزر گئے انھیں کھانا اور پانی میسر نہ ہوا۔ جب شہر مدین میں پہنچے تو اصل شہر نے دروازے بند کر لیے۔ آپ کے ساتھیوں نے بھوک اور پیاس کی شکایت کی۔ آپ ایک پہاڑ پر تشریف لے گئے تاکہ وہ لوگ آپ کو دیکھیں، نہایت بلند آواز سے آپ نے فرمایا۔ اے اس شہر کے رہنے والو جس کے باشندے ظالم ہیں، میں بقیۃ اللہ ہوں، خدا فرماتا ہے اگر تم مومن ہو تو بقیۃ اللہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ایک بوڑھے آدمی نے یہ کلمات سنے، وہ لوگوں کے پاس آ کر کہنے لگا۔ اے قوم واللہ شعیب بنی نے بھی اسی طرح لوگوں کو بلایا تھا اگر تم نے اس شخص کے لئے بازار نہ کھولے تو غذائی عذاب تمہیں اوپر سے اور نیچے سے گھیر لے گا اگر اس مرتبہ میری تصدیق کرو اور میری اطاعت کرو اور جو کچھ ہونے والا ہے لاگرتا دوں تو تم مجھے جھوٹا سمجھو گے میں تم کو نصیحت کر رہا ہوں یہ سن کر وہ بہت جلد شہر سے نکلے اور کھانے پینے کا سامان حضرت اور ان کے ساتھیوں کے پاس لائے جب ہشام کو یہ خبر ملی تو اس نے اس کو اپنے پاس بلایا پھر تپہ نہ چلا کہ اس نے اس کے ساتھ کیا کیا۔

۶۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَمِيرِيُّ جَمِيعاً، عَنْ إِسْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَّادَ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّادَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَّانٍ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ أَبِي كَبْشِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قِصُّ نَبِيِّ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً، فِي غَامٍ أَرْبَعِ عَشْرَةَ وَمِائَةً،

غاش بَعْدَ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ تِسْعَ عَشْرَةَ سَنَةً وَشَهْرَيْنِ .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام محمد باقر علیہ السلام کی وفات ۵۵ سال کی عمر میں ہوئی اور حضرت علی بن الحسین

کے بعد ۱۹ سال دو ماہ زندہ رہے۔

ایک سو ستر ہواں باب

ذکر مولد ابو عبد اللہ جعفر بن محمد علیہ السلام

(باب ۱۱۷)

مَوْلِدُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وُلِدَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ تِسْعَ سَنَةٍ ثَلَاثَ وَثَمَانِينَ وَ مَضَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَوَّالٍ مِنْ سَنَةِ ثَمَانٍ وَأَرْبَعِينَ وَ مِائَةٍ وَلَهُ خَمْسٌ وَ سِتُونَ سَنَةً وَ دُفِنَ بِالْبَقِيعِ فِي الْقَبْرِ الَّذِي دُفِنَ فِيهِ أَبُوهُ وَ جَدُّهُ وَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ أُمُّهُ أُمُّ قُرَّةُ بِنْتُ الْقَاسِمِ بْنِ خُزَّيْمَةَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَ أَسْمَاءُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ .

۱۔ محمد بن یحییٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ : حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ حَفْصٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ وَ أَبُو خَالِدٍ الْكَاذِبِيُّ مِنْ ثِقَاتِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : وَ كَانَتْ أُمِّي مِمَّنْ آمَنَتْ وَ اتَّقَتْ وَ أَحْسَنْتُ وَ اللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ، قَالَ : وَ قَالَتْ أُمِّي : قَالَ أَبِي : يَا أُمَّ قُرَّةُ إِنِّي لَا دُعَاؤَ لِلَّهِ لِمُدْنِي شَهْمَتِي فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ الْفَتَمَةِ ، لِأَنَا نَحْنُ فِيمَا يَنْوُبُنَا مِنَ الرَّذَايَا نَصِيرُ عَلَى مَا نَعْلَمُ مِنَ النَّوَائِبِ وَهُمْ يَصْبِرُونَ عَلَى مَا لَا يَعْلَمُونَ .

امام جعفر صادق علیہ السلام ۸۳ھ میں پیدا ہوئے اور شوال ۱۸۳ھ میں ۶۵ سال انتقال فرمایا اور بقیع کے انفرادی

زمین میں دفن ہوئے جہاں ان کے باپ دادا اور امام حسن کی قبریں ہیں۔ ان کی والدہ اُمّ قُرّہ تھیں ام قُرّہ کی والدہ اسماء بنت عبد الرحمن بن ابوبکر تھیں۔

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسین کے نزدیک سعید بن مسیب بن قاسم بن محمد بن ابوبکر اور ابو خالد کا بل معتمد لوگوں میں سے تھے اور فرمایا میری والدہ ایمان لائیں ولایت اہلبیت پر اور

عذاب خدا سے ڈلتی تھیں اور ان کا ایمان مستحکم تھا اور اللہ مستحکم ایمان والوں کو دوست رکھتا ہے اور فرمایا کہ میری والدہ نے بیان کیا کہ میرے والد نے ان سے کہا۔ اے ام فروہ میں گنہگار شیعوں کے لئے اپنے اللہ سے ہر روز و شب میں ایک ہزار بار دعا کرتا ہوں ہم آسمان میں۔ مخالفوں کے ہاتھوں جو مصیبتیں ہم پر آتی ہیں ہم برداشت کرتے ہیں کیوں کہ ہم اس کا ثواب جانتے ہیں اور وہ لوگ بھی صبر کرتے ہیں باوجودیکہ وہ نہیں جانتے۔

۲۔ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ ابْنِ جُمُؤُورٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : وَجَّهَ أَبُو جَعْفَرٍ الْمَنْصُورُ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ وَالِدُهُ عَلَى الْحَرَمَيْنِ أَنْ أَخْرِقَ عَلَيَّ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ذَاوَهُ ، فَأَلْقَى النَّارَ فِي دَارِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخَذَتْ النَّارُ فِي الْبَابِ وَالِدَهُ هَلِيزَ ، فَخَرَجَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَخْطِي النَّارَ وَيَمْشِي فِيهَا وَيَقُولُ : أَنَا ابْنُ أَغْرَاقِ النَّارِ أَنَا ابْنُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

ہر راوی کہتا ہے کہ منصور نے حسن بن زید بن حسن بن ابی طالب کو جو منصور کی طرف سے حاکم حرمین تھے یہ حکم بھیجا کہ وہ جعفر بن محمد علیہما السلام کے گھر کو جبکہ وہ اس کے اندر بیویوں جلاویں ، حسن نے آپ کے دروازہ اور دلیز میں آگ ڈال دی حضرت اس میں سے نکلے چلے آئے اور فرمایا میں ابراہیم خلیل اللہ کا پوتا ہوں۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُنَجَّجٍ ، عَنِ الْبَرَقِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ رُفَيْدٍ مَوْلَى يَزِيدَ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ : سَخَطَ عَلَيَّ ابْنُ هُبَيْرَةَ وَحَلَّتْ عَلَيَّ لَيْثُ لَيْثِي ، فَهَرَبْتُ مِنْهُ وَعُدْتُ بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَعْلَمَنِي خَبَرِي ، فَقَالَ لِي : انصَرِفْ وَاقْرَأْ مِثْرِي السَّلَامَ وَقُلْ لِي أَنِّي قَدْ آجَرْتُ عَلَيْكَ مَوْلَاكَ رُفَيْدًا فَلَا تَبْجُحْهُ بِسَوْءٍ ، فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ شَامِي خَبِيثُ الرَّأْيِ فَقَالَ : اذْهَبْ إِلَيْهِ كَمَا أَقُولُ لَكَ ، فَأَقْبَلْتُ فَلَمَّا كُنْتُ فِي بَعْضِ الْبُؤَادِي اسْتَقْبَلَنِي أَعْرَابِي فَقَالَ : أَيْنَ تَذْهَبُ إِنِّي أَرَى وَجْهَ مَقْتُولٍ ، ثُمَّ قَالَ لِي : أَخْرُجْ بِدَكَ ، فَقَعَلْتُ فَقَالَ : يَدُ مَقْتُولٍ ، ثُمَّ قَالَ لِي : أَبْرِزْ رِجْلَكَ فَأَبْرَزْتُ رِجْلِي ، فَقَالَ : رِجْلُ مَقْتُولٍ ، ثُمَّ قَالَ لِي : أَبْرِزْ جَسَدَكَ ، فَقَعَلْتُ ، فَقَالَ : جَسَدُ مَقْتُولٍ ، ثُمَّ قَالَ لِي : أَخْرُجْ لِسَانَكَ ، فَقَعَلْتُ ، فَقَالَ لِي : امْضِ ، فَلَا بَأْسَ عَلَيْكَ فَإِنَّ فِي لِسَانِكَ رِسَالَةً لَوْ أَتَيْتَ بِهَا الْجِبَالَ الرَّوَاسِي لَأَنقَادَتْ لَكَ ، قَالَ : فَجِئْتُ حَتَّى وَقَفْتُ عَلَى بَابِ ابْنِ هُبَيْرَةَ ، فَاسْتَأْذَنْتُ ، فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ قَالَ : أَأَنْتَ يَا بَخَائِنَ رِجْلَاؤَ بِلَاغِ الْعُلَامِ النَّطْعِ وَالسَّيْفِ ، ثُمَّ أَمَرَنِي فَكَبَّيْتُ وَشَدَّ رَأْسِي وَفَاقَمَ عَلَيَّ السَّيْفَ لِيَضْرِبَ عُنُقِي فَقُلْتُ : أَيُّهَا الْأَمِيرُ لَمْ تَنْظُرْ بِي عَنْوَةً

وَأَتَمَّا جِئْتُكَ مِنْ ذَاتِ نَفْسِي وَهَلْ بِنَا أَمْرٌ أَذْكُرُهُ لَكَ ثُمَّ أَنْتَ وَشَأْنُكَ ، فَقَالَ : قُلْ ، فَقُلْتُ : أَخْلِي بِ
فَأَمْرٍ مِنْ حَضَرَ فَحَرَجُوا فَقُلْتُ لَهُ : جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ يُقَرِّمُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ : قَدْ آجَرْتُ عَلَيْكَ
مَوْلَاكَ رُفِيدًا فَلَا تَهْجُهُ بِسَوْءٍ فَقَالَ : [وَاللَّهِ لَقَدْ قَالَ لَكَ جَعْفَرُ [بْنُ عَبْدِ] هَذِهِ الْمَقَالَةَ وَأَقْرَأَنِي السَّلَامَ ؛
فَحَلَفْتُ لَهُ فَرَدَّهَا عَلَيَّ فَلَمَّا لَمْ حَلَّ أَكْثَافِي ، ثُمَّ قَالَ : لَا يَقْبِضُنِي مِنْكَ حَتَّى تَفْعَلَ بِي مَا فَعَلْتَ
بِكَ ، قُلْتُ : مَا تَنْطَلِقُ يَدِي بِذَاكَ وَلَا تَطْبِئُ يَدِي نَفْسِي ، فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا يُفْنِنُنِي إِلَّا ذَاكَ ، فَقَعَلْتُ بِهِ
كَمَا فَعَلَ بِي وَأَطْلَقْتُهُ فَنَاقَوْكُنِي خَاتَمَهُ وَقَالَ : أُمُورِي فِي يَدِكَ قَدِيزٌ فِيهَا مَا شِئْتَ .

سورہ غلام زید بن عمر ابن ہبیرہ نے بیان کیا کہ ابن ہبیرہ کو مجھ پر عصا کیا اور اس نے میرے قتل کرنے کی قسم کھائی ، میں بھاگ کر امام
جعفر صادق کی پناہ میں آیا اور حال بیان کیا ۔ فرمایا واپس جا اور میرا سلام کہہ کر اس سے کہنا کہ میں نے تیرے غلام رفید کو پناہ
دی ہے لہذا اب اس کے ساتھ بڑا سلوک نہ کرنا ۔ میں نے کہا کہ وہ مرد شامی بدرائے ہے ۔ فرمایا تو جا اور جو کچھ میں نے کہا ہے
اسے بیان کر ، میں جلا ، ایک ہادیہ سے گز رہا تھا کہ ایک صحرائی عرب مجھے ملا اور کہا کہ اس کا ساتھی ہے ۔ پھر کہا : پیر دکھا ۔ میں نے دکھایا ۔ اس
نے کہا یہ تو مقتولوں کا سا پیر ہے پھر جسم کے لیے بھی ہی کہا ، پھر کہا زبان دکھا ۔ میں نے دکھائی ۔ اس نے کہا جا اب تیرے لئے خوف
نہیں اس پر ایک ایسا پیغام ہے کہ اگر تو مضبوط پہاڑوں کو پیچھا دے تو وہ بھی تیرے مطیع ہو جائیں ۔ اس نے کہا جب تک
ہبیرہ کے دروازے پر پہنچتا تو اجازت چاہی ، جب اندر گیا اس نے کہا چور خود اپنے پیروں سے آگیا ہے اے غلام چمڑا کچھا
اور تلوار لا پھر اس نے میرے ہاتھ سب گردن سے باندھنے کا حکم دیا اور لوگوں کو میرے پاس سے ہٹ جانے کو کہا ۔ جلا دقتل
کرنے کو کھڑا ہوا ۔ میں نے کہا اے امیر جلدی نہ کر ۔ اب میں تیرے قبضے میں ہوں میں ایک خاص بات تجھ سے بیان کرنا چاہتا
ہوں اس نے کہا بیان کر ، میں نے کہا غلو ت میں کہوں گا اس نے سب کو ہٹا دیا ۔ میں نے کہا ۔ حضرت امام جعفر صادق نے بعد سلام
فرمایا ہے کہ میں نے تیرے غلام رفید کو پناہ دی ہے اب اس کو سزا نہ دینا ۔ اس نے کہا اللہ اکبر کیا امام نے ایسا فرمایا ہے
مجھے سلام کہلا کر بھیجے میں نے قسم کھائی ، اس نے تین بار ایسا ہی کہلوایا ۔ پھر اس نے میرے ہاتھ کھول دیے اور کہا مجھے چین نہ آئے
گا جب تک تو بھی اسی طرح میرے ہاتھ نہ باندھے ۔ میں نے کہا نہ میرے ہاتھ میں اتنی طاقت ہے نہ میرا نفس اس پر راضی ہے
اس نے کہا یہ کرنا ہو گا چنانچہ میں نے کیا ۔ پھر اسے کھول دیا ۔ اس نے اپنی انگوٹھی دے کر کہا ۔ اب میرے تمام معاملات تیرے
ہاتھ میں ہیں جو چاہے کر ۔

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الْخَبَرِيِّ ، عَنْ يُونُسَ
بْنِ ظَبْيَانَ وَمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ وَأَبِي سَلَمَةَ الشَّرَاحِ وَالْحُسَيْنِ بْنِ ثَوْبَانَ بْنِ أَبِي فَاخِثَةَ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ : عِنْدُنَا خَزَائِنُ الْأَرْضِ وَمَفَاتِيحُهَا وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ بِإِخْدَى رِجْلِي أَخْرَجِي مَا فِيكَ مِنَ الذَّهَبِ لَا خَرَجَتْ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ بِإِخْدَى رِجْلِيهِ فَخَطَّهَا فِي الْأَرْضِ حَطًّا فَأَنْفَجَرَتْ الْأَرْضُ ثُمَّ قَالَ يَدِيهِ : فَأَخْرَجَ سَبْكَةً ذَهَبٍ قَدَرِ شَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ : أَنْظِرُوا حَسَنًا ، فَتَنَظَرْنَا فَإِذَا سَبَائِكُ كَثِيرَةٌ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ يَتَلَاوَأُ فَقَالَ لَهُ بَعْضُنَا : جُعِلَتْ قَدَاكَ أَعْظِيمُ مَا أُعْطِينَا وَشَقِيقُكُمْ مُخْتَاوُونَ ؟ قَالَ : فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ سَيَجْمَعُ لَنَا وَلِشِيعَتِنَا الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ وَيُدْخِلُ عَدُوَّنَا الْجَحِيمَ .

۳۔ راویوں نے کہا کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ نے فرمایا۔ میرے پاس خزانے زمین ہیں اور ان کی کنجیاں ہیں۔ اگر زمین پر اپنا پیر مار کر کہوں کہ جو سونا تیرے اندر ہے اسے نکال تو وہ نکال دے گی پھر آپ نے پیر سے زمین پر خط دیا۔ زمین وہاں سے شق ہو گئی۔ پھر اپنے ہاتھ سے سونے کی اینٹ جو بقدر ایک باشت تھی نکالی اور فرمایا تم لوگ اچھی طرح دیکھو ہم نے دیکھا تو بہت ساری اینٹیں ایک دوسرے پر رکھی چمک رہی تھیں ہم میں سے ایک نے کہا۔ آپ کو جو کچھ دیا گیا ہے اس میں سے اپنے محتاج شیعوں کو بھی دیکھئے۔ فرمایا ہمارے شیعوں کے لیے دنیا و آخرت دونوں میں حصہ ہے خدا ہمارے شیعوں کو جنت میں داخل کرے گا اور دشمنوں کو جہنم میں۔

توضیح :- دنیا و آخرت میں ہمارے شیعوں کا حصہ ہے اس سے مراد امام کی یہ ہے کہ جب قائم آل محمد ظہور فرمائیں گے تو اس وقت ان کے لئے دولت کی فراوانی ہوگی اور قبل ظہور جو ان کو تکلیف پہنچی ہوگی ان کے بدلے میں خدا ان کو جنت دے گا

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ : كَانَ لِي جَارٌ يَتَّبِعُ السُّلْطَانَ فَأَصَابَ مَالًا ، فَأَعَدَّ قِيَانًا وَكَانَ يَجْمَعُ الْجَمْعَ إِلَيْهِ وَيَشْرِبُ الْمُسْكِرَ وَيُؤْذِنِي ، فَشَكَوْتُهُ إِلَى نَفْسِهِ غَيْرَ مَرَّةٍ ، فَلَمْ يَنْتَه قَلَمًا أَنْ أَلْحَحْتُ عَلَيْهِ قَالَ لِي : يَا هَذَا أَنَا رَجُلٌ مُبْتَلَى وَأَنْتَ رَجُلٌ مُعَانِي ، فَلَوْ عَرَضْتَنِي لِصَاحِبِكَ رَجَوْتُ أَنْ يُنْقِذَنِي اللَّهُ بِكَ ، فَوَقَعَ ذَلِكَ لَهُ فِي قَلْبِي فَلَمَّا صِرْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ذَكَرْتُ لَهُ حَالَهُ ، فَقَالَ لِي : إِذَا رَجَعْتَ إِلَى الْكُوفَةِ سَيَأْتِيكَ فَقُلْ لَهُ : يَقُولُ لَكَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ دَعَا مَا أَنْتَ عَلَيْهِ وَأَضْمَنْ لَكَ عَلَى اللَّهِ الْجَنَّةَ ، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى الْكُوفَةِ أَتَانِي فِيهِمْ أَتَى ، فَأَحْتَسَبْتُهُ عِنْدِي حَتَّى حَلَا مِنْ لِي ثُمَّ قُلْتُ لَهُ : يَا هَذَا إِنِّي ذَكَرْتُكَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ عليه السلام فَقَالَ لِي : إِذَا رَجَعْتَ إِلَى الْكُوفَةِ سَيَأْتِيكَ فَقُلْ لَهُ : يَقُولُ لَكَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ : دَعَا مَا أَنْتَ عَلَيْهِ وَأَضْمَنْ لَكَ عَلَى اللَّهِ الْجَنَّةَ ، قَالَ : فَبَكَى

ثُمَّ قَالَ لِي : اللَّهُ لَقَدْ قَالَ لَكَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا ؛ قَالَ : فَحَلَفْتُ لَهُ أَنَّهُ قَدْ قَالَ لِي مَا قُلْتُ ، فَقَالَ لِي : حَسْبُكَ وَمَضَى ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ أَيَّامٍ بَعَثَ إِلَيَّ فَدَعَانِي وَإِذَا هُوَ خَلْفَ دَابِرِ عُرْيَانٍ ، فَقَالَ لِي : يَا أَبَا بَصِيرٍ لَا وَاللَّهِ مَا بَقِيَ فِي مَنْزِلِي شَيْءٌ إِلَّا وَقَدْ أَخْرَجْتُهُ وَأَنَا كَمَا تَرَى ، قَالَ : فَمَضَيْتُ إِلَى إِخْوَانِنَا فَجَمَعْتُ لَهُ مَا كَسَوْتُهُ بِهِ ثُمَّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ أَيَّامٌ يَسِيرَةٌ حَتَّى بَعَثَ إِلَيَّ إِنِّي عَلِيلٌ فَأَتَنِي فَجَعَلْتُ أَخْتَلِفُ إِلَيْهِ وَأُغَالِبُهُ حَتَّى نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ فَكُنْتُ عِنْدَهُ جَالِسًا وَهُوَ يَجُودُ بِنَفْسِهِ ، فَنُشِيِيَ عَلَيْهِ غَشِيَةً ثُمَّ أَفَاقَ ، فَقَالَ لِي : يَا أَبَا بَصِيرٍ قَدْ وَفَى صَاحِبُكَ لَنَا ، ثُمَّ قُبِضَ - رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ - فَلَمَّا حَبَجْتُ أَتَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا دَخَلْتُ قَالَ لِي ابْتَدَاءً مِنْ دَاخِلِ الْبَيْتِ وَإِحْدَى رِجْلِي فِي الصَّخْرِ وَالْأُخْرَى فِي دِهْلِيزِ دَابِرِ يَا أَبَا بَصِيرٍ ! قَدْ وَفَيْتَنَا لِصَاحِبِكَ ،

۵۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ ہمارا ہمسایہ سرکاری ملازم تھا اس نے بہت سی دولت حاصل کی اور گانے والیاں فراہم کیں۔ ان سب کو جمع کر کے گانا کرتا تھا اور شراب پیتا، مجھے سخت اذیت پہنچتی تھی۔ میں نے کئی بار شکایت کی۔ مگر وہ باز نہ رہا جب میں نے زیادہ اصرار کیا تو اس نے کہا۔ میں فسق و فجور میں مبتلا ہوں اور آپ اس سے بری ہیں اگر آپ میرا معاملہ مذمت امام میں پیش کر دیں تو مجھے امید ہے کہ اللہ مجھے اس بلا سے نجات دے گا۔ میرے دل میں یہی آیا۔ جب میں خدمت امام میں آیا تو اس کا حال بیان کیا۔ فرمایا جب تم کو نہ جاؤ اور وہ تمہارے پاس آئے تو کہنا۔ جعفر بن محمد نے کہا ہے کہ یہ سب چھوڑ دو میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ جب میں کو نہ پہنچا تو آنے والوں کے ساتھ وہ بھی آیا۔ میں نے اسے روکے رکھا جب غلوت ہوئی تو میں نے کہا۔

اے شخص میں نے تیرا ذکر امام جعفر صادق علیہ السلام سے کر دیا تھا انہوں نے فرمایا۔ جب کو نہ جاؤ اور وہ آئے تو کہنا کہ جعفر بن محمد نے کہا ہے کہ یہ سب چھوڑ دے میں تیرے لئے جنت کا ضامن ہوں، یہ سن کر وہ رو دیا۔ پھر مجھ سے کہا اللہ اللہ حضرت نے تم سے ایسا کہا ہے میں نے قسم کھا کر کہا ہے شک یہی فرمایا ہے اس نے کہا تمہارا یہ کہنا کافی ہے اس کے بعد وہ چلا گیا چند روز کے بعد اس نے مجھے بلایا، میں گیا دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں برہنہ ہے۔ مجھ سے کہا اے ابو بصیر واللہ میرے گھر میں جو چیز تھی تھی۔ میں نے سب نکال دی ہے۔ اب میرا جو حال ہے وہ تم دیکھ رہے ہو۔ میں اپنے رشتہ داروں کے پاس گیا اور اس پہننے کے لئے کچھ کپڑے لئے پھر کئی دن میں اس کے پاس نہ گیا اس نے مجھے بلا بھیجا کہ میں علیل ہوں، میں گیا اور برابر جاتا رہا اور اس کا علاج کرا تا رہا یہاں تک کہ موت کا وقت قریب آگیا۔ میں اس کے پاس بیٹھا تھا اور اس پر نزعی کیفیت طاری تھی ذرا فافاتہ ہوا تو اس نے کہا۔ اے ابو بصیر آپ کے امام نے جو ہم سے وعدہ کیا تھا پورا کر دیا اس کے بعد وہ مر گیا اللہ کی رحمت ہو، جب میں حج کو گیا تو امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اذن دخول چاہا جب میں داخل ہونے لگا تو ابھی

ایک پیر دروازے میں تھا اور دوسرا بلین میں کہ حضرت نے خود ہی فرمایا اسے ابو بصیر ہم نے تمہارے درست کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کر دیا۔

۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْأَشْعَثِ قَالَ: قَالَ لِي: أَتَدْرِي مَا كَانَ سَبَبُ دُخُولِنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ وَمَعْرِفَتُنَا بِهِ وَمَا كَانَ عِنْدَنَا مِنْهُ ذِكْرٌ وَلَا مَعْرِفَةٌ شَيْءٍ مِمَّا عِنْدَ النَّاسِ؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا ذَاكَ؟ قَالَ: إِنَّ أَبَا جَعْفَرٍ يَعْنِي أَبَا الدَّانِيقِ قَالَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ بْنِ الْأَشْعَثِ: يَا مُحَمَّدُ ابْنِ لِي رَجُلًا لَهُ عَقْلٌ يُؤَدِّي عَنِّي فَقَالَ لَهُ أَبِي: قَدْ أَصَبْتَ لَكَ هَذَا فَلَا تُؤَيِّدُ بِنُفْسِكَ مَهَاجِرَ خَالِي، قَالَ: فَأَتَيْتِي بِهِ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ بِخَالِي فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ: يَا ابْنَ مَهَاجِرٍ خُذْ هَذَا الْمَالَ وَأَتِ الْمَدِينَةَ وَأَتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ وَعِدَّةٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فِيهِمْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَقُلْ لَهُمْ: إِنِّي رَجُلٌ غَرِيبٌ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ وَفِيهَا شَيْعَةٌ مِنْ شَيْعَتِكُمْ وَجَهَنُوا إِلَيْكُمْ بِهَذَا الْمَالِ، وَادْفَعْ إِلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى شَرَطٍ كَذَا وَكَذَا، فَأَذَابُوا الْمَالَ فَقُلْ: إِنِّي رَسُولٌ وَأُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مَعِيَ خُطُوطُكُمْ يَقْبِضُكُمْ مَا قَبِضْتُمْ، فَأَخَذَ الْمَالَ وَأَتَى الْمَدِينَةَ فَرَجَعَ إِلَى أَبِي الدَّانِيقِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّانِيقِ مَا وَرَاءَكَ قَالَ: أَتَيْتُ الْقَوْمَ وَهَذِهِ خُطُوطُهُمْ يَقْبِضُهُمُ الْمَالَ خَلَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، فَأَتَيْتُ أَتَيْتُهُ وَهُوَ يُسَلِّي فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَلَسْتُ خَافَهُ وَقُلْتُ حَتَّى يَنْصَرَفَ فَأَذْكُرُ لَهُ مَا ذَكَرْتُ لِأَصْحَابِهِ، فَمَجَلَّ وَانْصَرَفَ، ثُمَّ أَلَمْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: يَا هَذَا اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَغُرَّ أَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ فَإِنَّهُمْ قَرِيبُوا الْعَهْدِ بِدَوْلَةِ نَبِيِّ مَرْوَانَ وَكُلُّهُمْ مُحْتَاجٌ، فَقُلْتُ: وَمَا ذَاكَ أَصْلَحَكَ اللَّهُ؟ قَالَ: فَأَذْنَى رَأْسُ مِثْبَتِي وَأَخْبَرَنِي بِجَمِيعِ مَا جَرَى بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ حَتَّى كَانَتْ ثَالِثًا، قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ: يَا ابْنَ مَهَاجِرٍ! أَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نُبُوَّةٍ إِلَّا وَفْدُهُ مُحَدَّثٌ وَإِنَّ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ مُحَدَّثٌ نَحْنُ الْيَوْمَ وَكَانَتْ هَذِهِ الدَّلَالَةُ سَبَبٌ قَوْلِنَا بِهَذِهِ الْمَقَالَةِ.

۷۔ جعفر بن محمد بن اشعث کا بیان ہے کہ آیا تم جانتے ہو کہ کیا سبب ہے اس کا کہ ہم نے امر امامت اہل بیت کو تسلیم کیا اور ہم نے امامت جعفر صادق کی معرفت حاصل کی۔ حالانکہ ہم نہ کبھی اس کا ذکر کرتے تھے اور نہ اس معرفت سے ہمارا کوئی تعلق تھا (کیونکہ اس کا باپ محمد اشعث تلامذہ حسین سے تھا صفوان راوی کہتا ہے۔ میں نے کہا۔ یہ کیا واقعہ ہے اس نے کہا۔ منصور وروایتی نے میرے باپ محمد اشعث سے کہا۔ اے محمد مجھے ایک ایسا شخص درکار ہے جو صاحب عقل ہو اور ایک کام میسر ہو اس سے کہے

میرے باپ نے کہا۔ نلال ابن ہاجر اپنے ماموں کو اس کام کا اہل پاتا ہوں اس نے کہا۔ تو اگلے آؤ میں اپنے ماموں کو لے آیا۔ منصور نے کہا اے ابن ہاجر یہ مال لے کر مدینہ جا اور عبداللہ بن حسن و شعیب بن حسن علیہ السلام اور ان کے خاندان والوں سے جن میں جعفر بن محمد بھی شامل ہوں مل اور ان سے کہو، میں مرد مسافر ہوں۔ خراسان کا رہنے والا ہوں، وہاں کے شیعوں نے یہ مال آپ لوگوں کے پاس بھیجا ہے یہ کہہ کر یہ مال ان شرائط کے ساتھ ان میں سے ہر ایک کو دینا۔ جب مال لے لیا، تو کہنا کہ میں ایک قاصد ہوں جو کچھ آپ نے لیا ہے اس کی رسید بھی آپ دے دیں۔ یہ باتیں سن کر اس نے مال لیا اور مدینہ پہنچا، واپس آیا تو محمد اشعث بھی اس کے پاس تھا منصور نے کہا کہہ دو کیا ہوا اس نے کہا میں ان لوگوں سے بلا۔ یہ ان کی رسیدیں ہیں سوائے جعفر ابن محمد کے جب میں ان کے پاس پہنچا تو دوسرے میں نماز پڑھ رہے تھے میں ان کے پیچھے بیٹھ گیا تاکہ نماز کے بعد ان سے دہری کہوں جو ان کے خاندان والوں سے کہا تھا حضرت نے نماز تھوڑی دیر بعد ختم کی اور میری طرف مڑ کر فرمایا۔ اے شخص اللہ سے ڈر اور ہم اہل بیت کو دھوکا نہ دے بنی مروان کا دور حکومت بھی ختم ہوا ہے (ان کی فریب کاریاں بھی ایسی ہی تھیں۔ انھوں نے ہمارے خاندان کو تباہ کر دیا، اب وہ محتاج مال ہیں) لیکن خروج کا ارادہ نہیں رکھتے، پھر وہ میرے قریب ہوئے اور وہ سب باتیں بیان کر دیں جو میرے اور تیرے درمیان ہوئی تھیں گویا وہ ہم میں تیسرے تھے منصور نے کہا۔ اہل بیت میں ایک محدث جو فرشتہ کی آواز سنے) ہوتا آیا ہے۔ بے شک جعفر بن محمد محدث ہیں یہ سبب ہے میری اس گفتگو کا۔

۷۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ جَمْعًا ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَّادَ ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّادَ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قُبِضَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ خُمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً ، فِي عَامِ ثَمَانٍ وَارْبَعِينَ وَمِائَةٍ وَعَاشٍ بَعْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ سَنَةً .

۷۔ ابو بصیر راوی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی عمر بوقت شہادت ۶۵ سال ۳۶ تھی۔

۸۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَنَا كَفَنْتُ أَبِي فِي ثَوْبَيْنِ شَطَوَيْنِ ، كَانَ يُحَرِّمُ فِيهِمَا وَ فِي قَمِيصٍ مِنْ قُمَصِهِ وَ فِي عِمَامَةٍ كَانَتْ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ فِي بَرْدٍ اشْتَرَاهُ بِأَرْبَعِينَ دِينَارًا

۸۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے میں نے کفن دیا اپنے باپ در شطوی (ایک قریہ کا نام) میں جن کا آپ احرام باندھتے تھے اور آپ کی ایک قمیض میں اور حضرت علی بن الحسین کے علمہ میں اور ایک چادر میں جسے آپ نے چالیس دینار میں خریدا تھا۔

ایک سواٹھارہواں باب

ذکر مولد امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام

۵ (باب ۱۱۸)

مَوْلِدِ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ (ع)

وُلِدَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْأَبْوَاءِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ وَمِائَةً وَقَالَ بَعْضُهُمْ : تِسْعَ وَعِشْرِينَ وَمِائَةً وَقَبِضَ عَلَيْهِ لِسْتَ حَلَوْنَ مِنْ رَجَبٍ مِنْ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ وَمِائَةً وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعٍ أَوْ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً وَقَبِضَ عَلَيْهِ بِبَغْدَادَ فِي حَبْسِ السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ وَكَانَ هَارُونُ حَمَلَهُ مِنَ الْمَدِينَةِ لِعَشْرِ لَيَالٍ بَقِيَتْ مِنْ شَوَّالٍ سَنَةِ تِسْعٍ وَسَبْعِينَ وَمِائَةً وَقَدْ قَدِمَ هَارُونُ الْمَدِينَةَ مُنْصَرَفَهُ مِنْ عُقْرَةِ شَهْرِ رَمَضَانَ ، ثُمَّ شَخَّصَ هَارُونُ إِلَى الْحَجِّ وَحَمَلَهُ مَعَهُ ، ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَى طَرِيقِ الْبَصْرَةِ فَحَبَسَهُ عِنْدَ عِبْسَى بْنِ جَعْفَرٍ ، ثُمَّ أَشْخَصَهُ إِلَى بَغْدَادَ ، فَحَبَسَهُ عِنْدَ السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ فَتَوَفَّى عَلَيْهِ فِي حَبْسِهِ وَدُفِنَ بِبَغْدَادَ فِي مَقْبَرَةِ قُرَيْشٍ وَأُمُّهُ أُمُّ وَلَدٍ يُقَالُ لَهَا : حُمَيْدَةُ ،

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُعَاذٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ السِّنْدِيِّ الْقُمِّيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا عِبْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : دَخَلَ ابْنُ عُكَّاشَةَ بْنُ مُخَصِّنٍ الْأَسَدِيُّ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ وَكَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمًا عِنْدَهُ ، فَقَدَّمَ إِلَيْهِ عِنَبًا فَقَالَ : حَبَّةٌ حَبَّةٌ يَا كُلُّهُ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالصَّبِيُّ الصَّغِيرُ وَثَلَاثَةٌ وَأَرْبَعَةٌ يَا كُلُّهُ مَنْ يَطْنُ أَنَّهُ لَا يَشْبَعُ وَكُلُّهُ حَبَّتَيْنِ حَبَّتَيْنِ ، فَإِنَّهُ يُسْتَحَبُّ فَقَالَ لَا بِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا بِي شَيْءٌ لَا تَزُوجُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ فَقَدْ أَدْرَكَ التَّزْوِيجَ ، قَالَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ صُرَّةٌ مَخْتُومَةٌ ، فَقَالَ : أَمَّا إِنَّهُ سَيَجِيءُ نَحْسًا مِنْ أَهْلِ بَرْبَرٍ فَيَنْزِلُ دَارَ مَيْمُونٍ ، فَتَشْتَرِي لَهُ بِهَذِهِ الصَّرَّةِ جَارِيَةً قَالَ : فَأَتَنِي لِذَلِكَ مَا أَتَى ، فَدَخَلْنَا يَوْمًا عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : أَلَا أَخْبَرْتُكُمْ عَنِ النَّحْسِ الَّذِي ذَكَرْتُمْ لَكُمْ؟ فَقَدِ قَدِمَ ، فَادْهَبُوا فَاشْتَرُوا بِهَذِهِ الصَّرَّةِ مِمَّنْ جَارِيَةً ، قَالَ : فَأَتَيْنَا النَّحْسَ فَقَالَ : وَذَيْفَتُ مَا كَانَ عِنْدِي إِلَّا جَارِيَتَيْنِ مَرِيضَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا أَمْلَأُ مِنَ الْآخَرَى ، قُلْنَا : فَأَخْرَجَهُمَا حَتَّى نَنْظُرَ إِلَيْهِمَا فَأَخْرَجَهُمَا

فَقُلْنَا : يَكُم تَبِعْنَا هَذِهِ الْمَتَابِلَةَ قَالَ : سَبْعِينَ دِينَارًا ، قُلْنَا أَحْسَنَ قَالَ : لَا أَتَمَّسُ مِنْ سَبْعِينَ دِينَارًا
قُلْنَا لَهُ تَشْتَرِيهَا مِنْكَ بِهَذِهِ الصَّرِّ وَمَا بَلَغَتْ وَلَا تَنْدِي مَا فِيهَا وَكَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ أَبْيَضُ الرَّأْسِ وَاللَّحْيَةِ ،
قَالَ : فَكُونُوا وَزِنُوا فَقَالَ النُّخَاسُ : لَا تَمْكُوا فَإِنَّهَا إِنْ نَقَصَتْ حَبَّةً مِنْ سَبْعِينَ دِينَارًا لَمْ أَتَابِعْكُمْ
فَقَالَ الشَّيْخُ : اذْنُوا ، فَذَنُونَا وَفَكَّنَا الْخَاتَمَ وَوَزَنَّا الدَّنَانِيرَ فَإِذَا هِيَ سَبْعُونَ دِينَارًا لَا تَزِيدُ وَلَا
تَنْقُصُ فَأَخَذْنَا الْجَارِيَةَ فَأَدْخَلْنَاهَا عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَعْفَرٌ قَائِمٌ عِنْدَهُ فَأَخْبَرْنَا أَبَا جَعْفَرٍ بِمَا
كَانَ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا : مَا اسْمُكَ ؟ قَالَتْ : حُمَيْدَةُ ، فَقَالَ حُمَيْدَةُ فِی الدُّنْيَا
مَحْمُودَةٌ فِی الْآخِرَةِ ، أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَبُوكَ أَنْتَ أَمْ تَبِيتُ ؟ قَالَتْ : يَكُرُّ قَالَ : وَكَيْفَ وَلَا يَقَعُ فِی
أَيْدِي النُّخَاسِ شَيْءٌ إِلَّا أَفْسَدُوهُ ، قَالَتْ : قَدْ كَانَ يَجْبِئُنِي فَيَقْعُدُ مِثْلِي مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنَ الْمَرَأَةِ
فَيَسْلُطُ اللَّهُ عَلَيْهِ رَجُلًا أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللَّحْيَةِ فَلَا يَزَالُ يَلْطِمُهُ حَشَى يَقُومُ عَنِّي ؛ فَقَعَلَ بِي مِرَادًا
وَفَعَلَ الشَّيْخُ بِمِ مِرَادًا فَقَالَ : يَا جَعْفَرُ خُذْهَا إِلَيْكَ قَوْلَكَ خَيْرَ أَهْلِ الْأَرْضِ مُوسَى بْنُ
جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

امام موسی کاظم علیہ السلام ۲۳۰ھ میں بمقام البوا پیدا ہوئے اور ہر رجب ۲۴۰ھ میں ۵۴ یا ۵۵ برس کی عمر میں
شہادت پائی۔ سندی بن شاہک کی قید میں آپ کی وفات ہوئی ۲۴۰ھ خلیفہ ہارون جب اپنے عمر سے فارغ ہو کر ۲۰
ماہ شوال کو مدینہ منورہ آیا تو حضرت کو مدینہ سے اپنے ساتھ لے گیا اور پھر حج کیا پھر وہ بصرہ کی راہ سے واپس
ہوا اور عیسیٰ بن جعفر کی حراست میں آپ کو چھوڑ گیا پھر اس نے حضرت کو بغداد بلا کر شاہک سندی کی نگرانی میں قید
رکھا۔ اسی کی قید میں آپ نے انتقال فرمایا اور بغداد میں قبرستان قریش میں دفن کئے گئے آپ کی والدہ ام ولد تھیں
جن کو حمیدہ کہا جاتا تھا۔

۱۔ محکا شہ راوی امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آیا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام بھی اس کے پاس کھڑے تھے
آپ نے انگوڑی کا ایک خوشہ اس کے سامنے رکھا اور ایک ایک دانہ کھانے لگا۔ فرمایا۔ ایک ایک دانہ تو بڑھایا پھر اپنی کمزوری
کی وجہ سے کھاتا ہے اور جوان چار چار دانے کھاتا ہے وہ حریص جو ڈرتا ہے کہ میں سیر ہونے سے نہ رہ جاؤں تم دو دو دانے
کھاؤ کہ یہ مستحب ہے۔ پھر اس نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ آپ ابو عبد اللہ کی شادی کیوں نہیں کرتے۔ اب تو وہ
شادی کے قابل ہیں اس وقت آپ کے سامنے ایک تھیلی رکھی تھی فرمایا ایک بربری بردہ فروش آنے والا ہے جو دارمیون
میں قیام کرے گا۔ اس سے ہم کینز خریدیں گے۔

راوی کہتا ہے کچھ دن گزرنے کے بعد ہم امام محمد باقر کے پاس آئے۔ فرمایا میں تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ وہ بردہ

فروش جس کامیں نے ذکر کیا تھا آگیا۔ فرمایا۔ تم جاؤ اس تھیل کے بدلے اس کینز کو خرید لو۔ راوی کہتا ہے۔ ہم بردہ فروش کے پاس آئے۔ اس نے کہا جو میرے پاس تھا۔ میں بیچ چکا۔ اب تو میرے پاس دو بیمار کینز ہیں ایک ان میں دوسری سے اچھی ہے۔ ہم نے کہا۔ انہیں دکھاؤ تو اس نے دکھائیں۔ ہم نے کہا یہ جو ان دونوں میں بہتر ہے۔ اس کی کیا قیمت ہے اس نے کہا سترہ۔ ہم نے کہا کچھ کم کر کے احسان کرو۔ اس نے کہا اس سے کم نہ زیادہ۔ ہم نے کہا ہم اس تھیل کے بدلے خریدتے ہیں جتنے ہوں ہمیں اس کا علم نہیں، اس کے پاس ایک شخص جس کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ بیٹھا تھا۔ اس نے کہا تھیل کو کھول کر رقم گن لو، بردہ فروش نے کہا تم مت کھولو اگر ستر سے کم نکلے تو میں نہیں بیچوں گا۔ بدلے نے کہا میرے پاس آؤ اور تھیل کی مہر توڑو جب ہم نے کھولا تو اس میں ستر ہی دینا رہتے نہ کم نہ زیادہ، ہم نے خرید لیا اور اسے لے کر امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آئے امام جعفر صادق علیہ السلام ان کے پاس بیٹھے تھے ہم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے مکمل حال بیان کیا۔ حضرت نے خدا کی حمد و ثناء کے بعد کینز سے پوچھا، تمہارا نام کیا ہے انہوں نے کہا حمیدہ، فرمایا تم حمیدہ ہو دنیا میں اور محمودہ ہو آخرت میں، مجھے بتاؤ تم باکرہ ہو یا تم پیٹب انہوں نے کہا باکرہ فرمایا، یہ کیسے تمہا سوں کے ہاتھ جو عورت آجاتی ہے وہ اسے باکرہ نہیں رہنے دیتے۔ انہوں نے کہا۔ یہ شخص میرے پاس آیا اور اس طرح بیٹھا جیسے عورت سے جماع کرنے مرد بیٹھتا ہے۔ پس خدا نے اس پر ایک مرد بزرگ کو مسلط کیا۔ جس نے اس کو لٹانچے مارے وہ اٹھ کھڑا ہوا کئی بار اس نے یہ ناپاک ارادہ کیا۔ ہر بار وہ بزرگ مانع آئے آپ نے فرمایا اے ابو جعفر اس کو لو، اس کے بطن سے اہل زمین کا بہترین شخص موسیٰ نامی پیدا ہو گا۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ سَابِقِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : حُمَيْدَةُ مَصْقَاةٌ مِنَ الْأَدْنَسِ كَسِبَتْكَ الذَّهَبَ ، مَا زَالَتِ الْأَمْلاَكُ تَخْرِسُهَا حَتَّى أَتَيْتَ إِلَيَّ كَرَامَةً مِنَ اللَّهِ لِي وَالْحُجَّةِ مِنْ بَعْدِي .

۲۔ فرمایا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حمیدہ پاک وصات ہیں تمام ادناس سے جیسے تپایا ہوا سونا میل کچیل سے پاک ہوتا ہے۔ خدا نے ان کی محافظت کی یہاں تک کہ خدا کی طرف سے وہ گرامی ذات مجھے ملی جو میرے بعد خدا کی محبت ہو گا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعًا ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْقُمَيْتِيِّ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الزَّيْلَوِيِّ قَالَ : لَمَّا أَقْدَمَ يَا بِي الْحَسَنُ مُوسَى عليه السلام عَلَى الْمَهْدِيِّ الْقُدَمَةَ الْأُولَى نَزَلَ رَبُّهُ بِاللَّهِ فَكُنْتُ أَحَدَهُ ، فَرَأَيْتُ مَعْمُومًا فَقَالَ لِي : يَا أَبَا خَالِدٍ مَا لِي أَرَاكَ مَعْمُومًا ؟ فَقُلْتُ : وَكَيْفَ لَا أَعْنَمُ وَأَنْتَ تُحْمَلُ إِلَى هَذِهِ الطَّاعِيَةِ وَلَا أَدْرِي مَا يُخْبِتُ فَيْكَ ، فَقَالَ : لَيْسَ عَلَيَّ بَأْسٌ إِذَا كَانَ شَهْرٌ كَذَا وَيَوْمٌ كَذَا فَوَافِنِي فِي أَوَّلِ الْمَبْلِ ، فَمَا كَانَ لِي هَمٌّ إِلَّا إِحْضَاءُ الشُّهُورِ

وَالْأَيَّامِ حَتَّى كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ، فَوَافَيْتُ الْعَمَلَ فَمَا زِلْتُ عِنْدَهُ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغِيبَ وَوَشَّوَسَ الشَّيْطَانُ فِي صَدْرِي وَتَخَوَّفْتُ أَنْ أَشْكُ فِيهَا قَالَ، فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذَا نَظَرْتُ إِلَى سَوَادٍ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ نَاحِيَةِ الْعِرَاقِ، فَاسْتَقْبَلْتُهُمْ فَإِذَا أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام أَمَامَ الْقَطَارِ عَلَى بَقْلَةٍ، فَقَالَ: إِنَّهُ يَا أَبَا خَالِدٍ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ، فَقَالَ: لَا تَشْكَنْ، وَدَا الشَّيْطَانُ أَنَّكَ شَكَنْتَ، فَقُلْتُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَصَكَ مِنْهُمْ فَقَالَ: إِنَّ لِي إِلَيْهِمْ عَوْدَةً لَا أَنْخَلِصُ مِنْهُمْ.

۳۔ ابو خالدر زبالی سے مروی ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو پہلی بار مہدی کے پاس مدینہ لے جایا جا رہا تھا تو حضرت کا نزول منزل زبالہ پر ہوا میں غناک حالت میں حضرت سے بات چیت کر رہا تھا آپ نے فرمایا اے ابو خالدر غم کیوں ہو۔ میں نے کہا کیسے رنجیدہ نہ ہوں، آپ ایک سرکش انسان کے پاس جا رہے ہیں خدا جانے کیا حادثہ وہاں پیش آئے فرمایا اس بار میرے لئے کوئی خوف نہیں نکلن مہینے نکلن دن تم مجھے پہلے میل پر ملنا۔ میں برابر بیٹھ اور دن اس روز سے گنتا رہا۔ جب وہ دن آیا تو میں اس میل پر پہنچا، میں انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ سورج غروب ہونے لگا۔ جو کچھ حضرت نے فرمایا تھا اس کے متعلق دل میں شک پیدا ہوا ناگاہ ایک سیاہی عراق کی طرف سے نمودار ہوئی میں آگے بڑھا تو میں امام علیہ السلام کو سب سے آگے خیر پر سوار دیکھا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے ابو خالدر۔ میں نے کہا۔ لبیک یا بن رسول اللہ، فرمایا شک نہ کرو شیطان تمہارے شک کو دوست رکھتا ہے۔ میں نے کہا خدا کا شکر ہے کہ اس نے آپ کو ان ظالموں سے رہائی دلائی۔ فرمایا ابھی مجھے پھر ایک بار ان کے پھندے میں پھنسا ہے اور پھر رہائی نصیب نہ ہوگا۔

۴۔ أَحْمَدُ بْنُ وَهْرَانَ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمْعًا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام إِذَا أَتَاهُ رَجُلٌ نَصْرَانِيٌّ وَنَحْنُ مَعَهُ بِالْعَرِيشِ فَقَالَ لَهُ النَّصْرَانِيُّ، أَتَيْتُكَ مِنْ بَلَدٍ بَعِيدٍ وَسَفَرٍ شاقٍّ وَسَأَلْتُ رَبِّي مُنْذَرَاتَيْنِ سَنَةَ أَنْ يُرْسِدَنِي إِلَى خَيْرِ الْأَدْيَانِ وَإِلَى خَيْرِ الْعِبَادِ وَأَعْلَمِهِمْ وَأَتَانِي آتٍ فِي النَّوْمِ فَوَصَّفَ لِي رَجُلًا بِعُلْيَاءٍ مَشْقُوقَةٍ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَتَيْتُهُ فَكَلَّمْتُهُ، فَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُ أَهْلَ دِينِي وَعَيْرِي أَعْلَمُ مِنِّي، فَقُلْتُ: أُرْسِدْنِي إِلَى مَنْ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ فَإِنِّي لَا أَسْتَظِيْمُ السَّفَرَ وَلَا تَبْعُدُ عَلَيَّ الشَّقَّةَ وَلَقَدْ قَرَأْتُ الْأَنْجِيلَ كُلَّهَا وَمَزَامِيرَ دَاوُدَ وَقَرَأْتُ أَرْبَعَةَ أَصْفَارٍ مِنَ التَّوْرَةِ وَقَرَأْتُ ظَاهِرَ الْقُرْآنِ حَتَّى اسْتَوْعَبْتُهُ كُلَّهُ، فَقَالَ لِي الْعَالِمُ: إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ عِلْمَ النَّصْرَانِيَّةِ فَأَنَا أَعْلَمُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ بِهَا، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ عِلْمَ الْيَهُودِ فَطَائِي بْنُ شَرْحِبِيلٍ الشَّامِرِيُّ أَعْلَمُ النَّاسِ بِهَا الْيَوْمَ، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ عِلْمَ الْإِسْلَامِ وَعِلْمَ التَّوْرَةِ وَ

تُحَرِّفُوا وَتُكْفِرُوا وَقَدِيمًا مَا فَعَلْتُمْ . قَالَ لَهُ النَّصْرَانِيُّ : إِنِّي لَأَشْرَعُكَ مَا عَلِمْتُ وَلَا كَذِبُكَ
وَأَنْتَ تَعْلَمُ مَا أَقُولُ فِي صِدْقِي مَا أَقُولُ وَكَذِبِهِ . وَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَقَسَمَ عَلَيْكَ مِنْ
يَعْمِيهِ مَا لَا يَخْطُرُهُ الْخَاطِرُونَ وَلَا يَسْتُرُهُ السَّائِرُونَ وَلَا يَكْذِبُ فِيهِ مَنْ كَذَّبَ . فَقَوْلِي لَكَ فِي ذَلِكَ
الْحَقُّ كَمَا دَكَّرْتُ . فَهُوَ كَمَا دَكَّرْتُ . فَقَالَ لَهُ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام : أَعْجَلَكَ أَيْضًا خَبَرُ الْأَيُّغْرِ فَهُوَ إِلَّا
قَلْبِلُ مِمَّنْ قَرَأَ الْكِتَابَ : أَخْبِرْنِي مَا اسْمُ أُمِّ مَرْيَمَ وَأَيُّ يَوْمٍ نَفِخَتْ فِيهِ مِنْ يَمِّ وَلَكُمْ مِنْ سَاعَةِ
مِنَ النَّهَارِ . وَأَيُّ يَوْمٍ وَصَعَتْ مَرْيَمُ فِيهِ عِيسَى عليه السلام وَلَكُمْ مِنْ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ ؟ فَقَالَ النَّصْرَانِيُّ :
لَا أَدْرِي . فَقَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام : أَمَّا أُمُّ مَرْيَمَ فَاسْمُهَا مَرْثَاوَهِي وَهَيْبَةُ بِالْعَرَبِيَّةِ وَأَمَّا الْيَوْمَ الَّذِي
حَمَلَتْ فِيهِ مَرْيَمَ فَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ لِلزَّوَالِ وَهُوَ الْيَوْمَ الَّذِي هَبَطَ فِيهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ وَلَيْسَ لِلْمُسْلِمِينَ
عَبْدٌ كَانَ أَوْلَى مِنْهُ . عَظَّمَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَعَظَّمَهُ عليه السلام . فَأَمَرَ أَنْ يَجْعَلَ عِيدًا فَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ
وَأَمَّا الْيَوْمَ الَّذِي وَلَدَتْ فِيهِ مَرْيَمَ فَهُوَ يَوْمُ الثَّلَاثِ . لَا رُبْعَ سَاعَاتٍ وَنِصْفَ مِنَ النَّهَارِ . وَالنَّهْرُ الَّذِي
وَلَدَتْ عَلَيْهِ مَرْيَمَ عِيسَى عليه السلام هَلْ تَعْرِفُهُ ؟ قَالَ : لَا . قَالَ : هُوَ الْفَرَاتُ وَعَلَيْهِ شَجَرُ النَّخْلِ وَالكَرْمِ
وَلَيْسَ يُسَاوِي بِالْفَرَاتِ شَيْءٌ لِلْكَرْمِ وَالنَّخِيلِ . فَأَمَّا الْيَوْمَ الَّذِي حَجَبَتْ فِيهِ لِسَانَهَا وَنَادَى قَيْدُوسُ
وُلْدَهُ وَأَشْيَاعُهُ فَأَعَانُوهُ وَأَخْرَجُوا آلَ عِمْرَانَ لِيَنْظُرُوا إِلَى مَرْيَمَ . فَقَالُوا لَهَا مَا قَصَّ اللَّهُ عَلَيْكَ فِي
كِتَابِهِ وَعَلَيْنَا فِي كِتَابِهِ . فَقِيلَ فِيهِمْ : قَالَ : نَعَمْ وَقَرَأَتْهُ الْيَوْمَ الْأَخْدَتْ . قَالَ : إِذَنْ لَا تَقُومُ مِنْ مَجْلِسِكَ حَتَّى
يَهْدِيكَ اللَّهُ . قَالَ النَّصْرَانِيُّ : مَا كَانَ اسْمُ أُمِّي بِالسَّرْيَانِيَّةِ وَبِالْعَرَبِيَّةِ ؟ فَقَالَ : كَانَ اسْمُ أُمِّكَ
بِالسَّرْيَانِيَّةِ عَنقَالِيَّةً . وَعَنْقُورَةُ كَانَ اسْمُ جَدِّكَ لَا بَيْكَ وَأَمَّا اسْمُ أُمِّكَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَهُوَ مَيَّةٌ وَأَمَّا اسْمُ
أَبِيكَ فَعَبْدُ الْمَسِيحِ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَلَيْسَ لِلْمَسِيحِ عَبْدٌ . قَالَ : صَدَقْتَ وَبَرَزْتَ . فَمَا كَانَ
اسْمُ جَدِّي ؟ قَالَ : كَانَ اسْمُ جَدِّكَ جَبْرِئِيلُ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَمَّيْتُهُ فِي مَجْلِسِي هَذَا قَالَ : أَمَّا
إِنَّهُ كَانَ مُسْلِمًا ؟ قَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام : نَعَمْ وَقَتْلَ شَهِيدًا . دَخَلَتْ عَلَيْهِ أَجْنَادُ فَقَتَلُوهُ فِي مَنْزِلِهِ
غَيْلَةً وَالْأَجْنَادُ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ . قَالَ : فَمَا كَانَ اسْمِي قَبْلَ كُنْيَتِي ؟ قَالَ : كَانَ اسْمُكَ عَبْدُ الصَّلِيلِ .
قَالَ : فَمَا تَسْمِيْنِي ؟ قَالَ : اسْمُكَ عَبْدُ اللَّهِ . قَالَ : فَأَتَيْتُ أَمْتُكَ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَشَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحَدَّهُ لِأَشْرِيكَ لَهُ . قَرَدًا صَدَدًا . لَيْسَ كَمَا تَصِفُهُ النَّصَارَى وَلَيْسَ كَمَا تَصِفُهُ الْيَهُودُ وَلَا جَنَسُ
مِنْ أَجْناسِ الشُّرَكِ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ . أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ قَائِبَانَ بِهِ لِأَهْلِهِ وَعِيِي الْمُنْطَلُونَ
وَأَنَّهُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً إِلَى الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ كُلِّ فِيهِ مُشْتَرَكٌ فَأَبْصَرَ مَنْ أَبْصَرَ وَ

اِهْتَدَىٰ مَنِ اهْتَدَىٰ وَغِيَرِ الْمُبْتَطِلُونَ وَصَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَذْعُونَ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ وَايَهُ نَطَقَ بِحِكْمَتِهِ
وَأَنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَطَقُوا بِالْحِكْمَةِ الْبَالِغَةِ وَتَوَارَدُوا عَلَى الطَّاعَةِ لِلَّهِ وَفَارَقُوا الْبَاطِلَ وَ
أَعْلَدُوا لِلرَّحْمَنِ وَأَهْلَهُ وَهَجَرُوا سَبِيلَ الضَّلَالَةِ وَنَصَرَهُمُ اللَّهُ بِالطَّاعَةِ لَهُ وَعَصَمَهُمُ مِنَ الْمَعْصِيَةِ ، فَهُمْ
لِلَّهِ أَوْلِيَاءُ وَلِلدِّينِ أَنْصَارُ ، يَحْكُمُونَ عَلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِهِ ، آمَنْتُ بِالصَّغِيرِ مِنْهُمْ وَالْكَبِيرِ وَمَنْ ذَكَرْتُ
مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ أَذْكَرْ وَآمَنْتُ بِاللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ، ثُمَّ قَطَعَ زُنَادَهُ وَقَطَعَ صَلْبًا كَانَ فِيهِ
عُبُودِيَّةٌ مِنْ دَهَبٍ ، ثُمَّ قَالَ : مُرْنِي حَتَّى أَضَعُ صَدَقَتِي حَيْثُ تَأْمُرُنِي فَقَالَ : هَهُنَا أَخُوكَ كَانَ عَلَى
مِثْلِ دِينِكَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِكَ مِنْ قَبْلِ بْنِ ثَمَلَةَ وَهُوَ فِي نِعْمَةٍ كِنِعْمَتِكَ فَتَوَاسَا وَتَجَاوَزَا وَلَسْتُ
أَدْعِي أَنْ أُرَدَّ عَلَيْكُمَا حَقَّكُمَا فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ : وَاللَّهِ أَصْلَحَكَ اللَّهُ - إِنِّي لَغَنِيٌّ وَلَقَدْ تَرَكْتُ ثَلَاثِينَ أَلْفَ
طَرُوفٍ بَيْنَ قَرَسٍ وَقَرَسَةٍ وَتَرَكْتُ أَلْفَ بَعِيرٍ ، فَحَقَّقَكَ فِيهَا أَوْفَرُ مِنْ حَقْبِي ، فَقَالَ لَهُ : أَنْتَ مَوْلَى
اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْتَ فِي حِدِّ نَسَبِكَ عَلَى خَالِكَ ، فَحَسِّنْ إِسْلَامَهُ وَتَزَوَّجْ امْرَأَةً مِنْ بَنِي فَهْرٍ وَأَصْدَقْهَا
أَبُو إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَمْسِينَ دِينَارًا مِنْ صَدَقَةٍ عَلَيَّ بِنِ ابْنِ أَبِيطَالٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَخَذْتُهُ وَبَوَّأَهُ وَأَقَامَ حَتَّى أُخْرِجَ
أَبُو إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَمَاتَ بَعْدَ مَخْرَجِهِ بِثَمَانٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً .

۴۰۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ نصرانی آیا اور ہم حضرت کے ساتھ
مقام عریض میں تھے۔ نصرانی نے کہا میں ایک دور دراز شہر سے بڑی مشقت اٹھانے کے بعد آیا ہوں۔ میں اپنے رب
سے تیس سال سے دعا کر رہا ہوں کہ مجھے بہترین دین اور بہترین بندہ کی طرف ہدایت کر اور جو ان میں سب سے زیادہ
عالم ہو پس ایک شخص نے خواب میں مجھے ایک شخص کو بتایا جو دمشق کے بالائی حصے میں رہتا ہے۔ میں اس کے پاس پہنچا اور
اس سے گفتگو کی۔ اس نے کہا اگرچہ میں اپنے دین (عیسائی) کا بہت بڑا عالم ہوں۔ لیکن ایک اور شخص جو مجھ سے زیادہ
عالم ہے۔ میں طلب علم میں سفر کو دشوار نہیں جانتا اور نہ مشقت کو دھیان میں لاتا ہوں میں نے پوری انجیل پڑھی
ہے۔ داؤد کی زبور پڑھی ہے اور تورات کی چاروں کتابوں کو پڑھا ہے۔ میں نے خواہر قرآن کو پورا پڑھ لیا ہے پھر اس عالم نے
مجھ سے کہا۔ اگر تم علم نصرانیت جانتا چاہتے ہو تو میں عرب و عجم میں اس کا سب سے بڑا عالم ہوں اور اگر قبائل بن سحر بن سامری
والا علم یہود چاہتے ہو تو میں اس کا سب سے زیادہ عالم ہوں اور اگر تم علم الاسلام، علم تورات و علم زبور اور کتاب ہود
اور ہر اس چیز کا علم جو انبیاء میں سے کسی نبی پر آیا ہے اس سے قبل نازل ہوا یا جو خبر آسمان سے آئی اور اس کو کسی نے نہ جانا
ہو یا جانا ہو اور وہ ایسی کتاب میں ہے جس میں ہر سے کا بیان ہے اور مومنین کے لئے شفا ہے اور روحانی مسرت اور
بصیرت کا باعث ہے اس شخص کے لئے جو یہی کار ارادہ رکھتا ہو اور جسے حق سے انس ہو تو میں تیری رہنمائی ایک ایسے شخص

کی طرف کرتا ہوں تو اس کے پاس جا اگر اپنے پیروں سے چل سکتا ہو اگر پیروں سے نہ چل سکتا ہو تو گھٹنوں کے بل جانا اور اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو تو بیٹھ کر گھسٹتا ہوا اور اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو تو چہرے کے بل جانا۔ میں نے کہا مجھے بدلنے کی قدرت بلحاظ بدن و مال حاصل ہے۔ اُس نے کہا تو فوراً جا اور شرب پہنچ، میں نے کہا۔ میں تو شرب کو قطعاً نہیں جانتا۔ اس نے کہا تو مدینہ جا جہاں عرب میں ایک بنی ہاشم مبعوث ہوئے تھے جب وہاں پہنچے تو اولاد بنی ہاشم بن مالک بن نجار کا پتہ لگا جو باب مسجد کے پاس رہتے ہیں اور نصرانیوں کا سلباس پہنتے ہیں کیونکہ وہاں کا حاکم ان پر سختی کرتا ہے اور خلیفہ اور زیادہ سنت ہے۔

پھر بنی عمرو بن مبذول سے جو بقیع زبیر میں رہتے ہیں امام موسیٰ بن جعفر کے متعلق پوچھنا کہ ان کا گھر کہاں ہے آیا وہ شہر میں موجود ہیں یا سفر میں ہیں اگر سفر میں ہوں تو وہاں جا کر ملنا کیونکہ ان کا سفر اس سے زیادہ دور نہ ہو گا جتنا تم نے کیا ہو گا۔ پھر ان کو بتانا کہ مطران علیہ نے جو غوطہ دمشق میں رہتا ہے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اور بہت بہت سلام کہا ہے اور یہ پیغام دیا ہے کہ میری اکثر خدا سے یہ دعا رہتی ہے کہ میرے اسلام کا اظہار آپ کے ہاتھوں پر ہو۔ پھر حضرت سے یہ سب واقعہ بیان کرنا وہ تجھ کو عصا پر تکیہ کیے ہوئے ملیں گے پھر کہنا اے میرے سردار آپ کی اجازت ہے کہ میں برائے تعظیم سینہ پر ہاتھ رکھوں اور بیٹھ جاؤں۔

حضرت نے فرمایا بیٹھنے کی اجازت ہے۔ تکفیر یعنی سینہ پر ہاتھ رکھنے کی نہیں۔ وہ بیٹھا اور اپنی ٹوپی اتار کر کہا میں آپ پر خدا ہوں کلام کرنے کی اجازت ہے۔ فرمایا نہ در تم تو آئے ہی اس لئے ہو۔

نصرانی نے کہا کہ جس شخص نے میری رہنمائی آپ کی بارگاہ تک کی ہے آپ اس کو جواباً سلام کرتے ہیں یا وہ سلام کرتے ہیں فرمایا میں یہ دعا کرتا ہوں کہ خدا آپ کی ہدایت کرے۔ اب رہا سلام یہ اسی وقت ہو گا جب وہ ہمارے دین میں داخل ہو جائے گا۔

نصرانی نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے میں آپ سے کتاب خدا کے متعلق سوال کرتا ہوں جو محمد پر نازل ہوئی اور انھوں نے اس کو بیان کیا اور اس کی تعریف کی۔

فرمایا۔ ختم اور اس واضح اور روشن کتاب کو ہم نے مبارک رات میں نازل کیا تاکہ ہم اپنے احکام سے خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرائیں۔ اس نے کہا۔ اس کی باطنی تفسیر کیا ہے۔ فرمایا علم سے مراد ہے محمد۔ جیسا کہ کتاب ہو دے جس ہے جو ان پر نازل ہوئی تھی اس سے دوحوت م اور ح شروع دلے کم کر دیئے گئے ہیں۔

اور کتاب مبین سے مراد ہیں علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور رات سے مراد فاطمہ بی بی اور یہ جو خدا نے فرمایا ہے اس سے جدا کیا جائے گا ہر امر حکیم تو مراد ہے کہ بطن فاطمہ سے غیر کثیر کا ظہور یعنی مرد حکیم (امام حسن، مرد حکیم (امام حسین، مرد حکیم یعنی ہر زمانہ میں ایک امام تا ظہور قائم آل محمد پیدا ہوتا رہے گا۔

اس نے کہا، ان لوگوں میں سے اول و آخر کا وصف بیان کیجئے۔

فرمایا بلحاظ صفات سب ایک دوسرے کی مثل ہیں تیسرے کا (امام حسینؑ) کا اس گروہ کے وصف بیان کرتا ہوں جس کی نسل میں اہل بیت کا قبیلہ باقی رہے، اگر تم نے تغیر و تحریف نہ کی اور انکار نہ کیا ہو جیسا کہ تم کرتے آئے ہو تو اس کا ذکر تم اپنی اس کتاب میں پاؤ گے جو تم پر نازل ہوئی، نصرانی نے کہا، میں کچھ جانتا ہوں آپ سے نہیں پچھاؤں گا اور نہ آپ کی تکذیب کروں گا اور جو کچھ میں کہوں گا اس کے صدق و کذب کو آپ جان ہی جائیں گے کیونکہ اللہ نے اپنے فضل سے بڑا علم دیا اور آپ کو وہ نعمتیں دی ہیں جو لوگوں کے خیال میں نہیں آسکتیں اور نہ پچھانے والے اس کو چھپا سکتے ہیں اور نہ جھٹلا سکتے ہیں بس میرا قول اس بارے میں حق ہو گا جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا اور جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ میں جلد تم کو وہ چیز بتاؤں گا جس کو کتب آسمانی کے پڑھنے والے بہت کم لوگ جانتے ہیں اچھا بتاؤ مریم کی ماں کا نام کیا تھا؟ کس روز بطن مریم میں عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور دن کی کس ساعت میں ایسا ہوا اور مریم نے کس روز حضرت عیسیٰ کو جنا اور دن کی کونسی ساعت تھی۔

نصرانی نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ حضرت نے فرمایا مریم کی ماں کا نام مرثا تھا جس کے معنی عربی میں بخشی ہوئی کے ہیں (قاموس میں ان کا نام حنہ لکھا ہے جسے کہہ سکتے ہیں) دو نام ہوں اور نصرانیوں میں مرثا مشہور ہو، اور جس دن عیسیٰ کا حمل قرار پایا روز جمعہ وقت زوال تھا۔ یہی وہ دن تھا کہ جبرئیل مریم کے پاس آئے تھے مسلمانوں کے لئے اس سے بڑی عید نہیں، اللہ نے بھی اس کو صاحب عظمت قرار دیا اور حضرت رسول خدا نے علیہ السلام، پس حکم دیا کہ روز جمعہ کو عید قرار دیں اور مریم کی پیدائش سے شنبہ کو ہوئی چار گھنٹی دن چڑھے نیم روزیں اور کیا تم اس نہ کہو، ملتے ہو جس کے قریب مریم نے عیسیٰ کو جنا تھا اس نے کہا نہیں۔ فرمایا وہ نہر نہر تھی جس کے قریب خرمہ اور انگور کے درخت تھے اور وہ دن کہ مریم کی زبان بات کرنے سے بند ہوئی (یعنی ان کا یوم صمت تھا) وہی تھا کہ قیدوس (ظالم قوم یہود) نے اپنی اولاد اور اپنے پیروؤں کو پکارا اور انھوں نے اس کی مدد کی اور اولاد عمران کو ان کے گھر سے نکالا تاکہ وہ مریم کے معاملہ میں غور کرے یہ انھوں نے مریم کے بلے میں دہی کہا جس کی حکایت اللہ نے اپنی کتاب (قرآن) میں کی ہے (یہ تم نے کیا کیا نہ تمہارا باپ بد آدمی تھا نہ تمہاری ماں بدکارہ تھی)۔

پس تم نے اس دن کے واقعات کو سمجھ لیا۔ اس نے کہا ہاں میں نے انجیل میں پڑھا ہے اس دن کو یہاں دن لکھا گیا ہے حضرت نے فرمایا جب میرے بیان سے تصدیق ہو گئی تو اب بغیر ہرایت پائے یہاں سے نہ اٹھنا۔

نصرانی نے کہا کہ یہ بھی بتائیے کہ میرے ماں کا نام سریانی اور عربی زبان میں کیا تھا۔ فرمایا سریانی میں عنقا لیہ تھا اور تیری دادی کا نام عنقور تھا اور تیری ماں کا نام (را) میں میت ہے اور تیرے باپ کا نام عبدالمسیح ہے عربی میں عبد اللہ ہے کیونکہ مسیح کا کوئی بندہ نہ تھا۔ نصرانی نے کہا آپ نے مسیح فرمایا اور میرے ساتھ نیکی کی۔ اب یہ بتائیے کہ میرے دادا کا کیا نام تھا فرمایا جبرئیل تھا لیکن وہ عبد الرحمن تھا یہ نام میں نے بھی تجویز کیا ہے اس نے کہا کیا وہ مسلمان تھا۔ حضرت نے فرمایا ہاں وہ شہید قتل کیا گیا اس پر ایک شکر نے حملہ کر کے شہید کر دیا اور یہ شکر اہل شام کا تھا اس نے کہا یہ بتائیے کہ کنیت سے پہلے میرا نام

کیا تھا فرمایا عبدالصلیب تھا اس نے کہا اب آپ نے میرا کیا نام رکھا۔ فرمایا عبداللہ، اس نے کہا۔ خدائے عظیم پر ایمان لایا اور گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو اکیلا اور بے نیاز ہے۔ وہ ایسا نہیں جیسا نصاریٰ بیان کرتے ہیں (تین میں کا تیسرا ہے) اور نہ ایسا ہے جیسا یہودی کہتے ہیں (عزیر بن عبد اللہ) اور نہ وہ اجناس مشرک میں سے کوئی جنس ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے عہد و رسول ہیں جن کو خدانے حق کے ساتھ بھیجا ہے پس جو اہل حق تھے حق ان پر ظاہر ہو گیا اور نا اہل باطل پرست بنے رہے۔ حضرت رسول خدا سرخ و سیاہ سب کی طرف بھیجے گئے ان کی رسالت تمام بنی نوع کے درمیان مشترک ہے بس جسے صاحب بعیرت بننا تھا بن گیا اور جسے ہدایت پانا تھی پالی۔ باطل پرست اندھے بنے رہے اور گمراہ ہو گئے ان کی وجہ سے جن کو وہ خدائے سوا پکارتے تھے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کا ولی ناطق برکت ہے اور ان سے پہلے جو انبیاء گزر چکے انھوں نے بھی حکمت بالغہ سے کلام کیا اور اطاعت خدا کے بارے میں انھوں نے لوگوں کی مدد کی اور باطل اور اس کے ماننے والوں اور پلیدی (گناہ) اور اس میں ملوث لوگوں کو انھوں نے بھڑکایا اور انھوں نے گمراہی کے راستہ کو ترک کیا خدانے ان کے اطاعت گزار ہونے کی وجہ سے ان کی مدد کی اور ان کی عصیت سے بچائے رکھا پس وہ اولیائے خدا ہیں اور نامردین ہیں لوگوں کو خیر و برکت کی طرف رغبت دلاتے اور خبیث کرنے کا حکم دیتے تھے۔ میں نے کہا میں ان کے ہر چھوٹے بڑے پر ایمان لایا جن کا میں نے ذکر کیا ان پر بھی اور میں برکت بخشنے والے اور بلند مرتبہ والے رب العالمین پر ایمان لایا۔ پھر اس نے زنا توڑ ڈالا اور سونے کی صلیب کو نکال دیا پھر حضرت سے کہا اب آپ مجھے حکم دیں تاکہ میں اس کے مطابق نیک کر دوں فرمایا تمہارا ایک بھائی ہے جو دین میں تم ہی جیسا ہے اور وہ تمہاری قوم کا آدمی ہے قید قیاس بن ثعلبہ سے اور اس کو بھی اللہ نے تمہاری طرح نعمت اسلام دی ہے پس اس سے اظہار ہمدردی کرو اس کی ہمسائیگی اختیار کرو اور تم دونوں کے نفقہ کے لئے جو اسلام میں تمہارا حق ہے میں اسے پورا کروں۔ اس نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے۔ میں مالدار ہوں محتاج اعانت نہیں، میں تین سو نجیب گھوڑے اور ایک ہزار اونٹ اپنے وطن میں بھجور آیا ہوں آپ کا حق ان پر مجھ سے زیادہ ہے۔ آپ نے فرمایا تم اللہ اور اس کے رسول کی پناہ میں ہو اور تم ان وقت بحیثیت ابن السبیل ہمارے ہمان ہو الغرض وہ ایک راسخ العقیدہ مسلمان بنا۔ بنی فہر کی ایک عورت سے اس نے تادی کی اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اوقات امیر المومنین علیہ السلام سے پچاس ہزار دینار اس کا ہمدان کیا اور خدمت کے لئے فیزی میں دین رہنے کو گھر دیا اور جب تک امام کو مدینہ سے نہ لے جایا گیا آپ کے ساتھ رہے حضرت کے جانے کے بعد وہ صرف ۷۸ روز زندہ رہا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ جَمَعَا ، عَرَفَهُمَا بَنِي عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَائِدٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ كَانَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ نَجْرَانَ الْيَمَنِ مِنَ الرُّهْبَانِ وَمَعَهُ رَاحِلَةٌ ، فَاسْتَأْذَنَ لَهُمَا الْفَضْلُ بْنُ سَوَّادٍ ، نَالَ لَهُ : إِذَا كَانَ غَدًا فَأْتِ بِيَهُمَا عِنْدِي أَمْ حَبِيرٍ ، قَالَ : فَوَاقَيْنَا مِنَ الْغَدِ فَوَجَدْنَا الْقَوْمَ قَدْ وَاقَوْا قَهْرًا بِخَصْفَةِ بَوَادِي ، ثُمَّ جَلَسَ وَجَلَسُوا

مَخَارِبِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَإِسْمَاكَانَ يُقَالُ لَهَا : حَظِيرَةُ الْمَخَارِبِ حَتَّى جَاءَتِ الْفِتْرَةُ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَ نَحْيٍ وَعَيْسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا وَقَرَّبَ الْبَلَاءُ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ وَحَلَّتِ النَّفْسَاتُ فِي دُورِ الشَّيَاطِينِ فَخَوَّلُوا وَبَدَّلُوا وَتَقَلُّوا تِلْكَ الْأَسْمَاءَ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى - الْبَطْنُ لَا لِلْغَنَى وَالظَّهْرُ مَثَلٌ - : وَإِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْنَاهَا أَنْتُمْ وَأَبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ ، فَقُلْتُ لَهُ : إِنِّي قَدْ صَرَبْتُ إِلَيْكَ مِنْ بَلَدٍ بَعِيدٍ ، تَعَرَّضْتُ إِلَيْكَ بِخَادٍ وَعَمُومًا وَهَمُومًا وَخَوْفًا وَأَصْبَحْتُ وَأَمْسَيْتُ مُؤَيَّسًا أَلَا أَكُونُ ظَفَرْتُ بِخَاجَتِي ، فَقَالَ لِي : مَا أَرَى أُمَّكَ حَمَلَتْ بِكَ إِلَّا وَقَدْ حَصَرَهَا مَلَكٌ كَرِيمٌ وَ لَا أَعْلَمُ أَنَّ أَبَاكَ حِينَ أَرَادَ الْوُقُوعَ بِأُمِّكَ إِلَّا وَقَدْ اغْتَسَلَ وَجَّاهَا عَلَى طَهْرٍ وَلَا أَدْعِمُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ دَرَسَ السَّفَرِ الرَّابِعِ مِنْ سَهْرِ ذَلِكَ ، فَخِمْ لَهُ بِخَيْرٍ ، إِرْجِعْ مِنْ حَيْثُ جِئْتَ ، فَانْطَلِقْ حَتَّى تَنْزِلَ مَدِينَةَ نَحْيٍ الَّتِي يُقَالُ لَهَا طَيْبَةُ وَقَدْ كَانَ اسْمُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَثْرِبَ ، ثُمَّ اغْمِذْ إِلَى مَوْضِعٍ مِنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَقِيعُ ، ثُمَّ سَلْ عَنْ دَارٍ يُقَالُ لَهَا دَارُ مَرْوَانَ ، فَانْزِلْهَا وَأَنْتُمْ ثَلَاثًا ، ثُمَّ سَلْ [عَنِ] الشَّيْخِ الْأَسْوَدِ الَّذِي يَكُونُ عَلَى بَابِهَا يَعْمَلُ الْبَوَارِي وَهِيَ فِي يَدِهِمْ اسْمُهَا الْخَصْفُ ، فَالْطَّفُ بِالشَّيْخِ وَقُلْ لَهُ : بَعَثَنِي إِلَيْكَ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِي الرَّأْيَةِ فِي الْبَيْتِ الَّذِي فِيهِ الْحَشِيئَاتُ الْأَرْبَعُ ، ثُمَّ سَلْهُ عَنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ الْعَلَابِيِّ وَسَلْهُ أَيْنَ نَادِيهِ وَسَلْهُ أَيَّ سَاعَةٍ يَمُرُّ فِيهَا فَلْيُرِيكُمْ أَوْ يَصِفْكُمْ لَكُمْ ، فَتَعَرَّفُوهُ بِالصَّمَةِ وَسَاصِعُهُ لَكُمْ ، قُلْتُ : فَإِذَا لَقَيْتُهُ فَأَصْنَعْ مَاذَا ؟ قَالَ : سَلْهُ عَمَّا كَانَ وَعَمَّا هُوَ كَائِنْ وَسَلْهُ عَنْ مَعَالِمِ دِينٍ مِّنْ مَّضَى وَمَنْ بَقِيَ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَدْ نَصَحَكَ صَاحِبُكَ الَّذِي لَقَيْتَ ، فَقَالَ الرَّاهِبُ : مَا اسْمُهُ جُعِلَتْ فِدَاكَ ؟ قَالَ : هُوَ مُتِمِّمُ بْنُ فِرْدَوْسٍ وَهُوَ مِنْ أَتْبَاءِ الْفَرَسِ وَهُوَ مِمَّنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَحْدَهُ لِأَشْرِيكَ لَهُ وَعَبَدَهُ بِالْإِخْلَاصِ وَالْإِيْقَانِ وَقَرَّ مِنْ قَوْمِهِ لَمَّا خَافَهُمْ ، فَوَهَبَ لَهُ رَبُّهُ حُكْمًا وَهَذَا لِسَبِيلِ الرَّشَادِ وَجَعَلَهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ وَعَرَفَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عِبَادِهِ الْمُخْلِصِينَ وَمَا مِنْ سَنَةٍ إِلَّا وَهُوَ يَزُورُ فِيهَا مَكَّةَ حَاجًّا وَيَعْتِمِرُ فِي رَأْسِ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً وَيَجِيءُ مِنْ مَوْضِعِهِ مِنَ الْهِنْدِ إِلَى مَكَّةَ ، فَضَلَّاهُ مِنَ اللَّهِ وَعَوَّنَا وَكَذَلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ، ثُمَّ سَأَلَهُ الرَّاهِبُ عَنْ مَسَائِلَ كَثِيرَةٍ ، كُلُّ ذَلِكَ يُجِيبُهُ فِيهَا وَسَأَلَ الرَّاهِبَ عَنْ أَشْيَاءَ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ الرَّاهِبِ فِيهَا شَيْءٌ ، فَأَخْبَرَهُ بِهَا ، ثُمَّ إِنَّ الرَّاهِبَ قَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ ثَمَانِيَةِ أَحْرَفٍ نَزَلَتْ فَتَبَيَّنَ فِي الْأَرْضِ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ وَبَقِيَ فِي الْهَوَاءِ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ عَلَى مَنْ نَزَلَتْ تِلْكَ الْأَرْبَعَةُ الَّتِي فِي الْهَوَاءِ وَمَنْ يَفْسِرُهَا؟ قَالَ : ذَاكَ قَائِمُنَا ، يُنْزِلُهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَيَفْسِرُهُ وَيُنْزِلُ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَنْزِلْ عَلَى الصِّدِّيقِينَ وَالرُّسُلِ

وَالْمُهْتَدِينَ ، ثُمَّ قَالَ الرَّاهِبُ : فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْاِثْنَيْنِ مِنْ تِلْكَ الْاَزْبَعَةِ الْاُخْرَفِ الَّتِي فِي الْاَرْضِ
 مَا هِيَ ؟ قَالَ : اُخْبِرُكَ بِالْاَزْبَعَةِ كُلِّهَا ، اَمَّا اَوَّلُهَا فَلَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ بَاقِيًا ، وَ
 الثَّانِيَةُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُخْلِصًا وَالثَّالِثَةُ نَحْنُ اَهْلُ الْبَيْتِ وَالرَّابِعَةُ شِعْبُنَا مِنَّا وَنَحْنُ مِنْ
 رَسُولِ اللَّهِ وَرَسُولِ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ بِسَبَبٍ ، فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ : اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَاَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ وَاَنْ مَا جَاءَ بِكَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ حَقٌّ وَ اَنْتُمْ صَفْوَةُ اللَّهِ مِنْ خَلْقِهِ وَاَنْ شِعْبَكُمْ الْمَطَهَّرُونَ
 الْمُسْتَبَدَّلُونَ وَلَكُمْ عَاقِبَةُ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، فَدَعَا أَبُو اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِجُبَّةٍ خَرَّ وَقَمِيصٍ
 قَوْمِيٍّ وَطَبْلِسَانٍ وَخُفٍّ وَقَلَسُوءَةٍ ، فَأَعْطَاهَا اِيَّاهَا وَصَلَّى الظُّهْرَ وَ قَالَ لَهُ : اخْتَنِينَ ، فَقَالَ : قَدْ
 اخْتَنَنْتُ فِي سَاعِي .

۵۔ راوی کہتا ہے میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک راہب جو نجران میں کارہنہ والا تھا اور
 اس کے ساتھ راہبہ بھی تھی مدینہ میں آیا۔ فیض بن یسار نے ان دونوں کے لئے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اجازت چاہی حضرت
 نے فرمایا کل ان کو تم خیر کے کنویں کے پاس لے آنا۔ راوی کہتا ہے۔ ہم وہاں پہنچے وہ لوگ بھی آگئے حضرت نے کہا ایک موٹا لباس اس عورت
 کو پہنایا جائے تاکہ یہ برہنہ بدن میرے سامنے نہ رہے، پس ہم سب بیٹھے راہبہ نے حضرت سے مختلف سوالات دریافت کئے
 آپ نے ان کے جوابات دیئے اس کے بعد چند سوال حضرت نے اس سے کئے جن کے جواب وہ نہ دے سکی اس کے بعد وہ مسلمان
 ہو گئی اس کے بعد راہب نے سوالات کئے حضرت نے ہر سوال کا جواب دیا۔ راہب نے کہا میں اپنے دین پر بڑا راسخ تھا اور
 نصاریٰ میں کوئی میرے مبلغ علم کو نہیں پہنچ سکتا تھا۔ میں نے سنہندوستان میں ایک شخص ہے جب وہ بیت المقدس
 کے حج کا ارادہ کرتا ہے تو ایک دن یا رات میں وہاں جا کر اپنے گھر ہندوستان میں واپس آ جاتا ہے۔

میں نے (راوی) پوچھا وہ ہندوستان میں کہاں رہتا ہے اس نے کہا سندھ میں، میں نے کہا اس کے متعلق تو نے بیان
 کیا ہے اس کے پاس سرعت رفتار کے متعلق کیا چیز ہے اس نے کہا وہی علم ہے جس سے آصف وزیر سلیمان شہر صبا سے بلقیس کا
 تخت اٹھا لائے تھے اس کا ذکر آپ کی کتاب (قرآن) میں بھی ہے اور ہم ادیان والوں کی کتابوں میں بھی ہے امام موسیٰ کاظم
 نے پوچھا اللہ کے کتنے نام ایسے ہیں جن کے واسطے سے دعا رد نہیں ہوتی۔ راہب نے کہا وہ بہت سے ہیں لیکن وہ خاص جن سے
 سائل کا سوال رد ہی نہیں ہوتا وہ سات ہیں۔ حضرت نے کہا بتاؤ کیا ہیں تمہیں ان میں سے کچھ یاد ہیں اس نے کہا نہیں، قسم
 اس اللہ کی جس نے توریت کو موسیٰ پر نازل کیا اور عیسیٰ کو تمام عالموں کے لئے عبرت بنایا اور ارباب عقل کے شکر کے لئے ایک
 آزمائش قرار دیا اور محمد کو رحمت و برکت اور علی کو مقام عبرت و بعیرت اور ان کی نسل میں اوصیاء کو قرار دیا اور میں کچھ
 نہیں جانتا اگر جانتا ہوتا تو مجھے نہ آپ سے کلام کی ضرورت ہوتی اور نہ آپ کے پاس آنا اور نہ سوال کرتا۔ امام نے فرمایا

اچھا اب تم اس ہندی کی بات بتاؤ، راہب نے کہا میں نے سات اسما کے متعلق سنا تھا لیکن یہ نہیں کہ ان میں باطنی خوبی کیلئے اور ان کی شرح کیا ہے اور نہ یہ کہ ان کی حقیقت اور کیفیت کیلئے۔ پس میں اپنے مقام سے چلا اور سندھ پہنچا اور اس شخص کا پتہ چلایا معلوم ہوا کہ پہاڑ میں اس نے ایک عبادت خانہ بنالیا ہے اور وہ وہاں سے سال میں صرف دو بار نکلتا ہے اور ہندیوں کا گمان ہے کہ بغیر تحم ربڑی اور ہل چلنے اس کے یہاں غذا آگتا ہے میں اس کے دروازے پر پہنچا اور تین روز انتظار کرتا رہا نہ دق آیا کیا اور نہ کوئی جستجو کی۔ جب چوتھا دن ہوا۔ بقدرتِ خدا دروازہ یوں کھلا کہ ایک گائے آئی اس کے لیے لیے تھیں دودھ سے بھرے ہوئے تھے اس نے دروازہ دھکیلا تو وہ کھل گیا۔ میں اس کے پیچھے چل کر داخل ہوا۔

میں نے وہاں ایک شخص کو دیکھا جو آسمان کی طرف دیکھتا ہے اور روتا ہے زمین کی طرف دیکھتا ہے اور روتا ہے اور پہاڑوں کی طرف دیکھتا ہے اور روتا ہے۔ میں نے کہا سبحان اللہ دنیا میں آپ جیسے لوگ کتنے کم ہیں اس نے کہا یہ ایک نیکی ہے اس شخص کی نیکیوں میں سے جس کو تم بھیچے چھوڑ آئے ہو۔ میں نے کہا مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کے پاس اسما الہیہ میں سے ایک ایسا نام ہے جس کی برکت سے آپ ایک دن رات میں بیت المقدس جاتے ہیں اور لوٹ آتے ہیں اس نے کہا تم بیت المقدس کو جانتے ہو میں نے کہا میں تو اسی بیت کو جانتا ہوں جو شام میں ہے انھوں نے کہا کوئی بیت المقدس نہیں سوائے بیت اہل محمد کے میں نے کہا میں نے تو آج تک نہیں سنا کیا وہ ہے بیت المقدس، انھوں نے کہا جیسے لوگ بیت المقدس کہتے ہیں وہ انبیاء کا قبیلہ یا ان کی عبادت گاہیں ہیں ان کو زمانہ سابق میں خطیرۃ الحارث کہا جاتا تھا کہ بیت المقدس یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ اور محمدؐ میں کے درمیان فترت کا زمانہ آگیا۔

اور اہل شرک کی بلاناہی ہوئی اور شیاطین کے گھروں میں جو بھی باقی تھیں وہ ظاہر ہو گئیں انھوں نے اول بدل شروع کر دی اور نئے نئے نام ایجاد کر لئے جیسا کہ خدا فرماتا ہے باطنی تفسیر آل محمدؐ میں اور ظاہری المغلطہ میں یہ رلات و عری و سہل وغیرہ ایسے نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لئے ہیں۔ خدا کی طرف سے تو ان کو کوئی قوت نہیں دی گئی ہے۔ میں نے کہا میں تو آپ کے پاس بڑی منزلیں ملے کر کے دروازہ شہر سے یہاں آیا ہوں بہت سی نیکیاں اور پریشانیاں اس امید پر برداشت کی ہیں کہ میری حاجت برائے گی۔

انھوں نے کہا۔ میں نہیں جانتا کہ تمہاری ماں جب حاملہ ہوئی تھی تو فرشتہ آیا اور یہ بھی نہیں جانتا کہ تمہارے باپ نے تمہاری ماں سے ہم بستری کے وقت غسل کیا تھا اور محالیت کبھی اس کے پاس گیا۔ لیکن میرا گمان ہے کہ تیرے باپ نے اپنی بیداری والی رات کو تو ریت یا انجیل کی چوتھی کتاب فرود پڑھی ہوگی اور اس کے احکام پر عمل کیا ہوگا اس لئے تیرا انجام بخیر ہوگا۔ اب تو جہاں سے آیا ہے وہیں لوٹ جلاؤ محمدؐ کے مدد میں پہنچا جسے طیبہ کہتے ہیں اور جاہلیت میں جس کا نام شرب تھا۔

تو وہاں اس مقام پر جانا جس کو بقیع کہتے ہیں وہاں سرائے مرداں کا پتہ لگانا اور تین دن اس میں ٹھہرنا بھروسہ دینا

کرنا اس سیاہ فام بڑھے کو جو سرائے کے دروازے پر بوریئے بننا ہے اس کا یہ بوریہ وہاں کے شہروں میں خصوف کہلاتا ہے اس بڑھے سے ہر بانی کا برتاؤ کرنا اور کہنا۔ مجھے تمہارے اس مہمان نے بھیجا ہے جو اس گھر کے اس گوشہ میں رہتا تھا جس میں چار لکڑیاں تھیں (یعنی چوکھٹ تھی) کو اڑ نہ تھے) پھر اس سے نلاں بن نلاں (مراد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) کا پتہ پوچھنا اور دریافت کرنا ان کی نشست گاہ کہاں ہے جہاں وہ مسائل کا جواب دیتے ہیں اور پوچھنا وہ کس وقت آتے ہیں یا وہ خود کھائے گا یا وصف بیان کر کے تعارف کرائے گا۔ میں نے کہا۔ جب میں ان سے ملوں تو کیا کروں، پھر پوچھ لینا۔ جو کچھ ہو چکا یا جو ہونے والا ہے،

اور سوال کرنا دین کے ان نشانات سے جو ہو چکے ہیں اور جو باقی ہیں، حضرت نے فرمایا جس سے تم ملے تھے اس نے تم کو اچھی نصیحت کی، راہب نے کہا اس کا نام کیا ہے۔ فرمایا متم ابن فیروزہ نسلا فارسی ہے ان لوگوں میں ہے جو خدائے واحدہ لاشریک پر ایمان لائے اور غلوں و یقین کے ساتھ اس کی عبادت کی اور اپنی قوم کے خوف سے بھاگے۔ خداوند عالم نے انہیں روحانی حکومت عطا فرمائی اور صراطِ مستقیم کی ہدایت کی۔ اور متقیوں میں سے قرار دیا اور اس کے اور اپنے مخلص بندوں کے درمیان تعارف کرایا وہ ہر سال مکہ میں حج کرنے آتا ہے اور ہر مہینے کے شروع میں عمرہ بجا لاتا ہے۔

اور اپنی ہندوستانی رہائش گاہ سے مکہ آتا ہے یہ خدا کی طرف سے فضل و مدد ہے اور اللہ شکر کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتا ہے پھر راہب نے بہت سے سوال کئے۔ جن کے حضرت نے جوابات دیئے۔ پھر راہب نے کہا۔ مجھے وہ آٹھ حرف بتائیے جو نازل ہوئے ان میں سے چار تو زمین پر رہے اور باقی ہوا میں اور زمین والوں اور ہوا والوں کا مصداق وہی ہو گا جو ان کی تفسیر بیان کرے۔ فرمایا وہ ہمارا فاتم ہو گا خدا اس پر وہ کلام نازل کرے گا جس کی وہ تفسیر بیان کرے گا جو چیز اس پر بطور کلام نازل ہوگی وہ نہ صدیقیوں پر نازل ہوئی ہوگی نہ رسولوں پر اور نہ ہدایت یافتہ لوگوں پر۔

راہب نے کہا ان چار باتوں میں سے دو مجھے بتا دیجئے جو زمین پر ہیں وہ کیا ہیں۔ فرمایا میں تجھے چاروں بتائے دیتا ہوں اولیٰ کلمہ لا الہ الا اللہ لاشریک لہ ہے اور اس کی ذات باقی رہنے والی ہے۔ دوسرا کلمہ محمد رسول اللہ کہنا ہے خلوص قلب سے اور تیسرے ہم اہل بیت ہیں اور چوتھے ہمارے شیعہ ہیں اور ہم رسول اللہ سے ہیں اور رسول ایک سبب کے ساتھ اللہ سے ہیں۔

راہب نے کہا میں گو اہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ کے ہیں اور جو کچھ وہ خدا کی طرف سے لائے حق ہے اور آپ لوگ مخلوق الہی کے خلاص ہیں اور آپ کے شیعہ پاک ہیں ذات باری میں شک کرنے سے اور نااہل لوگوں نے ان کو ذلیل سمجھ رکھا ہے اور ان کے لئے انجاء بخیر ہے اور رب العالمین کے لئے حمد ہے امام علیہ السلام نے اس کے لئے ایک ریشمی جبہ منگایا اور قومی قمیض اور موزے اور ٹوپی اس کو عطا فرمایا اور اس نے ظہر کی نماز پڑھی حضرت نے اس سے فرمایا۔ تم غنہ بھی کراؤ، اس نے کہا وہ تو میری پیدائش کے ساتویں دن ہی ہو گئی تھی۔

۷۔ اسحاق بن عمار نے کہا کہ میں نے سنا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک شخص کو اس کے مرنے کی خبر دی۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ ان کو یہ بھی علم ہے کہ ان کا شیعہ کب مرے گا حضرت غصے کی صورت میں میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے اسحاق رشید ہجری موتوں اور بلاؤں کا علم رکھتے تھے اور امام تو ان سے بہتر ہے اے اسحاق جو تمہیں کرنا ہے کر لو تم دو برس کے اندر مر جاؤ گے اور تمہارے بھائی اور خاندان والے تمہارے مرنے سے چند روز بعد ہی علیحدہ علیحدہ ہو جائیں گے۔ بعض بعض کو خائن قرار دے گا یہاں تک کہ دشمن ان کی شہادت کریں گے۔ یہ بات تمہارے دل میں رہے میں نے کہا میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں اس بات سے جو میرے دل میں آئی، کچھ مدت ہی گزری تھی کہ اسحاق مری گیا اور بنو عمار اس کی دولت کے دعوے دار بن کر اٹھ کھڑے ہوئے اور اہل کاردوں کو اتنی رشوت دی کہ منفس ہو گئے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ الْبَجَلِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: جَاءَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَقَدْ اعْتَمَرَ نَا عُمْرَةَ رَجَبٍ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ، فَقَالَ: يَا عَمُّ إِنِّي أُرِيدُ بَعْدَادَ وَقَدْ أَحْبَبْتُ أَنْ أُودِعَ عَمِّي أَبَا الْحَسَنِ - يَعْنِي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ - وَأَحْبَبْتُ أَنْ تَذْهَبَ مَعِيَ إِلَيْهِ، فَحَرَجْتُ مَعَهُ نَحْوَ أَخِي وَهُوَ فِي دَارِهِ الَّتِي بِالْحُوبَةِ وَذَلِكَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ يَقْلِبُ الْقَصْرَ الْبَابَ فَاجَابَنِي أَخِي فَقَالَ: مَنْ هَذَا قُلْتُ: عَلِيُّ فَقَالَ: هُوَ ذَا الْخُرْجِ وَكَانَ بَطِيءَ الْوُضُوءِ، قُلْتُ: الْعَجَلُ قَالَ وَأَعْجَلُ، فَحَرَجَ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ مُمَشَّقٌ قَدْ عَقَدَهُ فِي عُقْبِهِ حَتَّى قَعَدَ تَحْتَ عَتَبَةِ الْبَابِ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ: فَأَنْكَبْتُ عَلَيْهِ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ وَقُلْتُ: قَدْ جِئْتُكَ فِي أَمْرِ إِنْ تَرَهُ صَوَابًا قَالَهُ وَفَقِيَ لَهُ، وَإِنْ يَكُنْ غَيْرَ ذَلِكَ فَمَا أَكْثَرَ مَا نُحْطِي قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قُلْتُ: هَذَا ابْنُ أَخِيكَ يُرِيدُ أَنْ يُودِعَكَ وَيَخْرُجَ إِلَى بَعْدَادَ، فَقَالَ لِي: ادْعُهُ وَدَعُوهُ وَكَانَ مُتَحِجًّا، قَدْنَا مِنْهُ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ وَقَالَ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَوْصِنِي فَقَالَ: أَوْصِيكَ أَنْ تَتَّقِيَ اللَّهَ فِي دَمِي فَقَالَ مُجِيبًا لَهُ مَنْ أَرَادَكَ بِسُوءٍ فَعَلَ اللَّهُ بِهِ وَجَعَلَ يَدْعُو عَلَى مَنْ يُرِيدُهُ بِسُوءٍ، ثُمَّ غَادَ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: يَا عَمُّ أَوْصِنِي فَقَالَ: أَوْصِيكَ أَنْ تَتَّقِيَ اللَّهَ فِي دَمِي فَقَالَ: مَنْ أَرَادَكَ بِسُوءٍ فَعَلَ اللَّهُ بِهِ وَفَعَلَ، ثُمَّ غَادَ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا عَمُّ أَوْصِنِي فَقَالَ: أَوْصِيكَ أَنْ تَتَّقِيَ اللَّهَ فِي دَمِي فَدَعَا عَلَى مَنْ أَرَادَهُ بِسُوءٍ، ثُمَّ تَنَحَّى عَنْهُ وَصَبَتْ مَعَهُ فَقَالَ لِي أَخِي: يَا عَلِيُّ مَكَانَكَ، فَقُمْتُ مَكَانِي فَدَخَلَ مَنْزِلُهُ ثُمَّ دَعَانِي فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ فَتَنَاوَلَ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ فَأَعْطَانِيهَا وَقَالَ: قُلْ لِبْنِ أَخِيكَ، يَسْتَعِينُ بِهَا عَلَى سَفَرِهِ قَالَ عَلِيُّ: فَأَخَذْتُهَا فَأَدْرَجْتُهَا فِي خَاشِيَةِ رِدَائِي، ثُمَّ نَاوَلَنِي مِائَةُ أُخْرَى وَقَالَ: أَعْطِهِ أَيْضًا، ثُمَّ نَاوَلَنِي صُرَّةً أُخْرَى وَقَالَ: أَعْطِهِ أَيْضًا، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِذَا كُنْتَ تَخَافُ

مِنْهُ مِثْلَ الَّذِي ذَكَرْتُ ، فَلَمْ تَعْمِدْ عَلَى نَفْسِكَ ؛ فَقَالَ : إِذَا وَصَلْتُهُ وَ قَطَعْتَنِي قَطَعَ اللَّهُ أَجَلَهُ ،
ثُمَّ تَنَاولَ مِخْدَةَ أَدَمَ ، فَبَا ثَلَاثَةَ آلَافٍ دِرْهَمٍ وَصَّحَ وَ قَالَ : أَعْطِ هَذِهِ أَيْضًا قَالَ : فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ
فَأَعْطَيْتُهُ الْمِائَةَ الْأُولَى فَقَرَحَ بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا وَدَعَا لِعَمِيدٍ ، ثُمَّ أَعْطَيْتُهُ الثَّانِيَةَ وَ الثَّالِثَةَ فَقَرَحَ بِهَا
حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيَرْجِعُ وَلَا يَخْرُجُ ، ثُمَّ أَعْطَيْتُهُ الثَّلَاثَةَ آلَافٍ دِرْهَمٍ فَمَضَى عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى دَخَلَ
عَلَى هَارُونَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالْخِلَافَةِ وَقَالَ : مَا ظَنَنْتُ أَنَّ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَتَيْنِ حَتَّى رَأَيْتَ عَمِّي مُوسَى
بْنِ جَعْفَرٍ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ بِالْخِلَافَةِ ، فَأَرْسَلَ هَارُونَ إِلَيْهِ بِمِائَةِ أَلْفٍ دِرْهَمٍ فَرَمَاهُ اللَّهُ بِالذُّبْحَةِ فَمَا نَظَرَ
مِنْهَا إِلَى دِرْهَمٍ وَ لَأَمَسَتْ .

۸۔ علی بن جعفر کہتے ہیں کہ محمد بن اسماعیل میرے پاس آئے ہم نے عمرہ رجب ادا کیا اور ہم ابھی مکہ ہی میں تھے کہ محمد نے کہا
چچا میں بنداد جانا چاہتا ہوں میری خواہش ہے کہ اپنے چچا ابوالحسن یعنی موسیٰ بن جعفر سے رخصت ہوں میری درخواست ہے
کہ آپ بھی میرے ساتھ چلیں میں ان کے ساتھ اپنے بھائی کے مکان پر پہنچا جو وہاں میں تھا یہ مغرب سے کچھ پہلے تھا۔ میں نے دق الباب کیا میرے
بھائی نے پوچھا کون ہے۔ میں نے کہا علی ہوں ، فرمایا میں ابھی آتا ہوں ، چونکہ وضو دیر میں کرتے تھے اس لئے میں نے کہا ذرا جلدی
کیجئے۔ آپ اس طرح تشریف لائے کہ گل الرمی سے رنگی ہوئی ازار بند گلے میں پڑا ہوا تھا آپ دروازہ کی دہلیز پر بیٹھ گئے علی ابن جعفر
نے جھک کر سر پر بوسہ دیا اور کہا میں ایک ایسے امر کے لئے آیا ہوں کہ آپ اس کو درست کریں۔ تو اکثر ہم سے خطا ہوتی ہی ہے حضرت نے
فرمایا وہ کیا ہے میں نے کہا۔ یہ آپ کے بھتیجے آپ سے رخصت ہونے آئے ہیں بنداد جارہے ہیں۔ فرمایا ان کو بلاؤ میں نے بلایا وہ
ایک گوشہ میں تھے۔ جب وہ آئے تو حضرت کے سر پر بوسہ دیا اور کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں مجھے کچھ نصیحت فرمائیے فرمایا میری
نصیحت یہی ہے کہ مجھے قتل کرانے کے بارے میں اللہ سے ڈرنا۔ اس نے کہا جو آپ کے ساتھ بدی کا ارادہ کرے خدا اس پر عذاب
نازل کرے اور اس کے لئے بدعا کی ، پھر حضرت کے سر پر بوسہ دے کر کہا۔ اے چچا مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا۔ میرے خون کے بارے
میں خدا سے ڈرنا۔ اس نے کہا جو آپ سے بدی کرے خدا کا اس پر عذاب ہو پھر حضرت کے سر کو بوسہ دے کر کہا اے چچا مجھے
نصیحت کیجئے آپ نے پھر وہی فرمایا۔ جب الگ ہوئے۔ میں ان کے ساتھ چلا حضرت نے فرمایا۔ علی بھائی آپ رک جلیئے۔ میں
رک گیا حضرت گھر کے اندر گئے اور مجھے بلا کر تنو دینار کی ایک تھیلی دے کر فرمایا۔ اپنے بھتیجے سے کہئے کہ اس رقم سے اپنے سفر
میں مدد حاصل کرے۔

علی نے کہا میں نے یہ رقم چادر کے ایک گوشہ میں باندھ لی۔ پھر آپ نے سو دینار اور دیئے اور فرمایا یہ بھی اسے دے
دو۔ میں نے کہا جب آپ کو اس سے خون ہے جیسا کہ آپ نے بیان کیا تو پھر آپ اس کی مدد کیوں کر رہے ہیں منہ مایا
جب میں صلہ رحم کروں گا تو وہ قطع رحم کرے گا تو خدا اس کی عمر کو کم کر دے گا پھر آپ نے چڑے کا ایک تکیہ اٹھایا جس

میں کھرتے تین ہزار درہم تھے فرمایا یہ بھی اُسے دے دو۔ میں یہ سب رقم لے کر باہر نکلا اور ان میں سے پہلی رقم اس کو دی وہ بہت خوش ہوا اور حضرت کو دعائیں دینے لگا۔ پھر میں نے باقی رقمیں دیں جن سے وہ اتنا خوش ہوا کہ میں سمجھا کہ اب وہ بغداد نہ جلسے کا لیکن وہ چلا گیا اور جب ہارون کے سامنے گیا تو اس کو خلیفہ رسول اللہ کہہ کر سلام کیا اور کہا کہ میرے خیال میں روئے زمین پر دو خلیفہ تو نہیں ہونے چاہئیں۔ میں نے اپنے چچا موسیٰ بن جعفر کو دیکھا کہ لوگ خلیفہ رسول کہہ کر سلام کرتے ہیں ہارون نے ایک لاکھ درہم اس کے پاس بھیجے لیکن وہ مرض خناق میں ایسا مبتلا ہوا کہ نہ دیکھ سکا نہ چھو سکا۔

۹۔ - سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارٍ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُبِضَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَظَمَاءُ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً فِي غَايَةِ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ وَمِائَةٍ. وَغَاشَ بَعْدَ جَعْفَرٍ عَظَمَاءُ خَمْسًا وَثَلَاثِينَ سَنَةً.

۹۔ ابی بصیر راوی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی عمر بوقت شہادت ۵۴ سال کی تھی ۸۳ھ۔ اور اپنے والد گرامی کی شہادت کے بعد ۳ سال زندہ رہے۔

ایک سو انیسواں باب

ذکر مولد امام رضا علیہ السلام

(باب ۱۱۹)

(مَوْلِدُ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ)

وُلِدَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عَظَمَاءُ سَنَةَ ثَمَانٍ وَ أَرْبَعِينَ وَمِائَةٍ وَقُبِضَ عَظَمَاءُ فِي صَفَرٍ مِنْ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَ ثَمَانِينَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً وَقَدْ اخْتَلَفَ فِي تَارِيخِهِ إِلَّا أَنَّ هَذَا التَّارِيخَ هُوَ أَقْصَدُ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ. وَ تُوُفِّيَ عَظَمَاءُ بِطُوسٍ فِي قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا: سَنَابَادُ مِنْ نَوَاقِ عَلَى دَعْوَةٍ. وَ دُفِنَ بِهَا بِجَانِبِ الثَّامُونَ أَصْحَابِ الْمَدِينَةِ إِلَى مَرْوٍ عَلَى طَرِيقِ الْبَصْرَةِ وَ فَارِسَ، فَلَمَّا خَرَجَ

الْمَأْمُونُ وَشَخَصَ إِلَى بَغْدَادَ أَشْخَصَهُ مَعَهُ ، فَتَوَفِّيَ فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ . وَامَّةٌ أُمَّ وَلَدٍ يُقَالُ لَهَا :
أُمَّ الْبَنِينَ .

۱- مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُبٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَحْمَرَ قَالَ : قَالَ
لِي أَبُو الْحَسَنِ الْأَوَّلُ : هَلْ عَلِمْتَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْمَغْرِبِ قَدِيمٌ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : بَلَى قَدْ قَدَّمَ رَجُلٌ
فَأَنْطَلِقْ بِنَا ، فَارْكَبْ وَارْكَبْ مَعَهُ حَتَّى أَنْتَهِنَا إِلَى الرَّجُلِ فَإِذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَعَهُ رَقِيقٌ ،
فَقُلْتُ لَهُ : أَعَرَضَ عَلَيْنَا ، فَعَرَضَ عَلَيْنَا سَبْعَ جَوَارٍ ، كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ أَبُو الْحَسَنِ : لَا حَاجَةَ لِي فِيهَا ،
ثُمَّ قَالَ : أَعَرَضَ عَلَيْنَا ، فَقَالَ : مَا عِنْدِي إِلَّا جَارِيَةٌ مَرِيضَةٌ ، فَقَالَ لَهُ : مَا عَلَيْكَ أَنْ تُعْرِضَهَا ، فَأَبَى
عَلَيْهِ فَأَنْصَرَفَ ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي مِنَ الْغَدِ ، فَقَالَ : قُلْ لَهُ : كَمْ كَانَ غَايَتُكَ فِيهَا فَإِذَا قَالَ كَذَا وَكَذَا ،
فَقُلْ : قَدْ أَخَذْتُهَا ، فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ : مَا كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ أَنْصَحَهَا مِنْ كَذَا وَكَذَا ، فَقُلْتُ قَطْرٌ أَخَذْتُهَا
فَقَالَ : هِيَ لَكَ وَلَكِنْ أَخْبِرْنِي مِنَ الرَّجُلِ الَّذِي كَانَ مَعَكَ بِالْأَمْسِ ؟ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي
هَاشِمٍ ، قَالَ : مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ ؟ فَقُلْتُ : مَا عِنْدِي أَكْثَرُ مِنْ هَذَا فَقَالَ : أَخْبِرْكَ عَنْ هَذِهِ الْوَصِيفَةِ
إِنِّي اشْتَرَيْتُهَا مِنْ أَقْصَى الْمَغْرِبِ فَلَقِيتُنِي امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَتْ : مَا هَذِهِ الْوَصِيفَةُ مَعَكَ
قُلْتُ : اشْتَرَيْتُهَا لِنَفْسِي ، فَقَالَتْ : مَا يَكُونُ يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ هَذِهِ عِنْدَ مِثْلِكَ إِنَّ هَذِهِ الْجَارِيَةَ
يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ عِنْدَ خَيْرِ أَهْلِ الْأَرْضِ ، فَلَا تَلْبَثْ عِنْدَهُ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى تَلِدَ مِنْهُ غُلَامًا مَا يُولَدُ
بِشَرْقِ الْأَرْضِ وَلَا غَرْبِهَا مِثْلُهُ ، قَالَ : فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَلَمْ تَلْبَثْ عِنْدَهُ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى وَلَدَتْ الرَّضَا عليه السلام .

امام رضا علیہ السلام میں پیدا ہوئے اور صلی اللہ علیہ وسلم میں وفات پائی جب کہ آپ کی عمر ۵۵ سال تھی آپ کی تاریخ
وفات میں اختلاف ہے مگر صحیح یہی ہے حضرت امام علیہ السلام کی وفات طوس کے قریب سناباد میں ہوئی جو نوقان سے قریب
ہے مامون نے آپ کو مدینہ مرو میں بلایا تھا اور مروہ بصرہ اور ایران کے راستہ میں ہے۔

جب مامون مرو سے بغداد چلا۔ تو حضرت کو اپنے ساتھ لیا جب آپ قریب سناباد میں پہنچے تو رحلت فرمائی۔ آپ کی والدہ
ماجدہ کا نام ام البنین تھا۔

اس راوی کہتا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ مغرب کا کوئی (برودہ فروش آیا
ہے۔ میں نے کہا نہیں، فرمایا آیا ہے۔ میرے ساتھ اس کے پاس چلو پس حضرت اور میں سواری پر چلے ہم ایک ایسے شخص کے
پاس پہنچے جو اہل مدینہ میں سے تھا اور ایک اور شخص اس کے ساتھ تھا۔

میں نے کہا جو کنیز سی تمہارے پاس ہیں ہمیں دکھاؤ اس نے سات کنیزیں دکھائیں حضرت نے فرمایا۔ ان

میں سے کسی کی ہمیں ضرورت نہیں، اور دکھاؤ۔ اس نے کہا۔ ان کے علاوہ ایک بیمار کنیز ہے۔ اس سے کہا اسے کیوں نہیں دکھاتے۔ اس نے انکار کیا اور روگردانی کی، حضرت نے مجھے دوسرے روز پھر بھیجا اور فرمایا۔ اس سے کہا یہ تو بتا اس کی قیمت کیا ہے وہ قیمت بتائے گا۔ تم کہنا ہم نے خرید لی۔ میں اس کے پاس گیا۔ اس نے قیمت بتا کر کہا۔ میں اس سے کم میں نہ دوں گا۔ میں نے اس سے کہا۔ میں نے لی۔ اس نے کہا یہ تمہاری ہو گئی۔ لیکن یہ تو بتاؤ کہ جو شخص کل تمہارے ساتھ آئے تھے وہ کون تھے۔ میں نے کہا بنی ہاشم میں سے ہیں۔ اس نے کہا بنی ہاشم کی کس شاخ سے، میں نے کہا میں اس سے زیادہ نہیں جانتا اس نے کہا میں اس کنیز کے متعلق کچھ بتانا چاہتا ہوں۔ میں نے اس کو مغرب اقصیٰ سے خرید لیا ہے۔ ایک عورت اہل کتاب سے مجھے ملی۔ اس نے کہا تیرے ساتھ یہ کنیز کیسی ہے۔ میں نے کہا میں نے اس کو اپنے لئے خرید لیا ہے اس نے کہا تو اس کے رکھے کا اہل نہیں یہ دنیا کے بہترین انسان کے لئے ہے اس سے ایسا لڑکا پیدا ہوگا جس کا مثل نہ مشرق ہوگا نہ مغرب میں، غرض میں نے لے آیا۔ تھوڑی مدت گزری تھی کہ ان کے بطن سے امام رضا علیہ السلام پیدا ہوئے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَعْنٍ دَكْرَهُ، عَنْ صفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ: لَمَّا مَضَى أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَتَكَلَّمَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام خِفْنَا عَائِدِينَ ذَلِكَ، فَقَبِلَ لَهُ: إِنَّكَ قَدْ أَظْهَرْتَ أَمْرًا عَظِيمًا وَ إِنَّا نَخَافُ عَلَيْكَ هَذِهِ الطَّاعِنَةَ، قَالَ: فَقَالَ عليه السلام: لِيَجْهَدَ جُهْدَهُ، فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيَّ

۲۔ صفوان بن یحییٰ نے بیان کیا کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے انتقال کیا تو امام رضا علیہ السلام نے اپنی امامت کا تذکرہ کیا۔ حضرت سے کہا گیا کہ آپ نے ایک ایسے امرِ عظیم کو ظاہر کیا ہے جس کی بنا پر ہم اس سرکش دہانوں سے ڈرتے ہیں۔ فرمایا۔ وہ کتنی ہی کوشش کرے میرے اوپر قابو نہ پاسکے گا۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ أَجْنَدٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى الرَّضَا عليه السلام فِي بَيْتٍ دَاخِلٍ فِي جَوْفِ بَيْتٍ لَيْلًا، فَرَفَعَ يَدَهُ، فَكَانَتْ كَأَنَّ فِي الْبَيْتِ عَشْرَةَ مَصَابِيحَ وَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَخَلَّى يَدَهُ، ثُمَّ أَذِنَ لَهُ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کے گھر کے اندر جو دوسرا گھر تھا اس میں تشریف فرما تھے۔ رات کی تاریکی تھی آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو ایسی روشنی ہو گئی گویا دس چراغ جل رہے ہیں ایک شخص نے اذن باریابی چاہا۔ تب آپ نے چراغ روشن کیا اور اس کو اجازت دی۔

۴۔ -- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ جُمُحُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ

الغفاری قال : كَانَ لِرَجُلٍ مِنْ آلِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ - يُقَالُ لَهُ طَيْسٌ - عَلَيَّ حَقٌّ ، فَتَقَضَّاهُ عَلَيَّ وَأَغَانَهُ النَّاسُ ، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ صَلَّيْتُ الصُّبْحَ فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ ، ثُمَّ تَوَجَّهْتُ نَحْوَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُؤَمِّدُ بِالْعُرْيَضِ ، فَلَمَّا قُرْبْتُ مِنْ بَابِهِ إِذَا هُوَ قَدْ طَلَعَ عَلَى حِمَارٍ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ وَرِدَاؤُ ، فَلَمَّا نَظَرْتُ إِلَيْهِ اسْتَحْبَبْتُ مِنْهُ ، فَلَمَّا لَحِقَنِي وَقَفَ وَنَظَرَ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ - وَكَانَ شَهْرُ رَمَضَانَ - فَقُلْتُ : جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ إِنَّ لِمَوْلَاكَ طَيْسٍ عَلَيَّ حَقًّا وَقَدْ وَاللَّهِ شَهَرَنِي وَأَنَا أَظُنُّ فِي نَفْسِي أَنَّهُ يَأْمُرُهُ بِالكَفِّ عَنِّي وَاللَّهِ مَا قُلْتُ لَهُ كَمْ لَهُ عَلَيَّ وَلَا سَمَّيْتُ لَهُ شَيْئًا ، فَأَمَرَنِي بِالْجُلُوسِ إِلَى رُجُوعِهِ ، فَلَمْ أَزَلْ حَتَّى صَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ وَأَنَا صَائِمٌ ، فَصَاقَ صَدْرِي وَأَذَدْتُ أَنْ أَنْصَرِفَ فَإِذَا هُوَ قَدْ طَلَعَ عَلَيَّ وَحَوْلَهُ النَّاسُ وَقَدْ قَعَدَ لَهُ السُّؤَالُ وَهُوَ يَتَصَدَّقُ عَلَيْهِمْ ، فَمَضَى وَدَخَلَ بَيْتَهُ ، ثُمَّ خَرَجَ وَدَعَانِي فَقُمْتُ إِلَيْهِ وَدَخَلْتُ مَعَهُ ، فَجَلَسَ وَجَلَسْتُ ، فَجَعَلْتُ أَحَدَهُ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ كَانَ أَمِيرَ الْمَدِينَةِ وَكَانَ كَثِيرًا مَا أَحَدَهُ عَنْهُ ، فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ : لَا أَظُنُّكَ أَفْطَرْتَ بَعْدَ ؛ فَقُلْتُ : لَا ، فَدَعَا لِي بِطَعَامٍ ، فَوَضَعَ بَيْنَ يَدَيَّ وَأَمَرَ الْغُلَامَ أَنْ يَأْكُلَ مَعِيَ فَأَصْنَتْ وَالْغُلَامُ مِنَ الطَّعَامِ ، فَلَمَّا فَرَغْنَا قَالَ لِي : ارْفَعْ الْوَسَادَةَ وَحُدِّمَا تَحْتَهَا فَرَفَعْتُهَا وَإِذَا دَنَابِيرُ فَأَخَذْتُهَا وَوَضَعْتُهَا فِي كُمِّي وَأَمَرَ أَرْبَعَةً مِنْ عَبِيدِهِ أَنْ يَكُونُوا مَعِيَ حَتَّى يُبَلِّغُونِي مَنْزِلِي ، فَقُلْتُ : جَعَلْتُ فِدَاكَ إِنَّ طَائِفَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ يَدُورُ وَأَكْرَهُ أَنْ يُلْقَانِي وَمَعِيَ عَبِيدُكَ ، فَقَالَ لِي : أَصَبْتَ أَصَابَ اللَّهِ بِكَ الرَّ شَادَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَنْصَرِفُوا إِذَا رَدَدْتَهُمْ فَلَمَّا قُرْبْتُ مِنْ مَنْزِلِي وَأَنْتَ رَدَدْتَهُمْ فَصَرْتُ إِلَى مَنْزِلِي وَدَعَوْتُ بِالسِّرَاجِ وَنَظَرْتُ إِلَى الدَّنَابِيرِ وَإِذَا هِيَ ثَمَانِيَّةٌ وَأَرْبَعُونَ دِينَارًا وَكَانَ حَقُّ الرَّ جُلِّ عَلَيَّ ثَمَانِيَّةً وَعَشْرِينَ دِينَارًا وَكَانَ فِيهَا دِينَارٌ يَلُوحُ فَأَعْجَبَنِي حُسْنُهُ فَأَخَذْتُهُ وَقَرَّبْتُهُ مِنَ السِّرَاجِ فَإِذَا عَلَيْهِ نَقْشٌ وَاضِحٌ : حَقُّ الرَّ جُلِّ ثَمَانِيَّةً وَعَشْرُونَ دِينَارًا وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ ؛ وَلَا وَاللَّهِ مَا عَرَفْتُ مَا لَهُ عَلَيَّ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الَّذِي أَعَزَّ وَلِيَّتَهُ ،

۴- راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ کے غلام البورافع کی اولاد میں سے ایک شخص تھا طیس نامے اس کا میرے اوپر قرض تھا اس نے تقاضہ کیا اور مجھ پر سختی کی۔ بہت سے لوگ اس کے طرفدار ہو کر مجھے ملامت کرنے لگے۔ جب میں نے یہ صورت دیکھی تو نماز صبح مسجد رسول میں پڑھ کر امام رضا علیہ السلام سے ملنے چلا۔ حضرت اس روز عریض تشریف لے گئے تھے جب میں دروازہ کے نزدیک پہنچا تو میں نے دیکھا۔ حضرت ایک گدھے پر تشریف لارہے ہیں جسم پر ایک قمیض ہے اور ردا۔ جب میں نے حضرت کو دیکھا تو عرض حال کرتے مشرم آئی، حضرت میرے قریب آکر ٹھہر گئے۔ میں نے سلام کیا۔ رمضان

کا ہمینہ تھا۔ میں نے کہا آپ کے غلام طیس کا میرے اوپر قرضہ ہے اس نے مجھے رسوا کیا ہے۔ میں گمان کرتا ہوں کہ آپ اسے روکیں گے۔ میں نے بتایا کہ قرضہ کتنا ہے اور کچھ نہ کہا۔ مجھے حکم دیا کہ ان کے آنے تک یہاں بیٹھا رہوں میں انتظار میں مغرب کے وقت تک بیٹھا رہا۔ حالانکہ میں روزے سے تھا۔ میرا سینہ تنگ ہو رہا تھا ارادہ تھا کہ اٹھ کر چل دوں ناگاہ حضرت کو آتا دیکھا اور آپ کے گرد کچھ لوگ تھے۔

اور وہ لوگ حضرت سے سوال کر رہے تھے اور آپ مدقات دے رہے تھے جب وہ چلے گئے تو حضرت گھر میں گئے اور سچر برآمد ہوئے۔ مجھے بلایا۔ میں آپ کے ساتھ اندر گیا۔ میں بھی بیٹھا اور حضرت بھی بیٹھے۔ میں حاکم مدینہ ابن مسیب کے متعلق بات چیت کرنے لگا۔ میں اکثر اس کے متعلق گفتگو کیا کرتا تھا۔ جب گفتگو ختم ہوئی تو حضرت نے فرمایا میرا گمان ہے کہ تم نے افطار نہیں کیا۔ میں نے کہا نہیں۔ آپ نے کھانا منگایا اور جب میرے سامنے رکھا تو ایک غلام کو حکم دیا میرے ساتھ کھانے کا، جب ہم دونوں کھا چکے تو فرمایا اس تکیہ کو اٹھاؤ اور جو اس کے نیچے ہے اسے لے لو میں نے اٹھایا تو اس کے نیچے دینار تھے میں نے اسے اٹھا کر اپنی آستینوں میں رکھ لئے۔ حضرت نے چار غلاموں کو حکم دیا کہ میرے گھر تک مجھے پہنچا دیں۔ میں نے کہا ابن مسیب کے غلام گھومتے پھرتے ہیں میں نہیں چاہتا کہ آپ کے غلام میرے ساتھ دیکھ کر وہ پوچھ کچھ کریں۔ فرمایا تمہاری رائے صائب ہے اللہ تمہاری مدد کرے اور غلاموں سے کہا۔ جہاں سے یہ تمہیں لوٹانا چاہیں پلٹ آنا۔ جب میں اپنے گھر کے قریب پہنچا اور اطمینان ہو گیا تو ان کو لوٹا دیا۔ میں نے گھر میں جا کر چراغ منگایا اور دینار گنے تو ۴۸ تھے میرے اوپر قرضہ ۲۸ دینار تھا اس میں ایک دینار زیادہ چمکدار تھا مجھے اس کی خوشنمائی پر تعجب ہوا چراغ کے قریب دیکھا تو اس پر واضح حروف میں لکھا تھا ۲۸ دینار قرضہ کے لئے ہیں۔ باقی تمہارے لئے۔ حاکمہ خدا کی قسم میں نے نہیں بتایا تھا کہ مجھ پر کتنا قرضہ ہے رب العالمین خدا کا شکر ہے کہ اس نے اپنے ولی کو یہ عزت بخشی۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي السَّنَةِ الَّتِي حَجَّ فِيهَا هَارُونُ يُرِيدُ الْحَجَّ فَانْتَهَى إِلَى جَبَلٍ - عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ - يُقَالُ لَهُ فَارِغٌ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام ثُمَّ قَالَ: يَا نَبِيَّ فَارِغٌ وَهَارِمَةٌ يَفْطَعُ إِزْبَاءً إِزْبَاءً، فَلَمْ تَذَرِهَا مَعْنَى ذَلِكَ فَلَمَّا وَالتَّى وَافِي هَارُونُ وَنَزَلَ بِذَلِكَ الْمَوْضِعِ صَعِدَ جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى ذَلِكَ الْجَبَلَ وَآمَرَ أَنْ يُبْنَى لَهُ ثُمَّ مَجْلِسٌ فَلَمَّا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ صَعِدَ إِلَيْهِ فَأَمَرَ بِهِمْ، فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى الْبَرَاقِ قُطِعَ إِزْبَاءُ إِزْبَاءً.

۵۔ راوی کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام اسی سال حج کو تشریف لے گئے جس سال ہارون حج کو گیا تھا جب کوہ نارع کے پاس پہنچے جو مکہ جاتے ہوئے بائیں طرف پڑتا ہے تو آپ نے فرمایا۔ اس پر عمارت بنانے والے اور اس کو

منہدم کرنے والے کا ایک ایک عضو کو جدا کر دیا جائے گا۔

ہم نے اس کے معنی نہ سمجھے۔ حضرت کے وہاں سے جانے کے بعد ہارون آیا اور اسی جگہ اترا۔ اس کا وزیر جعفر بن یحییٰ بن یزید اس پہاڑ پر چڑھا اور حکم دیا کہ یہاں اس کے لئے یہاں ایک مکان بنائیں تاکہ اس میں آکر ٹھہرے۔ جب مکہ سے واپس ہوا تو پھر چڑھا اور اس کے گرانے کا حکم دیا۔ جب عراق واپس پہنچا تو (بحکم ہارون) اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے۔

۶۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْرَةَ بْنِ النَّاسِمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى قَالَ: أَلْحِثْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَيْءٍ أَطْلَبُهُ مِنْهُ، فَكَانَ يَخْرُجُ ذَلِكَ يَوْمَ لِيَسْتَقِيلَ وَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنْتُ مَعَهُ فَجَاءَهُ إِلَى قَرْبِ قَصْرِ فُلَانٍ، فَزَلَّ تَحْتَ شَجَرَاتٍ وَنَزَلْتُ مَعَهُ أَنَا وَلَيْسَ مَعَنَا ثَلَاثٌ، فَقُلْتُ: جُعِلَتْ قَدَاكَ هَذَا الْعَبْدُ قَدْ أَطْلَعْنَا وَلَا وَاللَّهِ مَا أَمْلِكُ دَرَهَمًا قَمَا سِوَاهُ فَحَكَ بِسَوْطِهِ الْأَرْضَ حَكًّا شَدِيدًا، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ فَتَنَاولَ مِنْهُ سَبْكَةً ذَهَبٍ، ثُمَّ قَالَ: انْتَفِعْ بِهَا وَانْتُمْ مَا دَأَيْتُمْ.

۶۔ ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا۔ میں امام رضا علیہ السلام پر کچھ مانگنے میں زور دے رہا تھا۔ وہ دھڑکا اور فرمایا کچھ تھے ایک دن حضرت حاکم مدینہ کے استقبال کو نیکے میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ آپ فلاں قصر کے سامنے پہنچ کر چند درختوں کے سائے میں بیٹھ گئے۔ میں بھی بیٹھ گیا میرے اور حضرت کے سوا اور کوئی وہاں نہ تھا۔ میں نے کہا آج عید کا دن ہے اور میرے پاس کچھ بھی نہیں، حضرت نے اپنا کوڑا زور سے زمین پر رگڑا پھر اپنا ہاتھ مارا اور سونے کی ایک اینٹ اٹھا کر کہا۔ لو اس سے کام چلاؤ۔ ہم سے جو دیکھا ہے اس سے کسی دوسرے کو خبردار نہ کرنا۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يَاسِرِ الْخَادِمِ وَالزَّيَّانِ بْنِ الْقَلْبِ جَمْعًا قَالَ: لَمَّا انْقَضَى أَمْرُ الْمَخْلُوعِ وَاسْتَوَى الْأَمْرُ لِلْمَأْمُونِ كَتَبَ إِلَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَسْتَقْدِمُهُ إِلَى خُرَاسَانَ، فَأَعْتَلَ عَلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمِلَلٍ، فَلَمْ يَزَلِ الْمَأْمُونُ يَكْتَبُهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى عَلِمَ أَنَّهُ لَا مَحِيصَ لَهُ وَأَنَّهُ لَا يَكْفُ عَنْهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِ وَلَا بِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَبْعَ سِنِينَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ: لَا تَأْخُذْ عَلَى طَرِيقِ الْجَبَلِ وَفُتْمَ، وَخُذْ عَلَى طَرِيقِ الْبَصْرَةِ وَالْأَهْوَاذِ وَفَارِسَ، حَتَّى وَافِيَ مَرَوْ، فَعَرَسَ عَلَيْهِ الْمَأْمُونُ أَنَّ يَتَقَلَّدَ الْأَمْرَ وَالْخِلَافَةَ. فَأَبَى أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ. قَالَ قَوْلًا لِيَا لَيْلَةَ الْعَهْدِ؟ فَقَالَ: عَلَى شُرُوطٍ أَشَأْ لَكُمْهَا قَالَ الْمَأْمُونُ لَهُ: سَلْ مَا شِئْتَ، فَكَتَبَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنِّي دَاخِلٌ فِي وِلَايَةِ الْعَهْدِ، عَلَى أَنْ لَا أَمُرَ وَلَا أَنْهِيَ وَلَا أَقْضِي وَلَا أُؤَيِّسَ وَلَا أُغْزِلَ وَلَا أُعْطِيَ شَيْئًا وَمَا هُوَ قَائِمٌ وَتُعْفِيَنِي مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ؟ فَأَجَابَهُ الْمَأْمُونُ إِلَى ذَلِكَ كُلِّهِ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي يَاسِرٌ قَالَ: فَلَمَّا حَضَرَ الْعَهْدُ بَعَثَ الْمَأْمُونُ

إِلَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَسْأَلُهُ أَنْ يَرْكَبَ وَيَحْضُرَ الْعَبْدَ وَيَصَلِّيَ وَيَخْطُبَ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ عَلِمْتَ مَا كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ مِنَ الشَّرْوَطِ فِي دُخُولِ هَذَا الْأَمْرِ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ إِنَّمَا أُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ تَطْمَئِنَّ قُلُوبُ النَّاسِ وَيَعْرِفُوا فَضْلَكَ ، فَلَمْ يَزَلْ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُرَادُهُ الْكَلَامُ فِي ذَلِكَ قَالَحَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ أَغْفَيْتَنِي مِنْ ذَلِكَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ وَإِنْ لَمْ تُغْفِني خَرَجْتُ كَمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ وَأَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ؟ فَقَالَ الْمَأْمُونُ : أَخْرَجَ كَيْفَ شِئْتَ وَأَمَرَ الْمَأْمُونُ الْقَوْمَ أَنْ يُكَبِّرُوا إِلَى بَابِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ : فَحَدَّثَنِي يَاسِرُ الْخَادِمِ أَنَّهُ قَعَدَ النَّاسُ لِأَبِي الْحَسَنِ فِي الطَّرَفَاتِ وَالسُّطُوحِ ، الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَالصَّبِيَّانُ وَالْجُنْدُ عَلَى بَابِ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَانْتَسَلَ وَتَعَمَّمَ بِعِمَامَةٍ بَيْضَاءَ مِنْ قُطْنٍ ، أَلْفَى طَرَفًا مِنْهَا عَلَى صَدْرِهِ وَطَرَفًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَتَشَمَّرَ ، ثُمَّ قَالَ لِجَمِيعِ مَوَالِيهِ : افْعَلُوا مِثْلَ مَا فَعَلْتُ ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ عُنَاظًا ثُمَّ خَرَجَ وَتَحَنُّنَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ خَافٍ قَدْ شَمَّرَ سَرَّاءَ إِلَيْهِ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ مُشَمَّرَةٌ ، فَلَمَّا مَشَى وَ مَشِينَا بَيْنَ يَدَيْهِ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ ، فَخَجِلَ إِلَيْنَا أَدَمُ السَّمَاءِ وَالْجِبَالُ تَجَاوَبَهُ وَالْقَوْمُ أَدَوُ النَّاسِ عَلَى الْبَابِ قَدَّ تَهَيَّؤُوا وَلَبَسُوا السِّلَاحَ وَتَزَيَّنُوا بِأَحْسَنِ الزِّيْنَةِ ، فَلَمَّا طَلَعْنَا عَلَيْهِمْ بِهَذِهِ الصُّورَةِ وَطَلَعَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَفَ عَلَى الْبَابِ وَقَفَّةً ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ [اللَّهُ أَكْبَرُ] عَلَى مَا هَذَا ، اللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا دَرَرْنَا مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا أَبْلَانَا ، نَرْفَعُ بِهَا أَصْوَاتَنَا ، قَالَ يَاسِرٌ : فَتَرَعَزَتْ مَرُوبُ الْبُكَاءِ وَالصَّجِيجِ وَالصَّبِيَّانِ لَمَّا بَطَرُوا إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَقَطَ الْقَوْمُ أَدْنَى دَوَائِبِهِمْ وَرَمَوْا بِخِفَافِهِمْ لَمَّا رَأَوْا أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَافِيًا وَكَانَ يَمْشِي وَيَقِفُ فِي كُلِّ عَشْرِ خُطَوَاتٍ وَيُكَبِّرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، قَالَ يَاسِرٌ : فَخَجِلَ إِلَيْنَا أَنَّ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَالْجِبَالَ تَجَاوَبَهُ وَصَارَتْ مَرُوضَجَةً وَاحِدَةً مِنَ الْبُكَاءِ وَبَلَغَ الْمَأْمُونُ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ ذُو الرِّيَاسَتَيْنِ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ بَلَغَ الرِّضَا الْمُصَلِّي عَلَى هَذَا السَّبِيلِ افْتَتَنَ بِهِ النَّاسُ وَالرَّأْيُ أَنْ تَسْأَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ فَسَأَلَهُ الرَّجُوعَ فَقَدَا أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِخُفَيْهِ فَلَبِسَهُ وَرَكِبَ وَرَجَعَ .

مریاسرخدام اورریان بن الصلت دونوں راوی ہیں کہ جب امین کی سلطنت کا دور ختم ہوا اور مامون بادشاہ بنا تو اس نے امام رضا علیہ السلام کو خراسان بلایا حضرت نے حسن تدبیر سے ٹالنا چاہا۔ مگر مامون برابر لکھتا

رہا جب حضرت نے جان لیا کہ اب بے قبول کئے چارہ کار نہیں اور وہ مانے گا نہیں تو آپ نے ارادہ سفر کیا۔ امام محمد تقی کی عمر اس وقت سات سال کی تھی، مامون نے لکھا کہ آپ براہِ ولیم و قم نہ آئیں (یہاں شیعہ زیادہ تھے۔ اندیشہ تھا کہ روک نہ لئے جائیں) بلکہ براہِ بصرہ و اہواز و فارس و مرو پہنچیں، جب آپ وہاں پہنچے تو اس نے امر خلافت کو (استحاثاً) آپ کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے انکار فرمایا۔ تب اس نے ولی عہدی کے بارے میں کہا۔

حضرت نے فرمایا۔ اس کے متعلق کچھ شرائط ہیں جن کا جواب میں چاہتا ہوں۔ مامون نے کہا۔ جو آپ چاہیں پوچھیں۔ فرمایا۔ میں ولی عہدی اس صورت میں قبول کروں گا کہ نہ کوئی حکم دلوں گا نہ نہی کروں گا نہ فتوے دوں گا نہ کوئی مقدمہ فیصلہ کروں گا نہ کسی کو حاکم مقرر کروں گا نہ کسی چیز میں تبدیلی کروں گا۔ آپ مجھے ان تمام معاملات میں معاف فرمائیں گے۔ مامون نے ان سب باتوں کا جواب دیا اور منظور کیا۔

یاسر قلام امام رضا علیہ السلام کا بیان ہے کہ جب عید آئی تو مامون نے امام علیہ السلام کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ سوار ہو کر تشریف لے جائیں اور نماز پڑھائیں اور خطبہ بیان کریں۔ حضرت نے جواب دیا کہ ولی عہدی قبول کرنے میں جو شرائط ہیں نے پیش کی ہیں ان کا آپ کو علم ہے۔ اس نے جواب میں کہلا بھیجا کہ میرا مقصد اس سے صرف یہ ہے کہ آپ کی طرف سے لوگوں کے قلوب مطمئن ہو جائیں اور آپ کی فضیلت کو لوگ پہچان لیں۔ حضرت برابر تردید فرماتے رہے اور مامون کا اصرار رہا۔ آپ نے فرمایا۔ اگر مجھے معاف ہی کر دیا جائے تو میرے لئے خوشی کا باعث ہو گا اور اگر میرا عذر قبول نہیں تو پھر اسی طرح نماز کے لئے نکلوں گا جس طرح رسول اللہ اور امیر المومنین نکلے تھے۔ مامون نے کہا مجھے اس میں کوئی عذر نہیں، پھر مامون نے حکم دیا اپنے سرداروں اور اہل کاروں کہ وہ سوار ہو کر امام رضا علیہ السلام کے دروازہ پر جائیں۔ یاسر کہتا ہے کہ لوگ حضرت کی شان دیکھنے کے لئے راستوں اور مکانوں کی چھتوں پر آ بیٹھے، مرد و عورتیں اور بچے سب اور درباری سردار اور فوجی جوان حضرت کے دروازے پر آموجود ہوئے۔ جب صبح ہوئی تو حضرت نے غسل فرمایا اور سوتی عمامہ باندھا اور ایک چھوڑیہ پر ٹسکایا۔ دوسرا دونوں شانوں پر رکھا اور اپنے غلاموں سے فرمایا تم بھی ایسا ہی کرو پھر اپنے ہاتھ میں عصا لیا۔ جب حضرت باہر تشریف لائے تو ہم سب حضرت امام علیہ السلام کے آگے آگے تھے آپ پابریہ تھے اور پاجامہ کے پانچے نصف ساق تک آٹھے ہوئے تھے اور دامن گردلے ہوئے تھے۔

جب حضرت چلے اور ہم آپ کے ساتھ چلے تو آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور چار بکیریں کہیں۔ ہم نے خیال کیا کہ آسمان اور شہر کے درمیان ان کا جواب دے رہے ہیں ہم نے دیکھا کہ سردارانِ سلطنت اور عام لوگ تیار ہیں ہتھیار لگائے ہوئے ہیں اور خوب آراستہ و پیراستہ ہیں جب ہم اس صورت سے نکلے اور امام رضا علیہ السلام بھی برآمد ہوئے تو آپ تھوڑی دیر دروازہ پر بٹھرے اور چار تربتہ اللہ اکبر فرمایا۔ پھر کہا شک ہے اس خدا کا جس نے ہمیں ہدایت کی۔ اللہ اکبر اس نے چوپاؤں کے گوشت کا ہم کو رزق دیا اور حمد ہے اس خدا کی جس نے ہمیں آزمائش میں ڈالا۔

حضرت کے ساتھ ہماری آوازیں بھی بلند ہوئیں یا سر غلام نے کہا آواز گریہ سے شہر مرو گوج اٹھا جب لوگوں نے امام کو برہنہ پا دیکھا اور یہ کہ وہ دس دس قدم پر چل کر رک جاتے ہیں اور تین تکبیریں کہتے ہیں تو ہم نے گمان کیا کہ آسمان وزمین اور پہاڑ تکبیروں کا جواب دے رہے ہیں اور تمام مرویں جو شہر گریہ رہا ہے۔ جب ماموں کو یہ خبر ملی تو اس کے وزیر فیصل بن سہیل نے کہا کہ اگر امام اسی طرح عید گاہ تک پہنچے تو لوگ ان کے گرویدہ ہو جائیں گے میری رائے یہ ہے کہ آپ ان سے لوٹ جانے کو کہیں۔ چنانچہ ماموں نے ایسا ہی کیا۔ امام علیہ السلام نے اپنے جوتے منگائے، پہن کر سوار ہوئے اور لوٹ آئے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يَاسِرٍ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ الْمَأْمُونُ مِنْ خُرَاسَانَ يُرِيدُ بَغْدَادَ، وَخَرَجَ الْفَضْلُ ذَوَالرَّيَّاسَتَيْنِ وَخَرَجَ جَمَاعَ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَدَّ عَلَى الْفَضْلِ بْنِ سَهْلٍ ذِي الرَّيَّاسَتَيْنِ كِتَابَ مِنْ أَخِيهِ الْحَسَنِ بْنِ سَهْلٍ وَنَحْوُ فِي بَعْضِ الْمَنَازِلِ، أَنِّي نَظَرْتُ فِي تَحْوِيلِ السَّنَةِ فِي حِسَابِ النُّجُومِ فَوَجَدْتُ فِيهِ أَنَّكَ تَذُوُّ فِي شَهْرِ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ حَرَّ الْحَدِيدِ وَحَرَّ النَّارِ وَأَرَى أَنْ تَدْخُلَ أَنْتَ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالرَّضَا الْحَمَّامُ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَتَحْتَجِمَ فِيهِ وَتَصُبَّ عَلَى يَدَيْكَ الدَّمَ لِيَزُولَ عَنْكَ نَحْسُهُ، فَكَتَبَ ذَوَالرَّيَّاسَتَيْنِ إِلَى الْمَأْمُونِ بِذَلِكَ وَسَأَلَهُ أَنْ يَسْأَلَ أَبَا الْحَسَنِ ذَلِكَ، فَكَتَبَ الْمَأْمُونُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ يَسْأَلُهُ ذَلِكَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ: لَسْتُ بِدَاخِلِ الْحَمَّامِ عَدَا وَلَا أَرَى لَكَ وَلَا لِلْفَضْلِ أَنْ تَدْخُلَا الْحَمَّامَ عَدَا فَأَعَادَ عَلَيْهِ الرُّقْعَةَ مَرَّتَيْنِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَسْتُ بِدَاخِلِ عَدَا الْحَمَّامِ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِي النَّوْمِ فَقَالَ لِي: يَا عَلِيُّ لَا تَدْخُلِ الْحَمَّامَ عَدَا وَلَا أَرَى لَكَ وَلَا لِلْفَضْلِ أَنْ تَدْخُلَا الْحَمَّامَ عَدَا، فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ صَدَقْتَ يَا سَيِّدِي وَصَدَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَسْتُ بِدَاخِلِ الْحَمَّامِ عَدَا وَالْفَضْلُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَقَالَ يَاسِرٌ: فَلَمَّا أَمْسَبْنَا وَغَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَنَا الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ: قُولُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ، فَلَمْ نَزَلْ نَقُولُ ذَلِكَ، فَلَمَّا صَلَّى الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ الصُّبْحَ قَالَ لِي: اصْعَدْ [عَلَى] السَّطِجِ فَاسْتَمِعْ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا، فَلَمَّا صَعِدْتُ سَمِعْتُ الصَّجَّةَ وَالتَّحَمَّتْ وَكَثُرَتْ فَإِذَا نَحْرُ بِالْمَأْمُونِ قَدْ دَخَلَ مِنَ الْبَابِ الَّذِي كَانَ إِلَى دَارِهِ مِنْ دَارِ أَبِي الْحَسَنِ وَهُوَ يَقُولُ: يَا سَيِّدِي يَا أَبَا الْحَسَنِ! آجَرَكَ اللَّهُ فِي الْفَضْلِ فَإِنَّهُ قَدْ أَبَى وَكَانَ دَخَلَ الْحَمَّامَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ قَوْمٌ بِالسُّيُوفِ فَقَتَلُوهُ وَاخْتَدَمَ دَخَلَ عَلَيْهِ ثَلَاثُ نَفَرٍ كَانُوا أَحَدُهُمْ ابْنُ خَالَةِ الْفَضْلِ ابْنُ ذِي الْقَلَمَيْنِ قَالَ: فَاجْتَمَعَ الْجُنْدُ وَالْقَوَادُ وَمَنْ كَانَ مِنْ رِجَالِ الْفَضْلِ عَلَى بَابِ الْمَأْمُونِ فَقَالُوا: هَذَا اغْتَالَهُ وَقَتَلَهُ - يَمْنُونُ الْمَأْمُونُ - وَلَنُطْلُبَنَّ بِدَمِهِ وَجَاوَدُوا بِالْبِزَانِ لِيُخْرِقُوا الْبَابَ، فَقَالَ الْمَأْمُونُ لِأَبِي

الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا سَيِّدِي تَرَى أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ وَتَقَرَّ قَوْمٌ؟ قَالَ: فَقَالَ يَا سَيِّرُ: فَرَكِبَ أَبُو الْحَسَنِ وَقَالَ لِي: اذْكَبْ فَرَكَبْتُ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ بَابِ الدَّارِ نَظَرُ إِلَى النَّاسِ وَقَدْ تَزَاحَمُوا، فَقَالَ لَهُمْ يَتِيهِ تَقَرُّ قَوْمًا تَقَرُّ قَوْمًا، قَالَ يَا سَيِّرُ: فَأَقْبَلَ النَّاسُ وَاللَّهِ يَقَعُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَ مَا أَشَادَ إِلَى أَحَدٍ إِلَّا رَكَضَ وَمَرَّ.

۸۔ یاسر سے مروی ہے کہ بغداد کے ارادے ماموں خراسان سے چلا۔ فضل اس کا وزیر اور امام رضا علیہ السلام بھی اس کے ساتھ تھے راہ میں فضل کو اس کے بھائی جن بن سہل کا ایک خط ملا۔

میں نے علم نجوم سے معلوم کیا ہے کہ فلاں جیسے تم یوم چہار شنبہ گزری آہن و آتش کا ذائقہ چکھو گے یعنی قتل کر دیئے جاؤ گے اور مصلحت یہ ہے کہ تم اور امیر المومنین اور امام رضا علیہ السلام اس دن جب حمام میں داخل ہوں تو تو حجامت کرانا (دیکھنے لگوانا) اور جو خون نکلے اسے اپنے ہاتھ پر ڈالنا۔ تاکہ نحوست تجھ سے دور رہے ذوالریاستین نے ماموں کو اطلاع دی اور درخواست کی کہ ابو الحسن کو بھی اطلاع دے دو ماموں نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا۔ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا۔ میں کل حمام میں نہ جاؤں گا اور نہ میری رائے میں آپ کو اور فضل کو جانا چاہیے ماموں نے دوبارہ اس بارے میں لکھا۔ آپ نے جواب دیا میں نہیں جاؤں گا۔ آج رات میں نے رسول اللہ کو خواب میں دیکھا۔ فرما رہے ہیں اے علی کل حمام میں نہ جانا۔ میری رائے میں کل حمام میں نہ آپ جائیں اور نہ فضل۔ ماموں نے لکھا۔ اے میرے سردار آپ بھی سچے ہیں اور رسول اللہ بھی۔ میں کل نہیں جاؤں گا اور فضل کو تو خود ہی علم ہے۔ یاسر نے بیان کیا جب شام ہوئی اور سورج ڈوب گیا تو امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ تم سب کہو کہ اس رات میں جو عادت ہوئے والا ہے ہم اس کے لئے خدا سے پناہ مانگتے ہیں۔ یہی بار بار فرماتے رہے۔ جب صبح ہوئی تو امام نے مجھے فرمایا۔ چھت پر جاؤ اور سونو کیا آواز آتی ہے۔ میں اوپر گیا تو شور و فل سنا، جو بڑھتا ہی چلا گیا۔ پس ماموں کی طرف چلے تو وہ اس دروازے سے داخل ہوا جو اس کے گھر سے امام علیہ السلام کے گھر کی طرف تھا وہ حضرت کی طرف تھا وہ حضرت کو دیکھ کر کہنے لگا۔ اے مرے آقا ابو الحسن خدا آپ کو فضل کا اجر دے۔ اس نے میری بات ماننے سے انکار کیا اور حمام میں چلا گیا۔ کچھ لوگ تلواریں لے کر آئے اور اس کو قتل کر دیا ان میں سے تین آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا ایک ان میں سے اس کی خالہ کا بیٹا فضل بن قلعین (دو دفتروں کا منشی) تھا یا سر نے کہا پس جمع ہوئے لشکر اور سردار جن کا تعلق فضل سے تھا اور آئے ماموں کے دروازے پر اور کہنے لگے اس نے ہر کام اور قتل کر لیا ہے یعنی ماموں نے۔ ہم اس کے خون کا بدلہ ضرور لیں گے اور وہ آگ لے کر آئے تاکہ اس کا دروازہ جلا دیں۔ ماموں نے کہا۔ اے میرے آقا ابو الحسن آپ جا کر ان لوگوں کو براگندہ کیجئے۔ یا سر کہتا ہے حضرت سوار ہوئے اور مجھ سے کہا تو بھی سوار ہو ہم گھر کے دروازے سے جب نکلے تو بہت سے لوگوں نے مزاحمت کی۔ حضرت نے اپنا ہاتھ اٹھا کر کہا۔ متفرق ہو جاؤ یا سر کا بیان ہے کہ لوگ اس طرح بے ثباتی سے آگے آئے کہ ایک کے اوپر ایک تھا پس حضرت نے جن کو اشارہ کیا وہ سوار ہو کر چل دیا۔

۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُخَيَّبٍ، عَنْ مُسَافِرٍ، وَعَنْ الْوَشَّاءِ، عَنْ مُسَافِرٍ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ هَارُونُ بْنُ الْمُسْتَسْبِ أَنْ يُوَاقِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ هَبَّ إِلَيْهِ وَقَالَ لَهُ: لَا تَخْرُجْ غَدًا فَإِنَّكَ إِنْ خَرَجْتَ غَدًا هُزِمْتَ وَقُتِلَ أَصْحَابُكَ فَإِنْ سَأَلَكَ مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ هَذَا، فَقُلْ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ^(۱)، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ لَا تَخْرُجْ غَدًا فَإِنَّكَ إِنْ خَرَجْتَ هُزِمْتَ وَقُتِلَ أَصْحَابُكَ فَقَالَ لِي: مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ هَذَا؟ فَقُلْتُ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ: نَامَ الْعَبْدُ وَلَمْ يَفْسَلْ رِسْتَهُ، ثُمَّ خَرَجَ فَانْهَزَمَ وَقُتِلَ أَصْحَابُهُ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي مُسَافِرٌ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَئِذٍ قَمَرٌ يَعْنِي بَنُو خَالِدٍ فَعَطَسَ رَأْسُهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ: مَسَاكِينُ لَا يَذَرُونَ مَا يُحَلُّ بِهِمْ فِي هَذِهِ السَّنَةِ، ثُمَّ قَالَ: فَأَعْجَبُ مِنْ هَذَا هَارُونُ وَأَنَا كَهَاتَيْنِ - وَصَمَّ إِصْبَعِيهِ - قَالَ مُسَافِرٌ: فَوَاللَّهِ مَا عَرَفْتُ مَعْنَى حَدِيثِهِ حَتَّى دَفَنَاهُ مَعَهُ.

۹۔ مسافر غلام امام رضا علیہ السلام کا بیان ہے کہ ہارون بن مستبہ حاکم مدینہ نے چاہا کہ جنگ کر کے محمد بن صادق سے جنھوں نے مکہ میں حشر روج کیا تھا اور زید بن شمر کے امام تھے اور خراسان میں وفات پائی، امام رضا علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ تم حاکم مدینہ کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ کل خروج نہ کرنا ورنہ شکست کھائے گا اور تیرے اصحاب قتل کر دیے جائیں گے۔ اگر پوچھے تو نے کیسے جانا تو کہہ دینا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے میں اس کے پاس گیا اور کہا کل آپ خروج نہ کریں ورنہ شکست ہوگی اور آپ کے اصحاب قتل ہو جائیں گے اس نے کہا مجھے کیسے معلوم ہوا میں نے کہا تو اب میں دیکھا ہے اس نے اذراہ سسوخا، غلام بغیر آب دستے سو گیا یعنی اس کے خواب کو ساقط الاعتبار سمجھا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے خسر روج کیا اور ہار گیا، مسافر نے کہا کہ میں امام رضا علیہ السلام کے پاس تھا یہ یحییٰ بن خالد برمکی ادھر سے گزرا اس کے گھوڑے کی گرد سے حضرت کا چہرہ گر آؤ اور سو گیا۔ آپ نے فرمایا یہ بیچارے کیا جانیں کہ اس سال کیا حادثہ پیش آئے گا بفضل بن یحییٰ کا قتل، پھر مسافر نے کہا حضرت نے فرمایا اس سے زیادہ عجیب واقعہ ہارون کا ہے۔ میں اس کا مطلب نہ سمجھا یہاں تک کہ ہارون کی قبر حضرت کے پائیں پارہی۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا أَنَّهُ حَمَلَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ مَالًا لَهُ حَطَرٌ، فَلَمْ أَدْرِ سَرَّ بِهِ قَالَ: فَأَغْتَمَمْتُ لِذَلِكَ وَقُلْتُ فِي نَفْسِي: قَدْ حَمَلْتُ هَذَا الْمَالَ وَلَمْ يُسَرَّ بِهِ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ الطَّسْتُ وَالْمَاءُ، قَالَ: فَقَعَدَ عَلِيٌّ كُرْسِيًّا وَقَالَ بِيَدِهِ [وَقَالَ] لِلْغُلَامِ: صُبَّ عَلَيَّ الْمَاءُ، قَالَ: فَجَعَلَ يَسْبُلُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فِي الطَّسْتِ دَهَبٌ، ثُمَّ انْفَقَتْ إِلَيَّ فَقَالَ لِي: مَنْ كَانَ هَكَذَا [إِلَّا] يُبَالِي بِالَّذِي حَمَلْتَهُ إِلَيْهِ؟

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ میرے ایک دوست نے مجھے خبر دی کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے پاس کوئی بہت سامان

لے کر آیا۔ آپ نے اظہار مسرت نہ کیا۔ لانے والا رنجیدہ ہوا اور اپنے دل میں کہنے لگا۔ میں اتنا مال لایا حضرت اس پر خوش نہ ہوئے۔ آپ نے غلام سے فرمایا۔ طشت اور پانی لا۔ اس کے بعد آپ کرسی پر بیٹھے اور غلام سے فرمایا پانی ڈال۔ آپ کی انگلیوں سے طشت میں سونا گرنے لگا۔ پھر آپ نے اس شخص سے کہا۔ جس پر خدا کا یہ فضل ہو اس کو کیا پرواہ ہے اس مال کی جو اس کے پاس لایا گیا ہے۔

۱۱۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيعًا؛ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْرَبَارٍ، عَنْ أُخْبَيْعِ بْنِ ابْنِ مِهْرَبَارٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قُبِضَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ تِسْعٍ وَ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَ أَشْهُرٍ، فِي عَامِ اثْنَيْنِ وَمِائَتَيْنِ. غَاشَ بَعْدَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَشْرَتَيْنِ سَنَةً إِلَّا شَهْرَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً.

۱۱۔ امام رضا علیہ السلام نے ۴۹ سال کی عمر میں ۲۶۶ھ میں انتقال فرمایا اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام دو یا تین ماہ کم بیس سال زندہ رہے۔

ایک سو بیسواں باب

ذکر مولد امام محمد تقی علیہ السلام

۱۲۰ (باب)

مَوْلِدُ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ الثَّانِي عَلَيْهِ السَّلَامُ

وُلِدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ سَنَةِ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَةٍ وَقُبِضَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَنَةَ عَشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ فِي آخِرِ ذِي الْقَعْدَةِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً وَشَهْرَيْنِ وَثَمَانِيَةِ عَشَرَ يَوْمًا وَدُفِنَ بِبَغْدَادَ فِي مَقَابِرِ قُرَيْشٍ عِنْدَ قَبْرِ جَدِّهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَدْ كَانَ الْمُتَمَتِّعُ أَشْخَصَهُ إِلَى بَغْدَادَ فِي أَوَّلِ هَذِهِ السَّنَةِ النَّبِيُّ تُوُفِّيَ فِيهَا عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَأُمُّهُ أُمُّ وَلَدٍ يُقَالُ لَهَا: سَبِيكَةُ نُؤْيِسَةُ وَقَبْلَ أَيْضًا: إِنَّ اسْمَهَا كَانَ خَبْرَ زَانَ. وَرَوَى أَنَّهَا كَانَتْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مَارِيَةَ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَالِدٍ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَكَانَ زَيْنِدَةً.

قَالَ : كُنْتُ بِالْمَسْكَرِ فَبَلَغَنِي أَنَّ هُنَاكَ رَجُلًا مَحْبُوسًا أُنِي بِهِ مِنْ نَاحِيَةِ الشَّامِ مَكْبُولًا وَقَالُوا : إِنَّهُ تَبَنَّى ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَالِدٍ : فَأَتَيْتُ الْبَابَ وَذَارَيْتُ الْبُؤَابِينَ وَ الْحَجَبَةَ حَتَّى وَصَلْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا رَجُلٌ لَهُ فَمٌّ ، فَقُلْتُ : يَا هَذَا مَا قِصَّتُكَ وَمَا أَمْرُكَ ؟ قَالَ : إِنِّي كُنْتُ رَجُلًا بِالشَّامِ أَعْبُدُ اللَّهَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ : مَوْضِعُ رَأْسِ الْحُسَيْنِ قَبِينَا أَنَا فِي عِبَادَتِي إِذَا أَتَانِي شَخْصٌ فَقَالَ لِي قُمْ بِنَا ، فَقُمْتُ مَعَهُ قَبِينَا أَنَا مَعَهُ إِذَا أَنَا فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ ، فَقَالَ لِي : تَعْرِفُ هَذَا الْمَسْجِدَ ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ هَذَا مَسْجِدُ الْكُوفَةِ ، قَالَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ قَبِينَا أَنَا مَعَهُ إِذَا أَنَا فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ ، فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَسَلَّمْتُ وَصَلَّيْتُ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ وَصَلَّى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، قَبِينَا أَنَا مَعَهُ إِذَا أَنَا بِمَكَّةَ ، فَلَمْ أَزَلْ مَعَهُ حَتَّى قَضَى مَنَاسِكَهُ وَقَضَيْتُ مَنَاسِكَي مَعَهُ قَبِينَا أَنَا مَعَهُ إِذَا أَنَا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كُنْتُ أَعْبُدُ اللَّهَ فِيهِ بِالشَّامِ وَمَضَى الرَّجُلُ ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْغَائِلُ إِذَا أَنَا بِهِ فَعَلَّ مِثْلَ فَعَلْتِهِ الْأَوَّلَى ، فَلَمَّا فَرَعْنَا مِنْ مَنَاسِكِنَا وَرَدَّ بَنِي إِلَى الشَّامِ وَهُمْ بِمُغَارَقَتِي قُلْتُ لَهُ : سَأَلْتُكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَفَدَّكَ عَلَى مَا رَأَيْتُ إِلَّا أَخْبَرْتَنِي مَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مُوسَى قَالَ فَتَرَأَى الْخَبْرَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الرَّيَّانِ ، فَمَعَتْ إِلَيَّ وَأَخَذَنِي وَكَبَّلَنِي فِي الْجَدِيدِ وَحَمَلَنِي إِلَى الْبِرَاقِ ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ فَارْقِعِ الْقِصَّةَ إِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ، فَعَمَلٌ وَدَّكَرَ فِي قِصَّتِهِ مَا كَانَ قَوْعَ فِي قِصَّتِهِ : قُلْ لِلَّذِي أَخْرَجَكَ مِنَ الشَّامِ فِي لَيْلَةٍ إِلَى الْكُوفَةِ وَمِنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ وَمِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ وَرَدَّكَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الشَّامِ أَنْ يُخْرِجَكَ مِنْ حَبْسِكَ هَذَا ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَالِدٍ فَمَعَنِي ذَلِكَ مِنْ أَمْرِهِ وَرَفَقْتُ لَهُ وَأَمَرْتُهُ بِالْعَزَاءِ وَالصَّبْرِ قَالَ : ثُمَّ بَكَرْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا الْجُنْدُ وَصَاحِبُ الْحَرَسِ وَصَاحِبُ السَّجْنِ وَخَلْقُ اللَّهِ ، فَقُلْتُ مَا هَذَا ؟ فَقَالُوا : الْمَحْمُولُ مِنَ الشَّامِ الَّذِي تَبَنَّى افْتَقَدَ الْبَارِحَةَ فَلَا يُدْرَى أَخَسَفَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ اخْطَفَهُ الطَّيْرُ .

امام محمد تقی علیہ السلام ماہ رمضان ۱۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور آخری قعدہ ۲۲۰ھ میں بے عمر ۲۵ سال دو ماہ ۸ دن رحلت فرمائی اور بغداد کے مقابر قریش میں اپنے جد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس دفن ہوئے جس سال آپ کی وفات ہوئی اس کے اوّل میں مقتسم نے آپ کو بغداد میں بلایا تھا آپ کی والدہ کنیز تھیں جن کا نام سبیکہ ثوبیتہ تھا اور ان کو خیزران بھی کہتے تھے ایک روایت میں ہے کہ وہ ماریہ قبطیہ مادر ابراہیم بن رسول اللہ کے خاندان سے تھیں۔

ارسل بن خالد سے مروی ہے کہ محمد نے جو عقیدہ زہری تھے بیان کیا میں سب اہی تھا۔ مجھے خبر ملی کہ ناحیہ شام سے

ایک شخص قید کر کے لایا جا رہا ہے اور لوگ کہہ رہے ہیں اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ علی بن خالد نے کہا۔ میں شہر کے دروازہ پر آیا اور دربانوں پہرہ داروں کو بھٹاتا ہوا اس شخص تک پہنچا میں نے دیکھا کہ وہ صاحب عقل و فہم انسان ہے۔ میں نے اس سے کہا۔ اے شخص تیری سرگزشت اور معاملہ کیا ہے۔ اس نے کہا میں ملک شام کا رہنے والا ہوں اس جگہ مشغول عبادت تھا جس کو مقام کوہداس کہتے ہیں اس حالت میں کہ میں مشغول عبادت تھا ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے کہنے لگا کھڑا ہوا در میرے ساتھ چل، میں نے کہا اچھا۔ ناگاہ میں نے اپنے کو مسجد کو فہ میں پایا۔ اس نے کہا ہاتھ بٹے یہ کون سی جگہ ہے میں نے کہا ہاں یہ مسجد کو فہ ہے اس نے وہاں نماز پڑھی میں نے بھی اسی کے ساتھ وہاں نماز پڑھی، میں اس کے ساتھ رہا۔ ناگاہ ہم مدینہ میں مسجد رسولؐ میں پہنچ گئے اس نے رسول اللہ کو سلام کیا۔ میں نے بھی کیا۔ اس نے نماز پڑھی میں نے بھی پڑھی اس نے رسولؐ پر درود بھیجا۔ ناگاہ میں نے اپنے آپ کو مکہ میں پایا۔ میں اس کے ساتھ رہا۔ اس نے مناسک ادا کئے میں نے بھی کئے ناگاہ میں نے اپنے آپ کو پھر اسی جگہ پایا۔ جہاں میں شام میں عبادت کر رہا تھا اس کے بعد وہ شخص چلا گیا۔ دوسرے سال وہ پھر آیا اور وہی عمل کیا جو گزشتہ سال کیا تھا جب ہم مناسک حج سے فارغ ہوئے اور اس نے مجھے شام واپس کیا اور مجھ سے جدا ہونا چاہا۔ تو میں نے کہا۔ میں قسم دیتا ہوں اس ذات کی جس نے آپ کو یہ قدرت دی ہے جس کو میں نے دیکھا کہ مجھے یہ بتائیے کہ آپ کون ہیں۔ فرمایا۔ میں محمد بن علی بن موسیٰ ہوں۔ اس نے کہا۔ یہ خبر پھیلنی شروع ہوئی۔ یہاں تک کہ محمد بن عبد الملک زیات تک پہنچی۔ اس نے مجھے بلایا اور گرفتار کر کے ہتھکڑی اور بیڑی میں جکڑ دیا اور عراق کی طرف مجھے بھیجا۔ راوی کہتے ہیں میں نے اس سے کہا۔ یہ قصہ تم محمد بن عبد الملک سے بیان کرو (درخواست میں لکھو کہ میں مدعی نبوت نہیں ہوں بلکہ اصل واقعہ یہ ہے) اس نے ایسا ہی کیا۔ زیات نے (جو واثق باللہ بادشاہ عباسی کا سپہ سالار تھا) جواب میں لکھا۔ اسی سے کہو جو تجھے شام سے ایک رات میں کو فہ لے گیا اور کو فہ سے مدینہ اور مدینہ سے مکہ اور مکہ سے۔

پھر شام میں لوٹا یا کہ اس قید سے رہا کر دے۔ علی بن خالد نے کہا کہ اس واقعہ نے مجھے بہت صدمہ پہنچایا اور میرا دل کڑھا اور میں نے اسے صبر و ضبط کی تلقین کی۔ دوسرے روز میں صبح کو پھر اس سے ملنے گیا۔ ناگاہ میں نے دیکھا کہ شکر والے چوکیدار پہرے دار اور بہت سی مخلوق جمع ہے میں نے کہا یہ کیا معاملہ ہے لوگوں نے بتایا کہ جو مدعی نبوت شام سے لایا گیا تھا۔ وہ کل رات سے غائب ہے خدا جانے زمین نکل گئی یا کوئی پرندہ اسے اٹھالے گیا۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَصْحَابِنَا يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْنٍ قَالَ : كُنْتُ مُجَاوِرًا بِالْمَدِينَةِ - مَدِينَةِ الرَّسُولِ ﷺ - وَكَانَ أَبُو جَعْفَرٍ ﷺ فِي كُلِّ يَوْمٍ مَعَ الزَّوَالِ إِلَى الْمَسْجِدِ قَبْرِي، فِي الصَّحْنِ وَيَصْبِرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَيَرْجِعُ إِلَى بَيْتِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ، فَيَخْلَعُ ثَوْبَهُ وَيَقُومُ فَيُصَلِّي قَوْسَوْسَ إِلَى الشَّيْطَانِ، فَقَالَ : إِذَا نَزَلَ فَادْهَبْ حَتَّى تَأْخُذَ مِنَ التُّرَابِ الَّذِي يَطَّاعُنِي، فَجَلَسْتُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَنْتَظِرُهُ لِأَفْعَلَ هَذَا.

فَلَمَّا أَنْ كَانَ وَقْتُ الزَّوَالِ أَقْبَلَ ﷺ عَلَى حِمَارٍ لَهُ ، فَلَمْ يَنْزِلْ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِيهِ وَجَاءَ حَتَّى نَزَلَ عَلَى الصَّخْرَةِ الَّتِي عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَفَعَلَ هَذَا أَيَّامًا ، فَقُلْتُ : إِذَا خَلَعَ نَعْلَيْهِ جُمْتُ فَأَخَذْتُ الْحَصَا الَّتِي يَطَأُ عَلَيْهَا بِقَدَمَيْهِ ، فَلَمَّا أَنْ كَانَ مِنَ الْغَدِجَاءِ عِنْدَ الزَّوَالِ فَمَزَلَ عَلَى الصَّخْرَةِ ثُمَّ دَخَلَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَصَلَّى فِي نَعْلَيْهِ وَلَمْ يَخْلَعْهُمَا حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ أَيَّامًا ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : لَمْ يَتَهَيَّأْ لِي هُنَا وَلَكِنْ أَذْهَبُ إِلَى بَابِ الْحِمَامِ فَإِذَا هُوَ دَخَلَ إِلَى الْحِمَامِ أَخَذْتُ مِنَ التُّرَابِ الَّذِي يَطَأُ عَلَيْهِ ، فَسَأَلْتُ عَنِ الْحِمَامِ الَّذِي يَدْخُلُهُ فَقِيلَ لِي : إِنَّهُ يَدْخُلُ حِمَامًا بِالْبَقِيعِ لِرَجُلٍ مِنْ وَلَدِ طَلْحَةَ فَتَمَرَّتْ يَوْمَ الَّذِي يَدْخُلُ فِيهِ الْحِمَامُ وَصِرْتُ إِلَى بَابِ الْحِمَامِ وَجَلَسْتُ إِلَى الطَّائِفِ أَحَدُهُ وَأَنَا أَنْتَظِرُ مَجِيئَهُ ﷺ فَقَالَ الطَّلْحِيُّ : إِنْ أَرَدْتَ دُخُولَ الْحِمَامِ ، فَعَمَّ فَادْخُلْ فَإِنَّهُ لَا يَتَهَيَّأُ لَكَ ذَلِكَ بَعْدَ سَاعَةٍ ، قُلْتُ وَلِمَ ؟ قَالَ : لِأَنَّ ابْنَ الرَّضَا يُرِيدُ دُخُولَ الْحِمَامِ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَنْ ابْنُ الرَّضَا ؟ قَالَ : رَجُلٌ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ لَهُ صَلَاحٌ وَوَرَعٌ ، قُلْتُ لَهُ : وَلَا يَجُوزُ أَنْ يَدْخُلَ مَعَهُ الْحِمَامَ غَيْرُهُ ؟ قَالَ : يُخْلِي لَهُ الْحِمَامُ إِذَا جَاءَ قَالَ : قَبِينَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ أَقْبَلَ ﷺ وَمَعَهُ غُلْمَانُ لَهُ ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ غُلَامٌ مَعَهُ حَصْبَرٌ حَتَّى أَدْخَلَهُ الْمَسْلُخَ فَبَسَطَهُ وَوَأْفَى فَسَلَّمَ وَدَخَلَ الْحُجْرَةَ عَلَى حِمَارَةٍ وَدَخَلَ الْمَسْلُخَ وَنَزَلَ عَلَى الْحَصْبَرِ ، فَقُلْتُ لِلطَّلْحِيِّ : هَذَا الَّذِي وَصَفْتَهُ بِمَا وَصَفْتَ مِنَ الصَّلَاحِ وَالْوَرَعِ ؟ فَقَالَ : يَا هَذَا لَا وَاللَّهِ مَا فَعَلَ هَذَا قَطُّ إِلَّا فِي هَذَا الْيَوْمِ ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : هَذَا مِنْ عَمَلِي أَنَا جَنَيْتُهُ ، ثُمَّ قُلْتُ : أَنْتَظِرُهُ حَتَّى يَخْرُجَ فَلَمَّ لِي أَنَا مَا أَرَدْتُ إِذَا خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ وَتَلَبَّسَ دَعَا بِالْحِمَارِ فَأَدْخَلَ الْمَسْلُخَ وَرَكِبَ مِنْ فَوْقِ الْحَصْبَرِ وَخَرَجَ ﷺ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : قَدْ وَاللَّهِ آذَيْتُهُ وَلَا أَعُودُ وَلَا أَرُدُّ مَا رُمْتُ مِنْهُ أَبَدًا وَصَحَّ عَزَمِي عَلَى ذَلِكَ ، فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ الزَّوَالِ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ أَقْبَلَ عَلَى حِمَارِهِ حَتَّى نَزَلَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِيهِ فِي الصَّحْنِ فَدَخَلَ وَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَاءَ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فِي بَيْتِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ وَقَامَ يُصَلِّي .

۲- راوی کہتا ہے کہ میں مدینہ رسول میں مقیم تھا میں دیکھا کرتا تھا کہ امام محمد تقی علیہ السلام ہر روز وقت زوال مسجد رسول میں آتے ، میں اس آرتے اور قبر رسول کے پاس جا کر سلام کرتے اور بیت فاطمہ کی طرف لوٹ جلتے اپنے جوتے اتارتے

اور نماز پڑھتے ایک روز شیطان نے میرے دل میں دوسو سو ڈالا کہ جب حضرت اپنی سواری اتریں تو بڑھ کر وہ مٹی اٹھا لیں جس پر حضرت کا قدم رکھا جائے۔ میں اس روز حضرت کے انتظار میں ہو بیٹھا تا کہ یہ کام کروں جب زوال کا وقت آیا تو حضرت اپنے گدھے پر تشریف لائے لیکن وہاں نہ اترے جہاں ہر روز نماز پڑھا کرتے تھے اور اس پتھر پر اترے جو مسجد کے دروازہ پر تھا۔

پھر دفعہ رسول پر تشریف لائے پھر اس جگہ واپس آئے جہاں نماز پڑھتے تھے کئی روز ایسا ہی ہوا۔ میں نے کہا جوتا آئیں گے تو میں کنسکریاں لے لوں گا جن پر حضرت کے قدم رکھے گئے ہوں دوسرے روز وقت زوال تشریف لائے اور پتھر پر اتارے پھر اندر آئے۔ رسول اللہ کو سلام کر کے اس جگہ پر پہنچے جہاں نماز پڑھتے تھے پس حضرت نے بغیر جوتا اتارے نماز پڑھی ایک قسم کی نعل عربی میں نماز پڑھی جاسکتی ہے کئی روز حضرت نے ایسا ہی کیا۔ میں نے دل میں کہا یوں کام نہ چلے گا مجھے حمام جانا چاہیے جب آپ حمام میں داخل ہوں گے تو جو مٹی آپ کے قدم کے نیچے ہوگی لے لوں گا۔ میں نے پتہ چلا یا کہ امام علیہ السلام کس حمام میں غسل فرماتے ہیں معلوم ہوا یقین والے حمام میں جہاں ولادہ طلوع میں سے ایک شخص کا ہے پس دن کا پتہ لگا کر میں حمام کے دروازہ پر پہنچا اور مردِ وطنی سے بات کرنے لگا میں حضرت کی آمد کا منتظر تھا۔ وطنی نے کہا اگر حمام کرنے کا ارادہ ہے تو اٹھو اور اندر داخل ہو ورنہ بہت دیر پھر موقع نہ ملے گا۔ میں نے کہا یہ کیوں؟ فرزندِ امام رضا علیہ السلام حمام میں داخل ہونا چاہتے ہیں میں نے کہا یہ کون ہیں میں نے کہا آلِ محمد سے ہیں صاحبِ زہد و تقویٰ ہیں۔ میں نے کہا کیا ان کے ساتھ حمام میں کوئی اور نہیں جاسکتا؟ اس نے کہا ہم ان کے لئے حمام خالی کر دیتے ہیں ہم یہ باتیں کہہ رہے تھے کہ حضرت تشریف لے آئے۔ آپ کے ساتھ نوکر تھے۔ ایک نوکر کے پاس بورہ تھا۔ جب حضرت لباسِ آمدنے کی جگہ داخل ہوئے تو اس نے بورہ بچھا دیا آپ عمار پر سوار حمام میں داخل ہوئے اور جب کپڑے اتارنے کی جگہ پر پہنچے تو بڑے پر اترے۔ میں نے مردِ وطنی سے کہا کیا یہی ہیں جن کے زہد و تقویٰ اور صلاحیتِ نفس کی تو نے تعریف کی۔ اس نے کہا واللہ یہی ہیں ایسا عمل انھوں نے کبھی نہیں کیا جیسا آج کیلئے۔

میں نے اپنے دل میں کہا یہ اثر میرے عمل کا ہے جسے میں کھینچے چلا آ رہا ہوں میں حضرت کے نکلنے کا انتظار کرتا ہوں شاید جو میرا مقصد ہے وہ پورا ہو جائے جب آپ برآمد ہوئے۔ آپ حمام سے نکلے تو کپڑے پہنے اور گدھے کو منگایا۔ غلام نے مسلح میں دیکھ کر اتارنے کی جگہ داخل کیا۔ آپ بورے پر سے سوار ہوئے اور چلے گئے میں نے دل میں کہا میں نے حضرت کو اذیت دی اب اس خیال کی طرف نہ لوٹوں گا اور کبھی ایسا ارادہ نہ کر دوں گا۔ اسی روز وقت زوال جب سوار ہو کر آئے تو صحن میں اسی جگہ اترے جہاں اتر کر تھے تھے رسول اللہ کو سلام کیا اور اس جگہ آئے جہاں بیتِ فاطمہ میں نماز پڑھا کرتے تھے جو تے انار ڈالے اور نماز پڑھنے لگے۔

(اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام وقت لوگوں کے ارادہ سے واقف ہوتا ہے)

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ قَالَ: خَرَجَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَظَرْتُ إِلَى رَأْسِهِ وَرَجَلَيْهِ لَا وَفَّ قَامَتَهُ لِأَصْحَابِنَا بِمُضَرٍّ قَبِينَا أَنَا كَذَلِكَ حَتَّى قَعَدَ وَقَالَ يَا عَلِيُّ إِنَّ اللَّهَ

اَخْتَجَّ فِي الْإِمَامَةِ بِمَثَلِ مَا اخْتَجَّ بِهِ فِي النَّبَوَةِ ، فَقَالَ : « وَ آتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا » قَالَ : « إِذَا بَلَغَ أَشَدُّ مَعْدُ بَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً » فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يُؤْتَى الْحُكْمَ صَبِيًّا وَ يَجُوزُ أَنْ يُعْطَاهَا وَ هُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً .

۳۔ علی ابن اسباط سے مروی ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام میری طرف اُسے تو میں نے آپ کے سراپا کو غور سے دیکھا تاکہ میں آپ کے قدر و قیامت کا تذکرہ اپنے اصحاب سے معمر میں کروں میں خود ہی کر رہا تھا کہ آپ بیٹھے اور فرمایا : اے علی خدا نے امامت میں بھی وہی معیار محبت رکھا ہے جو نبوت میں ہے ایک جگہ فرماتا ہے ہم نے اس کو اپنا حکم (نبوت) بچپن میں دیا دوسری جگہ فرماتا ہے جب وہ پوری توت والا ہو گیا اور چالیس سال کی عمر کا ہوا پس یہ بھی جائز ہے کہ اپنا حکم بچپن میں دے دے اور یہ بھی جائز ہے کہ چالیس سال کے بعد دے و آپ کا یہ مقصد تھا کہ تم میرے بچپن کے قدر و قیامت پر نہ جاؤ خدا تعالیٰ میرے والد کا تعلق کسی بن سے مخصوص نہیں ۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّيَّانِ قَالَ : اخْتَالَ الْمَأْمُونُ ^(۱) عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ ^(۲) بِكُلِّ حَبْلَةٍ ، فَلَمْ يُمْكِنْهُ فِيهِ شَيْءٌ ، فَلَمَّا اعْتَلَّ وَ أَرَادَ أَنْ يَبْنِي عَلَيْهِ ابْنَتَهُ ^(۳) دَفَعَ إِلَيْهِ مَائَتِي وَ صَبِغَةً مِنْ أَجْمَلٍ مَا يَكُونُ ، إِلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ جِلَامًا فِيهِ جَوْهَرٌ يَسْتَقِيلُنَ أَبَا جَعْفَرٍ ^(۴) إِذَا قَعَدَ فِي مَوْضِعِ الْأَخْيَارِ ، فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِنَّ وَ كَانَ رَجُلٌ يَقُولُ لَهُ : مُخَارِقُ صَاحِبِ صَوْتٍ وَ عَوْدٍ وَ صَرَبٍ ، طَوِيلُ اللَّحْيَةِ ، فَدَعَا الْمَأْمُونُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا فَإِنَّا أَكْفَيْكَ أَمْرَهُ ، فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي جَعْفَرٍ ^(۵) فَشَرِقَ مُخَارِقُ شَبَقَةً اجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ الدَّارِ وَ جَعَلَ يَضْرِبُ بِعُودِهِ وَ يُغَنِّي ، فَلَمَّا قَعَلَ سَاعَةً وَ إِذَا أَبُو جَعْفَرٍ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ لَا يَمِينًا وَلَا شِمَالًا : ثُمَّ رَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ وَ قَالَ : اِسْقِ اللَّهَ يَا ذَا الْعَرْشِ قَالَ : فَسَقَطَ الْمِضْرَابُ مِنْ يَدِهِ وَ الْعُودُ فَلَمْ يَنْتَفِعْ بِيَدَيْهِ إِلَى أَنْ مَاتَ قَالَ : فَسَأَلَ الْمَأْمُونُ عَنْ خَالِهِ فَقَالَ : لَمَّا صَاحَ بِي أَبُو جَعْفَرٍ ^(۶) قَرَعْتُ قُرْعَةً لَا أَفْبِقُ مِنْهَا أَبَدًا .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام کے کردار کو آدمی نے کے لئے ماموں نے بہت سی تدبیریں کیں تاکہ آپ کا فسق ظاہر ہو لیکن اسے کامیابی نہ ہوئی چونکہ اس کی خواہش تھی اپنی بیٹی سے رشتہ کرنے کی لہذا ایک تدبیر اس نے یہ بھی کی کہ دو سو نہایت حسین کنیزیں حضرت کے پاس بھیج دیں جن میں سے ہر ایک کے پاس نہایت خوشنما جام تھا اس میں موتی یا جواہرات پڑے ہوئے تھے اور حکم دیا کہ جب وہ اپنے بزرگوں کی طرح شانِ امامت دکھا رہے ہوں ان کے سامنے جائیں اور عشوہ گری دکھائیں جب وہ آئیں تو حضرت نے کوئی توجہ ان کی طرف نہ فرمائی جب ماموں اس تدبیر میں ناکام ہوا تو مخالفانِ حق کو گھمسان دے کر اور اذیتیں دینا چاہا اس نے کہا کہ اگر ان کے دل میں دُشمنی خواہش ذرا سی بھی ہوگی تو میں ضرور کامیاب ہو جاؤں گا۔ پس ماموں کے عمل

میں وہ امام محمد تقی علیہ السلام کے سامنے بیٹھا اور ایسی بلند آواز سے گانے لگا کہ اس گھر کے تمام لوگ جمع ہو گئے وہ اپنی سارنگی بجا رہا تھا اور گارہا تھا دیر تک یہ سلسلہ جاری رہا مگر حضرت نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی نہ داہنی طرف دیکھا نہ بائیں طرف، پھر اپنا سر اٹھا کر اس سے فرمایا اور دراز نشین خدا سے ڈر، حضرت کے یہ فرماتے ہی مضراب اور باجہ اس کے ہاتھ سے گر گیا اور مرتے دم تک اس کے دونوں ہاتھ بیکار ہو گئے۔ ماموں نے اس کا حال پوچھا تو اس نے کہا کہ جب امام علیہ السلام کے مجھ ڈانٹا تو میرے بدن میں ایسا لرزہ پیدا ہوا جس کا اثر آج تک ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ ذَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَمَعِيَ ثَلَاثُ رَفَاعٍ غَيْرُ مُعْتَوَنَةٍ وَاشْتَبَهْتُ عَلَيَّ فَأَعْنَمْتُ فَنَازِلَ إِحْدِيَهُمَا وَقَالَ: هَذِهِ رَفْعَةُ زِيَادِ بْنِ شَيْبٍ، ثُمَّ تَنَاوَلَ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: اِنَّهُ رَفْعَةُ فُلَانٍ، قُبِهُتُ أَنَا فَنَظَرُ إِلَيَّ فَنَبَسَمَ قَالَ: وَأَعْطَانِي ثَلَاثِمِائَةَ دِينَارٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أَحْمِلَهَا إِلَى بَعْضِ بَنِي عَمِّهِ وَقَالَ أَمَا إِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ: دُلَّنِي عَلَى جَرِّهِ يَشْتَرِي لِي بِهَا مَنَاعًا، فَدُلَّهُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ بِاللَّهِ نَائِبٍ فَقَالَ لِي: يَا أَبَا هَاشِمٍ دُلَّنِي عَلَى جَرِّهِ يَشْتَرِي لِي بِهَا مَنَاعًا، فَقُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: وَكَلَّمَنِي جَمَالٌ أَنْ أَكَلِمَهُ عليه السلام لَهُ يُدْخِلُهُ فِي بَعْضِ أُمُودِهِ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ لَا كَلِمَةَ لَهُ فَوَجَدْتُهُ بِأَكُلٍ وَمَعَهُ جَمَاعَةٌ وَلَمْ يُمْكِنَنِي كَلَامُهُ، فَقَالَ عليه السلام: يَا أَبَا هَاشِمٍ كُلْ وَوَصَّعَ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ: ابْتَدَأَ مِنْهُ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ - : يَا غُلَامُ انْظُرْ إِلَى الْجَمَالِ الَّذِي أَنَا نَائِبُهُ أَبُو هَاشِمٍ فَضَمَّهُ إِلَيْكَ. قَالَ: وَدَخَلْتُ مَعَهُ ذَاتَ يَوْمٍ بُسْتَانًا فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي لَمَوْلُوعٌ بِأَكْلِ الطَّيْنِ، فَأَدْعُ اللَّهَ لِي، فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ عليه السلام [لِي] بَعْدَ [ثَلَاثَةِ] أَيَّامٍ ابْتَدَأَ مِنْهُ: يَا أَبَا هَاشِمٍ قَدْ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنْكَ أَكْلَ الطَّيْنِ. قَالَ أَبُو هَاشِمٍ: فَمَا شَيْءٌ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْهُ الْيَوْمَ.

۵۔ داؤد نے کہا میں امام محمد تقی علیہ السلام کے پاس آیا تو میرے پاس تین خط تھے جن کے آغاز میں مکتوب لیبہ کا نام نہ تھا۔ میں شبہ میں پڑ گیا اور غمگین ہوا۔ حضرت نے ان میں سے ایک کو بے کر فرمایا۔ یہ خط زیاد بن شیبہ کے نام ہے پھر دوسرا اٹھا کر فرمایا یہ فلاں کے نام ہے۔ میں حیران ہو گیا حضرت نے مجھے دیکھ کر تبسم کیا۔ پھر مجھے تین سو دینار دے کر فرمایا ان کو میرے فلاں چچا زاد بھائی کے پاس لے جاؤ، وہ تجھ سے کچھ کا کر کسی ایسے تجسہ بہ کار کو متاؤ جو میرے لئے سامان خرید دے۔ راوی کہتا ہے ایک ساربان نے مجھ سے کہا۔ میں حضرت سے اس کے نوکر رکھنے کے بارے میں بات چیت کروں۔ میں حضرت کے پاس اس بارے میں بات چیت کرنے کے لئے گیا لیکن میں نے دیکھا کہ حضرت تناؤ فرما رہے ہیں اور آپ کے پاس کچھ لوگ ہیں میں ان کے سامنے کچھ نہ کہہ سکا۔ پھر مجھ سے فرمایا۔ اے ابو ہاشم کھاؤ اور میرے سامنے کھا کر کھا۔ حضرت نے بغیر کچھ کچے خود ہی فرمایا۔ اے غلام اس ساربان کو بلا جسے ابو ہاشم لائے ہیں اور اپنے پاس رکھ اور یہ بھی روایت کی کہ ایک دن

میں حضرت کے ساتھ باغ میں داخل ہوا میں نے کہا میں مٹی کھانے کی طرت راغب ہوں پس آپ دعا فرمائی یہ سن کر خاموش ہو گئے تین دن بعد خود ہی فرمایا۔ اے ابو ہاشم تمہارا مٹی کھانا ختم ہوا۔ ابو ہاشم کا بیان ہے کہ اس روز سے کوئی چیز میرے نزدیک مٹی سے زیادہ قابل نفرت نہ تھی۔

۶ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْرَةَ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ أَوْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام صَبِيحَةَ عَزْسٍ حَيْثُ بَنَى بِابْنَةِ الْمَأْمُونِ وَكَذَلِكَ تَنَاوَلْتُ مِنَ اللَّيْلِ دَاوَةً فَأَوَّلُ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ فِي صَبِيحَتِهِ أَنَا وَقَدْ أَصَابَنِي الْعَطَشُ وَكَرِهْتُ أَنْ أَدْعُوَ بِالْمَاءِ فَظَرَّ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فِي وَجْهِهِ وَقَالَ: أَطْلُكَ عَطْشَانًا، فَقُلْتُ أَجَلٌ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ أَوْ جَارِيَةٌ اسْقِنَا مَاءً فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: السَّاعَةَ يَأْتُونُهُ بِمَاءٍ يَسْمُونَهُ بِهِ فَاغْتَمَمْتُ لِذَلِكَ فَأَقْبَلَ الْغُلَامُ وَمَعَهُ الْمَاءُ فَتَبَسَّمَ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: يَا غُلَامُ نَاوِلْنِي الْمَاءَ فَتَنَاوَلَ الْمَاءَ، فَشَرِبْتُ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَشَرِبْتُ، ثُمَّ عَطِشْتُ أَيْضًا وَكَرِهْتُ أَنْ أَدْعُوَ بِالْمَاءِ فَقَعَلَ مَا فَعَلَ فِي الْأُولَى، فَلَمَّا جَاءَ الْغُلَامُ وَمَعَهُ الْقَدَحُ قُلْتُ فِي نَفْسِي مِثْلَ مَا قُلْتُ فِي الْأُولَى، فَتَنَاوَلَ الْقَدَحَ، ثُمَّ شَرِبْتُ فَتَنَاوَلَنِي وَتَبَسَّمَ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْرَةَ: فَقَالَ لِي هَذَا الْهَاشِمِيُّ: وَأَنَا أَطْلُكَ كَمَا يَقُولُونَ.

۶۔ محمد بن علی ہاشمی کہتا ہے کہ میں آیا امام محمد تقی علیہ السلام کے پاس اس صبح کہ جس کی شب میں آپ کی شادی بنت مامون سے ہوئی تھی، میں نے رات کو دوا کھائی تھی سب سے پہلے اس صبح کو آنے والا میں تھا مجھے پیاس لگی میں نے پانی مانگنا مناسب نہ جانا حضرت نے میری طرف دیکھ کر فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے تم پیاس سے ہو، میں نے کہا ہاں، حضرت نے غلام یا کنیز سے کہا۔ ہمیں سیراب کر (یہ نہ فرمایا اسے سیراب کر) میرے دل میں یہ بات آئی کہ اگر میرے لئے مانگتے تو شاید یہ لوگ زہر ملا لائے اس خیال سے رنجیدہ تھا۔ غلام پانی لے کر آیا تو حضرت مجھے دیکھ کر مسکرائے۔ غلام سے کہا مجھے پانی دے حضرت نے پانی لے کر پیا پھر مجھے دیا تو میں نے پی لیا۔ مجھے پھر پیاس معلوم ہوئی۔ پھر میں نے پانی مانگنا مناسب نہ جانا۔ حضرت نے پھر وہی کیا جو پہلے کیا تھا حضرت نے پھر پہلے خود پیا بعد میں مجھے پلایا اور تبسم فرمایا۔ محمد بن حمزہ سے کہا۔ مجھ سے حضرت نے فرمایا۔ یہ ہاشمی ایسا ہی ہے جیسا لوگ کہتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عَلِيُّ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ النَّوَاحِي مِنَ الشَّيْبَةِ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَدَخَلُوا فَسَالُوهُ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ عَنْ ثَلَاثِينَ أَلْفَ مَسْأَلَةٍ فَأَجَابَ عليه السلام وَلَهُ عَشْرُ سِنِينَ.

۷۔ ابراہیمؑ اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام سے اطراف کے شیعوں نے ایک گروہ نے اذن چاہا۔ حضرت نے اجازت دی وہ لوگ آئے اور ایک ہی مجلس میں حضرت سے ۳۰ ہزار سوال کئے حضرت نے ان سب کے جوابات دیئے جب کہ آپ کی عمر صرف دس سال تھی۔

۸۔ عَمَلِيُّ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ دَعْبِلِ بْنِ عَلِيٍّ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَمَرَ لَهُ بِشَيْءٍ فَأَخَذَهُ وَلَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ: لِمَ لَمْ تَحْمَدِ اللَّهَ؟ قَالَ: ثُمَّ دَخَلْتُ بَعْدَهُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَمَرَنِي بِشَيْءٍ فَقُلْتُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ فَقَالَ لِي: تَأَذَّنْتَ.

۸۔ راوی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے ایک چیز کا حکم دیا۔ میں نے الحمد للہ نہ کہا حضرت نے فرمایا۔ تم نے الحمد للہ کیوں نہ کہا۔ اس کے بعد جب میں امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو آپ نے مجھے ایک چیز کا حکم دیا میں نے الحمد للہ کہا۔ فرمایا اب تم نے ادب حاصل۔

۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ حَدِّثْ بِنَالٍ فَرَجَ حَدَّثْتُ، فَقُلْتُ: مَاتَ عُمَرُ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، حَتَّى أَخْبَيْتُ لَهُ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً، فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ هَذَا يُسْرُّكَ لِحُجَّتٍ خَافِيًا أَعَدُّوْا إِلَيْكَ، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَوْلَا تَدْرِي مَا قَالَ - لَعَنَهُ اللَّهُ - لِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَبِي؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: خَاطَبَهُ فِي شَيْءٍ فَقَالَ: أَطْلُكَ سَكْرَانًا فَقَالَ أَبِي: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ ابْنِي أَمْسَيْتُ لَكَ صَائِمًا فَأَذِقْهُ طَعْمَ الْحَرْبِ وَدُلَّ الْأُسْرَ، فَوَاللَّهِ إِنْ ذَهَبَتْ الْآيَاتُ حَتَّى حُرِبَ مَالُهُ وَمَا كَانَ لَهُ ثُمَّ أَخَذَ أُسِيرًا وَهُوَ ذَا قَدْ مَاتَ لَارْحِمُهُ اللَّهُ وَقَدْ أَذَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ وَمَا زَالَ يُدْبِلُ أَوْلِيَاءَهُ مِنْ أَعْدَائِهِ

۹۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے محمد آلِ فرجِ دغلام علی بن یقین (میں نے کوئی حادثہ پیش کیا۔ میں نے کہا عمر (فرج کا بیٹا) مر گیا۔ حضرت نے ۲۴ بار الحمد للہ کہا میں نے کہا اگر میں جانتا کہ یہ خبر آپ کو اتنا خوش کرے گی تو ہر ہفتہ دوڑتا ہوا آتا۔ فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اس ملعون نے میرے والد سے کیا کہا تھا۔ میں نے کہا مجھے علم نہیں، فرمایا انھوں نے کسی معاملہ میں اس سے مخاطب کیا تو اس نے کہا آپ نشہ میں ہیں حضرت نے فرمایا خدا تو جانتا ہے کہ میں روزے سے ہوں پس اس کو حرب کا مزہ چکھا اور قید کی ذلت دے۔ پس بخدا چند ہی روز گزرے تھے کہ اس کا مال اور جو کچھ تھا وہ لٹ گیا اور وہ قید کر لیا گیا اور اب وہ مر گیا۔ خدا اس پر رحم نہ کرے۔ خدا نے اس

سے انتقام لیا اور ہمیشہ اس کے اولیاء اس کے دشمنوں سے بدلہ لیتے رہیں گے۔

۱۰۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي مَسْجِدِ الْمُسَيْبِ وَصَلَّى بِنَا فِي مَوْضِعِ الْقُبْلَةِ سَوَاءً، وَذُكِرَ أَنَّ السِّدْرَةَ الَّتِي فِي الْمَسْجِدِ كَانَتْ يَابِسَةً، لَيْسَ عَلَيْهَا وَرَقٌ، فَدَعَا بِمَاءٍ وَتَهَيَّأَ تَحْتَ السِّدْرَةِ فَعَاشَتْ السِّدْرَةُ وَأَوْرَقَتْ وَحَمَلَتْ مِنْ غَايِهَا.

۱۰۔ راوی کہتے ہیں نے مسجد مسیب میں امام محمد تقی کے ساتھ محراب مسجد میں نماز پڑھی ذکر نماز مغرب اس لئے ہے کہ مسافر اور مقیم سب کے لئے رکعات برابر ہیں (وہاں بیری کا ایک سوکھا درخت تھا حضرت نے پانی منگا کر اس درخت کے نیچے وضو کیا وہ ہر اس بھرا ہو گیا اور ہر سال پھل دینے لگا۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَجَّالِ، وَعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنِ الْمُطَرِّفِ قَالَ: مَضَى أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام وَلِيَّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ دِرْهَمٍ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: ذَهَبَ مَالِي، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِذَا كَانَ غَدًا فَأَتِنِي وَلْيَكُنْ مَعَكَ مِيزَانٌ وَأَوْزَانٌ، فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ لِي: مَضَى أَبُو الْحَسَنِ وَلَكَ عَلَيْهِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ دِرْهَمٍ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ فَرَفَعَ الْمُصَلَّى الَّذِي كَانَ تَحْتَهُ فَأَادَا تَحْتَهُ دَنَابِرُ قَدَقَعِهَا إِلَيَّ.

۱۱۔ مطرانی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام کا انتقال ہو گیا اور میرے ان پر چار ہزار درہم قرض تھے میں نے دل میں کہا کہ یہ میرا مال گیا امام محمد تقی علیہ السلام نے میرے پاس پیغام بھیجا کہ امام رضا کا انتقال ہو گیا ہے اور تمہارے ان پر چار ہزار درہم ہیں وہ لے جاؤ۔ میں گیا تو حضرت نے اس مصلے کو اٹھایا جس پر بیٹھے تھے اس کے نیچے اتنے ہی درہم تھے حضرت نے وہ میرے حوالے کئے۔

۱۲۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَمِيرِيُّ جَمِيعًا، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَّادٍ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قُبِضَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً وَثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ وَاثْنَيْ عَشَرَ يَوْمًا، تَبَوَّعَنِي يَوْمَ الثَّلَاثِ لَيْسَتْ حُلُونٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةً عِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ، عَاشَ بَعْدَ أَبِيهِ تِسْعَةَ عَشَرَ سَنَةً إِلَّا خَمْسًا وَعِشْرِينَ يَوْمًا.

۱۲۔ محمد بن سنان سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کا انتقال ۲۵ سال ۳ ماہ ۱۲ دن کی عمر میں ہوا اور روز سہ شنبہ ہزوی الحجہ کو ۲۲۰ھ میں یہ واقعہ پیش آیا۔ اپنے والد ماجد کے بعد آپ ۲۵ روز کم ۱۹ سال زندہ رہے۔

ایک سو ایک سو ال باب

ذکر مولد امام علی نقی علیہ السلام

۱۲۱ (باب)

مَوْلِدِ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَالرِّضْوَانُ
وُلِدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلتَّحْفِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ وَمِائَتَيْنِ . وَرَوَى أَنَّهُ وُلِدَ فِي
رَجَبِ سَنَةِ أَرْبَعِ عَشْرَةَ وَمِائَتَيْنِ . وَمَضَى لِأَرْبَعِ بَقِيَّةٍ مِنْ جُمَادَى الْآخِرَةِ سَنَةِ أَرْبَعِ وَخَمْسِينَ وَ
مِائَتَيْنِ . وَرَوَى أَنَّهُ فُضِّصَ عَلَيْهِ فِي رَجَبِ سَنَةِ أَرْبَعِ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ وَلَهُ أَحَدٌ وَأَرْبَعُونَ سَنَةً وَسِتَّةَ
أَشْهُرٍ ، وَأَرْبَعُونَ سَنَةً عَلَى الْمَوْلِدِ الْآخِرِ الَّذِي رَوَى ، وَكَانَ الْمُتَوَكِّلُ أَشْخَصَهُ مَعَ يَحْيَى بْنِ هَرَمَةَ
بْنِ أَعْيَنَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى سُرٍّ مَنْ رَأَى ، فَتَوَفَّى عَلَيْهِ بِهَا وَدُفِنَ فِي دَارِهِ . وَامَّةٌ أُمُّ وَلَدٍ يُقَالُ
لَهَا سَمَانَةٌ .

۱ - الْحُسَيْنُ بْنُ عَمِّيٍّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَمِّيٍّ ، عَنْ الْوَشَّاءِ ، عَنْ خَيْرَانَ الْأَسْبَاطِيِّ قَالَ : قَدِمْتُ
عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمَدِينَةَ فَقَالَ لِي : مَا خَبَرُ الْوَائِقِ عِنْدَكَ ؟ قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ خَلَفْتُهُ فِي
غَافِيَةٍ ، أَنَا مِنْ أَقْرَبِ النَّاسِ عَهْدًا بِهِ ، عَهْدِي بِهِ مُنْذُ عَشْرَةِ أَيَّامٍ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : إِنْ أَهْلَ
الْمَدِينَةِ يَقُولُونَ : إِنَّهُ مَاتَ ، فَلَمَّا أَنْ قَالَ لِي : إِنْ النَّاسُ عَلِمَتْ أَنَّهُ هُوَ ، ثُمَّ قَالَ لِي : مَا فَعَلَ جَعْفَرُ ؟
قُلْتُ تَرَكْنَاهُ أَسْوَأَ النَّاسِ خَلَا فِي السَّجَنِ ، قَالَ : فَقَالَ أَمَّا إِنَّهُ صَاحِبُ الْأَمْرِ ، مَا فَعَلَ ابْنُ الزَّيَّاتِ ؟
قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ النَّاسُ مَعَهُ وَالْأَمْرُ أَمْرُهُ ، قَالَ : فَقَالَ : أَمَّا أَنَّهُ شَوْمٌ عَلَيْهِ ، قَالَ : ثُمَّ سَكَتَ
وَقَالَ لِي : لَا بُدَّ أَنْ تَجْرِيَ مَقَادِيرُ اللَّهِ تَعَالَى وَأَحْكَامُهُ ، يَا خَيْرَانُ ! مَاتَ الْوَائِقُ وَقَدْ فَعَدَّ الْمُتَوَكِّلُ
جَعْفَرُ وَقَدْ قُتِلَ ابْنُ الزَّيَّاتِ ، فَقُلْتُ : مَنْ جُعِلْتُ فِدَاكَ ؟ قَالَ : بَعْدَ خُرُوجِكَ بِسِتَّةِ أَيَّامٍ .

حضرت کی ولادت ۱۵ ذی الحجہ ۲۱۲ھ میں ہوئی اور ایک روایت ہے کہ ماہ رجب المرجب ۲۱۴ھ کو پیدا ہوئے
اور ۴ جمادی الثانی ۲۵۵ھ میں انتقال ہوا۔ ایک روایت ہے کہ آپ کا انتقال رجب ۲۵۴ھ میں ہوا جبکہ آپ کی عمر ۴۸ سال
تھی اور ایک روایت کے مطابق ۴۸ سال ۶ ماہ ۶ متوکل عباسی نے یحییٰ بن ہرثمہ بن امین کے ساتھ آپ کو مدینہ سے سامرہ بلد یا

وہیں حضرت نے وفات پائی اور اپنے ہی گھر میں دفن ہوئے آپ کی والدہ ماجدہ کنیز تھیں جن کا نام سہمانہ تھا۔
 اخیر ان کا بیان ہے کہ میں مدینہ میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت نے پوچھا واثق کا کیا حال ہے۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں نے اس کو مع الخیر چھوڑا ہے میں اذروئے تعلق سب سے زیادہ قریب ہوں دس روز ہوئے کہ میں اس سے جدا ہوا ہوں۔ فرمایا اہل مدینہ کہتے ہیں کہ وہ مر گیا ہے۔ جب امام علیہ السلام نے یہ فرمایا تو میں سمجھ گیا کہ یہ حضرت ہی نے فرمایا ہے پھر فرمایا جعفر برا درو اثق کا کیا حال ہے میں نے کہا وہ قید خانہ میں برے حال سے ہے۔ فرمایا وہ صابہ حکومت ہو گا۔ پھر فرمایا محمد بن عبد المالک زیات کا کیا حال ہے میں نے کہا وہ بدستور سپہ سالار ہے اور لوگ اس کے ساتھ ہیں اور اس کا حکم نافذ ہے فرمایا نحوست اس پر چھا گئی ہے یہ فرما کر آپ خاموش ہو گئے پھر فرمایا جو مقدرات الہیہ ہیں ان کا جباری ہونا ناگزیر ہے اسے نیزان و اثق مر گیا اور اس کی جگہ متوکل جعفر بادشاہ بن گیا اور ابن زیات قتل کر دیا گیا۔ میں نے عرض کیا کب؟ فرمایا تیرے وہاں سے نکلنے کے چھ دن بعد۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ ضَالِحِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فِي كُلِّ الْأُمُورِ أَرَادُوا إطفَاءَ نُورِكَ وَالتَّقْصِيرَ بِكَ، حَتَّى أَنْزَلُوكَ هَذَا الْخَانَ الْأَشْنَعِ، خَانَ الصَّعَالِيكِ ۖ فَقَالَ: هُبْنَا أَنْتَ يَا ابْنَ سَعِيدٍ ثُمَّ أَوْعَا بِيَدِهِ وَقَالَ: اُنْظُرْ فَنَظَرْتُ، فَإِذَا أَنَا بِرَوْضَاتِ آفَاقٍ وَرَوْضَاتِ بَاسِرَاتٍ، فِيهِنَّ خَيْرَاتُ عَطِرَاتٍ وَوَلَدَانِ كَأَنَّهُنَّ اللَّوْلُؤُ الْمَكْنُونُ وَأَطْيَارٌ وَطِبَاءٌ وَأَنْهَادٌ تَقُودُ، فَخَادَ بَصْرِي وَحَسَرْتُ عَيْنِي، فَقَالَ: حَيْثُ كُنَّا فَهَذَا لَنَا عَيْنٌ، لَسْنَا فِي خَانَ الصَّعَالِيكِ.

۲۔ صالح بن سعید سے مروی ہے کہ میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یہ دشمن دستوں وغیرہ آپ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں اور آپ کو بے نوت کرنے کی سعی کرتے ہیں آپ کو اس بدترین گھر میں مہمان بلا کر مقیم کیا ہے جو حسان الصعاليك یعنی محتاج خانہ ہے۔ حضرت نے فرمایا اے ابن سعید یہاں آؤ پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا۔ یہ دیکھو، میں نے دیکھا کہ خوشنما ہیرے بھرے باغات ہیں ان میں حسین عورتیں خوشبو میں پیش اڑ رہی ہیں خوب صورت لڑکے چمکدار موتیوں کی طرح موجود ہیں، طيور خوشنوا ہیں خوب صورت ہرن ہیں، نہریں جاری ہیں میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ فرمایا ہمارے لئے یہ سامان ہر جگہ موجود ہے ہم محتاج خانہ میں نہیں۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ الْجَلَابِ قَالَ: اشْتَرَيْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ غَنَمًا كَثِيرَةً، فَدَعَانِي فَأَدْخَلَنِي مِنْ أَصْطَبِلِ ذَاوِهِ إِلَى مَوْضِعٍ وَاسِعٍ لَا أَعْرِفُهُ، فَجَعَلْتُ أَقْرِئُ تِلْكَ الْغَنَمَ فِيمَنْ أَمَرَ نَبِيَّ بِهِ، فَبِمَتْ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ

وَإِلَىٰ وَالِدَيْهِ وَعَیْرِهِمَا مِمَّنْ أَمَرَنِي ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَنِي فِي الْإِنْصِرَافِ إِلَىٰ بَغْدَادَ إِلَىٰ وَالِدِي وَكَانَ ذَلِكَ يَوْمَ التَّرْوِيقَةِ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ يُبَيِّنُ عِدَا عِنْدَنَا ثُمَّ تَنَصَّرْتُ قَالَ : فَأَقَمْتُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ عَرَفَةَ أَقَمْتُ عِنْدَهُ وَبِثُّ لَبَلَةً الْأَضْحَىٰ فِي رِوَاقِي لَهُ ، فَلَمَّا كَانَ فِي السَّحْرِ أَنَا فِي فَقَالَ : يَا إِسْحَاقُ ! قُمْ ، قَالَ : فَعَمْتُ فَفَتَحَتْ عَيْنِي فَإِذَا أَنَا عَلَىٰ بَابِي بِبَغْدَادَ قَالَ : فَدَخَلْتُ عَلَىٰ وَالِدِي وَأَنَا فِي أَصْحَابِي ، فَقُلْتُ لَهُمْ : عَرَفْتُ بِالْعُسْكَرِ وَخَرَجْتُ بِبَغْدَادَ إِلَى الْعَبِيدِ .

۳۔ اسحاق جلاب سے مروی ہے کہ میں نے سامرو میں امام علی نقی علیہ السلام کے لئے بہت سی بکریاں قربانی کے لئے خریدیں۔ حضرت ایک وسیع اسبل میں لے گئے جس میں نے کہیں نہ دیکھا تھا پھر حضرت کے حکم کے مطابق ہر شخص کے نام کی بکری جدا کرنے لگا پھر حضرت نے مجھے امام محمد تقی اور ان کی والدہ وغیرہ کے پاس بھیجا۔ اس کے بعد میں نے حضرت سے بغداد واپس جانے اور اپنے والد سے ملنے کے لئے اجازت چاہی یہ یوم ترویہ تھا۔ حضرت نے فرمایا اکل ہمارے پاس رہو۔ پھر چلے جانا۔ میں پھر گیارہ یوم عرفہ میں حضرت ہی کے پاس رہا۔ صبح کو عید انہی تھی جب صبح ہوئی تو حضرت میرے پاس آئے اور فرمایا: اے اسحاق! میں کھڑا ہو گیا۔ آنکھ کھولی تو میں بغداد میں اپنے مکان کے دروازہ پر تھا اندر داخل ہو کر میں اپنے والد اور اعزہ سے ملا۔ میں نے ان سے کہا۔ عرفہ تو میں نے عسکر سامرو میں کیا اور عید بغداد میں کی۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّاهِرِيِّ قَالَ : مَرَضَ الْمُتَوَكِّلُ مِنْ خُرَاجِ خَرَجَ بِهِ وَأَشْرَفَ مِنْهُ عَلَى الْهَلَاكِ ، فَلَمْ يَجْسِرْ أَحَدٌ أَنْ يَسْتَسْئِرَ بِحَدِيثِهِ ، فَتَنَدَّتْ أُمَةُ إِنْ عُوْفِي - أَنْ تُخْمِلَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ مَالًا جَلِيلًا مِنْ مَالِهَا وَقَالَ لَهُ الْفَتْحُ بْنُ خَافَانَ : لَوْ بَعَثْتَ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فَسَأَلْتَهُ فَإِنَّهُ لَا يَخْشَاكَ أَنْ يَكُونَ عِنْدَهُ صِفَةٌ يُفَرِّجُ بِهَا عَنْكَ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ وَوَصَفَ لَهُ عِلَّتَهُ ، فَرَدَّ إِلَيْهِ الرَّسُولُ بِأَنْ يُؤَخَّذَ كُسْبُ الشَّاةِ فَيُدَاقَ بِمَاءٍ وَرَدَّ فَبَوَّصَعَ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا رَجَعَ الرَّسُولُ وَأَخْبَرَهُمْ أَقْبَلُوا يَهْرَوُونَ مِنْ قَوْلِهِ ، فَقَالَ لَهُ الْفَتْحُ : هُوَ وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِمَا قَالَ وَأَحْضَرُ الْكُسْبِ وَعَمِلَ كَمَا قَالَ وَوَضَعَ عَلَيْهِ فَعَلَبَهُ النَّوْمُ وَسَكَنَ ، ثُمَّ انْفَتَحَ وَخَرَجَ مِنْهُ مَا كَانَ فِيهِ وَبُشِّرَتْ أُمَةُ بِعَافِيَتِهِ ، فَحَمَلَتْ إِلَيْهِ عَشْرَةَ آلَافٍ دِينَارٍ تَحْتَ خَاتِمِهَا ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ مِنْ عِلَّتِهِ فَسَعَى إِلَيْهِ الْبَطْحَايْنِيُّ الْعَلَوِيُّ بِأَنْ أَمْوَالًا تُخْمِلَ إِلَيْهِ وَسِلَاحًا ، فَقَالَ لِسَعِيدِ الْحَاجِبِ : أَهْجُمُ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ وَخُذْنَا تَحْدَ عِنْدَهُ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالسِّلَاحِ وَاحْمِلْهُ إِلَيَّ ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ : فَقَالَ لِي سَعِيدُ الْحَاجِبِ : مِثْرُ إِلَى دَارِهِ بِاللَّيْلِ وَمَعِيَ سَلْمٌ فَصَدَدْتُ السَّطْحَ ، فَلَمَّا تَرَلْتُ عَلَى بَعْضِ الدَّرَجِ فِي الظُّلْمَةِ لَمْ أَدْرِ كَيْفَ

أَصِلْ إِلَى الدَّارِ ، فَإِذَا نَبِيَّ يَسْعُدُ : مَكَانَكَ حَتَّى يَأْتُوكَ بِشَمْعَةٍ ، فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ أَسْؤُنِي بِشَمْعَةٍ ، فَتَزَلْتُ فَوَجَدْتُهُ عَلَيْهِ جُبَّةٌ صُوفٍ وَقَلَنْسُوءَةٌ مِنْهَا وَسَجَادَةٌ عَلَى حَصِيرَيْنِ يَدِيدٍ ، فَلَمْ أَشْكُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي ، فَقَالَ لِي : دُونَكَ الْبُيُوتُ فَدَخَلْتُهَا وَفَتَشْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ فِيهَا شَيْئًا وَ وَجَدْتُ الْبَدَنَةَ فِي بَيْتِهِ مَخْتُومَةً بِخَاتَمٍ أَمَّ الْمَوَكِيلَ وَ كَبَسَ مَخْتُومًا وَقَالَ لِي : دُونَكَ الْمُصَلَّى ، فَرَفَعْتُهُ فَوَجَدْتُ سِفًّا فِي جُفَيْنٍ غَيْرِ مُدْبَسٍ ، فَأَخَذْتُ ذَلِكَ وَصِرْتُ إِلَيْهِ ، فَلَمَّا نَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ أُمِّهِ عَلَى الْبَدَنَةِ بَعَثَ إِلَيَّهَا فَخَرَجَتْ إِلَيْهِ ، فَأَخْبَرَنِي بِغَضِّ حَدَمِ الْخَاصَّةِ أَنَّهَا قَالَتْ لَهُ : كُنْتُ قَدْ نَذَرْتُ فِي عِلَّتِكَ لَمَّا آيَسْتُ مِنْكَ إِنْ عُوِفْتُ حَمَلْتُ إِلَيْهِ مِنْ مَالِي عَشْرَةَ آلَافٍ دِينَارٍ فَحَمَلْتُهَا إِلَيْهِ وَهَذَا خَاتَمِي عَلَى الْكَبَسِ وَفَتَحَ الْكَبَسَ الْآخَرَ فَإِذَا فِيهِ أَرْبَعُمِائَةٍ دِينَارٍ قَضَمَ إِلَى الْبَدَنَةِ بَدَنَةً أُخْرَى وَأَمَرَنِي بِحَمَلِ ذَلِكَ إِلَيْهِ فَحَمَلْتُهُ وَرَدَدْتُ السَّيْفَ وَالْكَبَسَيْنِ وَقُلْتُ لَهُ : يَا سَيِّدِي عَزَّ عَلَيَّ ، فَقَالَ لِي : سَتَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ .

۴۔ دہوی کہتا ہے کہ متوکل کے دہل نکلا جس کی تکلیف سے وہ مرنے کے قریب ہو گیا کسی کو اتنی جسارت نہ ہوتی تھی کہ نشتر سے شکاف دے دے۔ اس کی ماں نے نذر کی کہ اگر شفا ہو جائے گی تو اپنے مال سے بہت سا مال حضرت امام علی نقی علیہ السلام کو دے گی۔ فسح ابن حنقان وزیر متوکل نے متوکل سے کہا کہ کسی امام کے پاس بھیجا جائے اور علاج کئے کہا جائے مگر ان کے پاس کوئی ایسا علاج ہو کہ جس سے آپ کو سکون حاصل ہو جائے۔ چنانچہ ایک آدمی امام علیہ السلام کے پاس بھیجا اور اس نے حال بیان کیا وہ شخص روٹ کر آیا اور کہا امام علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ لمبی کی میگنی کو عرق گلاب میں ملایا جائے اور لگدی بنا کر دہل پر رکھی جائے۔ لوگوں نے اس کا مذاق اڑایا۔ فسح نے کہا ایسا نہ کرو! علم زمانہ میں جو کچھ فرمایا ہے اس کا اثر جانتے ہیں پس میگنی منگو اگر حسب فرمودہ امام عمل کیا گیا جب لگدی کو پھوڑ پر رکھا تو نیند غالب ہوئی اور سکون ملا اور پھوڑا پھوڑ گیا اور مواد باہر آگیا۔

اس کی ماں کو صحت کی بشارت دی گئی اس نے حضرت کے پاس دس ہزار دینار بھیجے اور اپنی ہر لگا دی جب متوکل اچھا ہو گیا تو بطی کے ایک علوی نے کہا کہ امام کے پاس لوگ ہتھیار اور مال لاتے ہیں اس نے اپنے دربان حاجب سے کہا کہ رات کو چھاپہ مارو اور جو کچھ گھر میں ہو اسے آؤ اور قسم مال و ہتھیار، ابراہیم بن محمد رادی ہے کہ مجھ سے سعید حاجب نے کہا میں رات کو حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے گھر گیا میرے ساتھ سیڑھی تھی۔ میں چھت پر چڑھا۔ جب میں اترا تو تاریکی کی وجہ سے مجھے زمین نظر نہ آیا اور سمجھ میں نہ آیا کہ گھر میں کیسے پہنچوں۔ حضرت نے آواز دی اے سعید ٹھہر جا شمع آتی ہے میں ٹھہر گیا۔ شمع آئی تو میں گھر کے اندر گیا۔ دیکھا کہ حضرت اونی جبہ پہنے ہیں اور اسی کی ٹوپی ہے اور بورے کا

مصلیٰ ہے مجھے یقین ہو کہ حضرت نماز پڑھ رہے تھے۔ مجھ سے فساد بابا۔ گھر کے سب حصے تیرے سامنے ہیں میں نے کو نہ کو نہ تلاش کیا۔ سوئے اس کے کچھ نہ پایا کہ متوکل کی ماں کی چند ہر کردہ ہمایاں اند ایک تھیلہ ہر کردہ تھا۔ فرمایا اس مصلیٰ کو سہی اٹھا کر دیکھ لو میں نے دیکھا تو ایک تلوار کپڑے میں لپیٹی ہوئی بے نیام تھی یہ سب بے متوکل کے پاس گیا۔ جب اس نے ہمایوں پر اپنی ماں کی ہر دیکھی تو اس کے پاس کسی کو بھیجا۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے ایک خاص خادم نے خبر دی کہ اس نے کہا۔ میں جب تیری بیساری سے مایوس ہو گئی تھی یہ نذر مافی تھی کہ جب تجھ کو شفا ہو جائے گی تو میں امام علی نقی کو دس ہزار دینار دے دوں گی۔ چنانچہ میں نے بھیجا دیتے۔ ہر میری ہی ہے اور جب تھیلہ کھولا تو اس میں چار ہزار دینار تھے۔ متوکل نے ایک ہمایاں کا اور اضافہ کر کے مجھ سے کہا۔ اے حضرت کے پاس لے جا۔ میں وہ دونوں تھیلے اور تلوار لے کر حضرت کے پاس آیا اور حضرت سے کہا۔ میرے اوپر اپنا پہلا آناشاق تھا۔ فرمایا ظلم کرنے والے عنقریب جان لیں گے کہ ان کا حشر کیا ہوا۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُجَاجِدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ التَّوْفَلِيِّ قَالَ: قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ: إِنَّ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَتَبَ إِلَيْهِ يَا مُحَمَّدُ: أَجْمِعْ أَمْرَكَ وَخُذْ حِذْرَكَ (۱) قَالَ: فَأَنَا فِي جَمْعِ أَمْرِي [وَأَنْ لَيْسَ أَدْرِي مَا كَتَبَ بِهِ إِلَيَّ] حَتَّى وَرَدَ عَلَيَّ رَسُولٌ حَمَلَنِي مِنْ مِصْرَ مُقْبِلاً وَصَرَبَ عَلَيَّ كُلَّ مَا أَمْلِكُ (۲) وَكُنْتُ فِي السَّجْنِ ثَمَانِ سِنِينَ، ثُمَّ وَرَدَ عَلَيَّ مِنْهُ فِي السَّجْنِ كِتَابٌ فِيهِ: يَا مُحَمَّدُ لَا تَنْزِلْ فِي نَاحِيَةِ الْجَانِبِ الْقَرِيبِي، فَقَرَأْتُ الْكِتَابَ فَقُلْتُ: يَكْتُبُ إِلَيَّ يَهَذَا وَأَنَا فِي السَّجْنِ، إِنَّ هَذَا لَعَجَبٌ، فَمَا مَكَّنْتُ أَنْ خُلِّيَ عَنِّي وَالْحَمْدُ لِلَّهِ. قَالَ: وَكَتَبَ إِلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ يَسْأَلُهُ عَنْ ضِيَاعِهِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَوْفَ تُرَدُّ عَلَيْكَ وَ مَا يَصْرُكَ أَنْ لَا تُرَدَّ عَلَيْكَ، فَلَمَّا شَخَّصَ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ إِلَى الْعَسْكَرِ كَتَبَ إِلَيْهِ بِرَدِّ ضِيَاعِهِ وَمَاتَ قَبْلَ ذَلِكَ، قَالَ: وَ كَتَبَ أَحْمَدُ بْنُ الْخَضِيبِ (۳) إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْفَرَجِ يَسْأَلُهُ الْخُرُوجَ إِلَى الْعَسْكَرِ، فَكَتَبَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَسْأَلُهُ: أَخْرُجْ فَإِنَّ فِيهِ فَرْجَكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، فَخَرَجَ: فَلَمَّ يَلْبَثُ إِلَّا يَسْبِرُ حَتَّى مَاتَ

۵۔ علی بن محمد نوسی سے مروی ہے کہ محمد بن الفرج نے کہا کہ ابوالحسن علیہ السلام نے اسے لکھا۔ اے محمد جو تیرا آناش ہے اسے جمع کر اور احتیاط سے رہ۔ وہ کہتا ہے۔ میں اپنا سامان جمع کرنے لگا لیکن میری سمجھ میں نہ آیا کہ حضرت نے ایسا کیوں لکھا میرے پاس دیکھ دن بعد بادشاہ کا پیغام بر آیا اور مجھے قید کر کے مصر لے چلا اور میری املاک پر قبضہ کر لیا اور میں قید خانہ میں آٹھ سال رہا۔ قید خانہ میں حضرت کا خط پھر ملا اس میں لکھا تھا۔ اے محمد مغرب کی سمت منزل نہ کرنا، میں نے خط پڑھا۔ دل میں کہا جب میں قید خانہ میں ہوں تو حضرت نے یہ خط کیوں لکھا۔ بڑے تعجب کا مقام ہے۔ چند روز بعد میں رہا ہو گیا۔ الحمد للہ،

محمد بن الفرع نے اپنی زمینوں کے متعلق حضرت سے سوال کیا۔ آپ نے اسے لکھا کہ عنقریب اسے واپس مل جائیں گی اور اگر نہ بھی ملیں گی تو تجھے نقصان نہ ہوگا اور وہ اس سے پہلے ہی مر گیا۔ محمد بن خفصہ نے محمد بن الفرع سے درخواست کی کہ وہ مقام عسکر سے باہر نکل جائے۔ اس نے امام علی نقی سے مشورہ کیا۔ آپ نے لکھا: تم باہر چلے جاؤ انشاء اللہ اس میں تمہارے لئے بہتری ہوگی چنانچہ وہ وہاں سے نکل آئے اور کچھ عرصہ بعد انتقال کیا۔

۶- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو يَعْقُوبَ قَالَ: رَأَيْتُهُ - يَعْنِي مُحَمَّدًا - قَبْلَ مَوْتِهِ بِالْعَسْكَرِ فِي عَشِيَّةٍ وَقَدْ اسْتَقْبَلَ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ وَاعْتَدَلَ مِنْ غَدٍ، فَقَدَحْتُ إِلَيْهِ عَائِدًا بَعْدَ أَيَّامٍ مِنْ عِلْدِهِ وَقَدْ تَعَلَّ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ بَعَثَ إِلَيْهِ يَتُوبَ فَأَخَذَهُ وَادْرَجَهُ وَوَضَعَهُ تَحْتَ رَأْيِهِ، قَالَ: فَكَيْفَ فِيهِ. قَالَ أَحْمَدُ: قَالَ أَبُو يَعْقُوبَ: رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَ ابْنِ الْخَضِيبِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْخَضِيبِ: سِرْ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ الْمُقَدَّمُ فَمَالَيْتَ إِلَّا أَزْبَعَهُ أَيَّامَ حَتْبَى وَضَعَ الذَّهْقُ عَلَى سَاقِ ابْنِ الْخَضِيبِ ثُمَّ نَعِيَ. قَالَ: وَدُرِي عَنْهُ حِينَ أَلَحَّ عَلَيْهِ ابْنُ الْخَضِيبِ فِي الذَّارِ النَّبِيِّ يَطْلُبُهَا مِنْهُ، بَعَثَ إِلَيْهِ لَا قُعْدَنَ بِكَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَقْعَدًا لَا يَتَّبَعِي لَكَ بَاقِيَةً، فَأَخَذَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي يَدِكَ الْأَيَّامَ

۷- احمد بن محمد نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابو یعقوب نے کہ میں نے ملاقات کی محمد سے عسکر میں اس کے مرنے سے پہلے وہ امام علی نقی علیہ السلام کے استقبال کو آیا تھا جب حضرت سامرہ وارد ہوئے تھے حضرت نے اس کی طرٹ دیکھا۔ دوسرے روز وہ بیمار ہو میں اس کی عیادت کے لئے گیا۔ چند روز بعد اس نے بیان کیا کہ حضرت نے اس کے پاس ایک کپڑا بھیجا۔ اس نے لے لیا اور لپیٹ کر اس کو سر کے نیچے رکھ لیا۔ اسی میں اس کو کفنایا گیا۔ احمد نے روایت کی ہے کہ ابو یعقوب نے بیان کیا کہ میں نے ابو الحسن کو ابن خفصہ کے ساتھ دیکھا۔ اس نے کہا۔

آپ جابیئے۔ فرمایا۔ تو مجھ سے پہلے جانے گا۔ چار روز نہ گزرے کہ ابن خفصہ دسر دار سلطنت عباسیہ کا بیر شکنجہ میں دسے دیا گیا پھر اس کے مرنے کی جرائگئی۔ احمد نے ابو یعقوب سے روایت کی ہے کہ جب ابن خفصہ نے امام علیہ السلام سے ہجر مکان مسکونہ خالی کرنے کو کہا تو آپ نے اس سے کہلا بھیجا کہ خدا تیرے لئے کوئی جگہ باقی نہ چھوڑے گا۔ پس چند ہی روز بعد حکومت کے عتاب میں آگیا اور وہ شکنجہ میں آگیا۔

۷- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ: أَخَذْتُ نُسْخَةَ كِتَابِ الْمُتَوَكِّلِ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الثَّالِثِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ يَحْيَى بْنِ هَرْمَةَ فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ وَهَذِهِ نُسْخَتُهُ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَارِفٌ بِقُدْرِكَ، رَاجِعٌ لِعِزَّتِكَ، مُوجِبٌ لِحَقِّكَ،

يَقْدِرُ مِنَ الْأُمُورِ فِيكَ وَفِي أَهْلِ بَيْتِكَ مَا أَصْلَحَ اللَّهُ بِهِ خَالِكَ وَخَالَتَهُمْ وَنَبَتْ بِهِ عِيْرَكَ وَعِيْرَهُمْ
وَأَدْخَلَ الْيَمْنَ وَالْأَمْنَ عَلَيْكَ وَعَلَيْهِمْ ، يَنْتَهِي بِذَلِكَ رِضَا رَبِّهِ وَأَذَاهُ مَا أَفْتَرَسَ عَلَيْكَ فِيكَ وَفِيهِمْ
وَقَدَرَأَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَرْفَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَمَّا كَانَ يَتَوَلَّاهُ مِنَ الْحَرْبِ وَالصَّلَاةِ بِمَدِينَةِ رَسُولِ اللَّهِ
وَالنَّبِيِّ إِذْ كَانَ عَلَى مَا ذَكَرْتَ مِنْ جِهَالَتِهِ بِحَقِّكَ وَاسْتِخْفَافِهِ بِقُدْرِكَ وَعِنْدَ [نَا] مَا قَرَفَكَ بِهِ وَنَسَبَكَ إِلَيْهِ
مِنْ الْأَمْرِ الَّذِي قَدْ عَلِمَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ بَرَاءَتَكَ مِنْهُ وَصَدَقَ نَيْبُكَ فِي تَرْكِ مُحَاوَلَتِهِ وَأَنَّكَ لَمْ تُؤْهِلْ
نَفْسَكَ لَهُ وَقَدْ وَلَّى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مَا كَانَ يَلِي مِنْ ذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاضِي وَأَمْرُهُ بِإِكْرَامِكَ وَتَجْلِيلِكَ
وَالْإِتِّهَاءِ إِلَى أَمْرِكَ وَرَأْيِكَ وَالْقُرْبِ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ بِذَلِكَ ، وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مُشْنَقِي إِلَيْكَ
يُحِبُّ إِحْدَاثَ الْعَهْدِ بَيْنَكَ وَالنَّظَرَ إِلَيْكَ ، فَإِنْ تَشَطَّطَ لِي نَارَتُهُ وَالْمَقَامُ قَبْلَهُ مَا رَأَيْتَ شَخْصَةً مَنْ أَحْبَبَتْ
مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ وَمَوَالِيكَ وَحَشَمِكَ عَلَى مُهْلَةٍ وَطَمَائِنَةٍ ، تَرْحُلُ إِذَا شِئْتَ وَتَنْزِلُ إِذَا شِئْتَ وَتَسِيرُ كَيْفَ
شِئْتَ وَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ يَكُونَ يَحْيَى بْنُ هَزْمَةَ مَوْلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ مَنْ مَعَهُ مِنَ الْجُنْدِ مُشْتَبِعِينَ
لَكَ ، يَرْحَلُونَ بِرَحِيلِكَ وَيَسِيرُونَ بِسِيرِكَ فَلَا مُمْرُ فِي ذَلِكَ إِلَيْكَ حَتَّى تُوَافِيَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا أَحَدٌ مِنْ
إِخْوَتِهِ وَوُلْدِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَخَاصَّتِهِ الْطُفِّ مِنْ مَنَزِلَةٍ وَلَا أَحْمَدٌ لَهُ أُمُّرَةٌ وَلَا هُوَ لَهُمْ أَنْظَرُ وَعَلَيْهِمْ أَشْفَقُ
وَرَبُّهُمْ أَزْرُ وَإِلَيْهِمْ أَسْكَنُ مِنْهُ إِلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ، وَكُتِبَ
إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مراد یہ کہ میں نے ۲۴۳ھ میں یحییٰ بن ہزیم سے وہ خط لیا جو متوکل نے امام علی نقی علیہ السلام کے نام لکھا تھا جس کا مضمون یہ تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد امیر المؤمنین آپ کے حق کا عارف ہے اور آپ کی قربت کا رعایت کرنے والا ہے اور قبول کرنے والا ہے آپ کے حق کا جو آپ کے اور آپ کے اہل بیت کے لئے ہے تاکہ آپ کے اور آپ کے گھر والوں کے لئے باوجود اصلاح ہو اور آپ کی اور ان کی عزت باقی رہے اور آپ اور وہ برکت اور سلامتی کے ساتھ زندگی بسر کریں ، میرا مقصد اس سے اپنے رب کی رضا حاصل کرنا ہے اور آپ کے بعد آپ کے اہل بیت کے متعلق جو میرا فرض خدا نے قرار دیا ہے اسے پورا کروں۔ امیر المؤمنین نے مناسب سمجھا ہے برطرف کر دینا عبد اللہ بن محمد کا جو مدینہ رسول میں جنگ اور نماز پڑھنے کا ذمہ دار تھا کیونکہ جیسا آپ نے ذکر کیا ہے اس نے اپنی جہالت سے آپ کے حق کا انکار کیا ہے اور آپ کی قدر و منزلت کو گھٹایا ہے اور ایسی باتیں آپ سے منسوب کی ہیں جن کو میں جانتا ہوں کہ آپ کی ذات ان سے بڑی ہے اور ایسے ارادوں کے ترک میں آپ کی نیت بھی ہے اور آپ نے اس کے لئے اپنے نفس کو آمادہ نہیں کیا۔

اور امیر المؤمنین نے ان امور پر غور کر کے محمد بن فضل کو عبد اللہ بن محمد کی جگہ دیا ہے کہ وہ آپ کی تعظیم و تکریم پوری طرح بجالائے اور آپ کے حکم و رائے پر عمل کرے اور ایسا کر کے خدا اور امیر المؤمنین سے تقرب حاصل کرے۔ امیر المؤمنین کو آپ سے ملنے کا بڑا اشتیاق ہے وہ عہد محبت کو تازہ کرنا چاہتا ہے اور اس کی نظر آپ کی طرف ہے اگر آپ اس کی ملاقات سے خوش ہوں اور اس کے پاس قیام پسند کریں تو آپ اپنی آگے کے مطابق معان کے جن کو آپ اپنے خاندان میں دوست رکھتے ہوں یا جو آپ کے نوکر چاکر ہوں پوری فرصت اور اطمینان کے ساتھ چلے آئیں آپ کو پورا اختیار ہوگا جب چاہیں روانہ ہوں جہاں چاہیں اثنائے سفر میں منزل کریں جب چاہیں وہاں سے کوچ کریں۔ اگر آپ پسند کریں تو یحییٰ بن ہرثمہ غلام امیر المؤمنین اور اس کے ساتھ والے فوجی آپ کے پیچھے پیچھے چلتے اور منزلوں پر قیام کرتے رہیں یہ سب آپ کی رائے پر موقوف ہے یہاں تک کہ میرے پاس پہنچ جائیں جب آپ یہاں پہنچیں گے تو میرے بھائی، میرے لڑکے، میرے خاندان والے اور نوکر چاکر اذروئے منزلت آپ پر سب سے زیادہ مہربان اور آپ کے افعال کے مداح سب سے زیادہ آپ پر نظر رکھنے والے سب سے زیادہ آپ پر شفیق و مہربان ہوں گے اور آپ کے خاندان والوں کے لئے انشاء اللہ سب سے زیادہ باعث سکون و اطمینان ثابت ہوں گے۔ یہ خط لکھا ہے ابراہیم الدباس نے اور درود و سلام ہو محمد و آل محمد پر۔

(ایسے ایسے جہلوں سے ہمارے آئندہ کو بلایا جاتا تھا اور جب وہ آجاتے تھے تو ان پر ظلم و ستم کے پہاڑ گر گئے جاتے تھے اور قید و بند میں رکھ کر آخر کار زہر سے ہلاک کئے جاتے تھے۔)

۸ - الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَسَنِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو الطَّيِّبِ الْمُنْشِي يَعْقُوبُ بْنُ نَاسِرٍ قَالَ : كَانَ الْمُتَوَكِّلُ يَقُولُ : وَيَحْكُمُ قَدْ أَغْيَانِي أَمْرُ ابْنِ الرِّضَا ، أَيْ أَنْ يَشْرَبَ مَعِيَ أَوْ يُنَادِيَنِي أَوْ أَجِدَ مِنْهُ فُرْصَةً فِي هَذَا ، فَقَالُوا لَهُ : فَإِنْ لَمْ تَجِدْ مِنْهُ فَهَذَا أَخُوهُ مُوسَى قَصَافٌ عَزَّافٌ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ وَيَتَعَشَّقُ ، قَالَ : ابْعَثُوا إِلَيْهِ فَجِئْتُوا بِهِ حَتَّى نُمَوَّ بِهِ عَلَى النَّاسِ وَ نَقُولَ ابْنُ الرِّضَا ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ وَ اشْخَصَ مَكْرَمًا وَ تَلَقَّاهُ جَمِيعُ بَنِي هَاشِمٍ وَالْفُؤَادُ النَّاسُ عَلَى أَنَّهُ إِذَا وَافَى أَقْطَعَهُ قَطِيعَةً^(۱) وَبَنَى لَهُ فِيهَا وَحَوْلَ الْخَمَارَيْنِ وَالْقِيَانِ إِلَيْهِ وَوَصَلَهُ وَبَرَّ^(۲) وَجَعَلَ لَهُ مَنَزَلًا سَرِيًّا حَتَّى يَزُورَهُ هُوَ فِيهِ ، فَلَمَّا وَافَى مُوسَى تَلَقَّاهُ أَبُو الْحَسَنِ فِي قَنْطَرَةٍ وَصَبَفَ وَهُوَ مَوْضِعٌ يَتَلَقَّى فِيهِ الْغَادِمُونَ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَوَفَّاهُ حَقَّهُ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ : إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ أَحْضَرَكَ لِبَيْتِكَ وَبَضَعَ مِنْكَ فَلَا تُقَرَّ لَهُ أَتَنْكَ شَرِبْتَ نَبِيذًا قَطْ ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى : فَإِذَا كَانَ دَعَانِي لِهَذَا فَمَا حَبْلَتِي ؟ قَالَ : فَلَا تَضَعُ مِنْ قَنْدَرِكَ وَلَا تَعْمَلْ فَإِنَّمَا أَرَادَ هَتَكَ ، فَأَبَى عَلَيْهِ فَكَرَّرَ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا رَأَى أَنَّهُ لَا يُجِيبُ قَالَ : أَمَّا إِنْ هَذَا مَجْلِسٌ لَا تَجْمَعُ أَنْتَ وَهُوَ عَلَيْهِ أَبَدًا ، فَأَقَامَ ثَلَاثَ سِنِينَ ، يُبَكِّرُ كُلَّ يَوْمٍ فَيَقُولُ لَهُ : قَدْ

تَشَاعَلَ الْيَوْمَ قَرُوحٌ ، فَيَرْوُحُ فَيُقَالُ : قَدْ سَكَرَ فَبَكَرَهُ ، فَيُكْتَرُ فَيُقَالُ : شَرِبَ ذَوَاءً ، فَمَا ذَاكَ عَلَى هَذَا ثَلَاثَ سِنِينَ حَتَّى قُتِلَ الْمُتَوَكِّلُ وَلَمْ يَجْتَمِعْ مَعَهُ عَلَيْهِ .

۸۔ رادی کہتا ہے کہ متوکل نے اپنے درباریوں سے کہا اے ہوتم پر تم کوئی تدبیر میری پریشانی دور کرنے کی نہیں کرتے۔ امام علی نقی نے مجھے عاجز کر رکھا ہے نہ تو وہ میرے ساتھ شراب پیتے ہیں نہ میری صحبت میں بیٹھتے ہیں نہ اس معاملے میں وہ کوئی فرصت کا وقت نکالتے ہیں انھوں نے کہا یہ نہ بھی، ان کے بھائی موسیٰ بھی جو نہایت لالچالی اور عیاش آدمی ہیں۔ شراب پیتے ہیں عشق بازی بھی کرتے ہیں جب ان کی یہ بدکرداری مشہور ہوئی تو آپ کو اور ہم کو یہ کہنے کا موقع ملے گا کہ ایسے ہی ان کے بھائی ہیں، متوکل نے کہا اسے بلاؤ تاکہ اس کی وجہ سے ہم دھوکہ دے سکیں، لوگوں میں یہ پردہ پیگنڈہ کریں کہ یہ بھی ابن الرضا ہیں۔ پس ان کو خط لکھا گیا اور بڑی عزت سے بلایا گیا۔ تمام بنی ہاشم، سرداران لشکر اور عام لوگوں کو انھوں نے بتایا کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو زمین کا کوئی حصہ ان کے نام الاٹ کیا جائے گا اور اس پر عمارت بنوائی جائے گی شراب خوروں اور گانے بجانے والی عورتوں کو ان کے پاس رکھا جائے گا اور بہت سی مراعات حاصل ہوں گی اور ایسا شاندار مکان ملے گا جس میں متوکل اس کے پاس آئے جائے موسیٰ بیٹے تو امام علی نقی علیہ السلام ان سے وصیف کے مقام پر ملے جہاں آنے والوں کا فریضہ قدم کیا جاتا تھا۔ آپ نے سلام کر کے پورا حق تعظیم ادا کیا اور فرمایا۔ اس شخص (متوکل) سے تم کو ذلیل کرنے کے لئے بلایا ہے تاکہ تمہارے مرتبے کو بھی پست کرے۔ تم ہرگز اس کا اقرار نہ کرنا کہ میں نے کبھی شراب پی ہے موسیٰ نے کہا اگر اس نے بلایا ہی اس لئے ہے تو؟ فرمایا دیکھو اپنی آبروریزی نہ کرنا اس نے تمہاری ہتک کا ارادہ کیا ہے۔ موسیٰ نے حضرت کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ حضرت نے مکر سمجھایا۔ جب کوئی جواب نہ دیا تو فرمایا۔ دیکھو، تمہیں اور اسے ایک جگہ بیٹھنے کا موقع ہی نہ ملے گا۔ موسیٰ تین سال رہے ہر روز صبح کو جلتے تھے اور دربان یہ کہہ کر ٹال دیتا کہ آج بادشاہ زیادہ مشغول ہے شام کو جاتے تو وہ کہتا، شراب میں مست ہیں، صبح جاتے تو معلوم ہوتا دو اکھلے پڑے ہیں غرض اسی طرح تین سال گزر گئے اور اس سے ملنے کا موقع نہ ملا۔

۹۔ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : مَرَضْتُ فَدَخَلَ الطَّبِيبُ عَلَيَّ لِيَبْلَا فَوَصَفَ لِي دَوَاءً . بَلِيلٌ آخِذُهُ كَذَا وَ كَذَا يَوْمًا فَلَمْ يَمَكِّنِي ، فَلَمْ يَخْرُجِ الطَّبِيبُ مِنَ الْبَابِ . فَشِئْتُ وَرَدَ عَلَيَّ نَصْرٌ بِقَادُورَةٍ فِيهِ ذَلِكَ الدَوَاءُ بِعَيْنِيهِ فَقَالَ لِي : يَا أَبَا الْحَسَنِ يَقْرَأُكَ السَّلَامُ وَيَقُولُ لَكَ خُذْ هَذَا الدَوَاءَ كَذَا وَ كَذَا يَوْمًا فَأَخَذْتُهُ فَشَرِبْتُهُ فَبَرَأْتُ ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ : قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ : يَا أَبَا الطَّاعِنِ أَيْنَ الْغُلَاةُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ .

۹۔ راوی حدیث محمد بن علی نے بیان کیا کہ خبری مجھے زید بن علی بن الحسین بن زید نے کہ میں بیمار تھا۔ طبیب آیارات کے وقت اور ایک دعا کے متعلق کہ اسے دن میں ایسے ایسے استعمال کرنا۔ میرے لئے ایسا کرنا ممکن نہ تھا۔ طبیب دروازہ سے نکلا ہی تھا کہ نصر ایک شیشی لے کر آیا۔ جس میں وہی دوا تھی۔ اس نے کہا امام علی نقی علیہ السلام نے سلام کہا ہے اور پیغام دیا ہے کہ اسے دن میں اس طرح استعمال کرنا۔ میں نے لے لیا اور پیا۔ مجھے شفا ہو گئی۔ محمد بن علی نے کہا کہ مجھ سے زید بن علی نے کہا کہ طعن کرنے والے کہتے ہیں کہ یہ شیعوں والیوں کی حدیث ہے کہ وہ آئینہ کو عالم الغیب جانتے ہیں انھیں آگاہ ہونا چاہیے کہ یہ مکاشفہ نہیں بلکہ قرآن سے استنباط ہے۔

ایک سو بائیسواں باب

ذکر مولد امام حسن عسکری علیہ السلام

(باب ۱۲۲)

مَوْلِدُ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
وُلِدَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ [وَفِي سُحُفَةِ أُخْرَى فِي شَهْرِ رَبِيعِ الْآخِرِ] سَنَةِ اثنَيْنِ وَ
ثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ. وَفِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ لِمَنْ لَبَّاهُ خَلَوْنَ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ سَنَةِ سِتِّينَ وَمِائَتَيْنِ
وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ وَعَشْرِينَ سَنَةً وَدُفِنَ فِي دَارِهِ فِي الْبَيْتِ الَّذِي دُفِنَ فِيهِ أَبُوهُ بِسُرٍّ مَنْ رَأَى وَامَّةً
أُمُّ وَلَدٍ يُقَالُ لَهَا: حَدِيثُ، [وَقِيلَ: سُوْسُ].

۱۔ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ وَنَحْوُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُهُمَا قَالُوا: كَانَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
خَاقَانَ عَلَى الصَّبَاحِ وَالْحَرَّاجِ بِقُمْ فَجَرَى فِي مَجْلِسِهِ يَوْمًا ذِكْرُ الْعَلَوِيَّةِ وَمَذَاهِبِهِمْ وَكَانَ شَدِيدَ
النَّسَبِ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ وَلَا عَرَفْتُ بِسُرٍّ مَنْ رَأَى رَجُلًا مِنَ الْعَلَوِيَّةِ مِثْلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ
ابْنِ الرَّضَا فِي هَذِهِ وَسُكُونِهِ وَغَفَاةِ وَنَبْلِهِ وَكَرَمِهِ عِنْدَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَبَنِي هَاشِمٍ وَتَقْدِيمِهِمْ إِيَّاهُ عَلَى
دَوِي السِّنِّ مِنْهُمْ وَالْحَطَرِ وَكَذَلِكَ الْقَوَادِرُ وَالْوَرَاءُ وَغَامَةِ النَّاسِ، فَإِنِّي كُنْتُ يَوْمًا قَائِمًا عَلَى
رَأْسِ أَبِي وَهُوَ يَوْمَ مَجْلِسِهِ لِلنَّاسِ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ حُجَّابُهُ فَقَالُوا: أَبُو مُحَمَّدٍ ابْنُ الرَّضَا بِالْبَابِ، فَقَالَ
بَصُوتٍ غَالٍ: ائْتِدُوا لَهُ، فَتَعَجَّبْتُ مِمَّا سَمِعْتُ مِنْهُمْ أَنَّهُمْ جَسَرُوا يُكْتَوْنَ رَجُلًا عَلَى أَبِي بِحَضْرَتِهِ

وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا خَلِيفَةُ أَوْ وَلِيُّ عَهْدٍ أَوْ مَنْ أَمَرَ السُّلْطَانُ أَنْ يُكْتَسَى ، فَدَخَلَ رَجُلٌ أَسْمَرُ ،
 حَسَنُ الْقَامَةِ ، جَمِيلُ الْوَجْهِ ، جَيِّدُ الْبَدَنِ ، حَدَّثَ السَّنَّ ، لَهُ جَلَالَةٌ وَهَيْبَةٌ ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ أَبِي
 قَامَ يَمْشِي إِلَيْهِ خَطَاً وَلَا أَعْلَمُهُ فَعَمِلَ هَذَا بِأَحَدٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَالْقَوَادِ ، فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ غَانَقَهُ وَقَبَلَ
 وَجْهَهُ وَصَدْرَهُ وَأَخَذَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسَهُ عَلَى مَصَلٍّ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ وَجَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ مُقْبِلًا عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ
 وَجَعَلَ يَكَلِّمُهُ وَيُقَدِّمُ بِنَفْسِهِ وَأَنَا مُتَعَجِّبٌ مِمَّا أَرَى مِنْهُ إِذْ دَخَلَ [عَلَيْهِ] الْحَاجِبُ فَقَالَ : الْمُؤَقَّقُ
 قَدْ جَاءَ وَكَانَ الْمُؤَقَّقُ إِذَا دَخَلَ عَلَى أَبِي تَقَدَّمَ حُجَابُهُ وَخَاصَّةً قَوَادِمُ ، فَقَامُوا بَيْنَ مَجْلِسِ أَبِي وَ
 بَيْنَ بَابِ الدَّارِ سِمَاطِينَ إِلَى أَنْ يَدْخُلَ وَيُخْرَجَ فَلَمْ يَزَلْ أَبِي مُقْبِلًا عَلَى أَبِي تَحِيَّةً يُحَدِّثُهُ حَتَّى
 نَظَرَ إِلَى غُلَامَانِ الْخَاصَّةِ فَقَالَ حَبِيبُ إِذَا شِئْتَ جَعَلَنِي اللَّهُ فِذَاكَ ، ثُمَّ قَالَ لِحُجَابِهِ : خُذُوا بِهِ خَلْفَ
 السِّمَاطِينَ حَتَّى لَا يَرَاهُ هَذَا - يَعْنِي الْمُؤَقَّقُ - ، فَقَامَ وَقَامَ أَبِي وَغَانَقَهُ وَمَضَى ، فَقُلْتُ لِحُجَابِ أَبِي
 وَغُلَامَيْهِ : وَيَلَكُمْ مَنْ هَذَا الَّذِي كَسَيْنَاهُ عَلَى أَبِي وَفَعَلَ بِهِ أَبِي هَذَا الْفِعْلَ ، فَقَالُوا : هَذَا عَلَوِي
 يُقَالُ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَعْرِفُ بِأَبْنِ الرَّضَا فَازْدَدْتُ تَعَجُّبًا وَلَمْ أَرَلْ يَوْمِي ذَلِكَ قَلِيقًا مُتَمَكِّرًا
 فِي أَمْرِهِ وَأَمَرَ أَبِي وَمَا زَايْتُ فِيهِ حَتَّى كَانَ اللَّيْلُ وَكَانَتْ عَادَتُهُ أَنْ يُصَلِّيَ الْعَمَّةَ ثُمَّ يَجْلِسَ فَيَنْظُرُ
 فِيمَا يَخْتَاجُ إِلَيْهِ مِنَ الْأُمُورَاتِ وَمَا يَرْفَعُهُ إِلَى السُّلْطَانِ ، فَلَمَّا صَلَّيْتُ وَجَلَسْتُ ، جِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ
 يَدَيْهِ وَلَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ فَقَالَ لِي : يَا أَحْمَدُ لَكَ حَاجَةٌ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ يَا أَبَتُ فَإِنْ أَذْنَتْ لِي سَأَلْتُكَ
 عَنْهَا ؟ فَقَالَ : قَدْ أَذْنْتُ لَكَ يَا بُنَيَّ فَقُلْ مَا أَحْبَبْتَ ، قُلْتُ : يَا أَبَتُ مِنَ الرَّجُلِ الَّذِي رَأَيْتَكَ بِالْعَادَةِ
 قَمَلْتَ بِهِ مَا قَمَلْتَ مِنَ الْأَجْلَالِ وَالْكَرَامَةِ وَالْتَبَجِيلِ وَقَدَيْتُهُ بِنَفْسِكَ وَأَبَوَيْكَ ؟ فَقَالَ : يَا بُنَيَّ
 ذَلِكَ إِمَامُ الرَّافِضَةِ ، ذَلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْرُوفُ بِأَبْنِ الرَّضَا ، فَسَكَتَ سَاعَةً ، ثُمَّ قَالَ : يَا بُنَيَّ
 لَوْ زَالَتِ الْإِمَامَةُ عَنْ خُلَفَائِ بَنِي الْعَبَّاسِ مَا اسْتَحَقَّهَا أَحَدٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ غَيْرُ هَذَا وَإِنْ هَذَا اسْتَحَقَّهَا
 فِي فَضْلِهِ وَعَافِيهِ وَهَدْيِهِ وَصِلَانَتِهِ وَرُحْمَتِهِ وَعِبَادَتِهِ وَجَمِيلِ أَخْلَاقِهِ وَصَلَاحِهِ وَلَوْ رَأَيْتَ أَبَاهُ زَايْتُ رَجُلًا
 جَزَلًا ، تَبِيلًا ، فَاضِلًا ، فَازْدَدْتُ قَلِيقًا وَتَفَكَّرًا وَغَيْظًا عَلَى أَبِي وَمَا سَمِعْتُ مِنْهُ وَاسْتَزِدْتُهُ فِي فِعْلِهِ
 وَقَوْلِهِ فَبِهِ مَا قَالَ ، فَلَمْ يَكُنْ لِي هِمَّةٌ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا السُّؤَالُ عَنْ حَبِيرٍ وَالْبَحْثُ عَنْ أَمْرِهِ فَلَمَّا سَأَلْتُ
 أَحَدًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَالْقَوَادِ وَالْكِتَابِ وَالْقُضَاةِ وَالْفُقَهَاءِ وَسَائِرِ النَّاسِ إِلَّا وَجَدْتُهُ عِنْدَهُ فِي غَايَةِ
 الْأَجْلَالِ وَالْإِعْظَامِ وَالْمَحَلِّ الرَّفِيعِ وَالْقَوْلِ الْجَمِيلِ وَالْقَدِيمِ لَهُ عَلَى جَمِيعِ أَهْلِ بَيْتِهِ وَمَشَايِخِهِ
 قَعْظٌ قَدْرُهُ عِنْدِي إِذْ لَمْ أَرَلُهُ وَلَيْسَ وَلَا عَدُوًّا إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الْقَوْلَ فِيهِ وَالنَّهْيَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ

بَعْضُ مَنْ حَصَرَ مَجْلِسُهُ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ : يَا أَبَا بَكْرٍ فَمَا خَبَرَ أَخِيهِ جَعْفَرٍ ؟ فَقَالَ : وَمَنْ جَعْفَرُ
فَتَسَالُ عَنْ خَبَرِهِ أَوْ يُفَرِّقَ بِالْحَسَنِ جَعْفَرُ مُعَلِّنُ الْفِسْقِ فَاجِرٌ مَا جُنَّ شَرِّ نَبِّ لِلْخُمُورِ أَقْلُ مَنْ
رَأَيْتُهُ مِنَ الرِّجَالِ وَأَهْتَكُمُ لِنَفْسِهِ ، خَفِيفٌ ، قَلْبِلٌ فِي نَفْسِهِ ، وَلَقَدْ وَرَدَ عَلَى السُّلْطَانِ وَأَصْحَابِهِ
فِي وَقْتٍ وَفَاتِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا تَعَجَّبْتُ مِنْهُ وَمَا ظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكُونُ وَ ذَلِكَ أَنَّهُ لَمَّا اعْتَلَّ بَعَثَ
إِلَى أَبِي أَنْ ابْنَ الرِّضَا قَدْ اعْتَلَّ فَزَكَيْتُ مِنْ سَاعَتِهِ قَبَادَرٌ إِلَى دَارِ الْخِلَافَةِ ثُمَّ رَجَعَ مُسْتَعْجِلًا
وَمَعَهُ خَمْسَةٌ مِنْ خَدَمِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ كُلُّهُمْ مِنْ ثِقَاتِهِ وَخَاصَّتِهِ فِيهِمْ نَحْرُورٌ ، فَأَمَرَهُمْ بِلَزُومِ دَارِ
الْحَسَنِ وَتَعَرُّفِ خَبَرِهِ وَحَالِهِ وَبَعَثَ إِلَى تَقْرِى الْمُنْطَبِئِينَ فَأَمَرَهُمْ بِالْإِخْتِلَافِ إِلَيْهِ وَتَسَاهُلِهِ
صَبَاحًا وَمَسَاءً ، فَلَمَّا كَانَ بِمَذَلِكَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ أَخْبَرَأْتُهُ قَدْ ضَمَعْتُ ، فَأَمَرَ الْمُنْطَبِئِينَ بِلَزُومِ دَارِهِ وَ
بَعَثَ إِلَى قَاضِي الْقَضَاءِ فَأَحْضَرَهُ مَجْلِسَهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يَخْتَلَا مِنْ أَصْحَابِهِ عَشْرَةً مِمَّنْ يُوثِقُ بِهِ فِي دِينِهِ
وَأَمَانَتِهِ وَوَرَعِهِ فَأَحْضَرَهُمْ ، فَبَعَثَ بِهِمْ إِلَى دَارِ الْحَسَنِ وَأَمَرَهُمْ بِلَزُومِهِ لَيْلًا وَنَهَارًا فَلَمْ يَزَالُوا هُنَاكَ
حَتَّى تَوَقَّيَ بِهَا قِصَارَتُ سُرٍّ مِنْ رَأْيِ صَاحِبَةٍ وَاحِدَةٍ وَبَعَثَ السُّلْطَانُ إِلَى دَارِهِ مِنْ قَنَشِهَا وَقَنَشَ
جُجَرَهَا وَخَتَمَ عَلَى جَمِيعِ مَا فِيهَا وَطَلَبُوا أَثَرَ وَلَدِهِ وَجَاوُوا بِإِسْنَاءٍ يَعْرِفْنَ الْحَمْلَ ، فَدَخَلْنَ إِلَى جَوَارِيهِ
يَنْظُرْنَ إِلَيْهِنَّ فَذَكَرَ بَعْضُهُنَّ أَنَّ هُنَاكَ جَارِيَةً بِهَا حَبْلٌ فُجِعِلَتْ فِي حُجْرَةٍ وَوُكِّلَ بِهَا نَحْرُورُ الْخَادِمِ
وَأَصْحَابَتِهِ وَنِسْوَةٌ مَعَهُمْ ، ثُمَّ أَخَذُوا بَعْدَ ذَلِكَ فِي تَهْنِئَتِهِ وَعُطِّلَتِ الْأَسْوَاقُ وَرَكِبَتْ بَنُو هَاشِمٍ وَ
الْقَوَادِ وَأَبِي وَسَائِرُ النَّاسِ إِلَى جَنَازَتِهِ ، فَكَانَتْ سُرٌّ مِنْ رَأْيِ يَوْمَيْنِ شَبِيهَا بِالْقِيَامَةِ فَلَمَّا قَرَعُوا
مِنْ تَهْنِئَتِهِ بَعَثَ السُّلْطَانُ إِلَى أَبِي عَيْسَى ابْنِ الْمُتَوَكِّلِ فَأَمَرَهُ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا وَضِعَتِ الْجَنَازَةُ
لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ دَنَا أَبُو عَيْسَى مِنْهُ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ فَعَرَضَهُ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ مِنَ الْعُلُوِيَّةِ وَ الْعَبَّاسِيَّةِ وَ
الْقَوَادِ وَالْكَتَّابِ وَالْقَضَاءِ وَالْمُعَدَّلِينَ وَقَالَ : هَذَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الرِّضَا مَا تَحْتَفِ
أَنْبِيَهُ عَلَى فِرَاشِهِ حَصَرَهُ مَنْ حَصَرَهُ مِنْ خَدَمِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَثِقَاتِهِ فَلَانٌ وَفَلَانٌ وَمِنْ الْقَضَاءِ فَلَانٌ
وَفَلَانٌ وَمِنْ الْمُنْطَبِئِينَ فَلَانٌ وَفَلَانٌ ، ثُمَّ عَطَى وَجْهَهُ وَأَمَرَ بِحَمْلِهِ فَحَمَلَ مِنْ وَسْطِ دَارِهِ وَدُفِنَ
فِي الْبَيْتِ الَّذِي دُفِنَ فِيهِ أَبِيهِ فَلَمَّا دُفِنَ أَخَذَ السُّلْطَانُ وَالنَّاسُ فِي طَلَبِ وَلَدِهِ وَكَثُرَ التَّفْتِيشُ فِي
الْمَنَازِلِ وَالْأَدْوَرِ وَتَوَقَّعُوا عَنْ قِسْمَةِ مِيرَاثِهِ وَلَمْ يَزَلِ الدِّينَ وَكَلُوا بِحِفْظِ الْجَارِيَةِ الَّتِي تُوهِمُ عَلَيْهَا
الْحَمْلَ لِأَزْمِنَ حَتَّى تَبَيَّنَ بِطُلَانِ الْحَمْلِ فَلَمَّا بَطَلَ الْحَمْلُ عَنْهُمْ قُسِمَ مِيرَاثُهُ بَيْنَ أُمِّهِ
وَأَخِيهِ جَعْفَرٍ فَلَدَعَتْ أُمُّهُ وَصِيَّتَهُ وَتَبَتَ ذَلِكَ عِنْدَ الْقَاضِي وَالسُّلْطَانِ عَلَى ذَلِكَ يَطْلُبُ أَثَرَ وَلَدِهِ .

فَجَاءَ جَعْفَرٌ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى أَبِي فَقَالَ : اجْعَلْ لِي مَرْتَبَةً أَخِي وَ اَوْصِلْ إِلَيْكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ عَشْرِينَ أَلْفَ دِينَارٍ ، فَرَبَّرَهُ أَبِي وَ أَسَمَعَهُ وَقَالَ لَهُ : يَا أَحْمَقُ السُّلْطَانُ جَرَّدَ سَيْفَهُ فِي الَّذِينَ رَعَمُوا أَنَّ أَبَاكَ وَأَخَاكَ أَيْمَةً لِيُرَدَّ هُمْ عَنْ ذَلِكَ ، فَلَمْ يَتَمَيَّزْ لَهُ ذَلِكَ ، فَإِنْ كُنْتَ عِنْدَ شَبْعَةَ أَبِيكَ وَأَخِيكَ إِمَامًا فَلَا حَاجَةَ بِكَ إِلَى السُّلْطَانِ [أَنْ يَرْتَبِكَ مَرَاتِبَهُمَا وَلَا غَيْرَ السُّلْطَانِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُمْ بِهَذِهِ الْمَنْزِلَةِ لَمْ تَنْلُهَا بِنَا ، وَاسْتَفْلَهُ أَبِي عِنْدَ ذَلِكَ وَاسْتَضَعَفَهُ وَأَمَرَ أَنْ يُحْجَبَ عَنْهُ ، فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ فِي الدُّخُولِ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ أَبِي ، وَ خَرَجْنَا وَ مَوَّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ وَ السُّلْطَانُ يَطْلُبُ أَثَرَهُ وَلَكِنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

حضرت ماہ رمضان میں اور ایک روایت میں ہے کہ ماہ ربیع الآخر ۲۳۳ھ میں پیدا ہوئے اور روز جمعہ ربیع الاول ۲۶۰ھ میں وفات پائی جبکہ آپ کی عمر ۲۸ سال تھی اور اپنے اسی گھر میں دفن کئے گئے جہاں آپ کے والد ماجد سرمن رائے (سامرہ) میں دفن تھے آپ کی والدہ ماجدہ کینز تھیں جن کا نام حدیث یاسوسن تھا۔

۱۔ احمد بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن حنا قان قم میں وزیر الملوک و حشر لاج تھا ایک روز اس کی مجلس میں علوی سادات اور ان کے مختلف مذہبوں کا ذکر چل پڑا اور احمد بہت متعصب ناصبی مذہب کا تھا اس نے کہا میں نے سامرہ میں علویوں میں سے کسی کو امام حسن عسکری سے بہتر آدمی بہ لحاظ روش، اور سکون قلب اور پاکدامنی اور اپنے بدل و کم میں اپنے گھر والوں اور بنی ہاشم پر اور کسی کو نہیں پایا اور وہ لوگ اپنے بڑے بوڑھوں اور صاحبان مرتبت سے ان کو مقدم جانتے ہیں اسی طرح سرداران لشکر اور وزراء اور عام لوگ بھی ان کا احترام ملنوا رکھتے ہیں۔

ایک روز جب میرے باپ کی مجلس جمی ہوئی تھی میں بھی ان کے پاس موجود تھا۔ یکایک دربان اندر آئے اور کہا کہ ابو محمد ابن الرضا دروازہ پر ہیں۔ میرے باپ نے باور بند کہا ان کو آنے دو۔ دربانوں سے یہ سن کر کہ میرے باپ کے سامنے ایک شخص کا ذکر صرف کنیت (ابو محمد) کے ساتھ کیا۔ بڑا تعجب ہوا کیوں کہ کنیت سے ذکر کرنا مخصوص تھا خلیفہ سے یا ولی عہد سے یا اس سے جس کے لئے بادشاہ حکم دے۔

پس داخل ہوا ایک شخص گندم گول، حسین قامت، خوبصورت چہرہ گداز بدن فوجوان جس کے چہرے پر رعب و جلال تھا۔ جوں ہی میرے باپ نے دیکھا۔ تنگے پیران کی طرف چلے، میں نے اب تک کسی بنی ہاشم کے ساتھ ایسا کرتے ان کو نہیں دیکھا تھا اور نہ سرداران حکومت کے ساتھ، جب وہ قریب آئے تو ان سے معاف کیا اور ان کے سر اور سینہ کو بوسہ دیا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر اس جگہ لائے جہاں خود بیٹھتے تھے۔ میں یہ تعظیم دیکھ کر حیران تھا ناگاہ دربان نے آکر کہا موقوف (برادر عباسی بادشاہ) آ رہا ہے اور موقوف جب میرے باپ سے ملنے آتا تھا تو اس کے دربان اور خاص خاص سردار آگے جلتے تھے پس وہ صاف بہ صاف دروازہ

سے لے کر میرے باپ کی نشست گاہ تک کھڑے ہو گئے تاکہ وہ آئے اور پھر چلا جائے۔ میرا باپ حضرت سے متوجہ ہو کر باتیں کرتا رہا جب تک کہ اس نے اپنے خاص غلاموں کی طرف دیکھا اس نے حضرت سے کہا۔ میں آٹ پر فدا ہوں اگر آپ چاہیں تو اب چلے جائیں۔

اور اپنے دربانوں سے کہا۔ ان کو صفوں کے پیچھے سے نکال لے جاؤ تاکہ موفیق نہ دیکھے پس وہ کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ میرے باپ بھی کھڑے ہوئے اور معاف کر کے رخصت کیا۔ میں نے اپنے دربانوں سے پوچھا یہ کون تھے جن کی تم نے کنیت بیان کی اور میرے باپ نے ان کے ساتھ ایسا عمل کیا۔ انھوں نے کہا یہ ایک علوی سید ہیں جن کا نام حسن بن علی اور عرف ابن رضا ہے۔ میرا تعجب بڑھ گیا اور اس دن سے میں ان کے معاملہ میں اور اپنے باپ کے معاملہ میں اور جو میں نے دیکھا تھا سخت متفکر تھا۔ جب رات ہوئی تو میرے باپ کی عادت تھی کہ عشاء کے بعد بیٹھ کر اپنے معاملات پر اور جو حالات بادشاہ تک پہنچانے ہوئے تھے ان پر غور کیا کرتے تھے۔

جب وہ نماز سے فارغ ہو کر بیٹھے تو میں ان کے پاس آیا۔ اس وقت ان کے پاس اور کوئی نہ تھا۔ مجھ سے کہا۔ اے احمد! تم کچھ پوچھنا چاہتے ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ اگر آپ اجازت دیں۔ کہا اجازت ہے جو چاہو پوچھو، میں نے کہا یہ کون صاحب تھے جو صبح آپ کے پاس آئے اور آپ نے ان کی انتہائی تعظیم کی اور اپنے اور اپنے والدین کا نفص ان پر فدا کیا۔

اس نے کہا بیٹا یہ رافضیوں کے امام ہیں یہ حسن بن علی عرف ابن رضا ہیں۔ پھر تھوڑی دیر خاموشی کے بعد کہا اگر امامت خلفائے بنی عباس سے ہٹ جائے تو بنی ہاشم میں ان سے زیادہ کوئی مستحق نہیں، ان کا استحقاق ہے ان کی فضیلت پاک دامنی، نیک روش، صیانت نفس، زہد، عبادت، حسن اخلاق اور درسی عمل کی وجہ سے ہے اگر تم ان کے باپ کو دیکھتے۔ جن کو مرد عاقل، فہیم و عالم کہا جائے تو بجا ہے یہ حسن کر (اپنے منہ سے) تعصب کی بنا پر میرا قائل، تفکر اور غصہ اپنے باپ پر اور زیادہ ہوا کہ میں نے ان کی زبان سے رافضیوں کے امام کی اتنی تعریف سنی۔

اور میں نے اپنے باپ کو اس کے قول و فعل میں صاحب تقصیر سمجھا۔ اب میرے لئے اس کے سوا چارہ کار نہ تھا کہ میں خود ان کے حالات کی جستجو کروں۔ چنانچہ جب میں نے بنی ہاشم کے حالات سرداران لشکر سے، فقیہوں سے قاضیوں سے اور فقہیہوں سے اور عام لوگوں سے پوچھے تو ان میں سے ہر ایک نے ان کی انتہائی جلالت و عظمت، باورِ محل رضیع اور قول جمیل کو بیان کیا اور ان کے تمام حاندان اور مشائخ پر ان کو ترجیح دی۔ یہ صورت دیکھ کر میرے دل میں ان کی عظمت زیادہ ہو گئی اور کیسے نہ ہوتی جب کہ میں نے دیکھا کہ ان کا دوست ہو یا دشمن ان کے بارے میں اچھا ہی خیال رکھتا ہے اور ان کی تعریف ہی کرتا ہے۔ ایک اشعری فرقے کا آدمی تھا جو وہاں موجود تھا۔ احمد در اوی سے کہنے لگا۔ اے ابو بکر! ان کے بھائی جعفر کا بھی کچھ حال تمہیں معلوم ہے۔ میں نے کہا کون جعفر تاکہ اس کے حالات معلوم کر کے حسن

بن علی سے مقابلہ کیا جائے۔ اس نے کہا جعفر کھلم کھلا بدکار، زنا کار، لاپرواہ اور بڑا شراب خوار ہے تم نے کم آدمی ایسے دیکھے ہوں گے کہ اپنی پردہ دری اس طرح کرتے ہوں اس نے اپنے نفس کو بہت ذلیل کر رکھا ہے احمد نے کہا وقت وفات حسن بن علی بادشاہ اور اس کے اصحاب کو ایک ایسا واقعہ پیش آیا کہ میں تعجب میں رہ گیا۔ میرے گمان میں بھی ایسا ہونا نہ تھا۔ ایک روز بادشاہ (معمد) نے پیر باپ کے پاس پیغام بھیجا کہ ابن رضا بیمار ہیں وہ فوراً سوار ہو کر خلیفہ کے پاس پہنچے اور پھر واپس آئے۔ آپ کے ساتھ بادشاہ کے پانچ خادم نہایت معتمد اور خاص انخاص تھے ان میں بادشاہ کا غلام خاص نخر بھی تھا اور ان کو حکم دیا کہ وہ امام کے گھر پر ہیں اور ان کے حال سے آگاہ کرتے رہیں اور طبیبوں کو بلا کر حکم دیا کہ وہ ان کے پاس آئے جائیں اور صبح و شام ان کی خبر رکھنے کا حکم دیا۔ دو تین دن بعد اسے آگاہ کیا گیا کہ حضرت پر ضعف غالب ہے اس نے طبیبوں کو حکم دیا کہ ہر وقت حضرت کے گھر پر حاضر رہیں اور قاضی القضاۃ کو بلا کر حکم دیا کہ دس آدمی ایسے انتخاب کرے جو حضرت کے دین و امامت پر یقین رکھتے ہوں اور یہ کہ وہ ہر وقت حضرت کے گھر پر موجود رہیں اور حضرت کی وفات تک وہیں رہیں حضرت کے مرتے ہی شہر سامروہ میں نو صوبہ کا کی آوازیں بلند ہوئیں۔ بادشاہ نے کچھ لوگ بھیجے جو حضرت کے گھر کی تلاش میں اور جو کچھ برآمد ہو اس پر مہر لگا دیں اور ان کے فرزند کی جستجو کریں۔ کچھ عورتیں بھی گئیں تاکہ وہ حمل کی تحقیق کریں۔ وہ کینزوں کے پاس گئیں اور ان کو دیکھا بھالا۔ ایک نے کہا ایک کینز حاملہ ہے اس کو علیحدہ حجرے میں رکھا گیا اور نخریر خادم اور اس کے ساتھیوں کو چند عورتوں کے ساتھ نگران مقرر کیا گیا اس کے بعد تجویز و تکفین کا سامان ہونے لگا۔ باز بند ہو گئے اور منوہاشم اور میرے باپ کے سردار اور عام لوگ نماز جنازہ کے لئے آئے گئے۔ سامروہ میں اس روز قیامت کا سماں تھا جب جنازہ تیار ہوا تو بادشاہ نے میرے باپ کے پاس حسین بن متوکل کو بھیجا کہ نماز جنازہ پڑھائے۔

جب جنازہ نماز کے لئے رکھا گیا تو ابو عیسیٰ اس کے پاس آئے اور حضرت کا چہرہ کھول کر تمام بنی ہاشم حلوی اور عباسیوں سرداران لشکر، تصدی قاضی اور صاحبان عدل سے کہا۔ دیکھ لیجئے یہ حسن بن علی بن محمد بن رضا ہیں جو اپنی موت اپنے بستر پر مرے ہیں اور ان کی خدمت کے لئے موجود رہے ہیں بادشاہ کے خدام اور معتمد فلاں فلاں اور ضلای قاضی اور طبیب اور صاحبان عدل و انصاف، اس کے بعد چہرہ ڈھانپ دیا اس کے بعد حکم دیا کہ جنازہ اٹھایا جائے۔ پس وسط خانہ سے اٹھا کر اس گھر میں لائے جہاں ان کے باپ دفن تھے۔

جب حضرت دفن ہو گئے تو بادشاہ اور لوگ حضرت کے لڑکے کی تلاش میں گئے منزلوں اور گھروں میں جا بجا تلاش کیا اور میراث کی تقسیم سے رکے رہے جو لوگ اس کینز کے نگران تھے جس پر حمل کا شبہ تھا وہ ہمارے نگران کرتے رہے یہاں تک کہ حمل غلط ثابت ہوا۔ پس حضرت کی میراث ان کی ماں اور بھائی کے درمیان تقسیم کر دی گئی ان کی والدہ نے حسب وصیت امام کل میراث کا قاضی کی عدالت میں دعویٰ کیا جو قاضی کے یہاں سے ڈگری ہو گیا۔ اب بادشاہ کو پھر حضرت کے لڑکے کی جستجو ہوئی جعفر مقدمہ ہارنے کے بعد میرے باپ کے پاس آئے اور کہا اگر آپ مجھے میرے بھائی کی جگہ امام شہر اردے دیں تو میں آپ کو ہر سال بیس

ہزار دینار دیا کر دل کا میرے باپ نے ان کو ڈانٹا اور کہا۔ اسے احمق بادشاہ تلوار کہنے بیٹھا ہے ان لوگوں کے اوپر جو تیرے باپ اور بھائی کو امام مانتے ہیں تاکہ اس عقیدے سے انھیں ہٹا دے اگر تو اپنے باپ اور بھائی کے نزدیک امام ہوتا تو مجھے بادشاہ اور غیر بادشاہ کے سہارے کی ضرورت نہ ہوتی۔ تو یہ چیز ہم سے نہ پلے گا اور اس کے بعد ان کو بہت خفیف و ذلیل کیا اور حکم دیا کہ ان کو سامنے سے ہٹا دیا جائے اور میرے پاس آنے کی اجازت نہ دی جائے میری زندگی بھر پس وہ اندھم اس حالت میں باہر نکل آئے اور بادشاہ برابر امام علیہ السلام کے فرزند کی تلاش میں رہا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: كَتَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام إِلَى أَبِي الْقَاسِمِ إِسْحَاقَ بْنِ جَعْفَرٍ الرَّيِّزِيِّ قَبْلَ مَوْتِ الْمُعْتَزِ بِخَوْفٍ مِنْ عَشْرِينَ يَوْمًا: الزَّم بَيْتَكَ حَتَّى يَخْذَلَ الْخَائِذُ، فَلَمَّا قُتِلَ بِرِيحَةٍ كَتَبَ إِلَيْهِ قَدْ حَدَّثَ الْخَائِذُ فَمَا تَأْمُرُنِي؟ فَكَتَبَ لَيْسَ هَذَا الْخَائِذُ هُوَ الْخَائِذُ الْآخَرُ فَكَانَ مِنْ أَمْرِ الْمُعْتَزِ مَا كَانَ. وَعَنْهُ قَالَ: كَتَبَ إِلَى رَجُلٍ آخَرَ يَقْتُلُ ابْنَ مُحَمَّدٍ بْنِ دَاوُدَ عَبْدَ اللَّهِ - قَبْلَ قَتْلِهِ بِعَشْرَةِ أَيَّامٍ - فَلَمَّا كَانَ فِي الْيَوْمِ الْعَاشِرِ قُتِلَ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے ابوالقاسم اسماعیل بن جعفر زبیری کو معتز بادشاہ عباسی کے مرنے سے تقریباً بیس روز پہلے لکھا کہ اپنے گھر میں رہا کرو جب تک حادثہ ختم نہ ہو جب برسرِ قتل کر دیا گیا تو اس نے لکھا کہ وہ حادثہ تو ختم ہو گیا۔ اب کیا حکم ہے۔ فرمایا یہ وہ حادثہ نہیں ہے وہ دوسرا حادثہ ہے پھر معتز برسرِ قتل تھی گزر گئی یعنی قتل کر دیا گیا

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْرُوفِ بِابْنِ الْكَرْدِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: ضَاقَ بِنَا الْأَمْرُ فَقَالَ لِي أَبِي: امْضِ بِنَا حَتَّى نَصِيرَ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ - يَعْنِي أَبَا مُحَمَّدٍ - فَإِنَّهُ قَدْ وَصَفَ عَنْهُ سَمَاحَةً، فَقُلْتُ: تَعْرِفُهُ؟ فَقَالَ: مَا أَعْرِفُهُ وَمَا رَأَيْتُهُ قَطُّ، قَالَ: فَقَصَدْنَاهُ فَقَالَ لِي [أَبِي] وَهُوَ فِي طَرِيقِهِ: مَا أَخَوْجْنَا إِلَى أَنْ يَأْمُرَ لَنَا بِخَمْسِمِائَةِ دِرْهَمٍ وَمِائَتَا دِرْهَمٍ لِلْكِسْوَةِ وَمِائَتَا دِرْهَمٍ لِلدِّينِ وَمِائَةٌ لِلتَّقَةِ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لَيْتَهُ أَمَرَ لِي بِثَلَاثِمِائَةِ دِرْهَمٍ وَمِائَةٍ أَشْتَرِي بِهَا حِمَارًا وَ مِائَةٌ لِلتَّقَةِ وَمِائَةٌ لِلْكِسْوَةِ وَ أَخْرَجُ إِلَى الْجَبَلِ، قَالَ: فَلَمَّا وَافَقْنَا الْبَابَ خَرَجَ إِلَيْنَا غُلَامُهُ فَقَالَ: يَدْخُلُ عَلَيَّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَخَدَّ ابْنُهُ، فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي: يَا عَلِيُّ: مَا خَلَقَكَ عَنَّا إِلَى هَذَا الْوَقْتِ؟ فَقَالَ: يَا سَيِّدِي اسْتَخَيَّيْتُ أَنْ أَلْفَاكَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ، فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ جَاءَنَا غُلَامُهُ فَنَاولَ أَبِي صُورَةً فَقَالَ: هَذِهِ خَمْسِمِائَةُ دِرْهَمٍ مِائَتَانِ لِلْكِسْوَةِ

وَمِائَتَانِ لِلدِّينِ وَمِائَةٌ لِلتَّقَةِ وَأَعْطَانِي صَرَّةً فَقَالَ : هَذِهِ ثَلَاثُمِائَةٌ دَرَّهَمٍ اجْعَلْ مِائَةً فِي تَمَنِّ حِمَارٍ وَمِائَةً لِلْكِسْفَةِ وَمِائَةٌ لِلتَّقَةِ وَلَا تَخْرُجْ إِلَى الْجَبَلِ وَصِرْ إِلَى سُورَاءَ قَصَارٍ إِلَى سُورَاءَ وَتَزَوَّجْ بِأَمْرَأَةٍ فَدَخَلَهُ الْيَوْمَ أَلْفُ دِينَارٍ وَمَعَ هَذَا يَقُولُ بِالْوَقْفِ ، فَقَالَ عُجَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : قُلْتُ لَهُ : وَيَحْكُ أَتَرِيدُ أَمْرًا آتِيَنَ مِنْ هَذَا ؟ قَالَ : فَقَالَ هَذَا أَمْرٌ قَدْ جَرَيْنَا عَلَيْهِ .

۳۔ محمد بن علی نے بیان کیا کہ جب ہم تنگدستی میں مبتلا ہوئے تو میرے باپ نے مجھ سے کہا چلو اس شخص لینے امام حسن عسکری علیہ السلام کے پاس چلیں ان کی سخاوت کا بہت شہرہ ہے۔ میں نے کہا آپ ان کو پہنچاتے ہیں، انھوں نے کہا نہیں میں نے ان کو دیکھا بھی نہیں، اس نے کہا ہم حضرت کی طرف چلے۔ راستے میں میرے باپ نے کہا۔ ہماری ضرورت پانچ سو درہم کی ہے دوسو لباس کے لئے دوسو دائے قرض کے لئے اور سو کھانے کے لئے۔ میں نے دل میں کہا۔ کاش حضرت مجھے تین سو درہم دے دیں تاکہ میں سو میں گدھا خرید لوں، سو میں خردو نوش کروں اور سو میں کپڑے بنا لوں اور گردستان چلا جاؤں۔ جب ہم وہاں پہنچے اور حضرت کے دروازے پر آئے تو ایک غلام نے آکر کہا۔ علی بن ابراہیم اور ان کا بیٹا محمد داخل ہوں۔ ہم نے اندر جا کر سلام کیا۔ حضرت نے فرمایا اس وقت کیسے آئے۔ میرے باپ نے کہا۔ اے میرے سید و آقا۔ اس حال میں مجھے آپ کے پاس آتے شرم آئی۔ جب ہم گھر سے باہر نکلے تو حضرت کا غلام میرے پاس آیا اور ایک تھیلی پانچ سو درہم کی دے کر کہا اس میں سے دو سو میں کپڑے بنانا دو سو قرض دینا اور سو کھانے میں خرچ کرنا۔ پھر ایک تھیلی مجھے دے کر کہا۔ اس میں سو گدھا خریدنا، سو کے کپڑے بنانا اور سو میں کھانے کا خرچ چلانا اور گردستان نہ جانا بلکہ سو را جانا پس وہ سو را گیا اور ایک عورت سے شادی کی اب اس کی آمدنی ایک ہزار دینار ہے باوجود اس کے کہ وہ فرقہ و افقیدہ جو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو زندہ مانتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ امام ہمدی ہیں، ہی میں رہا۔ محمد بن ابراہیم نے اس سے کہا۔ دائے ہو تیرے اوپر کیا اس سے زیادہ کوئی دلیل حضرت کی امامت کی تو چاہتا ہے اس نے کہا۔ اب تو واقفیدہ کا عقیدہ میرے اندر سرایت کر گیا ہے۔

۴۔ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ، عَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَارِثِ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي بَسْرٍ مَنْ رَأَى وَكَانَ أَبِي يَتِمَاطِي الْبَيْطَرَةَ فِي مَرْبِطِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : وَكَانَ عِنْدَ الْمُسْتَعِينَ بَغْلٌ كَمْ يَرُّ مِنْهُ حُسْنًا وَكِبْرًا وَكَانَ يَمْنَعُ ظَهْرَهُ وَاللِّجَامَ وَالسَّرَجَ ، وَقَدْ كَانَ جَمَعَ عَلَيْهِ الرَّأَصَةَ ، فَلَمْ يُمْكِنْ لَهُمْ حَبْلَةً فِي رُكُوبِهِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ بَعْضُ نُدَمَائِهِ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَبْعَثُ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ الرَّضَا حَتَّى يَجِيءَ ، فَأَمَّا أَنْ يَرَّ كَبَهُ وَإِمَّا أَنْ يَقْتُلَهُ فَتَسْتَرْجِعَ مِنْهُ ، قَالَ : فَبَعَثَ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ وَمَضَى مَعَهُ أَبِي فَقَالَ أَبِي : لَمَّا دَخَلَ أَبُو مُحَمَّدٍ الدَّارَ كُنْتُ مَعَهُ فَنَظَرْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ إِلَى الْبَغْلِ وَاقِفًا فِي صَحْنِ الدَّارِ فَقَدَلُ إِلَيْهِ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى كَفْلِهِ ، قَالَ : فَظَنَرْتُ إِلَى الْبَغْلِ وَقَدَعَرَقْتُ حَتَّى سَالَ الْعَرَقُ مِنْهُ ، ثُمَّ صَارَ إِلَى الْمُسْتَعِينَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَجَّبَ بِهِ وَقَرَّبَ ، فَقَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ

الْجَمُّ هَذَا الْبَعْلُ فَقَالَ أَبُو عَدٍّ لَا بِي: الْجَمُّ يَا غُلَامُ، فَقَالَ الْمُسْتَعِينُ: الْجَمُّ أَنْتَ، فَوَصَّعَ طَيْلَسَانَهُ ثُمَّ قَامَ فَالْجَمُّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَجْلِسِهِ وَقَعَدَ، فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا عَدٍّ أَسْرَجُهُ، فَقَالَ لَا بِي: يَا غُلَامُ أَسْرَجُهُ فَقَالَ: أَسْرَجُهُ أَنْتَ قِفَامَ ثَانِيَةٍ فَأَسْرَجَهُ وَرَجَعَ فَقَالَ لَهُ تَرَى أَنْ تَزْكَبَهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَرَكِبَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَمْتَنِعَ عَلَيْهِ ثُمَّ رَكَبَهُ فِي الدَّارِ، ثُمَّ حَمَلَهُ عَلَى الْهَمْلَجَةِ فَمَشَى أَحْسَنَ مَشْيٍ يَكُونُ، ثُمَّ رَجَعَ وَنَزَلَ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَعِينُ: يَا أَبَا عَدٍّ كَيْفَ رَأَيْتَهُ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا رَأَيْتُ مِثْلَهُ حَسَنًا وَقَرَاهَةً وَمَا يَصْلُحُ أَنْ يَكُونَ مِثْلَهُ إِلَّا لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: فَقَالَ: يَا أَبَا عَدٍّ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ حَمَلَكَ عَلَيْهِ، فَقَالَ أَبُو عَدٍّ لَا بِي: يَا غُلَامُ خُذْهُ فَأَخَذَهُ أَبِي فَدَادَهُ.

۴۔ راوی نے کہا کہ امام احمد بن الحارث قرظونی نے بیان کیا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ سامرہ میں تھا اور میرا باپ امام حسن عسکری علیہ السلام کے طویل کا سامیہ تھا مستعین (بادشاہ عباسی) کے پاس ایک فخر تھا ہے جن خوب صورت اور قد آور، لیکن وہ اپنے اور پر کسی کو سوار ہونے نہیں دیتا تھا اور نہ لجام لگانے اور زین رکھنے کی اجازت دیتا تھا بہت سے چابک سوار جمع تھے لیکن اس پر سواری کرنا ممکن نہ تھا۔ ایک معاصی نے اس سے کہا۔ اے امیر المؤمنین امام حسن عسکری کو بلائیے یا تو وہ اس پر سوار ہو گئے یا اس نے ان کو قتل کر دیا۔ اس صورت میں آپ کو ان کی طرف سے راحت مل جائے گی۔ اس نے بلا بھیجا۔ حضرت امام علیہ السلام کے ساتھ میں بھی گیا۔ میرے باپ کا بیان ہے کہ جب حضرت گھر میں داخل ہوئے میں ساتھ تھا تو آپ نے صحن میں فخر کھڑا دیکھا آپ اس کے پاس گئے اور اس کے پیچھے پر ہاتھ رکھا تو اس کو پسینہ آگیا اور پہنے لگا۔ پھر آپ مستعین کے پاس آئے، اس نے مرجا کہا اور قریب بٹھا کر کہا۔ اے ابو محمد اس کو لگام دیجئے۔ آپ نے میرے باپ سے کہا۔ جا تو اسے لگام دے مستعین نے کہا۔ نہیں آپ ہی دیجئے۔ حضرت نے اپنی چادر رکھی اور جا کر لگام دے دی اور واپس آکر بیٹھ گئے اس نے کہا اب زین بھی کس دیجئے۔ آپ نے میرے باپ سے کہا۔ جا اور زین کس، مستعین نے کہا نہیں آپ ہی کیجئے۔ آپ نے اٹھ کر زین لگا دی۔ اس نے کہا کیا آپ سوار ہو جائیں گے۔ فرمایا۔ ہاں۔ پس آپ بغیر کسی رکاوٹ کے سوار ہو گئے اور گھر میں اسے چلایا۔ دنگی دوڑایا۔ وہ خوب اچھی چال چلا۔ اس کے بعد آپ واپس آگئے اور اتر گئے۔ اس نے کہا آپ نے اسے کیسا پایا۔ فرمایا بہت حسین اور چست ہے یہ آپ کے لئے اچھا ہے۔ اس نے کہا اے ابو محمد جب میں اس پر آپ کو سوار کر چکا تو یہ آپ ہی کا ہو گیا۔ حضرت نے میرے باپ سے فرمایا۔ اس کو لے لے انھوں نے اس کی لگام پکڑ لی اور اس کو اپنے ساتھ لے گئے۔

(افسوس کہ یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد بھی ان کی امامت کا فائل نہ ہوا)

۵ - عَلِيُّ، عَنْ أَبِي أَحْمَدَ بْنِ زَائِدٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: شَكَّوتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَحَكَتُ بِسَوْطِهِ الْأَرْضَ، قَالَ: وَأَخْسَبُهُ عَطَاهُ بِمَنْدِيلٍ وَأَخْرَجَ خَمْسِمِائَةَ دِينَارٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا هَاشِمٍ خُذْ وَأَعْنَدْنَا.

۵۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام حسن علیہ السلام سے اپنی حاجت بیان کی۔ آپ نے اپنا کوڑا زمین پر گرانا اور اس جگہ کو اپنے رومال سے ڈھکا اور پانچ سو دینار اس میں سے نکال کر مجھے دیئے اور معذرت کی۔

۶ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْمُطَهَّرِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ سَنَةَ الْقَادِسِيَّةِ يُعَلِّمُهُ انْصِرَافَ النَّاسِ وَأَنَّهُ يُخَافُ الْعَطَشَ، فَكَتَبَ عَلَيْهِمْ أَفْعَلُوا فَلَا خَوْفَ عَلَيْكُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَمَضَوْا سَالِمِينَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

۶۔ ابو علی مطہر نے امام علیہ السلام کو لکھا کہ اہل قادیسیہ نے اس سال حج کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے اس لئے کہ راہ مکہ میں انھیں پیاسا مرنے کا خطرہ ہے حضرت نے لکھا جاؤ۔ ذرا خوف نہ کرو انشاء اللہ کوئی تکلیف نہیں ہوگی پس سب صبح و سالم پہنچ گئے۔

۷ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْفَضْلِ الْيَمَانِيِّ قَالَ: نَزَلَ بِالْجَعْفَرِيِّ مِنَ آلِ جَعْفَرٍ خَلْقٌ لَا قَبْلَ لَهُ بَيْنَ فَكَتَبَ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ يَشْكُوهُ ذَلِكَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: تُكْفَوْنَ ذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فِي تَغْرِ يَسْبِرُ وَالْقَوْمُ يَزِيدُونَ عَلَى عِشْرِينَ أَلْفًا وَهُوَ فِي أَقَلِّ مِنْ أَلْفٍ فَاسْتَبَاحَهُمْ.

۷۔ محمد بن اسمعیل علوی نے بیان کیا کہ امام حسن علیہ السلام علی بن یار مش کے پاس قید کئے گئے اور وہ بڑا ناموسی اور آل محمد سے سخت عداوت رکھنے والا تھا۔ بادشاہ نے اس سے کہا کہ اس طرح اذیت دینا۔ آپ ابھی ایک ہی دن رہے تھے کہ اس نے اپنے رخسار سے حضرت کے قدموں پر رکھ دیئے اور حضرت کی عظمت و جلالتِ شان کی وجہ سے نگاہ اور پرکونہ اٹھاتا تھا حضرت اس کے پاس سے اس حال میں نکلے کہ از روئے بعیرت وہ سب سے بہتر اور از روئے قول سب سے افضل تھا۔

۸ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْعَلَوِيِّ قَالَ: حُبِسَ أَبُو مُحَمَّدٍ عِنْدَ عَلِيٍّ بْنِ نَازِمٍ وَهُوَ أَنْصَبُ النَّاسِ وَأَشَدُّهُمْ عَلَى آلِ أَبِي طَالِبٍ وَقَبْلَ لَهُ: أَفْعَلْ بِهِ وَافْعَلْ فَمَا أَقَامَ عِنْدَهُ إِلَّا يَوْمًا حَتَّى وَصَعَ حَدَّ يَدِهِ لَهُ وَكَانَ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهُ إِلَيْهِ إِجْلَالًا وَإِعْظَامًا، فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ وَهُوَ أَحْسَنُ النَّاسِ بَصِيرَةً وَأَحْسَنُهُمْ فِيهِ قَوْلًا.

۸۔ راوی کہتا ہے کہ ابوہاشم جعفری پر جو اولاد جعفر طیار تھے ایک ایسی قوم نے حملہ کیا جس کے مقابلے کی تاب ان کو نہ تھی امام حسن عسکری علیہ السلام کو ایک خط میں یہ پریشانی لکھی۔ آپ نے تحریر فرمایا: انشاء اللہ تم اس ہم کو سر کر دو گے پس وہ تھوڑے سے لوگ لے کر مقابلے کو نکلے اور وہ لوگ بیس ہزار سے زائد تھے ان پر فتح حاصل کی۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَنَحْنُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي مُغْنِيَانُ بْنُ مُعْتَمِرٍ الصَّبْعِيُّ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْوَلِيَّةِ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى : دَوْلَمَ يَتَخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً ، قُلْتُ فِي نَفْسِي لَا فِي الْكِتَابِ : مَنْ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ هَهُنَا فَارْجِعَ الْجَوَابَ : الْوَلِيَّةُ الَّذِي يُقَامُ دُونِ وَلِيِّ الْأَمْرِ وَحَدَّثَكَ نَفْسَكَ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ هُمْ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ ؟ قَالُوا الْأَيُّمَةُ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ عَلَى اللَّهِ فَيَجْبِرُ أَمَانَهُمْ .

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو لکھا کہ اس آیت میں ولیجہ کے کیا معنی ہیں انھوں نے اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کے سوا کسی کو اپنا راز دار دوست نہیں بنایا میں نے اپنے دل میں کہا کہ کتاب خدا میں اس آیت میں مومنین سے کون مراد ہیں حضرت نے جواب میں لکھا۔ ولیجہ وہ ہے جس کو ولی امر کے علاوہ دوست بنایا جائے اور مومنین کے متعلق جو بہتر دل میں خیال آیا۔ تو وہ آئمہ ہیں جو اللہ پر ایمان لائے پس ان کی امان جائز ہے۔

۱۰۔ إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيُّ قَالَ : شَكَوْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ ضَيْقَ الْحَسَنِ وَكَتْلَ الْقَيْدِ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنْتَ تَصَلِّيَ الْيَوْمَ الظُّهْرَ فِي مَنْزِلِكَ فَأَخْرَجْتُ فِي وَقْتِ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُ فِي مَنْزِلِي كَمَا قَالَ اللَّهُ وَكُنْتُ مُضَيِّقًا فَأَرَدْتُ أَنْ أَطْلُبَ مِنْهُ دَنَائِبَ فِي الْكِتَابِ فَاسْتَحْيَيْتُ ، فَلَمَّا صِرْتُ إِلَى مَنْزِلِي وَجَّهَ إِلَيَّ بِمِائَةِ دِينَارٍ وَكَتَبَ إِلَيَّ إِذَا كَانَتْ لَكَ حَاجَةٌ فَلَا تَسْخِي وَلَا تَحْتَشِمَ وَاطْلُبْهَا فَإِنَّكَ تَرَى مَا تُحِبُّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ .

۱۰۔ ابوہاشم کہتے ہیں کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے قید خانہ کی تکلیف اور بیڑی کی مصیبت بذریعہ تحریر بیان کی۔ آپ نے جواب میں لکھا۔ آج دوپہر کو تم نماز ظہر اپنے گھر میں پڑھو گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا حضرت نے فرمایا تھا میں بہت تنگدست ہو رہا تھا میں نے چاہا کہ خط لکھ کر کچھ دینار مانگوں مگر حیا دا شکیں ہوئی۔ جب میں اپنے گھر آیا۔ تو حضرت تشریف لائے اور سو دینار دے کر فرمایا، حیا اور رنج نہ کرو اور جب ضرورت ہو کرے مانگ لیا کہ واثا اللہ تمہیں مل جایا کرے گا۔

۱۱۔ إِسْحَاقُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَقْرَعِ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو حَمَزَةَ نَصِيرُ الْخَادِمِ قَالَ : رَسِمْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ غَيْرَ مَرَّةٍ يَكْلِمُ غُلَمَانَهُ بِلُغَاتِهِمْ ، تَرْكُ وَرُومٍ وَصَغَالِبَةٍ ، فَتَعَجَّبْتُ مِنْ ذَلِكَ وَ

قُلْتُ : هَذَا وَلَدٌ بِالْمَدِينَةِ وَلَمْ يَظْهَرْ لِأَحَدٍ حَتَّى مَضَى أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا زَاوَاهُ أَحَدٌ فَكَيْفَ هَذَا ،
- اُحَدِّثْ نَفْسِي بِذَلِكَ - فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَيَّنَّ حُجَّتَهُ مِنْ سَائِرِ خَلْقِهِ بِكُلِّ
شَيْءٍ وَيُعْطِيهِ اللُّغَاتِ وَمَعْرِفَةَ الْأَنْسَابِ وَالْأَجَالِ وَالْحَوَادِثِ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْحُجَّةِ وَ
الْمَحْجُوجِ فَرْقٌ .

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں نے بار بار لوگوں سے سنا تھا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے غلاموں سے ان کی زبانوں میں جو
ترکی، رومی اور مقلبان ہیں کلام کرتے ہیں مجھے اس بات پر بڑا تعجب تھا دل میں کہتا تھا یہ پیدا ہوئے مدینہ میں اور امام علی نقی
علیہ السلام کھرتے تک گھر سے نکلے نہیں اور نہ کوئی ان کے پاس آیا انھوں نے یہ زبانیں سیکھیں کہاں سے یہ میں نے اپنے دل میں کہا حضرت
ایک دن میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اللہ نے ظاہر کیا ہے اپنی حجت کو تمام مخلوق پر اور عطا کیا ہے اس کو علم لغات و انسب و
اجال و حداث۔ اگر ایسا نہ ہو تو کیا فرق رہے حجت خدا اور عام لوگوں میں۔

۱۲ - إِسْحَاقُ ، عَنِ الْأَقْرَعِ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي عُمَرَ أَسْأَلُهُ عَنِ الْإِمَامِ هَلْ يَحْتَلِمُ؟ وَقُلْتُ
فِي نَفْسِي بَعْدَمَا قُصِّلَ الْكِتَابُ : الْأَخْتِلَامُ شَيْطَانَةٌ وَقَدْ أَعَادَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَوْلِيَاءَهُ مِنْ ذَلِكَ ، فَوَكَدَ
الْجَوَابُ : خَالَ الْأَيْمَةَ فِي الْإِمَامِ خَالَهُمْ فِي الْبَقِطَةِ لَا يَغْيِرُ النَّوْمُ مِنْهُمْ شَيْئًا وَقَدْ أَعَادَ اللَّهُ أَوْلِيَاءَهُ مِنْ
لُئِمَةِ الشَّيْطَانِ كَمَا حَدَّثَكَ نَفْسُكَ .

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو لکھا کیا امام کو خواب میں احتلام ہوتا ہے اس خط کو روانہ کرنے
کے بعد میرے دل میں خیال آیا کہ احتلام تو کافر شیطان ہے اور خدا نے اپنے اولیاء کو اس سے پہناہ میں رکھا ہے حضرت نے جواب
دیا کہ ائمہ کا حال خواب و بیداری میں برابر ہے خواب کی حالت میں کوئی تبدیلی ان میں نہیں ہوتی اور جیسا کہ تم نے خیال کیا ہے خدا اپنے
اولیاء کو شیطان سے بچاتا ہے۔

۱۳ - إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ ظَرْفٍ قَالَ : اخْتَلَجَ فِي صَدْرِي مَسْأَلَتَانِ أَرَدْتُ
الْكِتَابَ فِيهِمَا إِلَى أَبِي عُمَرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَكَتَبْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا قَامَ بِمَا يَقْضِي وَ أَيْنَ مَجْلِسُهُ
الَّذِي يَقْضِي فِيهِ بَيْنَ النَّاسِ وَأَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لِحُمَى الرِّبْعِ فَأَغْفَلَكَ خَيْرَ الْحُمَى فَجَاءَ
الْجَوَابُ سَأَلْتُ عَنِ الْقَائِمِ فَإِذَا قَامَ قَضَى بَيْنَ النَّاسِ بِعِلْمِهِ كَقَضَاءِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَسْأَلُ الْبَيْتَةَ وَكُنْتُ
أَرَدْتُ أَنْ تَسْأَلَ لِحُمَى الرِّبْعِ فَأَنْسَيْتَ ، فَكُتِبَ فِي وَرْقَةٍ وَ عَلِقَتْهُ عَلَى الْمَحْمُومِ فَإِنَّهُ يَبْرَأُ

يَا ذَرْنِي اللَّهُ إِن شَاءَ اللَّهُ يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ، فَعَلَقْنَا عَلَيْهِ مَا ذَكَرَ أَبُو مُجَهَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَقَاتَ .

۱۳۔ حسن بن ظریف نے کہا کہ میرے دل میں دو مسئلوں کی کھٹک تھی میں نے چاہا کہ ایک خط کے ذریعے سے دونوں مسئلے معلوم کروں پس میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو خط میں لکھا کہ تائیم آل محمد کا ظہور ہوگا تو آپ قضایا کا فیصلہ کس طرح کریں گے اور وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی جگہ ہوگی کہاں میں چاہتا کہ یہ بھی پوچھوں کہ جو تھی کے بیمار کا کیا علاج ہے لیکن یہ لکھنا بھول گیا۔ جواب میں حضرت نے لکھا۔ تائیم آل محمد اپنے علم سے اسی طرح فیصلہ کریں گے جیسے داؤد بغیر گواہ لئے کیا کرتے تھے تم یہ بھی سوال نہ کرنا چاہتے تھے کہ جو تھی کے بیمار کا کیا علاج ہے مگر تم لکھنا بھول گئے اس کا علاج یہ ہے کہ ایک پرچہ لکھو یہ یا نار کوئی بردا و سلاماً علی ابراہیمؑ انشاء اللہ صحت ہوگی میں نے یہ تعویذ میرے گروں میں ڈالنا وصحت ہوگی۔

۱۴۔ إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ نُحَيْبٍ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ بْنِ عَبْدِ الْمَطْلِبِ قَالَ : قَعَدْتُ لِأَبِي تَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى طَهْرِ الطَّرِيقِ فَلَمَّا مَرَّ بِهِ شَكُوتُ إِلَيَّ الْخَاجَةِ وَحَلَفْتُ لَهُ أَنَّهُ لَيْسَ عِنْدِي دِرْهَمٌ قَمًا قَوْفًا وَلَا عَدَاةٌ وَلَا عَشَاءُ قَالَ : فَقَالَ : تَخْلِفُ بِاللَّهِ كَاذِبًا وَقَدْ دَفَنْتَ مَائَتِي دِينَارٍ ؛ وَلَيْسَ قَوْلِي هَذَا دَفْعًا لَكَ عَنِ الْعَطِيَّةِ ، أَعْطِهِ يَا غُلَامُ مَا مَكَ ، فَأَعْطَانِي غُلَامُهُ مِائَةَ دِينَارٍ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ لِي : إِنَّكَ تُحَرِّمُهَا أَخَوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهَا يَعْنِي الدَّنَانِيرَ الَّتِي دَفَنْتَ وَصَدَقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ كَمَا قَالَ دَفَنْتَ مَائَتِي دِينَارٍ وَقُلْتُ : يَكُونُ ظَهْرًا وَكُنْهَا لَنَا فَاضْطَرَرْتُ ضَرُورَةً شَدِيدَةً إِلَى شَيْءٍ أَنْقَقَهُ وَأَنْغَلَقَتْ عَلَيَّ أَبْوَابُ الرِّزْقِ فَتَبَشَّتُ عَنْهَا فَإِذَا ابْنُ لَبِي قَدْ عَرَفَ مَوْضِعَهَا فَأَخَذَهَا وَهَرَبَ فَمَا قَدَرْتُ مِنْهَا عَلَى شَيْءٍ .

۱۵۔ راوی کہتا ہے میں راہ میں امام حسن عسکری علیہ السلام کے انتظار میں بیٹھا تھا جب حضرت اس طرف سے گزرے تو میں نے اپنی حاجت بیان کی اور قسم کھا کر کہا کہ میرے پاس ایک دینار بھی نہیں، نہ صبح کے کھانے کو ہے نہ شام کے لئے حضرت نے فرمایا تم نے جھوٹی قسم کھائی ہے تم نے دو سو دینار زمین میں دبائے ہیں یہ میں اس لئے نہیں کہتا کہ تمہیں کچھ دوں نہیں، اے غلام اس کو سو دینار دے دے پھر مجھ سے کہا جو دینار تم نے دفن کئے ہیں ان سے تم شدید ضرورت کے وقت محروم ہو جاؤ گے حضرت نے جو کچھ فرمایا تھا وہی ہوا میں نے دو سو دینار اس لئے دفن کر دیئے تھے کہ جب شدید ضرورت ہوگی تو ان سے مدد لوں گا۔ چنانچہ جب کھانے پینے کی ضرورت لاحق ہوئی اور رزق کے تمام دروازے بند ہو گئے تو میں نے وہ جگہ تلاش کی اور کھودا۔ میرے بیٹے نے اس کا پتہ چلا لیا تھا وہ اسے نکال کر لے گیا اور مجھے کچھ نہ ملا۔

۱۵۔ اسحاق قال : حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : كَانَ لِي فَرَسٌ وَكُنْتُ بِهِ مُعْجَبًا كَثِيرُ ذِكْرِهِ فِي الْمَخَالِ قَدْ خَلْتُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمًا فَقَالَ لِي : مَا فَعَلَ فَرَسُكَ ؟ فَقُلْتُ : هُوَ عِنْدِي وَهُوَ ذَا هُوَ عَلَى بَابِكَ وَعَنْهُ نَزَلْتُ فَقَالَ لِي : اسْتَبْدِلْ بِهِ قَبْلَ الْمَسَاءِ إِنْ قَدَرْتَ عَلَى مُشْتَرِي وَلَا تُؤَخِّرْ ذَلِكَ وَدَخَلَ عَلَيْنَا دَاخِلٌ وَانْقَطَعَ الْكَلَامُ فَعَمْتُ مُتَفَكِّرًا أَوْ مَضْنِيًّا إِلَى مَنْزِلِي فَأَخْبَرْتُ أَخِي الْخَبَرَ ، فَقَالَ : مَا أَذْرِي مَا أَقُولُ فِي هَذَا ؛ وَشَحَحْتُ بِهِ وَنَفَسْتُ عَلَى النَّاسِ بَيْنَهُ وَآمَسْنَاهُ فَأَتَانَا السَّائِسُ وَقَدْ صَلَّيْنَا الْعَتَمَةَ فَقَالَ : يَا مَوْلَايَ نَفَقَ فَرَسُكَ فَأَعْتَمَمْتُ وَ عَلِمْتُ أَنَّهُ عَنَى هَذَا بِذَلِكَ الْقَوْلِ ، قَالَ : ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ بَعْدَ أَيَّامٍ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي : لَيْتَهُ أَخَافَ عَلَيَّ ذَابَةً إِذْ كُنْتُ اغْتَمَمْتُ بِقَوْلِهِ ، فَلَمَّا جَلَسْتُ قَالَ : نَمَّ نَحْلَفُ ذَابَةً عَلَيْكَ ، يَا غُلَامُ أَعْطُو بَرْدَ نَفْسِي الْكَمِيتَ هَذَا خَيْرٌ مِنْ قَرَسِكَ وَ أَوْطَأَ وَأَطُولُ عُمُرًا .

۱۵۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے پاس ایک گھوڑا تھا جس کے حسن نے مجھے تعجب میں ڈالا تھا اور میں جا بجا اس کا ذکر کرتا تھا ایک روز میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: تم نے اپنے گھوڑے کا کیا کیا میں نے کہا وہ میرے پاس یہیں آپ کے دروازہ پر ہے اسی سے میں آتا ہوں۔ فرمایا: شام سے پہلے اگر کوئی خریدار مل جائے تو اس کا تبادلہ کر لو اسی اشنا میں ایک اور شخص آگیا اور سلسلہ کلام منقطع ہو گیا۔ میں رنجیدہ اپنے گھر آیا اور اپنے بھائی سے یہ ذکر کیا۔ اس نے کہا میری سمجھ میں نہیں آتا۔ میں اس بارے میں کیا رائے دوں، میں نے اس کے فروخت میں نکل سے کام لیا اور کسی ایسے کو تلاش نہ کیا جس کے ہاتھ بیچوں۔ شام کو جب ہم نماز عشاء پڑھ چکے تھے۔ سائیس آکر کہنے لگا کہ آپ کا گھوڑا مر گیا۔ یہ سن کر مجھے بڑا رنج ہوا اور سمجھ گیا کہ حضرت نے اسی لئے فرمایا تھا۔ چند روز بعد میں خدمت امام علیہ السلام میں حاضر ہوا اور اپنے دل میں کہتا تھا کہ کاش حضرت مجھے اس کے بدلے میں کوئی چوپایہ دے دیں کیونکہ میں بہت رنجیدہ تھا جب میں بیٹھا تو حضرت نے فرمایا۔ اچھا میں اس کے بدلے چوپایہ دیتا ہوں۔ اے غلام میرا کیت چران کو دے دے اور مجھ سے کہا۔ یہ چال میں اور بلحاظ عمر تمہارے گھوڑے سے اچھا ہے۔

۱۶۔ اسحاق قال : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ أَخَذَ الْمُهْتَدِي فِي قَتْلِ الْمَوَالِي يَا سَيِّدِي الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي شَغَلَهُ عَنَّا ، فَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّهُ يَسْتَهْذِكُ وَيَقُولُ : وَاللَّهِ لَا جَلِيسَهُمْ عَنْ حَبِيدِ الْأَرْضِ (۱) فَوَقَعَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِخَطِّهِ : ذَاكَ أَقْصَرُ لِعُمُرِهِ ، عَدَّ مِنْ يَوْمِكَ هَذَا خَمْسَةَ أَيَّامٍ وَيَقْتُلُ فِي الْيَوْمِ السَّادِسِ بَعْدَ هَوَايَ وَ اسْتَخْفَانٍ يَمُرُّ بِهِ فَكَانَ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ جس زمانے میں ہندو نے شعیان علی کے قتل کی ہم شروع کر رکھی تھی میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو لکھا کہ خدا کا شکر ہے کہ ترکوں کے خروج کی وجہ سے اس کی توجہ ہمارے قتل کی طرف سے ہٹ گئی ہے اور مجھے یہ خبر ملی ہے کہ وہ آپ کو دھمکی دیتے ہوئے کہتا ہے کہ میں نئی آبادی سے جلا وطن کر دوں گا۔ امام علیہ السلام نے اس کے جواب میں اپنے دست مبارک سے لکھا کہ اس کا یہ کہنا اس کی عمر کو کم کر دے گا۔ آج کے دن سے پانچ دن شمار کرو۔ چھٹے دن وہ نہایت ذلت و حقارت سے قتل کر دیا جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۱۷۔ إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونٍ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَدْعُوَ اللَّهَ لِي مِنْ وَجَعِ عَيْنِي وَكَانَتْ إِحْدَى عَيْنَيَّ ذَاهِبَةً وَالْأُخْرَى عَلَى شَرَفٍ ذَهَابٍ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ : حَسَّ اللَّهُ عَلَيْكَ عَيْنُكَ فَأَقَاتِ الصَّحْبَةَ وَوَقِّعْ فِي آخِرِ الْكِتَابِ آجِرَكَ اللَّهُ وَأَحْسَنْ تَوَاتُوكَ ، فَانْتَمَتَ لِذَلِكَ وَلَمْ أَعْرِفْ فِي أَهْلِي أَحَدًا مَاتَ ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ أَيَّامٍ جَاءَنِي وَفَاةُ ابْنِي طَيْبٍ فَقَعَلْتُ أَنَّ التَّعْرِيفَةَ لَهُ .

۱۷۔ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے درخواست کی کہ میری در چشم دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں دوسری آنکھ تو جاہلی تھی حضرت نے تحریر فرمایا کہ اللہ نے تیری آنکھ کو محفوظ فرمایا۔ پس وہ صبح سالم ہو گئی۔ خط کے آخر میں تحریر فرمایا۔ اللہ تم کو اجر دے اور اچھا ثواب دے، میں پڑھ کر غمگین ہوا میرے خاندان میں کوئی مرانا تھا چند دن کے بعد جب میرا بیٹا طیب مرا تو میں سمجھا کہ یہ اس کی تعریف تھی۔

۱۸۔ إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ : قَدِمَ عَلَيْنَا بِسُرٍّ مَنْ رَأَى رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مِصْرَ يُقَالُ لَهُ : سَيْفُ بْنُ اللَّيْثِ ، يَنْظُرُ إِلَى الْمُهَنْدِي فِي ضَبْعِهِ لَهُ قَدْ غَضِبَهَا إِيَّاهُ شَفِيعَ الْخَادِمِ وَأَخْرَجَهُ مِنْهَا فَأَشْرْنَا عَلَيْهِ أَنْ يَكْتُبَ إِلَيَّ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَسْأَلُهُ تَسْهِيلَ أَمْرِهَا فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا بَأْسَ عَلَيْكَ ضَبْعُكَ تُرَدُّ عَلَيْكَ فَلَا تَتَقَدَّمْ إِلَى السُّلْطَانِ وَالْقِيَّاسِ الْوَكِيلِ الَّذِي فِي يَدِهِ الضَّبْعُ وَحَقُّهُ بِالسُّلْطَانِ الْأَعْظَمِ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَلَقِيَهُ : فَقَالَ لَهُ الْوَكِيلُ الَّذِي فِي يَدِهِ الضَّبْعُ قَدْ كَتَبَ إِلَيَّ عِنْدَ خُرُوجِكَ مِنْ مِصْرَ ، أَنْ أَطْلُبَكَ وَأَدَّ الضَّبْعَ عَلَيْكَ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ بِحُكْمِ الْقَاضِي ابْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ وَشَهَادَةِ الشُّهُودِ وَلَمْ يَحْتِجْ إِلَيَّ أَنْ يَتَقَدَّمْ إِلَيَّ الْمُهَنْدِي فَضَارَتِ الضَّبْعُ لَهُ وَفِي يَدِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا خَبَرٌ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ : وَحَدَّثَنِي سَيْفُ بْنُ اللَّيْثِ هَذَا قَالَ : خَلَفْتُ ابْنًا لِي عَلِيًّا بِمِصْرَ عِنْدَ خُرُوجِي عَنْهَا وَإِبْنَالِي آخَرُ أَسَنَّ مِنْهُ كَانَ وَصِيَّتِي وَقَسَمِي عَلَى عِبَائِي وَفِي ضِبَاعِي فَكَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَسْأَلُهُ الدُّعَاءَ لِابْنِي الْعَلِيلِ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ قَدْ عُوِفِي ابْنُكَ الْمُعْتَلُّ

وَمَاتَ الْكَبِيرُ وَصَبُّكَ وَفَتْمُكَ فَاحْمَدُ اللَّهِ وَلَا تَجَزَّغْ فَيَحْبُطَ أَجْرُكَ فَوَرَدَ عَلَيَّ الْحَبْرُ أَنَّ ابْنِي
قَدْ عُوْفِي مِنْ عَائِلَتِهِ وَمَاتَ الْكَبِيرُ يَوْمَ وَرَدَ عَلَيَّ جَوَابُ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۱۸۔ راوی کہتا ہے کہ سامرو میں ایک شخص ہمارے پاس مصر سے آیا جس کا نام سیف ابن الیث تھا وہ شکایت کرنے آیا تھا کہ ہندی بادشاہ عباسی سے اس کے غلام شفیع کی جس نے اس کی زمین غصب کر کے اس کو نکال دیا تھا ہم نے اس کو مشورہ دیا کہ وہ امام حسن عسکری علیہ السلام سے سہولت امر کے لئے درخواست کرے۔ حضرت نے اسے تحریر فرمایا کہ خوف نہ کرتی زمین تجھے مل جائے گی بادشاہ کے پاس نہ جا بلکہ اس حاکم سے مل جس کے ہاتھ میں زمین کا معاملہ ہے اور اسے ڈرا سلطان اعظم یعنی خدا سے جو رب العالمین ہے پس وہ اس سے ملا۔ اس نے کہا۔ تیرے مصر سے نکلتے ہیں شفیع نے مجھے لکھا کہ میں تجھے بلا کر زمین تیرے حوالے کر دوں پس اس نے قاضی ابو الشوراب کے حکم سے گواہیاں لے کر زمین اس کو واپس کر دی اور ہندی کے پاس جانے کی ضرورت نہ رہی۔ پس وہ زمین اس کے قبضے میں آگئی بعد کا حال معلوم نہیں اور اسی سیف بن لیث نے بیان کیا کہ جب میں مصر سے چلا تھا تو میرا بیٹا مصر میں بیمار تھا اور بڑا بیٹا میرا وری اور قائم مقام تھا میرے اہل و عیال اور جائیداد کا، میر نے امام علیہ السلام کو لکھا کہ میرا بیٹا بیمار ہے آپ دعا فرمائیں حضرت نے لکھا تمہارا بیمار بیٹا اچھا ہو گیا اور بڑا بیٹا مر گیا۔ خدا کی حمد کہ وہ اور بے قرار نہ ہو ورنہ تو اب سے محروم رہو گے۔ پس جیسا حضرت نے کہا تھا ویسی ہی خبر مجھے ملی۔

۱۹۔ اسحاقی قال: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْقَشِيرِيِّ مِنْ قَرْيَةٍ تَسْمَى قَبْرًا، قَالَ: كَانَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكِيلٌ قَدِ اتَّخَذَ مَعَهُ فِي الدَّارِ حُجْرَةً يَكُونُ فِيهَا مَعَهُ خَادِمٌ أَبْيَضُ فَأَرَادَ الْوَكِيلُ الْخَادِمَ عَلَى نَفْسِهِ فَأَبَى إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُ بِسَبِيذٍ فَأَخْتَالَ لَهُ بِسَبِيذٍ، ثُمَّ أَدْخَلَهُ عَلَيْهِ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثَلَاثَةُ أَبْوَابٍ مُعَلَّقَةٍ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي الْوَكِيلُ قَالَ: إِنِّي لَمُنْتَبِهٌ إِذَا أَنَا بِأَلَا بُوَابُ تَفْتَحُ حَتَّى جَاءَ بِنَفْسِهِ فَوَقَفَ عَلَى بَابِ الْحُجْرَةِ ثُمَّ قَالَ: يَا هَؤُلَاءِ اتَّقُوا اللَّهَ خَافُوا اللَّهَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أَمَرَ بِبَيْعِ الْخَادِمِ وَإِخْرَاجِهِ مِنَ الدَّارِ .

۱۹۔ راوی کہتا ہے مجھ سے یحییٰ بن قشیری نے قریہ تیر میں بیان کیا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کا ایک وکیل تھا جسے آپ نے اپنے مکان کے ایک حجرہ میں جگہ دی تھی اور اس کے ساتھ اپنے ایک سفید نام غلام کو رکھ دیا تھا۔ وکیل نے غلام سے بدکاری کرنا چاہی اس نے اس شرط سے قبول کیا کہ وہ اس کے لئے شراب پیتا کرے۔ وکیل نے شراب کو حاصل کیا اور غلام سے اپنا منہ کالا کیا۔ اس کے اور امام علیہ السلام کے درمیان تین دروازے مغلل تھے وکیل نے بیان کیا میں اپنی غلطی پر آگاہ ہوا۔ ناگاہ دروازے کھلے اور حضرت تشریف لائے اور دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا۔ اے لوگو! تم خدا سے ڈرو، اور پھر ہیز گار بنو۔ جب صبح ہوئی تو حضرت نے غلام کے فروخت کرنے کا حکم دیا اور مجھے گھر سے نکال دیا۔

۲۰۔ اسحاق قال : أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ الشَّامِيُّ قَالَ : نَظَرْتُ رَجُلًا مِّنَ النَّوْبَةِ بِالْأَهْوَاِ ، ثُمَّ قَدِمْتُ مَنْ رَأَى وَقَدْ عَلِقَ بِقَلْبِي شَيْءٌ مِّنْ مَّقَالَتِهِ فَإِنِّي لَجَالِسٌ عَلَى بَابِ أَحْمَدَ ابْنِ الْخَضِيبِ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو عَجَّيْلٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ دَارِ الْعَامَةِ يَوْمَ الْمُؤَكَّبِ : فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَأَشَارَ بِسَبَاحَتِهِ وَاحَدٌ أَحَدٌ فَرَدُّهُ ، فَسَقَطَتْ مَغْشِيًا عَلَيَّ .

۲۰۔ راوی نے خبر دی مجھے محمد بن ربیع نے کہا کہ میں نے مناظرہ کیا اہواز میں ایک مجوسی سے۔ پھر میں سامرو آیا۔ اس مجوسی کی ایک بات میرے دل میں گڑ گئی تھی۔ میں احمد بن الخضیب کے دروازہ پر بیٹھا ہوا تھا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام (الہمیریوں کے جلسہ کے دن خلیفہ کے دربار سے واپس ہوتے ہوئے ادھر سے گزرے انھوں نے مجھے دیکھا اور اپنی انگلی سے اوپر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا وہ ایک ہے وہ ایک ہے وہ یکتا ہے پس اس بات کا میرے دل پر اثر ہوا۔

۲۱۔ اسحاق ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمًا وَآنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَهُ مَا أَصُوغُ بِهِ خَاتَمًا أَتَبَرَّكَ بِهِ ، فَجَلَسْتُ وَأُنْسَيْتُ مَا جِئْتُ لَهُ ، فَلَمَّا وَدَّعْتُ وَنَهَضْتُ رَمَى إِلَيَّ بِالْخَاتَمِ فَقَالَ : أَرَدْتُ فِضَّةً فَأَعْطَيْتُكَ خَاتَمًا رِيْعَتِ الْفِضَّةُ وَالْكَرَامُ ، هَذَاكَ اللَّهُ يَا أَبَا هَاشِمٍ ، فَقُلْتُ : يَا سَيِّدِي أَشْهَدُ أَنَّكَ وَلِيُّ اللَّهِ وَإِمَامِي الَّذِي أَذِينُ اللَّهُ بِطَاعَتِهِ ، فَقَالَ : غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا هَاشِمٍ .

۲۱۔ ابو ہاشم جعفری سے روایت ہے کہ میں ایک روز امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ چاہتا تھا کہ آپ سے انگوٹھی بنانے کے لئے چاندی مانگوں تاکہ میرے لئے برکت کا باعث ہو لیکن میں بھول گیا۔ جب میں چلنے کے لئے اٹھا تو آپ نے انگوٹھی میری طرف پھینکی اور فرمایا تم تو چاندی ہی چاہتے تھے ہم نے تم کو چاندی بھی دی اور رنگ بھی اور بنوانے کی اجرت بھی۔ اے ابو ہاشم اللہ تمہیں مبارک کرے۔ میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے دل ہیں اور میرے ایسے امام ہیں کہ جن کی طاعت میں بقائے دین ہے۔ فرمایا۔ اے ابو ہاشم اللہ تمہیں بخشے۔

۲۲۔ اسحاق قال : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو الْعَيْنَاءِ الْهَاشِمِيُّ مَوْلَى عَبْدِ الْقَمَدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنَّا قَالَ : كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَنَا عِنْدَهُ فَأُجِلُّهُ أَنْ أَدْعُوَ بِالنَّاءِ فَيَقُولُ : يَا غُلَامُ ! اسْقِهِ وَرُبَّمَا حَدَّثْتُ نَفْسِي بِالنُّهْضِ فَأُفَكِّرُ فِي ذَلِكَ فَيَقُولُ : يَا غُلَامُ ! ذَابَتْ لَاحُ

۲۲۔ راوی کہتا ہے میں جب امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں آتا تو پیاسا ہوتا تو مجھے آپ کی جلالت

شان کی وجہ سے پانی مانگنے کی ہمت نہ بہتی حضرت خود ہی غلام سے فرماتے اسے پانی پلاؤ اور جب میں چلنے کی فکر میں ہوتا تو فرماتے اسے غلام سواری لا۔

۲۳ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْغَفَّارِ قَالَ: دَخَلَ الْمُبَاسِيُونُ عَلَى صَالِحِ بْنِ وَصِيْفٍ وَدَخَلَ صَالِحُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُ مِمَّنِ الْمُتَحَرِّفِينَ عَنْ هَذِهِ النَّاحِيَةِ عَلَى صَالِحِ بْنِ وَصِيْفٍ عِنْدَ مَا حَبَسَ أَبَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ لَهُمْ صَالِحٌ: وَمَا أَصْنَعُ؟ قَدْ وَكَلْتُ بِهِ رَجُلَيْنِ مِنْ أَكْثَرِ مَنْ قَدَرْتُ عَلَيْهِ، فَقَدْ صَادَا مِنَ الْعِيَادَةِ وَالصَّلَاةِ وَالْعِيَامِ إِلَى أَمْرِ عَظِيمٍ، فَقُلْتُ لَهُمَا: مَا فِيهِ؟ فَقَالَا: مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ كُلَّهُ، لَا يَتَكَلَّمُ وَلَا يَتَشَاغَلُ وَإِذَا نَظَرَ نَا إِلَيْهِ اذْهَعَتْ قَرَائِنَا وَبُذِخْنَا مَا لَا نَمْلِكُهُ مِنْ أَنْفُسِنَا، فَلَمَّا سَمِعُوا ذَلِكَ انْصَرَفُوا خَائِبِينَ.

۲۳۔ داوی نے کہا صالح بن وصیف کے پاس کچھ عباسی کئے اور صالح بن علی وغیرہ بھی امام حسن عسکری کے ساتھ صالح بن وصیف کی نگرانی میں قید تھے۔ صالح نے ان لوگوں سے کہا میں نے شدید ترین دوا آدمیوں کے سپرد حضرت کو کیا اتحادہ دونوں عبادت گزار اور صوم و صلوٰۃ کے پابند ہو گئے۔ میں نے اس قید کے باوجود میں ان دونوں سے بات چیت کی۔ انھوں نے کہا تم کیا پوچھتے ہو اس شخص کے بارے میں جو صائم النہار اور قائم اللیل ہے نہ کسی سے بولتا ہے نہ کسی کام میں مشغول ہوتا ہے اور رعب کا یہ حال ہے کہ جب ہم اس کی طرف دیکھتے ہیں تو بدن کانپ جاتا ہے اور ہمارے نفسوں پر زنا تہل برداشت اثر پڑتا ہے یہ سن کر وہ لوگ ناکام واپس گئے۔

۲۴ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَكْنُوفِ قَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ بَعْضِ قَصَادِي الْعَسْكَرِ مِنَ النَّصَادِي أَنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا فِي وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ، فَقَالَ لِي: أَفْصِدْ هَذَا الْعِرْقَ قَالَ: وَنَاوَلَنِي عِرْفًا لَمْ أَفْهَمْهُ مِنَ الْعُرُوقِ الَّتِي تُقَصَّدُ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: مَا رَأَيْتُ أَمْرًا أَعْجَبَ مِنْ هَذَا يَا مُرَبِّي أَنْ أَفْصِدَ فِي وَقْتِ الظُّهْرِ وَلَيْسَ بِوَقْتِ قَصْدِ الثَّانِيَةِ عِرْقٍ لِأَفْهَمْهُ، ثُمَّ قَالَ لِي: اُنْتَظِرْ وَكُنْ فِي الدَّارِ، فَلَمَّا أَمْسَى دَعَانِي وَقَالَ لِي: سَرِّحِ الدَّمَ فَسَرَّحْتُ ثُمَّ قَالَ لِي: أَمْسِكْ فَأَمْسَكْتُ، ثُمَّ قَالَ لِي: كُنْ فِي الدَّارِ، فَلَمَّا كَانَ نِصْفَ اللَّيْلِ أُرْسِلَ إِلَيَّ وَقَالَ لِي: سَرِّحِ الدَّمَ قَالَ: فَتَعَجَّبْتُ أَكْثَرَ مِنْ عَجَبِي الْأَوَّلِ وَكِرِهْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ قَالَ: فَسَرَّحْتُ دَمَ أَبِيصُرٍ كَأَنَّهُ الْمِلْحُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِي: اخْبِسْ قَالَ: فَحَبَسْتُ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: كُنْ فِي الدَّارِ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَمَرَ قَهْرْمَانَهُ أَنْ يُعْطِيَنِي ثَلَاثَةَ دَنَانِيرٍ فَأَخَذْتُهَا

وَحَرَجْتُ حَتَّى أَتَيْتُ ابْنَ بَنِي شَوْعَ النَّصْرَانِي فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ قَالَ : فَقَالَ لِي : وَاللَّهِ مَا أَفْنَمُ مَا تَقُولُ وَلَا أَعْرِفُهُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْعِلْمِ وَلَا قَرَأْتُهُ فِي كِتَابٍ وَلَا أَعْلَمُ فِي دَهْرِنَا أَعْلَمُ يَكْتُبُ النَّصْرَانِيَّةَ مِنْ فُلَانٍ الْفَارِسِيِّ فَأَخْرَجَ إِلَيْهِ قَالَ : فَأَكْتَرَيْتُ رَدُّوْقًا إِلَى الْبَصْرَةِ وَأَتَيْتُ الْأَهْوَاذَ ثُمَّ صِرْتُ إِلَى فَارِسَ إِلَى صَاحِبِي فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ : فَقَالَ لِي : أَنْظِرْنِي أَيَّامًا فَأَنْظِرْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مُتَقَاضِيًا قَالَ : فَقَالَ لِي : إِنَّ هَذَا الَّذِي تَحْكِيهِ عَن هَذَا الرَّجُلِ فَعَلَهُ الْمَسِيحُ فِي دَهْرِهِ مَرَّةً .

۲۴۔ محمد بن حسن کفوف نے کہا کہ میرے ایک دوست نے عسکر کے ایک نصرانی فساد کی زبان بیان کیا کہ امام حسن عسکری نے مجھے ایک روز نماز پڑھ کر کے وقت بلایا اور کہا کہ اس رگ کی فصد کھول اور ایک رگ بتائی جس کو فصد کھول جانے والی رگوں میں سے نہیں جانتا تھا۔ میں نے دل میں کہا۔ اور یہ امر اور زیادہ تعجب نواز ہے کہ وقت پھر فصد کھول رہے ہیں حالانکہ یہ فصد کا وقت نہیں اور پھر ایسی رگ کا جسے میں جانتا بھی نہیں، حضرت نے فرمایا تم انتظار کرو اور گھر میں ہی رہو جب شام ہوئی تو مجھے بل کر فرمایا۔ خون نکالو میں نے خون نکالا، پھر فرمایا روک دو، میں نے روک دیا، پھر فرمایا جاؤ مت یہیں ٹھہرو جب آدھی رات ہوئی تو مجھے بل کر فرمایا خون کو جاری کرو۔ اس پر میں نے پہلے سے زیادہ تعجب کیا۔ پوچھنا مناسب نہ جانا۔ میں نے خون نکالا تو سفید خون نمک کی طرح نکلا۔ حضرت نے فرمایا اب بند کر دے، میں نے بند کر دیا۔ پھر فرمایا۔ اب تم صبح تک یہیں رہو جب صبح ہوئی تو آپ نے اپنے وکیل سے فرمایا اسے تین دینار دے دو، میں نے لے لئے اور میں نے وہاں سے ابن بختیشوع نصرانی کے پاس پہنچا اور یہ قصہ بیان کیا اس نے کہا میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم کیا کہہ رہے۔ میں نے تو طلب میں یہ حال کہیں نہیں پڑھا اور نہ کسی کتاب میں دیکھا۔ نصرانی کتابوں کا سب سے بڑا عالم فلاں فارسی ہے تم اس سے معلوم کرو، میں نے بھرہ مکہ کے لئے ایک کشتی کرایہ پر لی اور وہاں سے ہوا ز تک آیا اور اس مرد فارسی سے ملا اور واقعہ بیان کیا۔ اس نے کہا مجھے کچھ ہمت دو چند روز بعد میں تقاضہ کے لئے پہنچا اس نے کہا کہ جس شخص کے متعلق تم یہ بیان کیا۔ اس نے وہ کیا جو سرخ نے اپنے زمانہ میں چند بار کیا تھا۔

۲۵۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ : كَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ حُجْرٍ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَشْكُو عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ دُلْفٍ وَيَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ : أَمَّا عَبْدُ الْعَزِيزِ فَقَدْ كَفَيْتُهُ وَأَمَّا يَزِيدُ فَإِنَّ لَكَ وَلَهُ مَقَامًا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ ، فَمَاتَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَتْلَ يَزِيدُ مُحَمَّدُ بْنُ حُجْرٍ .

۲۵۔ محمد بن محمد نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے شکایت کی۔ عبد العزیز بن دلف اور یزید بن عبد اللہ کے ظلم کی۔ حضرت نے اسے لکھا کہ عبد العزیز کا معاملہ ٹھیک ہو جائے گا لیکن یزید بن عبد اللہ کا اور تیرا معاملہ پیش خدا ہے ہوگا۔ پس عزیز مر گیا اور یزید بن محمد بن حنبل قتل کر دیا گیا۔

۲۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ: سَلِمَ أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام إِلَى خُرَيْرٍ فَكَانَ يُضَيِّقُ عَلَيْهِ وَيُؤْذِيهِ قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَمْرًا: وَبِئْسَ مَا لَكَ، لَأَتَدْرِي مَنْ فِي مَنْزِلِكَ؟ وَعَرَفْتَهُ صَلَاحَهُ وَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ مِنْهُ، فَقَالَ لَا زَمِيمَتَهُ بَيْنَ السَّبَاحِ، ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ بِدِقْرِئِي عليه السلام فَأَتَمَّا يُصَلِّي وَهِيَ حَوْلُهُ.

۲۶۔ علی بن محمد سے مروی ہے کہ ہمارے اصحاب میں سے کسی نے بیان کیا کہ امام حسن عسکری کو خرییر غلام ہندی کے گھر میں قید کیا گیا وہ حضرت پر بہت سختی کرتا اور سستا تا تھا اس کی بیوی نے کہا۔ خدا تیرا ستیاناس کرے تو جانتا ہے کہ تیرے گھر میں کون بزرگ قید ہیں تو نے ان کے نفس کی پاکیزگی کو سمجھا ہے میں تجھے عذاب خدا سے ڈراتی ہوں اس نے کہا میں ان کو دندوں کے درمیان چھوڑ دوں گا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اس نے دیکھا کہ حضرت ان دندوں کے درمیان کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں

۲۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي نَظْرَ إِلَى خَطِيئَةٍ فَأَعْرَفَنِي إِذَا وَرَدَ، فَقَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَحْمَدُ إِنَّ الْخَطِيئَةَ سَبَخَنْتُكَ عَلَيْكَ مِنْ بَيْنِ الْقَلَمِ الْغَلِيظِ إِلَى الْقَلَمِ الدَّقِيقِ فَلَا تُشْكَرَنَّ، ثُمَّ دَعَا بِالدَّوَاةِ فَكَتَبَ وَجَعَلَ يَسْتَمِدُّ إِلَى مَجْرَى الدَّوَاةِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي وَهُوَ يَكْتُبُ: أَسْتَوْهَبُ الْقَلَمَ الَّذِي كَتَبَ بِهِ. فَلَمَّا قَرَعَ مِنْ الْكِتَابَةِ أَقْبَلَ يَحْدِثُنِي وَهُوَ يَمَسُّحُ الْقَلَمَ بِمَنْدِيلِ الدَّوَاةِ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: هَاكَ يَا أَحْمَدُ! فَنَاقَلْنِيهِ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي مُغْتَمٌّ لَشَيْءٍ يُصِيبُنِي فِي نَفْسِي وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ أَبَاكَ فَلَمْ يَقْضِ لِي ذَلِكَ، فَقَالَ: وَمَا هُوَ يَا أَحْمَدُ؟ فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي رُويَ لَنَا عَنْ آبَائِكَ أَنَّ نَوْمَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَى أَقْفَانِهِمْ وَنَوْمَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى أَيْمَانِهِمْ وَنَوْمَ الْمُنَافِقِينَ عَلَى شَمَائِلِهِمْ وَنَوْمَ الشَّيَاطِينِ عَلَى وُجُوهِِهِمْ، فَقَالَ عليه السلام: كَذَلِكَ هُوَ، فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي فَإِنِّي أَجْهَدُ أَنَّ أَنَامَ عَلَى يَمِينِي فَمَا يُمَكِّنُنِي وَلَا يَأْخُذُنِي النَّوْمُ عَلَيْهَا؛ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا أَحْمَدُ ادْنُ مِنِّي فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ: ادْخُلْ يَدَكَ تَحْتَ ثِيَابِكَ فَأَدْخَلْتُهَا فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ ثِيَابِهِ وَأَدْخَلَهَا تَحْتَ ثِيَابِي، فَمَسَحَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى جَانِبِي الْأَيْسَرِ وَبِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى جَانِبِي الْأَيْمَنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ أَحْمَدُ: فَمَا أَقْدِرُ أَنْ أَنَامَ عَلَى يَسَارِي مُنْذُ فَعَلَ ذَلِكَ بِي عليه السلام وَمَا يَأْخُذُنِي نَوْمٌ عَلَيْهَا أَصْلًا.

۲۷۔ احمد بن اسحاق سے مروی ہے کہ میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے درخواست

کی کہ آپ میرے سامنے کچھ لکھ کر دکھا دیں تاکہ آپ کا خط آیا کرے تو میں پہچان لیا کروں۔ فرمایا اے احمد خط موٹے اور باریک قلم کے لحاظ سے مختلف ہو جاتے ہیں پس تم شک کو راہ نہ دو۔ پھر آپ نے دوات منگائی اور لکھا۔ چونکہ سیاہی رواں نہ تھی بسدا پانی ڈالا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ جس قلم سے آپ لکھ رہے ہیں یہ مجھے علم افراد تھے تو اچھا ہوتا۔ جب آپ لکھ چکے تو میری طرف متوجہ ہو کر بات چیت شروع کی اور قلم کو دوات والے کپڑے سے صاف کرنے لگے۔ پھر فرمایا اے احمد یہ قلم لے لو۔ میں نے کہا۔ حضور میں ایک مسئلہ میں پریشان خاطر ہوں آپ کے پدر بزرگوار سے پوچھنا چاہتا تھا۔ مگر موقع نہ ملا۔ حضرت نے فرمایا وہ کیا ہے۔ میں نے کہا آپ کے آباء کرام سے مروی ہے کہ انبیا را اپنی پشت پر سوتے ہیں اور مومنین داہنی کروٹ سے اور منافقین بائیں کروٹ سے اور شیا طین منہ کے بل، فرمایا۔ ہاں ایسا ہی ہے میں نے کہا میں داہنی طرف سونے کی کوشش کرتا ہوں مگر ممکن نہیں ہوتا۔ مجھے اس کروٹ پر نیند نہیں آتی، حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا۔ قریب آؤ۔ اپنا ہاتھ اپنے کپڑوں کے اندر کر و پھر حضرت نے اپنی آستین سے اپنا ہاتھ نکالا اور میرے لباس کے اندر داخل کیا اور داہنے ہاتھ سے بائیں پہلو کو اور بائیں سے داہنے پہلو کو ملا (تین بار) فرمایا اے احمد اب تو بائیں کروٹ نہ سوتے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

ایک سوتیلیسوال باب

ذکر مولد صاحب الامر علیہ السلام

(باب ۱۲۳)

مَوْلِدُ الشَّاهِدِ الْأَمْرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وُلِدَ ﷺ لِلنِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةِ حَمْسٍ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ .

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : جَرَجَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ قُتَيْبِ بْنِ زَيْدٍ : هَذَا جَزْأُهُ مَنْ أَفْتَرَى عَلَى اللَّهِ فِي أَوْلِيَائِهِ ، رَعِمَ أَنَّهُ يُقْتَلُنِي وَ لَيْسَ لِي عَقِبٌ فَكَيْفَ رَأَى قُدْرَةَ اللَّهِ . وَ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ سَمَاهُ د م ح د ، سَنَةِ سِتٍّ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ .

حضرت ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ کو پیدا ہوئے۔

۱۔ راوی کہتا ہے کہ جب زبیری (مہندی بادشاہ عباسی) قتل کر دیا گیا تو امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ سزا ہے اس شخص کی جو اولیائے خدا پر تہمت لگاتا ہے اس نے گمان کیا تھا کہ وہ مجھے قتل کرے گا اور یہ کہ میرا کوئی فرزند نہیں

اس نے دیکھ لیا کہ خدا کو کسی تدرت ہے۔ راوی کہتا ہے اللہ نے ان کو بیٹا دیا جس کا نام انھوں نے م. ح. م. درکھا۔ یہ ولادت ۲۵۶ھ میں ہوئی۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ابْنُ عَلِيٍّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ فِي سَنَةِ تِسْعٍ وَ سَبْعِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَا : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَبْدِيُّ - مِنْ عَبْدِ قَيْسٍ - عَنْ ضَوْءِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَجَلِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ فَارِسَ سَمَّاهُ ، قَالَ : أَتَيْتُ سُرَّ مَن رَأَى وَلَدَ مَتِّ بَابِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ عَابَى مِنْ غَيْرِ أَنْ أَشْتَدَّ ، فَلَمَّا دَخَلْتُ وَ سَلَّمْتُ قَالَ لِي : يَا أَبَا فَلَانٍ كَيْفَ خَالِكَ ؟ ثُمَّ قَالَ لِي : أَقْعَدُ يَا فَلَانُ ، ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ رِجَالٍ وَ نِسَاءٍ مِنْ أَهْلِي ، ثُمَّ قَالَ لِي : مَا الَّذِي أَقْعَمَكَ ؟ قُلْتُ : رَغْبَةً فِي خِدْمَتِكَ ، قَالَ : فَقَالَ : فَالْزِمِ الدَّارَ قَالَ : فَكُنْتُ فِي الدَّارِ مَعَ الْخَدَمِ ثُمَّ صِرْتُ أَشْتَرِي لَهُمُ الْخَوَائِجَ مِنَ السُّوقِ وَ كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهِ مِنْ غَيْرِ إِذْ كَانَ فِي دَارِ الرِّجَالِ ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا وَهُوَ فِي دَارِ الرِّجَالِ ، فَسَمِعْتُ حَرَكَةً فِي الْبَيْتِ فَنَادَانِي مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ ، فَلَمْ أَجِزْ أَنْ أُخْرَجَ وَلَا أَدْخُلَ ، فَخَرَجْتُ عَلَيَّ جَارِيَةٌ مَعَهَا شَيْءٌ مُغَطًى ثُمَّ نَادَانِي أَدْخُلْ فَدَخَلْتُ وَ نَادَى الْجَارِيَةُ فَرَجَعْتُ فَقَالَ لَهَا : اكْشِفِي عَمَّا مَعَكَ فَكَشَفَتْ عَنْ غُلَامٍ أَبْيَضَ حَسَنَ الْوَجْهِ وَ كَشَفَتْ عَنْ بَطْنِهِ فَإِذَا شَعْرٌ نَابَتْ مِنْ كَبْتِهِ إِلَى سُرِّهِ أَخْضَرَ كَيْسَ بِأَسْوَدَ ، فَقَالَ : هَذَا صَاحِبُكُمْ ، ثُمَّ أَمَرَهَا فَحَمَلَتْهُ فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ حَتَّى مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ ضَوْءُ بْنُ عَلِيٍّ : فَقُلْتُ لِلْفَارِسِيِّ : كَمْ كُنْتُ يُقَدِّرُ لَهُ مِنَ السِّنِينَ ؟ قَالَ : سَتَيْنِ قَالَ الْعَبْدِيُّ : فَقُلْتُ لِضَوْءٍ : كَمْ يُقَدِّرُ لَهُ أَنْتَ ؟ قَالَ : أَرْبَعٌ عَشْرَةَ سَنَةً ، قَالَ أَبُو عَلِيٍّ وَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَ نَحْنُ نُقَدِّرُ لَهُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ سَنَةً .

۲۔ علی بن محمد نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد اور حسن نے کہ علی بن ابراہیم نے ۲۵۹ھ میں بیان کیا مجھ سے ان دونوں نے کہا کہ بیان کیا ہم سے محمد بن علی بن عبد الرحمن عبدی نے عبد قیس سے اس نے ضواء بن علی سے اس نے ایک مرد فارسی سے جس کا نام اس نے بتایا کہ میں سامروہ میں امام حسن عسکری کے دروازہ پر آیا۔ آپ نے بغیر میرے اذن طلب کئے مجھے بلایا۔ جب میں داخل ہوا اور سلام کیا تو فرمایا۔ اے فلاں تیرا کیا حال ہے۔ بیٹھ جا۔ پھر میرے خاندان کے مردوں اور عورتوں کا حال پوچھا۔ پھر فرمایا۔ تم کس غرض سے آئے ہو۔ میں نے کہا کہ آپ کی خدمت میں رہنے کے لئے۔ فرمایا۔ اچھا تم اس گھر میں رہو۔ چنانچہ میں حضرت کے نوکران کے ساتھ رہنے لگا۔ میرا کام یہ تھا کہ سودا سلف بازار سے خرید لاتا اور میں بغیر اذن حضرت کی خدمت میں حاضر ہو جاتا تھا جب آپ مردانے حصے میں ہوتے تھے۔ ایک دن میں نے گھر کے اندر حرکت سنی حضرت کی آواز آئی کھڑ جا۔ پس کر میری ہمت نہ ہوئی کہ باہر نکلوں اور نہ اندر آسکوں، پھر ایک کنیز نکلی جس

کے پاس ایک ڈھکی ہوئی چیز تھی حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ اندر آ جاؤ، میں داخل ہوا آپ نے کینز کو پکارا اور فرمایا جو کچھ تیرے پاس ہے کھول دے اس نے کھولا تو وہ ایک نہایت خوبصورت صاحبزادے تھے۔ فرمایا۔ ان کے شکم کو بھی کھول دے۔ میں نے دیکھا کہ سینہ سے ناف تک سبز بال تھے۔ کالا کوئی نہ تھا۔ مجھ سے فرمایا۔ یہ تمہارے اہام ہیں اس کے بعد امام علیہ السلام کی وفات تک پھر بھی ان کو نہ دیکھا۔ حضور ابن علی نے ان سے پوچھا تم نے ان کی عمر کیا انداز کیا۔ کہا دو سال، عسری نے کہا میں نے حضور سے پوچھا تمہارا اندازہ کیا ہے کہا جو وہ سال اور ابو علی اور ابو عبد اللہ نے کہا ہمارا اندازہ اکیس سال ہے۔

توضیح :- حدیث اول میں حضرت حجت کی ولادت ۲۵۵ھ اور ۵۶ھ دونوں مکمل ہیں۔ علامہ مجلسی مراۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ اختلاف غالباً شمسی اور قمری حساب کی بنا پر ہے۔ صحیح سال ۲۵۶ھ ہے۔ علماء لکھ رہے کہ لفظ نور کے اعداد ۲۵۶ ہیں اور یہی لفظ آپ کے سال ولادت کو بتاتا ہے۔

حدیث دوم کو علامہ مجلسی نے ضعیف تحریر کیا ہے۔ عمر کے تخمینہ میں جو اختلاف ہے اس کی وجہ ہے کہ فارسی نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی حیات میں دیکھا تھا اور دوسروں نے وکلانے تاجیہ مقدسہ کے لحاظ سے بتایا چونکہ حضرت حجت کا نام عام انسانوں نے علیحدہ تھا لہذا عمر کا اختلاف یوں بھی ہو سکتا ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ غَيْرٍ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا الْقُمَيْتِينَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَامِرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ غَانِمِ الْهِنْدِيِّ قَالَ : كُنْتُ بِمَدِينَةِ الْهِنْدِ الْمَعْرُوفَةِ بِقَشْمِيرِ الذَّاخِلَةِ وَأَصْحَابُ لِي يَقْعُدُونَ عَلَى كِرَاسِي عَنْ يَمِينِ الْمَلِكِ ، أَرْبَعُونَ رَجُلًا كُلُّهُمْ يَقْرَأُ الْكِتَابَ الْأَرَبِيَّةَ : التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَالزَّبُورَ وَصَحَفَ إِبْرَاهِيمَ ، نَقَضِي بَيْنَ النَّاسِ وَنَفَقَهُمْ فِي دِينِهِمْ وَنَفَقَهُمْ فِي حَلَالِهِمْ وَحَرَامِهِمْ ، يَفْرَحُ النَّاسُ إِلَيْنَا الْمَلِكُ وَمَنْ دُونَهُ ، فَتَجَارِنَا ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْنَا : هَذَا الشَّيْءُ الْمَذْكُورُ فِي الْكِتَابِ قَدْ خَفِيَ عَلَيْنَا أَمْرُهُ وَيَجِبُ عَلَيْنَا الْفَحْصُ عَنْهُ وَطَلَبُ أَثَرِهِ وَاتَّفَقَ رَأْيُنَا وَتَوَافَقْنَا عَلَى أَنْ أَخْرَجَ فَأَرْتَادَهُمْ ، فَخَرَجْتُ وَمَعِيَ مَالٌ جَلِيلٌ ، فَسَرْتُ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا حَتَّى قَرُبْتُ مِنْ كَابُلٍ ، فَعَرَضَ لِي قَوْمٌ مِنَ التُّرْكِ فَقَطَعُوا عَلَيَّ وَأَخَذُوا مَالِي وَجَرَحْتُ جِرَاحَاتٍ شَدِيدَةً وَدَفَعْتُ إِلَى مَدِينَةِ كَابُلٍ ، فَأَتَيْتُ بَنِي مَلِكِهَا لَمَّا وَقَفَ عَلَى خَبَرِي إِلَى مَدِينَةِ بَلَجٍ وَعَلَيْهَا إِذْ ذَاكَ دَاوُدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ ، فَلَمَّغَهُ خَبَرِي وَأَنْتِي حَرَجْتُ مُرْتَادًا مِنَ الْهِنْدِ وَتَعَلَّمْتُ الْفَارِسِيَّةَ وَنَظَرْتُ الْفُقَهَاءَ وَأَصْحَابَ الْكَلَامِ ، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ دَاوُدُ بْنُ الْعَبَّاسِ فَأَحْضَرَنِي مَجْلِسَهُ وَجَمَعَ عَلَيَّ الْفُقَهَاءَ فَنَظَرُونِي فَأَعْلَمْتُهُمْ أَنَّي خَرَجْتُ مِنْ بَلَدِي أَطْلُبُ هَذَا الشَّيْءَ الَّذِي وَجَدْتُهُ فِي الْكِتَابِ ، فَقَالَ لِي : مَنْ هُوَ مَا اسْمُهُ ، فَقُلْتُ مُحَمَّدٌ ، فَقَالُوا : هُوَ نَبِيُّنَا الَّذِي تَطْلُبُ ، فَسَأَلْتُهُمْ عَنْ شَرَائِعِهِ ، فَأَعْلَمُونِي ، فَقُلْتُ لَهُمْ : أَنَا أَعْلَمُ أَنَّ مُحَمَّدًا نَبِيٌّ وَلَا أَعْلَمُهُ هَذَا الَّذِي يَصِفُونَ أَمْ لَا فَأَعْلَمُونِي مَوْضِعَهُ لَا قُصْدَهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ

عَلَامَاتٍ عِنْدِي وَدَلَالَاتٍ، فَإِنْ كَانَ صَاحِبِي الَّذِي طَلَبْتُ آمَنْتُ بِهِ، فَقَالُوا: قَدِمْنِي عَلَيْكَ فَقُلْتُ:
 فَمَنْ وَصِيهِ وَخَلِيفَتُهُ فَقَالُوا: أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ: فَسَمُّوهُ لِي فَإِنْ هَدِمَ كُنْبَتَهُ؟ قَالُوا: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 عُثْمَانَ وَنَسَبُوا إِلَى قُرَيْشٍ، قُلْتُ: فَأَنْسِبُوا لِي عَمَّاءَ نَسَبِكُمْ فَنَسَبُونِي لِي، فَقُلْتُ: لَيْسَ هَذَا صَاحِبِي
 الَّذِي طَلَبْتُ، صَاحِبِي الَّذِي أَطْلَبُهُ خَلِيفَتُهُ، أَخُوهُ فِي الدِّينِ وَابْنُ عَمِّهِ فِي النَّسَبِ وَرَوْجُ ابْنَتِهِ وَ
 أَبُو وَلَدِهِ، لَيْسَ لِهَذَا النَّبِيِّ دَرِيَّةٌ عَلَى الْأَرْضِ غَيْرُ وَلَدِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي هُوَ خَلِيفَتُهُ، قَالَ:
 فَرَبِّبُوا بِي وَقَالُوا: أَيُّهَا الْأَمِيرُ إِنَّ هَذَا قَدْ خَرَجَ مِنَ الشِّرْكِ إِلَى الْكُفْرِ هَذَا حَلَالُ الدِّمِ، فَقُلْتُ
 لَهُمْ: يَا قَوْمُ أَنَا رَجُلٌ مَعِيَ دِينٌ مُتَمَسِّكٌ بِهِ لَا أَفَارِقُهُ حَتَّى أَرَى مَا هُوَ أَقْوَى مِنْهُ، إِنِّي وَجَدْتُ صِفَةَ
 هَذَا الرَّجُلِ فِي الْكُتُبِ الَّتِي أَنْزَلَهَا اللَّهُ عَلَى أَنْبِيَائِهِ وَإِنَّمَا خَرَجْتُ مِنْ بِلَادِ الْهِنْدِ وَمِنَ الْعِرَاقِ الَّذِي
 كُنْتُ فِيهِ طَلَبًا لَهُ، فَلَمَّا فَخَّضْتُ عَنْ أَمْرِ صَاحِبِكُمْ الَّذِي ذَكَرْتُمْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ الْمَوْصُوفُ فِي
 الْكُتُبِ فَكُفُّوا عَنِّي وَبَعَثَ الْعَامِلُ إِلَى رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ: الْحُسَيْنُ بْنُ إِشْكِيْبٍ فِدَعَاهُ، فَقَالَ لَهُ:
 نَاطِرُ هَذَا الرَّجُلِ الْهِنْدِيِّ، فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ: أَصْلَحَكَ اللَّهُ عِنْدَكَ الْفُقَهَاءُ وَالْعُلَمَاءُ وَهُمْ أَعْلَمُ وَ
 أَبْصَرُ بِمَنَاطِرَتِهِ، فَقَالَ لَهُ: نَاطِرُهُ كَمَا أَقُولُ لَكَ وَاخْلُ بِهِ وَاطْفُ لَهُ، فَقَالَ لِي الْحُسَيْنُ بْنُ
 إِشْكِيْبٍ بَعْدَمَا فَاوَضْتُهُ: إِنَّ صَاحِبَكَ الَّذِي تَطْلُبُهُ هُوَ النَّبِيُّ الَّذِي وَصَفَهُ هَؤُلَاءِ وَ لَيْسَ الْأَمْرُ فِي
 خَلِيفَتِهِ كَمَا قَالُوا، هَذَا النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَوَصِيهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بْنُ
 عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ رَوْجُ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَابْنُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سِبْطِي مُحَمَّدٌ وَالْحُسَيْنُ، قَالَ غَاثُ
 أَبُو سَعِيدٍ: فَقُلْتُ: اللَّهُ أَكْبَرُ هَذَا الَّذِي طَلَبْتُ، فَأَنْصَرَفْتُ إِلَى دَاوُدَ بْنِ الْعَبَّاسِ فَقُلْتُ لَهُ: أَيُّهَا الْأَمِيرُ
 وَجَدْتُ مَا طَلَبْتُ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ: فَبَرَّ بِي وَوَصَلْنِي، وَقَالَ لِلْحُسَيْنِ
 تَقَدَّمْ، قَالَ: فَمَضَيْتُ إِلَيْهِ حَتَّى آتَيْتُ بِهِ وَفَقَّهَنِي فِيهَا احْتَجَجْتُ إِلَيْهِ مِنَ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَ
 الْفَرَائِضِ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّا نَقْرَأُ فِي كُتُبِنَا أَنَّ مُحَمَّدًا وَالْحُسَيْنُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لِأَنِّي بَعْدَهُ وَأَنَّ الْأَمْرَ
 مِنْ بَعْدِهِ إِلَى وَصِيهِ وَوَارِثِهِ وَخَلِيفَتِهِ مِنْ بَعْدِهِ، ثُمَّ إِلَى الْوَصِيِّ بَعْدَ الْوَصِيِّ، لَا يَزَالُ أَمْرُ اللَّهِ
 جَارِيًا فِي أَعْقَابِهِمْ حَتَّى تَنْقُضِيَ الدُّنْيَا، فَمَنْ وَصِيٌّ وَصِيَّ مُحَمَّدٍ؟ قَالَ: الْحَسَنُ ثُمَّ الْحُسَيْنُ ابْنَا
 مُحَمَّدٍ وَالْحُسَيْنُ، ثُمَّ سَأَلَ الْأَمْرُ فِي الْوَصِيَّةِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى صَاحِبِ الزَّمَانِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ أَغْلَمَنِي مَا حَدَّثَ،
 فَلَمْ يَكُنْ لِي هِمَّةٌ إِلَّا طَلَبُ النَّاحِيَةِ فَوَافِي قَوْمٍ وَقَعْدَ مَعَ أَصْحَابِنَا فِي سَنَةِ أَرْبَعٍ وَسِتِّينَ وَمِائَتَيْنِ
 وَخَرَجَ مَعَهُمْ حَتَّى وَافَى بَغْدَادَ وَمَعَهُ رَفِيقٌ لَهُ مِنْ أَهْلِ السُّنَنِ كَانَ صَحْبَهُ عَلَى الْمَذْهَبِ، قَالَ:

فَحَدَّثَنِي غَانِمٌ قَالَ : وَأُنْكِرْتُ مِنْ رَفِيقِي بَعْضَ أَخْلَاقِهِ فَهَجَرْتُهُ ، وَخَرَجْتُ حَتَّى سِرْتُ إِلَى الْعَبَّاسِيَّةِ
 أَنْهَيْتُا لِلصَّلَاةِ وَأُصَلِّيَ وَابْنِي لَوَاقِفٌ مُتَمَكِّرٌ فِيمَا قَصَدْتُ لِطَلْبِهِ إِذَا بَاتَ قَدْ أَتَانِي فَقَالَ : أَنْتَ
 فُلَانٌ ؟ - اسْمُهُ بِالْهِنْدِ - فَقُلْتُ : نَعَمْ فَقَالَ : أَحِبَّ مَوْلَاكَ فَمَضَيْتُ مَعَهُ فَلَمْ يَزَلْ يَتَخَلَّلُ بِي الطَّرِيقَ
 حَتَّى أَتَى دَارًا وَبُسْنَانًا فَإِذَا أَنَا بِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَالِسٌ ، فَقَالَ : مَرْحَبًا يَا فُلَانُ - بِكَلَامِ الْهِنْدِ - كَيْفَ
 خَالِكَ ؟ وَكَيْفَ خَلَفْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا ؟ حَتَّى عَدَّ الْأَرْبَعِينَ كُلَّهُمْ فَسَأَلَنِي عَنْهُمْ وَاحِدًا وَاحِدًا ،
 ثُمَّ أَخْبَرَنِي بِمَا تَجَارَيْنَا كُلَّ ذَلِكَ بِكَلَامِ الْهِنْدِ ، ثُمَّ قَالَ : أَرَدْتُ أَنْ تَحِجَّ مَعَ أَهْلِ قُمْ ؟ قُلْتُ :
 نَعَمْ يَا سَيِّدِي ، فَقَالَ : لَا تَحِجَّ مَعَهُمْ وَانْصَرِفْ سَنَتَكَ هَذِهِ وَحُجَّ فِي قَابِلٍ ، ثُمَّ أَتَنِي إِلَيَّ مَرَّةً
 كَانَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ لِي : اجْعَلْهَا تَفَقُّكَ وَلَا تَدْخُلْ إِلَى بَعْدَاذِ إِلَى فُلَانٍ سَمَاءُ ، وَلَا تَطْلُعْهُ عَلَى
 شَيْءٍ . وَانْصَرِفْ إِلَيْنَا إِلَى الْبَلَدِ ، ثُمَّ وَأَفَانَا بَعْضُ الْفَتَوَاجِ فَأَعْلَمُونَا أَنَّ أَصْحَابَنَا انْصَرَفُوا مِنَ الْعَقَبَةِ
 وَمَضَى نَحْوَ خُرَّاسَانَ فَلَمَّا كَانَ فِي قَابِلٍ حَجَّ وَأَرْسَلَ إِلَيْنَا بِهَدِيَّةٍ مِنْ طَرَفِ خُرَّاسَانَ فَأَقَامَ بِهَا مَدَّةً ،
 ثُمَّ مَاتَ رَحِمَهُ اللَّهُ .

۳۔ ابو سعید غانم ہندی سے روایت ہے کہ میں ہندوستان کے علاقہ کشمیر کے داخلی حصہ کا رہنے والا تھا اور
 میرے چالیس ساتھی اور تھے ہم بادشاہ کے داہنی طرف کرسیوں پر بیٹھا کرتے تھے اور کتاب توریت و انجیل و زبور اور صحف
 ابراہیم پڑھا کرتے ، لوگوں کے قضایا فیصلہ کرتے اور علم دین کی تعلیم دیتے اور حلال و حرام کے متعلق فتویٰ دیتے تھے اور
 بادشاہ اور رعایا سب ہماری طرف رجوع کرتے تھے ۔ ایک دن رسول اللہ کا ذکر چھڑا ۔ ہم نے کہا کہ اس نبی کا ذکر تمام آسمانی
 کتب میں ہے لیکن ان کا معاملہ ہم پر مخفی ہے ۔ ہم پر واجب ہے کہ ان کے متعلق جستجو کریں اور ان کے حالات کا پتہ چلائیں
 ہم سب نے اس رائے سے اتفاق کیا کہ میں جا کر حالات معلوم کروں ۔ میں مال کثیر لے کر نکلا ، بارہ ماہ سفر کرنے کے
 بعد کابل کے قریب پہنچا ، راہ میں ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور میرا تمام مال لوٹ لیا اور مجھے بڑی طرح زخمی کیا اور مجھے شہر کابل
 میں پہنچایا گیا ۔ جب میری رسانی وہاں کے بادشاہ تک پہنچی اور وہ میرے حالات سے باخبر ہوا ۔ تو مجھے شہر بلخ بھیج دیا ۔
 وہاں کا حاکم داؤد بن عباس بن ابواسود تھا ۔ اس کو لوگوں سے میرے متعلق پتہ چلا کہ میں ہند سے آیا ہوں اور میں نے
 فارسی زبان سیکھ لی تھی ۔ پس وہاں کے فقہا اور متکلمین سے مناظرے ہوئے اور داؤد بن عباس نے مجھے اپنے دربار میں
 بلایا ۔ فقہا کو جمع کیا ۔ انھوں نے مجھ سے مناظرہ کیا ۔ میں نے انھیں بتایا کہ میں اپنے وطن سے اس نبی کی تلاش میں نکلا ہوں
 جس کا ذکر میں نے آسمانی کتابوں میں پڑھا ہے ۔ اس نے کہا وہ کون ہے اور نام کیا ہے ۔ میں نے کہا ۔ محمد ۔ اس نے کہا وہ ہمارے
 نبی ہیں جن کی تلاش میں ہے ۔

میں نے علماء سے ان کے احکام شریعت پوچھے، پس انھوں نے بتائے۔ میں نے کہا میں تو یہ جانتا ہوں کہ محمد نبی ہیں لیکن یہ نہیں جانتا۔ ان کا وصف تم نے بیان کیا ہے وہ وہی ہیں یا نہیں، مجھے ان کے رہنے کی جگہ بتاؤ تاکہ میں وہاں جاؤں اور جو علامات و دلائل میرے پاس ہیں ان کو جانچوں، اگر وہی ہوں گے جن کی مجھے تلاش ہے تو میں ان پر ایمان لے آؤں گا انھوں نے کہا وہ تو انتقال کر گئے۔ میں نے کہا ان کا وصی کون ہے۔ کہا ابو بکر، میں نے کہا یہ تو کنیت ہے اصلی نام بتائیے انھوں نے عبد اللہ بن عثمان اور قریش تک نسب بیان کیا۔ میں نے کہا اپنے نبی کا نسب بھی بیان کیجیے انھوں نے نب بیان کیا۔ میں نے کہا جن کی مجھے تلاش ہے یہ وہ نہیں ہیں۔ جن کو میں تلاش کرتا ہوں وہ ان کے وہ خلیفہ ہیں جو دین میں ان کے بھائی اور نسب میں ابن عم ہیں اور ان کی بیٹی کا شوہر ہے اور اس کے بیٹوں کا باپ ہے۔ اس نبی کی اولاد روئے زمین پر نہیں، سوائے اس شخص کی اولاد کے جو اس کا خلیفہ ہے۔ یہ سنتے ہی وہ مجھ پر حملہ آور ہوئے اور کہنے لگے اے امیر! یہ شخص شرک سے نکل کر کفر کی طرف آیا ہے اس کا خون حلال ہے۔ میں نے کہا لوگو! میں ایک ایسے دین سے تعلق رکھنے والا ہوں جب تک اس سے بہتر دین نہ پالوں گا اس کو ترک نہ کروں گا۔ میں نے ان کتابوں میں جو انبیاء پر نازل ہوئیں۔ اس نبی کی یہی صفت پائی ہے میں ہندوستان سے آیا ہوں اور اسی عزت کے ساتھ جو مجھے حاصل ہے۔ میں ان کو تلاش کر رہا ہوں جب میں تم سے تمہارے نبی کی صفات سنیں جن کو تم نے بیان کیا تو میں سمجھ گیا کہ یہ وہ نبی نہیں جس کا آسمانی کتابوں میں ہے لہذا تم میری ایذا رسانی سے باز رہو۔

اور حاکم نے ایک شخص حسین بن شکیب نامے کو بلا کر کہا۔ اس شخص سے مناظرہ کرو۔ اس نے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے بلغم میں اور بہت سے فقہاء و علماء ہیں جو مجھ سے زیادہ جاننے والے ہیں اور مناظرہ کے مشاق ہیں اس نے کہا۔ جیسا میں نے کہا، تم ہی مناظرہ کرو۔ اسے خلوت میں لے جا کر نرمی سے بات چیت کرو۔

جب میں ابن شکیب کی سپردگی میں آیا تو اس نے مجھ سے کہا۔ تمہارا مطلوب وہی نبی ہے جن کا وصف ان لوگوں نے بیان کیا ہے لیکن جیسا انھوں نے کہا۔ امر غلات کا اس سے کوئی تعلق نہیں، یہ نبی محمد بن عبد اللہ ہیں اور ان کے وصی علی ابن ابی طالب ہیں اور وہ فاطمہ بنت محمد کے شوہر ہیں اور حسن و حسین کے جو رسول اللہ کے نواسے ہیں باپ ہیں۔

فانم ابو سعید کہتا ہے یہ سن کر میں نے کہا۔ اللہ اکبر سہی وہ نبی ہے جس کی مجھے تلاش ہے پھر میں داؤد بن عباس کے پاس آیا اور کہا۔ اے امیر میں نے پالیا جس کی تلاش تھی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اس کے بعد اس نے میرے ساتھ اچھا برتاؤ کیا اور صلہ رحمی کیا اور اس نے حسین سے کہا۔ اس کے ساتھ مہربانی کا برتاؤ کرو۔ میں حسین کے پاس رہنے لگا اور میں نے حسب ضرورت علم دین اس سے حاصل کیا۔ از قسم روزہ و نماز و فرائض، ایک دن میں نے کہا۔ ہم نے اپنی کتابوں میں پڑھا ہے کہ محمد فاطمہ الزہراء ہیں۔

ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ کہ ان کی خلافت ان کے بعد ان کے وصی اور وارث اور جانشین کو ملے گی۔

اور یہ امر خدا ان کی اولاد میں چلتا ہی رہے گا یہاں تک کہ دنیا ختم ہو پس محمد کے وصی کا وصی کون ہے اس نے کہا حسن، پھر حسین، فرزند ان محمد، پھر یہ وصیت کا سلسلہ حضرت صاحب الزمان تک پہنچے گا۔ پھر اس نے مجھے وہ واقعات بتائے۔ اب میں نے اس طرف جانے کا ارادہ کیا۔

راوی کہتا ہے کہ غانم تم پہنچا اور ۲۶ھ میں ہمارے اصحاب کے ساتھ رہا۔ اس کے بعد وہ بغداد پہنچا۔ اس کے ساتھ اس کا ایک سندھی ساتھی بھی تھا جو اس کا ہم مذہب بھی تھا۔ غانم نے بیان کیا کہ مجھے اپنے ساتھی کی بعض باتیں ناپسند ہوئیں لہذا میں نے اس سے جدائی اختیار کی اور میں تم سے چل کر عباسی حکومت میں آیا نماز پڑھنے کے بعد میں متفکر تھا اس معاملہ میں جس کی تلاش ہے اس تک کیسے پہنچوں کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا تیرا نام غانم ہندی ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا تیرے مولا تجھے بلاتے ہیں۔ میں اس کے ساتھ چلا۔ یہاں تک کہ ہم ایک گھر اور باغ میں پہنچے جہاں ایک بزرگ بیٹھے تھے انھوں نے فرمایا۔ مرحبا اے غانم پھر ہندی زبان میں کہا تیرا کیا حال ہے اور فلاں فلاں کو کس حال میں چھوڑا ہے۔

تاہینکہ آپ نے نام بتلئے ان چالیس آدمیوں کے جن کو میں نے کشمیر میں چھوڑا تھا اور ایک ایک کے متعلق مجھ سے سوال کیا ہندی زبان میں، پھر تمہارا ارادہ اس سال حج کا ہے اہل تم کے ساتھ۔ میں نے کہا ہاں اے میرے آقا۔ فرمایا ان کے ساتھ حج کو نہ جانا ورنہ فراق لوٹ لیں گے، اس سال اگر جاؤ تو واپس آجانا اور اگلے سال حج کرنا۔ پھر ایک تھیلی جو حضرت کے سامنے رکھی تھی۔ مجھے دی اور فرمایا۔ اسے اپنی ضروریات میں صرف کرو اور فلاں شخص کے پاس بغداد نہ جانا اور یہ حال اس سے نہ کہنا۔ راوی کہتا ہے اس کے بعد غانم میرے پاس آگیا مشہر تم میں۔ پھر اس نے اپنے مقصد میں کامیابی (حضرت حجت کی حضوری) کے بعد تم میں رہائش اختیار کی۔ لوگوں نے بتایا کہ ہمارے ساتھی حج کے لئے نکلے تھے۔ عقبہ (پشتہ کھائی) سے واپس آگئے دڈا کوؤں کے خوف سے (غانم خراساں چلا گیا۔ اگلے سال اس نے حج کیا اور خراساں سے ہمارے لئے تحفے بھیجے، وہ مدت تک وہیں رہا، وہیں مرا۔ اللہ اس پر رحم کرے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: إِنَّ الْحَسَنَ بْنَ النَّضْرِ وَ أَبَا صِدَامٍ وَ جَمَاعَةً تَكَلَّمُوا بَعْدَ مُضِيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيمَا فِي أَيْدِي الْوُكَلَاءِ وَ أَزَادُوا الْفَحْصَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ النَّضْرِ إِلَى أَبِي الصِّدَامِ فَقَالَ: إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَقَالَ لَهُ: أَبُو صِدَامٍ أَخْبَرَهُ هَذِهِ السَّنَةَ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ [ابْنُ النَّضْرِ]: إِنِّي أَفْرَعُ فِي الْمَنَامِ وَ لَا بُدَّ مِنَ الْخُرُوجِ وَ أَوْصَى إِلَى أَحْمَدَ بْنِ يَعْلَى بْنِ حَمَّادٍ وَ أَوْصَى لِلنَّاجِيَةِ بِمَالٍ وَ أَمَرَهُ أَنْ لَا يُخْرِجَ شَيْئًا إِلَّا مِنْ يَدِهِ إِلَى يَدِهِ بَعْدَ طُهُورِهِ قَالَ: فَقَالَ الْحَسَنُ: لَمَّا وَاقَيْتُ بَغْدَادَ اكْتَرَيْتُ ذَارًا فَفَزَلْتُهَا فَجَاءَنِي بَعْضُ الْوُكَلَاءِ بِشَبَابٍ وَ ذُنَابِيرٍ وَ خَلَقَهَا عِنْدِي

قُلْتُ لَهُ مَا هَذَا؟ قَالَ هُوَ مَا تَرَى، ثُمَّ جَاءَنِي آخَرُ بَيْنَهُمَا وَآخَرُ حَتَّى كَسَبُوا الدَّارَ، ثُمَّ جَاءَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بِجَمِيعِ مَا كَانَ مَعَهُ فَمَنْعَجَبْتُ وَبَقِيتُ مُتَفَكِّرًا فَوَرَدَتْ عَلَيَّ زُفْعَةُ الرَّجُلِ إِذَا مَضَى مِنَ النَّهَارِ كَذَا وَكَذَا فَأَحْمِلْ مَا مَعَكَ، فَرَحَلْتُ وَحَمَلْتُ مَا مَعِيَ وَفِي الطَّرِيقِ صُعْلُوكٌ يَقْطَعُ الطَّرِيقَ فِي سِتِّينَ رَجُلًا فَاجْتَزَيْتُ عَلَيْهِ وَسَلَّطَنِي اللَّهُ مِنْهُ قَوَافِيتُ الْمَسْكَرِ وَنَزَلْتُ، فَوَرَدَتْ عَلَيَّ زُفْعَةٌ أَنْ أَحْمِلَ مَا مَعَكَ فَمَبَيْتُهُ فِي صِنَانِ الْحَمَالَيْنِ، فَلَمَّا بَلَغْتُ الدَّاهِلِبْنَ إِذَا فِيهِ أَسْوَدٌ قَائِمٌ فَقَالَ: أَنْتَ الْحَسَنُ بْنُ النَّضْرِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ادْخُلْ، فَدَخَلْتُ الدَّارَ وَدَخَلْتُ بَيْنَا وَفَرَعْتُ صِنَانَ الْحَمَالَيْنِ وَإِذَا فِي زَاوِيَةِ النَّبْتِ خُبْرٌ كَثِيرٌ فَأَعْطَى كُلَّ وَاحِدٍ مِنَ الْحَمَالَيْنِ رَغِيقَيْنِ وَأُخْرَ جَوْا وَ إِذَا بَيْتٌ عَلَيْهِ سِتْرٌ فَنَوْدَيْتُ مِنْهُ: يَا حَسَنُ بْنُ النَّضْرِ! أَحْمِدُ اللَّهَ عَلَى مَا مَنَّ بِهِ عَلَيْكَ وَلَا تَشْكُرَنَّ، فَوَدَّ الشَّيْطَانُ أَنَّكَ شَكَكْتَ وَأَخْرَجَ إِلَيَّ تَوْبِينَ وَ قَالَ: خُذْهَا فَسَتَحْتَاجُ إِلَيْهَا فَأَخَذْتُهَا وَ خَرَجْتُ، قَالَ سَعْدُ: فَانْصَرَفَ الْحَسَنُ بْنُ النَّضْرِ وَمَاتَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَ كَفِينُ فِي الثَّوْبَيْنِ.

۴۔ علی بن محمد نے سعید بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ حسن بن نصر اور ابو صدام اور کچھ لوگوں نے امام حسن علیہ السلام کے بعد اس بارہ میں گفتگو کی کہ حضرت حجت کے وکلا کی معرفت جو مال حضرت کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے وہ آپ تک پہنچا بھی ہے یا یہ لوگ اپنے ہی پاس رکھ لیتے ہیں۔ ان لوگوں نے اس کی تحقیق کا ارادہ کیا۔ حسن بن نصر نے ابو صدام سے کہا۔ میں حج کا ارادہ رکھتا ہوں اس نے کہا اس سال نہ جاؤ، حسن نے کہا مجھے اس فکر میں نیند نہیں آتی۔ میرا جانا ضروری ہے اور اس نے احمد بن یعلیٰ بن حماد کو اپنے مال کا وصی بنایا اور وصیت کی کہ یہ مال ناحیہ مقدسہ لے جاؤ اور کوئی چیز کسی کو نہ دے بلکہ اپنے ہاتھ سے حضرت حجت علیہ السلام کی خدمت میں پہنچائے۔

حسن نے کہا۔ جب میں بغداد پہنچا تو کرایہ پر ایک گھر لے لیا۔ میں اس میں ٹھہرا۔ ایک وکیل میرے پاس کپڑے اور دینار لایا اور میرے پاس رکھ دیئے۔ میں نے کہا یہ کیا ہے اس نے کہا تمہاری نظر کے سامنے ہے پھر دوسرا آیا پھر تیسرا آیا یہاں تک کہ گھر سامان سے بھر گیا۔ پھر احمد بن اسحاق جو کچھ اس کے پاس تھا لے کر آیا مجھے بڑا تعجب ہوا اور نہ کر لاتی ہوئی میرے پاس امام علیہ السلام یعنی حضرت حجت کا خط آیا۔ اس میں لکھا تھا کہ جب دن کا اتنا حصہ گزر جائے تو جو تمہارے پاس ہے اسے لے کر آؤ۔ میں سب سامان لے کر چلا۔ راستہ میں ۶۰ ڈاکوؤں کا ایک گروہ تھا لیکن راستہ سے صبح سالم گزر گیا اور مقام عسکر پہنچا۔ وہاں حضرت کا ایک اور خط ملا۔ میں نے حمالوں کے بوروں میں سامان لدوایا۔ جب دروازہ پر پہنچا تو وہاں ایک حبشی غلام کھڑا تھا اس نے کہا تم حسن بن النضر ہو میں نے کہا ہاں

اس نے کہا اندر آؤ میں صحن خانہ میں آیا۔ مجالوں کے ساتھ سب سامان بھی لایا۔ میں نے گھر کے ایک گوشے میں بہت سی روٹیاں دیکھیں اس نے ہر حال کو دو دو روٹیاں دیں۔ وہ چلے گئے تو میں نے دیکھا گھر کے ایک دروازے پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ اندر سے آواز آئی۔ اے حسن بن النضر خدا کا شکر کہ اس نے تجھ پر احسان کیا۔ پس ہمارے معاملے میں شک نہ کر شیطان تیرے بارے میں شک کرنے والے کو دوست رکھتا ہے۔ مجھے دو کپڑے دے کر فرمایا یہ لے ان کی تجھے ضرورت پڑے گی میں نے لے لے سعید کہتے ہیں کہ حسن بن النضر وہاں سے لوٹ آیا اور ماہ رمضان میں اس کا انتقال ہو گیا اور ان ہی دو کپڑوں کا اسے کفن دیا گیا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَوَيْهِ السُّوَيْدِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْرِيَارٍ قَالَ : شَكَكْتُ عِنْدَ مُضَيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاجْتَمَعَ عِنْدَ أَبِي مَالٍ جَابِلٌ ، فَحَمَلَهُ وَرَكِبَ السَّفِينَةَ وَخَرَجَتْ مَعَهُ مُشْتَبِعًا ، فَوَعَكَ وَعَكَاشِدِيدًا ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ ! رُدَّنِي ، فَهُوَ الْمَوْتُ وَقَالَ لِي : اِتَّقِ اللَّهَ فِي هَذَا الْمَالِ وَأَوْصِي إِلَيَّ فَمَاتَ : فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : لَمْ يَكُنْ أَبِي لِيُوصِي بِشَيْءٍ غَيْرِ صَحْبِهِ ، أَخْلُفُ هَذَا الْمَالِ إِلَى الْعِرَاقِ أَكْثَرِي ذَارًا عَلَى الشَّطْرِ وَلَا أُخِيرُ أَحَدًا بِشَيْءٍ وَإِنْ وَصَحَ لِي شَيْءٌ كَوْضُوحِهِ [فِي] أَيَّامِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْفَذْتُهُ وَإِلَّا قَصَفْتُ بِهِ ، فَقَدِمْتُ الْعِرَاقَ وَكَثُرْتُ ذَارًا عَلَى الشَّطْرِ وَبَقِيتُ أَيَّامًا ، فَإِذَا أَنَا بِرُفْعَةٍ مَعَ رَسُولٍ فِيهَا : يَا مُحَمَّدُ ! مَعَكَ كَذَا وَكَذَا فِي جَوْفٍ كَذَا وَكَذَا ، حَتَّى قَصَّ عَلَيَّ جَمِيعَ مَا مَعِيَ وَمَا لَمْ أَحِطْ بِهِ عِلْمًا فَسَلَّمْتُهُ إِلَى الرَّسُولِ وَبَقِيتُ أَيَّامًا لَا يُرْفَعُ لِي دَأْسٌ وَانْعَمْتُ ، فَخَرَجَ إِلَيَّ قَدْ أَقْنَاكَ مَكَانَ أَبِيكَ فَاحْمَدِ اللَّهَ .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی وفات کے بعد امامت کے بارے میں مجھے شک ہوا میرے باپ کے پاس مال کثیر تھا اس نے اسے لیا اور ایک کشتی میں ایک گروہ کے ساتھ نکلا۔ پس سخت بخار آیا۔ مجھ سے کہا بھرہ واپس لے چلو یہ مرض پیغام موت ہے اور یہ بھی کہا کہ اس مال کے بارے میں خدا سے ڈرو اور وصیت کی کہ اسے حضرت حجت تک پہنچا دینا اس کے بعد وہ مر گئے۔ میں نے اپنے دل میں کہا۔ میرے باپ نے غلط وصیت نہیں کی۔ میں اس مال کو عسراق لے جاؤں گا اور دریا کے کنارے ایک مکان کرایہ پر لے لوں گا اور کسی کو نہ بتاؤں گا کہ میرے پاس کیا ہے اگر کوئی امر ایسا ہی ظاہر ہوا۔ جیسا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے وقت میں راجحازی شن سے ہوتا تھا تو میں یہ مال حضرت حجت کے پاس بھیج دوں گا ورنہ روک لوں گا۔ پس میں سامرہ آیا اور میں نے ایک شط پر ایک مکان کرایہ پر لے لیا اور رہنے لگا ایک دن ایک تاجر حضرت حجت کا ایک خط میرے پاس لایا۔ اس میں لکھا تھا اے محمد تیرے پاس اتنا اتنا مال فلاں فلاں چیز کے اندر ہے یہاں تک کہ تفصیل سے ان تمام چیزوں کا ذکر کیا تھا جو میرے پاس تھیں اور جن کا علم کسی کو نہ تھا پس میں

نے وہ سب مال اس قاصد کے سپرد کر دیا اور اس کے بعد چند روز ایسے گزرے کہ میں درد سے سر نہیں اٹھا سکتا تھا پس حضرت کا ایک رتھ میرے پاس اور آیا کہ ہم نے تم کو تمہارا باپ کی جگہ اپنا وکیل بنایا۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ السَّائِي قَالَ: أَوْصَلْتُ أَشْيَاءَ لِلْمَرْزَبَانِيِّ الْخَارِجِيِّ فِيهَا سِوَارٌ ذَهَبٌ، فَقِيلَتْ وَرَدَّ عَلَيَّ السِّوَارُ، فَأَمَرْتُ بِكَسْرِهِ، فَكَسَرْتُهُ فَإِذَا فِي وَسْطِهِ مَنَاقِبُ حَدِيدٍ وَنُحَاسٍ أَوْ صُفْرِ فَأَخْرَجْتُهُ وَأَنْقَضْتُ الذَّهَبَ فَقِيلَ.

۶۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے کچھ چیزیں صاحب الامر علیہ السلام کی خدمت میں مرزبان الحارثی کی طرف بھیجیں ان میں سونے کے کنگن بھی تھے حضرت نے وہ کنگن واپس کر دیئے ہیں ان کو توڑنے کا حکم دیا۔ ان کو توڑا گیا تو بیچ میں سے تانبہ اور لوہے کی سلاخیں نکلیں یا بیچ میں سے خالی تھے۔ میں سلاخیں نکال کر بھیجا تو حضرت نے بے لیا۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْفَضْلِ الْخَزَّازِ الْمَدَائِنِيِّ مَوْلَى خَدِيجَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنَ الطَّالِبِيِّينَ كَانُوا يَقُولُونَ بِالْحَقِّ وَكَانَتْ الْوُطَائِفُ تَرُدُّ عَلَيْهِمْ فِي وَقْتٍ مَعْلُومٍ، فَلَمَّا مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام رَجَعَ قَوْمٌ مِنْهُمْ عَنِ الْقَوْلِ بِالْوَلَدِ، فَوَدَّتِ الْوُطَائِفُ عَلَى مَنْ بَكَتْ مِنْهُمْ عَلَى الْقَوْلِ بِالْوَلَدِ وَفُطِعَ عَنِ الْبَاقِينَ، فَلَا يُذَكَّرُونَ فِي الذِّكْرِ وَالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام کی صاحبزادی خدیجہ کے غم نفل مدائنی نے بیان کیا کہ اہل مدینہ میں سے کچھ لوگ طالبین حق تھے اور حق بیان کرتے تھے ان کے پاس معینہ و طائف آجایا کرتے تھے جب ابو محمد مر گئے تو کچھ لوگ ان میں سے کہنے لگے کہ حضرت کے کوئی لڑکا ہی نہیں، پس جو لوگ ان میں سے صاحب اولاد ہونے پر ثابت قدم رہے۔ ان کے و طائف تو حضرت حجت کی طرف سے جاری رہے باقی کے روک لئے گئے اور الحمد للہ رب العالمین کہنے والوں میں سے نہ رہے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَوْصَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ مَالًا فَرَدَّ عَلَيْهِ وَقَبِلَ لَهُ: أَخْرُجْ حَقَّ وَلَدِ عَمِّكَ مِنْهُ وَهُوَ أَرْبَعُمِائَةِ دِرْهَمٍ وَكَانَ الرَّجُلُ فِي يَدِهِ صَبْعَةٌ لَوْلَدِ عَمِّهِ، فِيهَا شِرْكَةٌ قَدْ حَسَبَهَا عَلَيْهِمْ، فَتَنَظَّرَ فَإِذَا الَّذِي لَوْلَدِ عَمِّهِ مِنْ ذَلِكَ الْمَالِ أَرْبَعُمِائَةِ دِرْهَمٍ فَأَخْرَجَهَا وَأَنْقَضَ الْبَاقِي فَقِيلَ.

۸۔ علی بن محمد نے بیان کیا کہ عراق عرب کے ایک شخص نے حضرت حجت کے پاس کچھ مال بھیجا۔ آپ نے رد کر دیا اور

فرمایا کہ پہلے اس میں سے اپنے چچا زاد بھائی کا حق نکالو اور صورت یہ تھی کہ اس شخص کے قبضہ میں اس کے چچا زاد بھائی کی ایک زمین تھی جس میں اس کی شریعت تھی اس نے اس کو روک رکھا تھا جب اس نے غور کیا تو اس کی قیمت چار سو درہم ہی ہوتی تھی پس اس نے وہ حق نکال کر جب حضرت کے پاس بھیجا تو آپ نے قبول کر لیا۔

۹۔ الْفَاسِمُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ : وَلِدَ لِي عِدَّةٌ بَنِينَ فَكُنْتُ أَكْتُبُ وَ أَسْأَلُ الدُّعَاءَ فَلَا يُكْتَبُ إِلَيَّ لَهُمْ يَشْيُ ، فَمَا تَوَا كُتْلَهُمْ ، فَلَمَّا وَلِدَ لِي الْحَسَنُ ابْنِي كَتَبْتُ أَسْأَلُ الدُّعَاءَ فَأَجِبْتُ يَنْقَى وَالْحَمْدُ لِلَّهِ .

۹۔ فاسم بن علا کہتا ہے کہ میرے چند بیٹے تھے میں نے ان کے لئے دعا کرنے کو حضرت صاحب الامر علیہ السلام کو لکھنا تھا۔ حضرت ان کے متعلق کچھ تحریر نہ فرماتے تھے وہ سب مر گئے۔ جب میرا لاکا حسن پیدا ہوا تو میں نے اس کے لئے دعا کو لکھا حضرت نے جواب دیا، پس الحمد للہ وہ زندہ ہے۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ : [كُنْتُ] خَرَجْتُ سَنَةً مِنَ السَّنِينَ بِبَغْدَادَ فَاسْتَأْذَنْتُ فِي الْخُرُوجِ ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي ، فَأَقَعْتُ اثْنَيْ وَعِشْرِينَ يَوْمًا وَقَدْ خَرَجْتُ الْقَافِلَةَ إِلَى الشَّهْرَوَانِ ، فَأَذِنَ فِي الْخُرُوجِ لِي يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ وَقَبْلَ لِي : أَخْرَجَ فَبَدَأَ ، فَخَرَجْتُ وَأَنَا آتِسٌ مِنَ الْقَافِلَةِ أَنْ أَلْحَقَهَا ، فَوَافَيْتُ الشَّهْرَوَانَ وَالْقَافِلَةَ مُقْبِمَةً ، فَمَا كَانَ إِلَّا أَنْ أَعْلَقْتُ حِمَالِي شَيْئًا حَتَّى رَحَلْتُ الْقَافِلَةَ ، فَرَحَلْتُ وَقَدْ دَعَا لِي بِالسَّلَامَةِ فَلَمْ أَلْقَ سُوءًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں ایک سال بغداد سے نکلا اور حضرت صاحب الامر سے سفر کی اجازت چاہی آپ نے اجازت نہ دی میں ۲۸ روز ٹھہرا اور قافلہ نہروان کی طرف کوچ کر گیا۔ حضرت صاحب الامر نے چہار شنبہ کو سفر کی اجازت دی میں نے سفر کیا اور میں قافلہ سے مل جانے سے مایوس تھا لیکن جب میں نہروان پہنچا تو قافلہ وہاں رکا ہوا تھا میں نے اپنے اونٹوں کو جتنی دیر کھلایا بلا قافلہ رکا رہا۔ پھر قافلے نے کوچ کیا۔ میں نے بھی کوچ کیا۔ چونکہ حضرت نے میری سلامتی کے لئے دعا فرمائی تھی لہذا اس سفر میں بحمد اللہ کوئی تکلیف نہ ہوئی۔

۱۱۔ عَلِيُّ ، عَنْ النَّضْرِ بْنِ صَبَاحٍ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الشَّاشِيِّ قَالَ : خَرَجَ بِي نَاصُورٌ عَلَى مَقْعَدَتِي فَأَذِنَهُ الْأَطِبَاءُ وَأَنْقَضُوا عَلَيْهِ مَالًا فَقَالُوا : لَا نَعْرِفُ لَهُ دَوَاءً ، فَكَتَبْتُ رُقْعَةً أَسْأَلُ الدُّعَاءَ فَوَقَّعَ عَلَيَّ : أَلْبَسَكَ اللَّهُ الْعَافِيَةَ وَجَمَلَكَ مَعَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، قَالَ : فَمَا أَنْتَ عَلَيَّ جُمُعَةً حَتَّى عُوِفْتُ وَصَارَ مِثْلَ رَاحَتِي ، فَدَعَوْتُ طَبِيبًا مِنْ أَصْحَابِنَا وَأَرَيْتُهُ إِتَاءَهُ ، فَقَالَ :

مَا عَرَفْنَا لِهَذَا دَوَاءً .

اردو کی کہتا ہے۔ میرے پاخانہ کے مقام پر ایک ناسور ہو گیا۔ میں نے طبیبوں کو دکھلایا اور علاج میں مال سبھی خرچ کیا۔ انھوں نے کہا ہمیں اس کی دوا معلوم نہیں۔ میں نے حضرت صاحب الامر کو لکھا اور دعا کا خواستگار ہوا حضرت نے لکھا۔ خدا نے تم کو صحت عطا فرمائی۔ خدا تم کو ہمارے ساتھ دنیا و آخرت میں رکھے۔ اگلا جمعہ آیا تو مجھے صحت ہو گئی اور ناسور میری ہتھیل کی طرح برابر ہو گیا۔ میں نے اپنے ایک دوست طبیب کو بلا کر دکھایا۔ اس نے کہا ہم کو اس کی دوا کا علم ہی نہیں۔

۱۲ - عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْيَمَانِيِّ ، قَالَ كُنْتُ يَتَغَذَّادَ قَبَائِلَ قَافِلَةٍ لِلْيَمَانِيِّينَ فَأَنْدَرْتُ الْخُرُوجَ مَعَهَا ، فَكَتَبْتُ النَّمِيسَ الْأَذْنَ فِي ذَلِكَ ، فَخَرَجَ : لَانْخُرُجَ مَعَهُمْ فَلَيْسَ لَكَ فِي الْخُرُوجِ مَعَهُمْ خَيْرٌ وَ أَنْمَ بِالْكُوفَةِ ، قَالَ : وَأَقَمْتُ وَحَرَاجَتِ الْقَافِلَةِ فَخَرَجْتُ عَلَيْهِمْ حَنْظَلَةً فَاجْتَنَحْتُمْ وَ كَتَبْتُ اسْتَاذِينَ فِي رُكُوبِ الْمَاءِ ، فَلَمْ يُؤَدِّنْ لِي ، فَسَأَلْتُ عَنِ الْمَرَاكِيبِ الَّتِي حَرَجْتُ فِي تِلْكَ السَّنَةِ فِي الْبَحْرِ فَمَا سَلِمَ مِنْهَا مَرَكَبٌ ، خَرَجَ عَلَيْهَا قَوْمٌ مِنَ الْهِنْدِ يُقَالُ لَهُمُ الْبَوَارِجُ فَقَطَّعُوا عَلَيْهَا ، وَدُرَّتِ الْعُسُكُرُ فَأَتَيْتُ الدَّرَبَ مَعَ التَّغْيِبِ وَلَمْ أُكَلِّمْ أَحَدًا وَلَمْ أَعْرِفْ إِلَى أَحَدٍ أَنَا أَصْبَلِي فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ قَرَأَنِي مِنَ الزِّيَارَةِ إِذَا يَخْدِمُ قَدْ جَاءَنِي فَقَالَ لِي : قُمْ ، قُلْتُ لَهُ : إِنْ إِلَى أَيْنَ ؟ فَقَالَ لِي : إِلَى الْمَنْزِلِ ، قُلْتُ : وَمَنْ أَنَا لَعَلَّكَ أُرْسِلُكَ إِلَى غَيْرِي ، فَقَالَ : لَأَمَّا أُرْسِلُكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَنْتَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَسُولُ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، فَمَرَّ بِي حَتَّى أَنْزَلَنِي فِي بَيْتِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ ثُمَّ سَارَ ، فَلَمْ أَدْرِ مَا قَالَهُ ؛ حَتَّى أَتَانِي جَمِيعُ مَا أحتاجُ إِلَيْهِ وَجَلَسْتُ عِنْدَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَاسْتَاذَنَنِي فِي الزِّيَارَةِ مِنْ دَاخِلٍ فَأَذِنَ لِي فَرَزْتُ لِيلاً

۱۲۔ علی بن الحسین الیمانی نے بیان کیا کہ میں بغداد میں تھا میں نے یمن والوں کے قافلہ میں جانے کا ارادہ کیا۔ میں نے صاحب الامر کو لکھ کر اجازت چاہی۔ حضرت نے جواب دیا کہ ان کے ساتھ مدت جاؤ اس میں تمہارے لئے بہتری نہیں۔ تم کو فہم میں ٹھہرے رہو وہیں ٹھہر گیا۔ قافلہ روانہ ہو گیا۔ معلوم ہوا کہ ان پر بنو خنظلہ کے ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور ان کو ہلاک کر دیا۔ پھر میں نے براہ دریا اجازت چاہی حضرت نے اجازت نہ دی۔ میں نے ان کشمیریوں کا حال معلوم کیا۔ جو اس سال روانہ ہوئے تھیں پتہ چلا کہ ان میں سے ایک نہ بچی۔ سہند کی ایک قوم نے جو دریائی ڈاکو کہلاتے ہیں ان پر حملہ کیا اور لوٹ لیا۔ راوی کہتا ہے کہ جب میں وہاں سے عسکر آیار سامروم اور مغرب کے وقت روضہ امام علی نقی اور امام حسن عسکری علیہما السلام میں آیا میں

نے نہ تو وہاں کسی سے بات کی اور نہ کسی سے شناسائی پیدا کی، میں نے مسجد میں نماز پڑھی، بعد ختم نماز زیارت بجا لایا۔ تاکہ ایک خادم میرے پاس آیا اور کہا اٹھ، میں نے کہا کہاں چلوں اس نے کہا گھر چل۔ میں نے کہا تو جانتا ہے میں کون ہوں تو کسی اور کو بلانے کے لئے بھیجا گیا ہے اس نے کہا نہیں تمہارے ہی لئے بھیجا گیا ہوں۔

تو علی بن الحسین قاصد جعفر بن ابراہیم ہے ان فرض وہ مجھے لے کر جلا اور حسین بن احمد کے مکان میں مجھے ٹھہرایا۔ میں نہیں سمجھ سکا کہ اس سے کیا کہوں۔ تھوڑی دیر بعد وہ آیا اور ان تمام مسائل کا جواب لایا جن کے جواب کی مجھے ضرورت تھی میں تین دن رہا۔ میں روضہ کے اندر جا کر زیارت چاہی، حضرت نے اجازت دی، میں نے رات کو زیارت کی۔

۱۳ - الحسن بن الفضل بن یزید الیمانی قال : کتبَ ابي بخطه كتاباً فوردَ جوابه ثم كتبتُ بخطي فوردَ جوابه ثم كتبتُ بخطه رجلٌ من فقهاء أصحابنا ، فلم يرِدْ جوابه فظننا فكانتِ العلة أن الرجل تحوّل قمر مطباً ، قال الحسن بن الفضل : فزرتُ العراقَ ووردتُ طوسَ وعزمتُ أن لا أخرجُ إلا عن بيتة من أمري ونجاج من حوائجي ولو احتججتُ أن أقبمَ بها حتى أصدقَ قال : وفي خلال ذلك يصبِقُ صدري بالمقام وأخافُ أن يقوَّبني الحجَّ قال : فحججتُ يوماً إلى عمر بن أحمد أنقاضاً فقال لي : صر إلى مسجد كذا وكذا وإنه يلقاك رجلٌ ، قال : فصرتُ إليه فدخل عليَّ رجلٌ فلمّا نظر إليَّ صجّك وقال : لا تقمَ فإنك سحج في هذه السنة وتصرِف إلى أهلك وولدك سائماً ، قال : فاطمأنتُ وسكنَ قلبي وأقولُ ذا مصداق ذلك والحمد لله ، قال : ثم وردتُ العسكرَ فخرجتُ إليَّ صرة فيها دنانير وتوب فاعتصمتُ وقلتُ في نفسي : جزائي عند القوم هذا واستعملتُ الجهلَ فرددتُها وكتبتُ رُفعة ولم يُشر الذي قبضها مني عليَّ بشيء ولم يتكلّم فيها بحرفٍ ثم ندمتُ بعد ذلك ندامة شديدة وقلتُ في نفسي : كهرتُ بردي علي مولاي وكتبتُ رُفعة اعتنيتُ من فعلي وأبوء بالإنثم واستغفرتُ من ذلك وأنقذتُها وقمتُ أتمشعُ فأناني ذلك أفكرُ في نفسي وأقولُ إن ردت علي الدنانير لم أدخل صرادها ولم أحدث فيها حتى أحملها إلى أبي فإنه أعلم مني ليعمل فيها بما شاء ، فخرج إلى الرسول الذي حمل إلي الصرة : أسأت إذ لم تعلم الرجل أنا ربّما فعلنا ذلك بمواليها وربّما سألونا ذلك يتبرّك كون به وخرج إلي أخطأت في ردك برّنا فإذا استغفرت الله ، فالله يغفر لك ، فأما إذا كانت عزيمتك وعقد نيتك ألا تحدث فيها حديثاً ولا تشتمها في طريقك ، فقد صرّفتها عنك فأما التوب فلا بد منه لتحريم فيه ، قال : وكتبتُ في معيّن وأردتُ أن أكتب في الثالث وامننتُ منه مخافة أن يكره

ذَلِكَ : فَوَرَدَ جَوَابُ الْمُعْتَمِدِينَ وَ الثَّالِثُ الَّذِي طَوَّنَتْ مُفَسِّرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، قَالَ : وَ كُنْتُ وَافَقْتُ جَعْفَرَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ النَّيْسَابُورِيَّ بِنَيْسَابُورٍ عَلَى أَنْ أَزْكِبَ مَعَهُ وَ أَزَامِلَهُ قَلَمًا وَاقِفْتُ بَعْدَازِ بَدَالِي فَاسْتَقْلَنَهُ وَدَهَبْتُ أَطْلُبُ عَدِيْلًا ، فَلَقِيَنِي ابْنُ الْوَجْنَاءِ - بَعْدَ أَنْ كُنْتُ صِرْتُ إِلَيْهِ وَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتَرِيَ لِي فَوَجَدْتُهُ كَارِهًا - فَقَالَ لِي : أَنَا فِي طَلَبِكَ وَ قَدْ قَبِلَ لِي : إِنَّهُ يَصْحَبُكَ فَأَحْسِنْ مُعَاشَرَتَهُ وَ أَطْلُبْ لَهُ عَدِيْلًا وَ أَكْثَرْ لَهُ .

۱۳۔ حسن بن فضل بن زید یمنی کہتا ہے کہ میرے باپ نے حضرت حجت کو اپنے قلم سے خط لکھا۔ حضرت نے اس کا جواب دیا۔ پھر میں نے اپنے قلم سے لکھا، حضرت نے اس کا بھی جواب دیا پھر ہمارے اصحاب میں سے ایک عالم نے خط لکھا۔ اس کا جواب نہ آیا۔ ہم نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ قرطبی مذہب کا ملنے والا ہے حسن بن فضل نے کہا میں سامرہ میں امام علی نقی اور خاندان امام حسن عسکری علیہما السلام کی زیارت کی اور طوس میں زیاد لفظ طوس کا تب کی غلطی سے لکھا گیا ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ طوبے ہے جس کے معنی ہیں زیادہ پاک اور مراد ہے خانہ صاحب الامر علیہ السلام پھر میں حضرت حجت کے گھر آیا اور میں نے یہ طے کیا کہ سامرہ سے اس وقت تک باہر نہ جاؤں گا جب تک میرا معاملہ حضرت حجت کی طرف سے واضح نہ ہو جائے اور میری حاجت بر نہ آئے میں اتنی مدت ٹھہرا کہ میرا کتہہ لگا اور مجھے یہ خوف ہوا کہ طول قیام سے کہیں میرا راجح فوت نہ ہو جائے ایک دن میں اسی فکریں محمد بن احمد کے پاس آیا کہ اس پر تقاضا کروں اس نے کہا تم فلاں مسجد میں جاؤ وہاں ایک شخص ملے گا۔ چنانچہ میں گیا میرے پاس ایک شخص آیا۔ وہ مجھے دیکھ کر ہنسنا اور کہا غم نہ کرو۔ اس سال تم حج کرو گے اور اپنے خاندان اور اولاد کے پاس صبح و سالم واپس آؤ گے۔ اس سے میں مطمئن ہو گیا اور میرا دل ٹھہر گیا۔

میں نے کہا الحمد للہ یہ ہے تصدیق اس امر کی، دوسری بار میں پھر سامرہ آیا۔ پس بھی گئی میرے لئے دینار ایک تھیلی اور کچھ کپڑے، میں انگلیں ہوا اور اپنے دل میں کہا کہ اگر یہ چیزیں ملے لیتا ہوں تو لوگ کہیں گے حرص و طمع یہاں لائی تھی اور میں جہالت کو کام میں لایا اور واپس کر دیا اور حضرت کو پھر ایک خط لکھا جس شخص کو میں نے یہ چیزیں واپس کی تھیں اس نے مجھ سے کوئی بات ہی نہ کہی۔ اس کے جانے کے بعد میں سخت نادام ہوا اور میں نے اپنے دل میں کہا۔ میں نے کفرانِ نعمت کیا کہ اپنے بولا کے دیئے ہوئے مال کو رد کر دیا۔ میں ندامت میں اپنا ہاتھ ملتا تھا اور میں اسی معاملہ میں غور و فکر کر رہا تھا۔ دل میں کہتا تھا کہ اگر حضرت نے ان دیناروں کو لوٹا دیا تو میں ان تھیلیوں کو نہ تو کھولوں گا اور نہ ان میں تعرت کروں گا بلکہ میں ان کو اپنے باپ کے پاس لے جاؤں گا کیونکہ وہ مجھ سے بہتر اس معاملہ کو سمجھنے والے ہیں وہ جیسے چاہیں گے اس کو خرچ کریں گے اسی خیال میں تھا کہ حضرت کا قاصد جو دینار لایا تھا میرے پاس آیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ تم نے بہت بُرا کیا کہ حضرت کو نہ جانا۔ حضرت فرماتے ہیں ہم اپنے دوستوں کے ساتھ اکثر ایسا سلوک کیا کرتے ہیں اور بسا اوقات وہ خود ہم سے بے عرض برکت مانگا کرتے ہیں۔ پس چونکہ تو نے اللہ سے پھر استغفار کیا۔ اللہ تیرا گناہ معاف کرے گا ہم نے دیناروں کو روک لیا ہے دیکھو نہ تو ان میں تعرت کا ارادہ نہیں رکھتا، لیکن کپڑے بھیجے ہیں تاکہ توجہ کے

وقت ان سے احرام باندھے۔

اس نے کہا میں نے دو حاجتوں کے لئے حضرت کو لکھا اور تیسری بات اس خوف سے نہ لکھی کہ مبادا حضرت کو ناگوار ہو میرے پاس ان دو باتوں کا جواب بھی آیا اور اس تیسری بات کا بھی جو میرے درمیان تھی۔

حسن نے کہا میں نے جعفر بن ابراہیم نیشاپوری سے یہ طے کیا کہ وہ میرے ساتھ حج کو چلے اور میرا ہم کجاوہ ہو جب میں بغداد پہنچا تو کچھ ایسی باتیں ظاہر ہوئیں کہ میں نے علیہ السلام کی اختیار کرنی اور میں اپنا ہم کجاوہ تلاش کرنے کے لئے نکلا۔ میری ملاقات ابن وجنا سے ہوئی۔ میں اس کے پاس گیا اونٹ کرایہ کرنے کو کہا میں نے اس کو اپنے سے ناخوش سا پایا اس نے کہا میں کئی روز سے تیرے تلاش میں ہوں حضرت صاحب الامر نے فرمایا تھا کہ وہ تیرے ساتھ جائے گا پس اس سے اچھا سلوک کرنا اور اس کا ہم کجاوہ بننا اور اونٹ کرایہ پر کر لینا۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ : شَكَنْتُ فِي أَمْرِ حَاجِزٍ ، فَجَمَعْتُ شَيْئًا ثُمَّ صِرْتُ إِلَى الْعَسْكَرِ ، فَخَرَجَ إِلَيَّ : لَيْسَ فِينَا شَكٌّ وَلَا فِيمَنْ يَقُومُ مَقَامَنَا بِأَمْرِنَا ، رَدَّ مَا مَعَكَ إِلَى حَاجِزِ بْنِ يَزِيدٍ .

۴۴۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے صاحب الامر علیہ السلام کے وکیل حاجز کے بارے میں شک ہوا کہ یہ حضرت تک مال پہنچا رہے یا نہیں میں نے مال غنم و زکوٰۃ جمع کیا تاکہ حضرت تک خود پہنچا دوں چنانچہ میں سامرہ پہنچا حضرت کا حکم آیا کہ شک کا عمل نہیں نہ ہمارے بارے میں نہ اس شخص کے بارے میں جس کو ہم اپنے حکم سے اپنا قائم مقام بنائیں۔ پس جو کچھ تمہارے پاس ہے حاجز بن یزید کو دے دو۔

۱۵۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ : لَمَّا مَاتَ أَبِي وَ طَارَ الْأَمْرُ لِي ، كُنْتُ لَا بِي عَلَى النَّاسِ سَفَاتِجَ مِنْ مَالِ الْغَرِيمِ ، فَكُنْتُ إِلَيْهِ أَعْلِمُهُ فَكَتَبَ : طَالِبُهُمْ وَ اسْتَقْضَ عَلَيْهِمْ فَقَضَانِي النَّاسُ إِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا كَانَتْ عَلَيْهِ سَفْتَجَةٌ بِأَرْبَعِمِائَةٍ دِينَارٍ فَجِئْتُ إِلَيْهِ أَطَالِبُهُ فَمَا طَلَبَنِي وَ اسْتَحَفَّ بِي ابْنُهُ وَ سَفَّ عَلَيَّ ، فَشَكَوْتُ إِلَى أَبِيهِ فَقَالَ : وَ كَانَ مَا ذَا ، فَقَبَضْتُ عَلَى اخِيَّتِهِ وَ أَخَذْتُ بِرِجْلِهِ وَ سَحَبْتُهُ إِلَى وَسْطِ الدَّارِ وَ رَكَلْتُهُ رَكَلًا كَثِيرًا ، فَخَرَجَ ابْنُهُ يَسْتَعِيبُ بِأَهْلِ بَغْدَادَ وَ يَقُولُ : قُمِّي رَافِضِي قَدْ قَتَلَ وَالِدِي ، فَاجْتَمَعَ عَلَيَّ مِنْهُمْ الْخَلْقُ فَرَكِبْتُ دَابَّتِي وَ قُلْتُ : أَحْسَنْتُمْ يَا أَهْلَ بَغْدَادَ تَمِيلُونَ مَعَ الظَّالِمِ عَلَى الْغَرِيبِ الْمَظْلُومِ ، أَنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ هَمْدَانَ مِنْ أَهْلِ الشُّعْبَةِ وَ هَذَا يَنْسُبُنِي إِلَى أَهْلِ قُمْ وَ أَلَوْ فِضْ لِي ذَهَبٌ بِحَقِّي وَ مَالِي ، قَالَ : فَمَا لَوْ عَلَيْنَهُ وَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوا عَلَى خَانُوْتِهِ حَتَّى سَكَنَهُمْ وَ طَلَبَ إِلَيَّ صَاحِبُ السَّفْتَجَةِ وَ حَلَفَ بِالطَّلَاقِ أَنْ يُوفِّيَنِي مَالِي حَتَّى أَخْرِجَهُمْ عَنْهُ .

۱۵۔ محمد بن صالح کہنہ سہیہ کہ میرا باپ جو حضرت صاحب الامر کا کیل تھا ہمدان میں جب مر گیا اور میں وکیل ہوا تو میرے باپ نے حضرت حجت تک پہنچانے کے لئے دوسروں کی سپرد کچھ کام کیا تھا۔ میں نے حضرت کو اطلاع دی۔ آپ نے تخریر فرمایا۔ ان سے مانگو اور ستمی کرو۔ میں نے مانگا تو اور لوگوں نے تو دے دیا۔ مگر ایک شخص جس کے اوپر چار سو دینار تھے اس نے نہ دیئے۔ میں اس سے مانگنے گیا تو ٹال مٹول کرنے لگا اور اس کے بیٹے نے میری توہین کی اور مجھے بے وقوف بنایا۔ میں نے اس کے باپ سے شکایت کی۔ اس نے کہا کیا ہوا اگر ایسا کیا۔ یہ جواب سن کر اس کی داڑھی پکڑ لی اور اس کو پیروں سے گھسیٹ لیا اور اس کے گھر کے اندر اس کو خوب مارا پیٹا کیا۔

۔ اس کا بیٹا فریاد کرتا ہوا نکلا کہ اے اہل بغداد یہ شخص تم کا رہنے والا ہے اور رافضی ہے اس نے میرے باپ کو قتل کر ڈالا۔ لوگ جمع ہو گئے۔ میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور میں نے کہا اے اہل بغداد تم ایک مرد مسافر کے خلاف ایک ظالم کی طرف توجہ کر رہے ہو میں تو ہمدان کا رہنے والا ہوں یہ مجھے نسبت دیتا ہے اہل قم اور رافضی کی طرف تاکہ میرا حق اور میرا مال دبائے بھیٹا رہے یہ سن کر وہ لوگ اس پر ٹوٹ پڑے اور ارادہ کیا کہ میرا حق لینے کے لئے اس کی دکان میں گھس جائیں میں نے ان کو روکا اور اپنے مقروض کو بلا کر مال طلب کیا اس نے کہا۔ ان لوگوں کو گھر سے نکال دو۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر روپیہ نہ دوں تو میری بی بی کو طلاق ہو۔

۱۶۔ عَنْ عَلِيٍّ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ وَالْعَلَاءِ بْنِ رِزْقِ اللَّهِ، عَنْ بَنْدِ غُلَامٍ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: وَرَدْتُ الْجَبَلَ وَ أَنَا لَا أَقُولُ بِالْإِمَامَةِ أَجِبْتُهُمْ جُمْلَةً، إِلَى أَنْ مَاتَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَأَوْصَى فِي عِلَّتِهِ أَنْ يَدْفَعَ الشَّهْرِيَّ السَّمْنَدَ وَسَيْفَهُ وَمِنْطَقَتَهُ إِلَى مَوْلَاهُ خَفَضُ بْنُ أَنَا لَمْ أَدْفَعِ الشَّهْرِيَّ إِلَى إِذْ كُنْتُ كَيْفَ نَالْتَنِي مِنْهُ اسْتِخْفَافٌ فَقَوَّ مَثَ الدَّائِبَةِ وَالسَّيْفِ وَالْمِنْطَقَةِ بِسَبْتَةِ مِائَةِ دِينَارٍ فِي نَفْسِي وَلَمْ أَطْلِعْ عَلَيْهِ أَحَدًا فَادَّاءَ الْكِتَابُ قَدْ وَرَدَ عَلَيَّ مِنَ الْعِرَاقِ: وَجْهَ السَّبْعِ هَائِقَةٌ دِينَارٍ النَّبِيِّ لَنَا قَبْلَكَ مِنْ ثَمَنِ الشَّهْرِيَّ وَالسَّيْفِ وَالْمِنْطَقَةِ.

۱۶۔ بدر غلام احمد بن الحسن سے مروی ہے کہ میں علاقہ جبل میں وارد ہوا اور میں امامت آئمہ کا قائل نہ تھا لیکن ان سب سے محبت رکھتا تھا جب یزید بن عبدالعزیز مرا تو اس نے اپنی بیماری میں وصیت کی کہ اس کا گھوڑا، تلوار اور پٹکا اس کے مولا یعنی صاحب الامر تک پہنچا دوں۔ مجھے یہ خوف ہوا کہ اگر میں نے گھوڑا اذ کو تکین (حاکم وقت) کے ہاتھ فروخت نہ کیا تو وہ مجھے ذلیل کرے گا۔ میں نے ان تینوں چیزوں کو سات سو دینار میں فروخت کیا اور اس کا حال کسی سے بیان نہ کیا ناگا حضرت حجت کا خط میرے پاس آیا کہ سات سو دینار ہمارے حق کے جو تمہارے پاس ہیں وہ ادا کر دو جو قیمت ہے گھوڑے تلوار اور پٹکے کی۔

۱۷ - عَلِيٌّ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ قَالَ : وَلَدَلَنِي وَلَدٌ فَكُنْتُ أَتَانُذُنُ فِي طَهْرِهِ يَوْمَ السَّابِعِ فَوَرَدَ لَاتَقَعْلَ قَمَاتِ يَوْمَ السَّابِعِ أَوْ الثَّامِنِ ، ثُمَّ كُنْتُ بِمَوْتِهِ فَوَرَدَ سَخْلَفُ غَيْرِهِ وَغَيْرُهُ تَسْمِيَهُ أَحْمَدَ وَمِنْ بَعْدِ أَحْمَدَ جَعْفَرًا ، فَجَاءَ كَمَا قَالَ . قَالَ : وَتَهَيَّأْتُ لِلْحَجِّ وَوَدَّ عَتَّ النَّاسَ وَكُنْتُ عَلَى الْخُرُوجِ فَوَرَدَ : نَحْنُ لِدَلِكَ كَارِهُونَ وَالْأَمْرُ إِلَيْكَ ، قَالَ : فَضَاقَ صَدْرِي وَاعْتَمَمْتُ وَكُنْتُ أَنَا مُقِيمٌ عَلَى السَّابِعِ وَالطَّاعَةِ غَيْرَ أَنِّي مُقَتَّمٌ بِتَخْلَفِي عَنِ الْحَجِّ فَوَقَّعَ لَا يَضْبِقَنَّ صَدْرُكَ فَإِنَّكَ سَتَجُحُّ مِنْ قَابِلٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، قَالَ : وَلَمَّا كَانَ مِنْ قَابِلٍ كُنْتُ أَتَانُذُنُ ، فَوَرَدَ الْإِذْنُ فَكُنْتُ أَنِّي عَادَلْتُ عَهْدَ بَنِي الْعَبَّاسِ وَأَنَا وَائِقُ بِدِيَانَتِهِ وَصِيَانَتِهِ ، فَوَرَدَ : الْأَسَدِيُّ نِعَمَ الْعَدِيلُ فَإِنْ قَدِمَ فَلَا تَخْتَرْ عَلَيْهِ ، فَقَدِمَ الْأَسَدِيُّ وَعَادَلْتُهُ .

۱۷۔ علی نے اپنے راوی کے ذریعے سے بیان کیا کہ میرے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا میں نے صاحب الامر سے اجازت چاہی، ساتویں روز ختمہ کرنے کی، حضرت کا جواب آیا ایسا نہ کرو۔ وہ لڑکا ساتویں یا آٹھویں دن مر گیا۔ میں نے مرنے کی اطلاع دی۔ حضرت نے تحریر فرمایا۔ اس کے بعد دو لڑکے ہوئے جن کے نام احمد و جعفر رکھنا چاہتا تھا۔ ایسا ہی ہوا اس نے کہا میں نے حج کا ارادہ کیا اور لوگوں کو ودار کیا۔ میں چلنے ہی والا تھا کہ حضرت کا خط آیا ہم اس سال جلنے کو اچھا نہیں جانتے آگے تہیں اختیار ہے۔ میں تنگ دل اور غمگین ہوا۔ میں نے لکھا۔ میں حسب الحکم رک تو گیا ہوں لیکن حج سے رہ جانے کا غم ضرور ہے۔ حضرت نے تحریر فرمایا: تنگ دل نہ ہوا تاں اللہ اگلے سال حج کرو گے۔ اگلے سال میں نے لکھا کہ اجازت ہے اور تحریر کیا کہ اپنا ہم کجاوہ محمد بن عباس کو بنا لیا ہے وہ معتمد ہے مجھے اس کی دیانت اور حفاظت پر بھروسہ ہے حضرت کا جواب آیا۔ اسدی اچھا عدیل ہے۔ اگر وہ آئے تو اس پر کسی کو ترجیح نہ دینا جب اسدی آیا تو میں نے اس کو اپنا ہم کجاوہ بنا لیا۔

۱۸ - الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَلَوِيُّ قَالَ : أَوْدَعَ الْمَجْرُوحُ مِرْدَاسَ بْنِ عَلِيٍّ مَالًا لِلنَّاحِيَةِ وَكَانَ عِنْدَ مِرْدَاسِ مَالٌ لِمَتَمِيمِ بْنِ حَنْظَلَةَ فَوَرَدَ عَلَيَّ مِرْدَاسٌ : أَنْفَعُ مَالٍ تَمِيمٌ مَعَ مَا أَوْدَعَكَ الشِّيرَازِيُّ

۱۸۔ حسن بن علی علوی نے بیان کیا کہ مجروح۔ مرد اس بن علی کے سپرد کچھ مال کیا کہ اسے ناحیہ مقدسہ میں حضرت صاحب الامر تک پہنچا دے۔ مرد اس کے پاس حضرت کا خط آیا کہ مال تمیم کے ساتھ وہ مال بھیج دے جو شیرازی نے سپرد کیا ہے

۱۹ - عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَيْسَى الْمُرَيْضِيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ قَالَ : لَمَّا مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ ۑ وَرَدَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ بِمَالٍ إِلَى مَكَّةَ لِلنَّاحِيَةِ ، فَاخْتَلَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ : إِنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ ۑ مَضَى مِنْ غَيْرِ حَلْفٍ وَالْحَلْفُ جَعْفَرٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ : مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ ۑ عَنْ حَلْفٍ ، فَبَعَثَ رَجُلًا

يُكْتَسَى بِأَبِي طَالِبٍ قُوْدَ الْعَسْكَرِ وَمَعَهُ كِتَابٌ ، فَصَارَ إِلَى جَعْفَرٍ وَ سَأَلَهُ عَنْ بُرْهَانٍ ، فَقَالَ : لَا يَنْتَبِهُنَّ فِي هَذَا الْوَقْتِ ، فَصَارَ إِلَى الْبَابِ وَ انْفَذَ الْكِتَابَ إِلَى أَصْحَابِنَا فَخَرَجَ إِلَيْهِ : آجَرَكَ اللَّهُ فِي صَاحِبِكَ ، فَقَدْ مَاتَ وَ أَوْصَى بِالْمَالِ الَّذِي كَانَ مَعَهُ إِلَى ثِقَةٍ لِيَعْمَلَ فِيهِ بِمَا يَجِبُ ، وَ أُجِيبَ عَنْ كِتَابِهِ .

۱۹۔ حسن بن عیسیٰ نے جس کی کیفیت ابو محمد ہے۔ بیان کیا کہ جب امام حسن عسکریؑ کا انتقال ہو گیا تو مفسر کا ایک شخص کچھ مال لے کر مکہ آیا تاکہ ناچہر مقدس پہنچا دے۔ لوگوں نے یہاں کے اختلاف کیا۔ بعض نے کہا امام حسن عسکری علیہ السلام لا ولد مرے ان کے جانشین جعفر ہیں بعض نے کہا ان کے صاحبزادہ ہیں اس مصری نے ایک شخص ابو طالب نامی کو تحقیق کے لئے بھیجا۔ وہ سامرو آیا اس کے پاس خط تھا۔ وہ جعفر کے پاس گیا اور ان سے ثبوت مانگا انھوں نے کہا اس وقت پیش نہیں کر سکتا۔ وہ حضرت صاحب الامرؑ کے دروازہ پر آیا اور وہ خط اس نے حضرت صاحب الامر کے وکلاء کو دیا۔ جواب آیا۔ خدا تیرے ساتھی کو اجر دے وہ مر گیا اور جو مال اس کے پاس تھا اس کی وصیت ایک معتمد آدمی کے سپرد کر گیا ہے تاکہ اس کی منشا کے مطابق صرف کرے اور اس کے خط کا جواب دے دیا۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَمَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ آبَةِ شَيْثَانَ يُوْصِلُهُ وَ نَسِيَ سَيْفًا بِآبَةِ . فَانْفَذَ مَا كَانَ مَعَهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : مَا خَبَرُ السَّيْفِ الَّذِي نَسَيْتَهُ ؟ .

۲۰۔ علی بن محمد نے بیان کیا۔ آہ کے ایک شخص نے اپنی آہ سے کچھ مال حضرت رحمت کی خدمت میں پہنچانے کے لئے لیا۔ چلتے وقت تلوار بھول گیا جب بقیہ مال حضرت کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے لکھا۔ اس تلوار کا کیا ہوا جو تم بھول آئے ہو۔

۲۱۔ الْحَسَنُ بْنُ خَفِيفٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : بَعَثَ بِخَدَمٍ إِلَى مَدِينَةِ الرَّسُولِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَعَهُمْ خَادِمَانِ وَ كَتَبَ إِلَى خَفِيفٍ أَنْ يَخْرِجَ مَعَهُمْ فَخَرَجَ مَعَهُمْ فَلَمَّا وَصَلُوا إِلَى الْكُوفَةِ شَرِبَ أَحَدُ الْخَادِمَيْنِ مُسْكِرًا فَمَا خَرَجُوا مِنَ الْكُوفَةِ حَتَّى وَدَّ كِتَابٌ مِنَ الْعَسْكَرِ بِرَدِّ الْخَادِمِ الَّذِي شَرِبَ الْمُسْكِرَ وَ عَزَلَ عَنِ الْخِدْمَةِ .

۲۱۔ حسن بن خفیف نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ حضرت حجت نے اپنے کچھ خادموں کو مدینہ رسولؐ بھیجے اور ان کا نگران اپنے دو خادموں کو مقرر کیا اور خفیف کو لکھا کہ ان کے ساتھ جائے۔ جب کو فہ پہنچے تو ان دو خادموں میں سے ایک نے شراب پی، وہ کو فہ سے نکلے نہ تھے کہ حضرت کا حکم سامرو سے آیا کہ جس خادم نے شراب پی ہے اسے واپس بھیجو پھر اسے خدمت سے برطرف کر دیا۔

۲۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ [أَحْمَدَ بْنِ] أَبِي عَلِيٍّ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: أَوْصَى بِنِزْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بِذَابَةِ وَسَيْفٍ وَمَالٍ وَانْفَذْتُمُ الذَّابَّةَ وَغَيْرَ ذَلِكَ وَلَمْ يُبْعَثِ السَّيْفُ فَوَرَدَ: كَانَ مَعَ مَا بَعَثْتُمْ سَيْفٌ فَلَمْ يَصِلْ - أَوْ كَمَا قَالَ - .

۲۲۔ علی بن محمد نے ابو علی بن غیاث سے اس نے احمد بن الحسن سے روایت کی ہے کہ یزید بن عبد اللہ نے وصیت کی ایک گھوڑے تلوار اور مال کے متعلق، اس نے حضرت کی خدمت میں گھوڑے کی قیمت اور مال تو بھیج دیا مگر تلوار نہ بھیجی، حضرت نے لکھا کہ جو تم نے بھیجا ہے اس کے ساتھ تلوار بھی تو تھی۔ وہ نہیں پہنچی یا جیسا حضرت نے کہا ہو (صحیح الفاظ یاد نہیں)۔

۲۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ شَاذَانَ النَّيْسَابُورِيِّ قَالَ: اجْتَمَعَ عِنْدِي خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ تَقْصُ عَشْرِينَ دِرْهَمًا فَأَيْقُتُ أَنْ أَبْعَثَ بِخَمْسُمِائَةِ تَقْصُ عَشْرِينَ دِرْهَمًا فَوَرَدَتْ مِنْ عِنْدِي عَشْرِينَ دِرْهَمًا وَبَعَثْتُهَا إِلَى الْأَسَدِيِّ وَلَمْ أَكْتُبْ مَالِي فِيهَا فَوَرَدَ: وَصَلَتْ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ، لَكَ مِنْهَا عَشْرُونَ دِرْهَمًا .

۲۳۔ ابن شاذان نیشاپوری نے روایت کی ہے کہ جمع ہوئے میرے پاس سو درہم جن میں بیس کم تھے۔ مجھے اچھا نہ معلوم ہوا کہ بیس درہم کم بھیجوں، میں نے بیس درہم اپنے پاس سے شامل کر دیئے اور حضرت صاحب الامر کے وکیل اسدی کے پاس بھیج دیئے اور اپنے مال کے متعلق کچھ نہ لکھا۔ حضرت نے جواب لکھا کہ پانسو درہم مل گئے مگر میں تمہارے بھیجے ہوئے ہیں تھے۔

۲۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ: كَانَ يَرُدُّ كِتَابُ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ فِي الْأَجْرَاءِ عَلَى الْجَنْبِ قَاتِلِ فَارِسٍ وَ أَبِي الْحَسَنِ وَ آخَرَ ، فَلَمَّا مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ وَوَرَدَ اسْتِيفَاتُ مِنَ الصَّاحِبِ لِأَجْرَاءِ أَبِي الْحَسَنِ وَ صَاحِبِهِ وَلَمْ يَرُدَّ فِي أَمْرِ الْجَنْبِ بِشَيْءٍ قَالَ : فَأَعْتَمَمْتُ لِذَلِكَ فَوَرَدَ نَعْيُ الْجَنْبِ بَعْدَ ذَلِكَ .

۲۴۔ حسین بن اشعری راوی ہے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا حکم آیا کہ کتاب و لطیف جاری کرنے کے لئے جنید قاتل فارس بن حاتم غالی اور ابو الحسن وغیرہ کے لئے حضرت کے مرنے کے بعد حضرت صاحب الامر نے اجراء کیا۔ ابو الحسن اور اس کے ساتھی کا اور جنید کے لئے کچھ نہ لکھا۔ اس نے کہا اس سے مجھے رنج ہوا اس کے بعد حضرت کے خط سے جنید کے مرنے کا حال معلوم ہوا۔

۲۵۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ: كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ كُنْتُ مُعْجِبًا بِهَا فَكَتَبْتُ اسْتِيفَاتُ فِي اسْتِيفَاتِهَا ، فَوَرَدَ اسْتِيفَاتُهَا وَفَعَلَ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ، فَوَطَّئْتُهَا فَحَبَلَتْ ، ثُمَّ اسْقَطَتْ فَمَاتَتْ .

۲۵۔ محمد بن صالح نے بیان کیا کہ میری ایک کثیر تھی جس کے حسن نے مجھے تعجب میں ڈال دیا تھا۔ میں نے حضرت کو لکھا کہ اس سے اولاد پیدا کرنے کا حکم دیجئے۔ حضرت نے جواب دیا اس سے خواہش اولاد نہ رکھو اور اللہ جو چاہتا ہے کر لے پس میں نے اس سے جمع کیا وہ حاملہ تو ہو گئی مگر حمل ساقط ہو گیا اور وہ مر گئی۔

۲۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ الْعَجْمِيِّ جَعَلَ ثُلُثَهُ لِلنَّاحِيَةِ وَكَتَبَ بِذَلِكَ وَقَدْ كَانَ قَبْلَ إِخْرَاجِهِ الثَّلَاثَ دَفْعَ مَالًا لِأَبْنِهِ أَبِي الْمُقَدَّمِ ، لَمْ يَطْلُعْ عَلَيْهِ أَحَدٌ [أ] فَكَتَبَ إِلَيْهِ : فَأَيْنَ الْمَالُ الَّذِي عَزَلْتَهُ لِأَبِي الْمُقَدَّمِ .

۲۶۔ علی بن محمد نے کہا ابن عجمی نے اپنا ثلث مال امام عصر کی خدمت میں بھیجنے کے لئے نکالا اور حضرت کو لکھا اور ثلث مال نکالنے سے پہلے اس میں سے کچھ مال اپنے بیٹے کو دے دیا تھا جس کا نام ابوالمقدام تھا اور کسی کو اس پر مطلع نہیں کیا تھا۔ حضرت کے پاس جب مال پہنچا تو آپ نے تحریر فرمایا کہ وہ مال کہاں ہے جو ابوالمقدام کو دے دیا ہے۔

۲۷۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَقِيلٍ عَيْسَى بْنِ نَصْرِ قَالَ : كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ الصَّبْرِيُّ يُسْأَلُ كَفَنًا ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ : إِنَّكَ تَحْتَاجُ إِلَيْهِ فِي سَنَةِ ثَمَانِينَ ، فَمَاتَ فِي سَنَةِ ثَمَانِينَ وَبَعَثَ إِلَيْهِ بِالْكَفَنِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِأَيَّامٍ .

۲۷۔ عیسیٰ بن نصر نے بیان کیا کہ حضرت صاحب الامر کو علی بن زیاد صبری نے ایک کفن کے لئے لکھا۔ آپ نے تحریر فرمایا تم اسی سال کی عمر میں محتاج کفن ہو گے اور آپ نے اس کے مرنے سے چند روز پہلے کفن اس کے پاس بھیج دیا۔

۲۸۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ بْنِ عِمْرَانَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ : كَانَ لِلنَّاحِيَةِ عَلِيُّ خَمْسِمِائَةَ دِينَارٍ فَضَعَتْ بِهَا دَرْعًا ، ثُمَّ قُلْتُ فِي نَفْسِي : لِي حَوَائِثُ اشْتَرَيْتُهَا بِخَمْسِمِائَةِ وَثَلَاثِينَ دِينَارًا قَدْ جَعَلْتُهَا لِلنَّاحِيَةِ بِخَمْسِمِائَةِ دِينَارٍ ، وَلَمْ أَنْطِقْ بِهَا ، فَكَتَبَ إِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : أَقْبِضِ الْحَوَائِثَ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ بِالْخَمْسِمِائَةِ دِينَارٍ الَّتِي لَنَا عَلَيْهِ .

۲۸۔ ہارون بن عمران ہمدانی کہتا ہے کہ حضرت صاحب الامر کے میرے اوپر پانسو دینار قرض تھے جب میرا ہاتھ تنگ ہوا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میری دکانیں ہیں جن کو میں نے پانسو تیس دینار میں خریدا ہے اور ناجہ مقدمہ کو دینے ہیں پانسو لہذا یہ دکانیں دے دوں گا، اس خیال کا اظہار میں نے کسی پر نہیں کیا تھا۔ حضرت نے محمد بن جعفر وکیل کو لکھا کہ محمد بن ہارون کی دکانوں پر ان پانسو دینار کے بدلے میں جو ہمارا ان پر (قرض) ہے قبضہ کر لو۔

۲۹ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : بَاعَ جَعْفَرًا فِيمَنْ بَاعَ صَبِيَّةَ جَعْفَرِيَّةَ كَانَتْ فِي الدَّارِ يَرَبُّونَهَا ، فَبَعَثَ بَعْضُ الْعُلَوِيِّينَ وَأَعْلَمَ الْمُشْتَرِيَ خَبْرَهَا فَقَالَ الْمُشْتَرِي : قَدْ تَابَتْ نَفْسِي بِرِدِّهَا وَأَنْ لَا أُرْزَأَ مِنْ تَمْنِيئِهَا شَيْئًا ، فَخَذَهَا ، فَذَهَبَ الْعُلَوِيُّ فَأَعْلَمَ أَهْلَ النَّاحِيَةِ الْخَبَرَ فَبَعَثُوا إِلَى الْمُشْتَرِيَ بِأَحَدٍ وَأَرْبَعِينَ دِينَارًا وَأَمَرُوهُ بِدَفْعِهَا إِلَى صَاحِبِهَا .

۲۹۔ علی بن محمد سے مروی ہے کہ جعفر برادر امام حسن عسکری نے فروخت کر دیں تمام کنیزیں امام علی نقی علیہ السلام کی جن میں وہ لڑکی بھی شامل تھی جو اولاد جعفر طیار سے تھی اور جس کو امام نے پرورش کیا تھا پاس ایک علوی کو خریدار کے پاس بھیجا اور آگاہ کیا کہ یہ کنیز نہیں۔ اس نے کہا میں واپسی پر راضی ہوں۔ لیکن وہ اس کی قیمت میں سے کم کچھ نہ کرے گا۔ اس کو لے جاؤ۔ وہ علوی اہل ناحیہ کے پاس واپس آیا اور حال بیان کیا۔ انھوں نے خریدار کے پاس ۴۱ دینار بھیجے اور اس لڑکی کو اس کے ولی یعنی اولاد جعفر طیار میں سے کسی کے سپرد کرنے کا حکم دیا۔

۳۰ - الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْعُلَوِيُّ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ مِنْ نُدَمَاءِ رُوزِ حَسَنِيٍّ وَ آخَرُ مَعَهُ فَقَالَ لَهُ : هُوَ ذَا يَجْبِي الْأَمْوَالَ وَلَهُ وَكَلَاءٌ وَ سَمِعُوا جَمِيعَ الْوُكَلَاءِ فِي التَّوَاجِيهِ وَأَنَّهُ ذَاكَ إِلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْوَزِيرِ ، فَهَمَّ الْوَزِيرُ بِالْقَبْضِ عَلَيْهِمْ فَقَالَ السُّلْطَانُ : اطْلُبُوا أَيْنَ هَذَا الرَّجُلُ فَإِنَّ هَذَا أَمْرًا غَلِيظًا ، فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ : نَقِصُ عَلَى الْوُكَلَاءِ ، فَقَالَ السُّلْطَانُ : لَا وَلَكِنْ دَسُّوا لَهُمْ قَوْمًا لَا يَعْرِفُونَ بِالْأَمْوَالِ ، فَمَنْ قَبِضَ مِنْهُمْ شَيْئًا قَبِضَ عَلَيْهِ ، قَالَ فَخَرَجَ بَأَن يَتَقَدَّمَ إِلَى جَمِيعِ الْوُكَلَاءِ أَنْ لَا يَأْخُذُوا مِنْ أَحَدٍ شَيْئًا وَأَنْ يَمْنَعُوا مِنْ ذَلِكَ وَيَتَجَاهَلُوا الْأَمْرَ ، فَانْدَسَ لِمُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ رَجُلٌ لَا يَعْرِفُهُ وَخَلَا بِهِ فَقَالَ : مَعِيَ مَالٌ أُرِيدُ أَنْ أُوصِلَهُ ، فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ : غَلَطْتَ أُنَالَا أَعْرِفُ مِنْ هَذَا شَيْئًا ، فَلَمْ يَزَلْ يَتَلَطَّفُ مُحَمَّدٌ وَيَتَجَاهَلُ عَلَيْهِ وَبَشُّوا الْجَوَاسِيسَ وَامْتَنَعَ الْوُكَلَاءُ كُلُّهُمْ لِمَا كَانَ تَقَدَّمَ إِلَيْهِمْ .

۳۰۔ حسین بن الحسن علوی سے مروی ہے کہ ایک شخص روز حسنی کے ہم نشینوں میں سے تھا اور ایک دوسرا اس کا رفیق تھا اس نے دوسرے سے کہا۔ حضرت صاحب کے پاس اموال آتے ہیں اور ان کے وکلاء تمام اطراف میں پھیلے ہوئے ہیں اور اس کی خبر دی گئی عبید اللہ بن سلیمان کو جو وزیر سلطنت تھا۔ وزیر نے حضرت کے وکلاء کو گرفتار کرنا چاہا۔ بادشاہ نے کہا ایسا نہ کرو دشیدہ کثرت سے ہیں فتنہ برپا ہو جائے گا بلکہ ان لوگوں کے لئے کچھ اجنبی لوگوں کو تلاش کرو۔ وہ مال لے

جائیں۔ پس جو مال لے لے اس کو گرفتار کر لیا جائے۔ حضرت کی طرف سے تمام دکلار کے نام فرمان جاری ہوئے کہ کسی سے مال نہ لینا اور اس امر سے ان کو روکا اور یہ ظاہر کرنے کو کہ اس معاملہ میں وہ بالکل واقف نہیں۔ ان جاسوسوں نے محمد بن احمد کا پتہ چلایا۔ ان میں سے ایک نے خلوت میں جا کر کہا میرے پاس کچھ مال ہے چاہتا ہوں کہ حضرت صاحب تک پہنچاؤں، محمد نے کہا کہ تمہارے دھوکا کھایا ہے اور قلعی سے میرے پاس آئے ہو، میں اس معاملے کے متعلق کچھ نہیں جانتا وہ ہر چند چالوسی کرتا رہا مگر محمد اپنی لاعلمی ہی ظاہر کرتے رہے۔ جاسوسوں نے بہت رغبت دلائی لیکن تمام دکلار نے انکار کیا اور کسی نے مال نہ لیا۔

۳۱ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : خَرَجَ نَهْجٌ عَنْ زِيَارَةِ مَقَابِرِ قُرَيْشٍ وَالْحِجْرَةِ [قَلَمًا] كَانَ بِمَقْدَاشٍ دَعَا الْوَزِيرَ الْبَاقَطَانِيَّ فَقَالَ لَهُ : أَلْقِ بَنِي الْفُرَاتِ وَالْبُرْسِيِّينَ وَقُلْ لَهُمْ : لَا يَزُودُوا مَقَابِرَ قُرَيْشٍ فَقَدْ أَمَرَ الْخَلِيفَةُ أَنْ يُنْقَضَ كُلُّ مَنْ زَارَ فَيُقْبَضَ [عَلَيْهِ] .

۳۱۔ علی بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت نے ایک حکم کے ذریعہ منع کیا۔ مقابر قریش (کا قین) اور حیرہ (کو نہ) اور صلہ کے درمیان کی زیارت سے چند ماہ بعد وزیر نے باقطنی کو بلا کر کہا تو اہل فرات اور برسیں سے مل کر کہو کہ مقابر قریش کی کوئی زیارت نہ کرنا۔ خلیفہ کا حکم ہے کہ جو زیارت کو آئے اسے گرفتار کر لیا جائے۔

ایک سو چوبیسواں باب

آئمہ اثناعشر کی امامت پر نص

(باب) ۱۲۴

مَا جَاءَ فِي الْأَثْنَيْ عَشَرَ وَالنَّصِّ عَلَيْهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ دَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام قَالَ : أَقْبَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَمَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام وَهُوَ مُتَّكِيٌّ عَلَى يَدِ سَلْمَانَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَجَلَسَ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَسَنَ الْهَيْئَةِ وَاللِّبَاسِ فَسَلَّمَ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَجَلَسَ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أُنَاكَ عَنْ ثَلَاثِ مَسَائِلَ إِنْ أَخْبَرْتَنِي

بِهِنَّ عَلِمْتُ أَنَّ الْقَوْمَ رَكِبُوا مِنْ أَمْرِكَ مَا قَضَى عَلَيْهِمْ وَأَنْ لَيْسُوا بِمُؤْمِنِينَ فِي دُنْيَاهُمْ وَآخِرَتِهِمْ
وَأَنْ تَكُنْ الْآخِرَى عَلِمْتُ أَنَّكَ وَهُمْ بَشَرٌ سَوَاءٌ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : سَلْنِي عَمَّا بَدَأَكَ
قَالَ أَخْبِرْنِي عَنِ الرَّجُلِ إِذَا نَامَ أَيْنَ تَذْهَبُ رُوحُهُ؟ وَعَنِ الرَّجُلِ كَيْفَ يَذْكَرُ وَيَنْسَى؟ وَعَنِ الرَّجُلِ جُلُ
كَيْفَ يُشْبِهُ وَلَدَهُ الْأَعْمَامُ وَالْأَخْوَالَ؟ فَالْتَفَتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِلَى الْحَسَنِ فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ
أَجِبْنِي ، قَالَ : فَأَجَابَهُ الْحَسَنُ عليه السلام فَقَالَ الرَّجُلُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ أَزَلْ أَشْهَدُ بِهَا وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَلَمْ أَزَلْ أَشْهَدُ بِذَلِكَ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ وَصِيُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ
وَأَشَارَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَلَمْ أَزَلْ أَشْهَدُ بِهَا وَأَشْهَدُ أَنَّكَ وَصِيَّتُهُ وَالْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ وَأَشَارَ إِلَى الْحَسَنِ
وَأَشْهَدُ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَصِيُّ أَخِيهِ وَالْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ بَعْدَهُ وَأَشْهَدُ عَلَى عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ
أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ الْحُسَيْنِ بَعْدَهُ وَأَشْهَدُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَأَشْهَدُ
عَلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِأَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُحَمَّدٍ وَأَشْهَدُ عَلَى مُوسَى أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَشْهَدُ
عَلَى عَلِيٍّ بْنِ مُوسَى أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُوسَى وَأَشْهَدُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ
عَلِيٍّ بْنِ مُوسَى وَأَشْهَدُ عَلَى عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ بِأَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَأَشْهَدُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
بِأَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَشْهَدُ عَلَى رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ الْحَسَنِ لَا يَكُنْشِي وَلَا يَسْمَى حَتَّى يَظْهَرَ
أَمْرُهُ فَيَمْلَأَهَا عَدْلًا كَمَا مِلْتُ جَوْرًا وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ثُمَّ
قَامَ قَمَضَى ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ اتَّبِعْنِي فَأَنْظُرْ أَيْنَ يَقْضَى فَخَرَجَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام
فَقَالَ : مَا كَانَ إِلَّا أَنْ وَصَّعَ رَجُلُهُ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ فَمَا دَرَيْتُ أَيْنَ أَخَذَهُنَّ أَرْضَ اللَّهِ؟ فَارْجَعْتُ
إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَأَعْلَمَنَهُ ، فَقَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَتَعْرِفُهُ؟ قُلْتُ : اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
أَعْلَمُ ، قَالَ : هُوَ الْخِضَرُ عليه السلام

۱۔ امام محمد تقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام مع امام حسن سلمان کے ہاتھ پر تکیہ کئے
ہوئے مسجد الحرام میں داخل ہوئے اور ایک جگہ بیٹھ گئے ایک شخص اچھی صورت اور اچھے لباس کا آیا اور امیر المومنین
کو سلام کیا حضرت نے جواب سلام دیا۔ اس نے کہا اے امیر المومنین میں آپ سے تین مسئلے دریافت کرنا چاہتا ہوں
اگر آپ نے ان کا صحیح جواب دے دیا تو میں جانوں گا کہ آپ سے پہلے جن لوگوں نے دعویٰ خلافت کیا وہ اس کے حق دار تھے
اور ان کی دنیا و آخرت محفوظ نہیں اور اگر دوسری صورت ہوگی تو میں سمجھوں گا کہ آپ کا اور ان کا راستہ ایک ہی ہے۔
فرمایا پوچھ جو تجھے پوچھنا ہے اس نے کہا جب آدمی مڑا ہے تو اس کی روح کہاں جاتی ہے۔

آدمی کیسے کسی چیز کو یاد کرتا اور بھولتا ہے۔

آدمی کی اولاد اس کے چچاؤں اور ماموں سے کس صورت میں مشابہ ہوتی ہے۔

آپ نے امام حسن سے فرمایا۔ اس کے سوالات کا جواب دو۔ امام حسن نے جواب دیا۔ تو اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ گواہی میں نے ہمیشہ دی ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور یہ گواہی میں دیتا رہا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی رسول ہیں اور ان کی حجت و برہان کے قائم کرنے والے ہیں (اشارہ کیا امیر المومنین کی طرف) اور یہ گواہی میں ہمیشہ دیتا رہا ہوں اور امام حسن کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیر المومنین کے صلی ہیں اور ان کی حجت و برہان قائم کرنے والے ہیں یعنی نبوت رسول کے ثابت کرنے والے ہیں۔

توضیح :- ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب کمال الدین اور تمام النعمین امام حسن کے جوابات مسائل مذکورہ کے متعلق تحریر فرمائے ہیں۔

۱۔ بحالت نوم روح کہاں جاتی ہے؟ جواب۔ روح متعلق ہوتی ہے ریح سے اور ریح متعلق ہوتی ہے ہوا سے جب تک انسان بیدار نہ ہو اگر خدا کا ارادہ اس ریح کو پھر بدن کی طرف لوٹنے کا ہو تا ہے تو یہ روح ریح کو اور ریح ہوا کو جذب کر لیتی ہے اور بدن کی طرف لوٹ آتی ہے اور بدن میں ساکن ہو جاتی ہے اور اگر خدا اجازت نہیں دیتا کہ وہ بدن کی طرف لوٹے تو ہوا ریح کو جذب کر لیتی ہے اور ریح روح کو۔

۲۔ انسان کیوں بھولتا اور یاد کرتا ہے؟ جواب قلب انسان حق پر پیدا کیا گیا ہے اور حق کے مطابق ہے اگر کوئی محمد آل محمد پر درود بھیجتا ہے پوری صلوٰۃ کے ساتھ تو اس کی برکت سے یہ مطابقت اس حق سے منکشف ہو جاتی ہے اور قلب انسان روشن ہو جاتا ہے اس وقت سمجھ بھول ہوتی بات یاد آ جاتی ہے اور اگر پورا درود نہیں بھیجتا تو اس کا دل تاریک ہو جاتا ہے اور وہ بات بھول جاتا ہے۔

۳۔ مولود کا چچا یا ماموں سے مشابہ ہونا تو جب مرد عورت سے مجامعت کرتا ہے تو ایک اضطراری کیفیت لاحق ہوتی ہے اس کا لطفہ اچھل کر عروق اعمام پر جا کر گرتا ہے تو بچہ چچا سے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عروق انوال پر گرتا ہے تو ماموں سے مشابہ ہوتا ہے۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حسین بن علی اپنے بھائی کے صلی ہیں اور ان کے بعد حجت کو قائم کرنے والے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی بن ابی طالب کے بعد جعفر بن محمد بن علی ان کے بعد جعفر بن محمد ان کے بعد موسیٰ بن جعفر اور ان کے بعد علی بن موسیٰ اور ان کے بعد محمد بن علی اور ان کے بعد حسن ابن علی، اس کے بعد میں گواہی دیتا ہوں اس شخص کے

جنت خدا ہونے کی جو پھر حسن بن علی ہے اس کا نام اور کیفیت ظاہر نہ ہوگی جب تک کہ وہ زمین کو عدل و داد سے اسی طرح پیر نہ کر دے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی اور سلام ہو آپ پر اے امیر المومنین! اس کے بعد وہ اٹھا اور چلا گیا۔ حضرت نے امام حسن سے فرمایا۔ اے ابو محمد اس کے پیچھے جاؤ اور دیکھو یہ کہاں جاتا ہے امام حسن باہر نکلے اور آکر کہا اس نے ایک پیر مسجد سے باہر رکھا تھا۔

پھر میں نے نہ جانا کہ وہ خدا کی اس زمین پر کہاں فائب ہو گیا۔ میں امیر المومنین کے پاس واپس آیا اور حال بتایا۔ فرمایا۔ اے ابو محمد تم ان کو جانتے ہو۔ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول اور امیر المومنین بہتر جانتے والے ہیں۔ فرمایا وہ خضر تھے۔

۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ مِثْلَهُ سَوَاءً.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ: يَا أَبَا جَعْفَرٍ وَدِدْتُ أَنْ هَذَا الْخَبَرُ جَاءَ مِنْ غَيْرِ جَهَةِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: فَقَالَ: لَقَدْ حَدَّثَنِي قَبْلَ الْخَبَرِ بَعْشَرُ سِنِينَ.

۲۔ محمد بن یحییٰ نے کہا میں نے محمد بن الحسن سے کہا۔ اے ابو جعفر کیا احمد بن عبد اللہ کے علاوہ کسی اور سے بھی یہ حدیث سنی گئی ہے فرمایا اس نے حیرت و شک میں پڑنے سے دس سال پہلے یہ حدیث بیان کی تھی۔

راوی کو احمد بن عبد اللہ کے بیان پر اس لئے شبہ ہوا کہ وہ حضرت حجت پر ایمان لانے کے بعد شک میں پڑ گیا تھا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ طَرْقِيقٍ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَبِي لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَمَنْ يَخْفُ عَلَيْكَ أَنْ أَخْلُوَ بِكَ فَأَسْأَلَكَ عَنْهَا؟ فَقَالَ لَهُ جَابِرٌ: أَيُّ الْأَوْقَاتِ أَحَبُّنَهُ فَخَلَا بِهِ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ فَقَالَ لَهُ: يَا جَابِرُ أَخْبِرْنِي عَنِ اللَّوْجِ الَّذِي رَأَيْتُهُ فِي يَدِ أُمِّتِي فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ يَنْتِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا أَخْبَرْتُكَ بِهِ أُمِّتِي أَنَّهُ فِي ذَلِكَ اللَّوْجِ مَكْتُوبٌ؟ فَقَالَ جَابِرٌ: أَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنِّي دَخَلْتُ عَلَى أُمِّكَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَهَنَيْتُهَا بِوِلَادَةِ الْحُسَيْنِ وَ رَأَيْتُ فِي يَدَيْهَا لَوْحًا أَخْضَرَ، ظَنَنْتُ أَنَّهُ مِنْ نُفُودٍ وَرَأَيْتُ فِيهِ كِتَابًا أَبْيَضَ، شَبَهَ لَوْنَ الشَّمْسِ،

فَقُلْتُ لَهَا : يَا أَبِي وَأُمِّي يَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا هَذَا اللَّوْحُ ؟ فَقَالَتْ : هَذَا لَوْحٌ أَهْدَاهُ اللَّهُ إِلَى رَسُولِهِ ﷺ فِيهِ اسْمُ أَبِي وَاسْمُ بَعْلِي وَاسْمُ ابْنِي وَاسْمُ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ وَلَدِي وَأَعْطَانِيهِ أَبِي لِيُبَشِّرَنِي بِذَلِكَ ، قَالَ جَابِرٌ : فَأَعْطَنِيهِ أُمُّكَ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَقَرَأَتْهُ وَأَسْنَسَخَتْهُ ، فَقَالَ لَهُ أَبِي : قَهْلَ لَكَ يَا جَابِرُ أَنْ تَعْرِضَهُ عَلَيَّ قَالَ : نَعَمْ ، فَمَشَى مَعَهُ أَبِي إِلَى مَنْزِلِ جَابِرٍ فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً مِنْ رَقٍّ ، فَقَالَ : يَا جَابِرُ ! انْظُرْ فِي كِتَابِكَ لَا قَرَأَ [أَنَا] عَلَيْكَ ، فَنَظَرَ جَابِرٌ فِي نُسْخَتِهِ فَقَرَأَهُ أَبِي فَمَا خَالَفَ حَرْفَ حَرْفًا ، فَقَالَ جَابِرٌ : فَاشْهَدُ بِاللَّهِ أَنِّي هَكَذَا رَأَيْتُهُ فِي اللَّوْحِ مَكْتُوبًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هَذَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ لِمُحَمَّدٍ نَبِيِّهِ وَنُورِهِ وَسَفِيرِهِ وَحِجَابِهِ وَدَلِيلِهِ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ مِنْ عِنْدِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، عَظَّمَ يَا مُحَمَّدُ أَسْمَاءِي وَاشْكُرْ نِعْمَائِي وَلَا تَجْعَدْ أَلَامِي ، إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاصْصِرْ الْجَبَّارِينَ وَمُذِلِّ الْمَظْلُومِينَ وَدِيَانِ الدِّينِ إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا ، فَمَنْ رَجَا غَيْرَ فَضْلِي أَوْ خَافَ غَيْرَ عَذْلِي ، عَذَّبْتُهُ عَذَابًا لَا أُعَذِّبُ بِهِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَإِيَّايَ فَاعْبُدْ وَعَلَيَّ فَتَوَكَّلْ ، إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ نَبِيًّا فَأَكْمَلْ أَثَامُهُ وَأَنْقَضْتُ مُدَّةَ إِلَّا حَمَلْتُ لَهُ وَصِيًّا وَإِنِّي فَضَّلْتُكَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَفَضَّلْتُ وَصِيَّكَ عَلَى الْأَوْصِيَاءِ وَأَكْرَمْتُكَ بِشَيْئِكَ وَبَسْطَيْتُكَ حَسَنَ وَحْسِنَ ، فَجَعَلْتُ حَسَنًا مَعْدِنَ عِلْمِي ، بَعْدَ انْقِضَائِ مَدَّةِ أَبِيهِ وَجَعَلْتُ حُسَيْنًا خَازِنَ وَحْيِي وَأَكْرَمْتُهُ بِالشَّهَادَةِ وَخَتَمْتُ لَهُ بِالسَّعَادَةِ ، فَهُوَ أَفْضَلُ مَنْ اسْتَشِيدَ وَأَرْفَعُ الشَّهَادَةَ دَرَجَةً ، جَعَلْتُ كَلِمَتِي الثَّامَّةَ مَعَهُ وَحُجَّتِي الْيَالِغَةَ عَنْهُ ، بَعَثْتُهُ مُبَشِّرًا عَاقِبٍ أَوْ لَهْمٍ عَلَيَّ سَيِّدُ الْعَالَمِينَ وَزَيْنُ أَوْلِيَائِي الْمَاضِينَ وَابْنُ شَبِّهِ جَدِّهِ الْمُحْمُودِ مُحَمَّدُ الْبَاقِرُ عَلَيَّ وَالْمَعْدِنُ لِحَكْمَتِي سَيِّدُكَ الْمُرْتَابُونَ فِي جَعْفَرٍ ، الزَّادُ عَلَيْهِ كَالزَّادِ عَلَيَّ ، حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَكْرِمَنَّ مَنَ مَنَوَى جَعْفَرٍ وَلَا سُرَّ نَفْسٌ فِي أَشْيَائِهِ وَأَنْصَارِهِ وَأَوْلِيَائِهِ ، أُتِيحَتْ بَعْدَهُ مُوسَى فَنَنَ عَمِيًّا جِنْدُسٌ لِأَنْ خَبِطَ قُرْضِي لَا يَنْقَطِعُ وَحُجَّتِي لَا تَخْفَى وَأَنْ أَوْلِيَائِي يُسْقَوْنَ بِالْكَأْسِ الْأَوْفَى ، مَنْ جَعَدَ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَقَدْ جَعَدَ نِعْمَتِي وَمَنْ غَيَّرَ آيَةً مِنْ كِتَابِي فَقَدْ أَفْتَرَى عَلَيَّ ، وَبِئْسَ لِلْمُفْتَرِينَ الْجَاوِدِينَ عِنْدَ انْقِضَاءِ مَدَّةِ مُوسَى عُنْدِي وَحُسْبِي وَخَيْرَتِي فِي عَلِيٍّ وَلِئِي وَنَاصِرِي وَمَنْ أَصْعَ عَلَيْهِ أَعْبَاءُ التَّبَوُّةِ وَأَمْنَحُهُ بِالْأَضْطِرَاعِ بِهَا ، يَقْبَلُهُ عَفْرِيَّتُ مُسْتَكْبِرٌ يُدْفَنُ فِي الْمَدِينَةِ النَّبِيِّ بَنَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ إِلَى جَنْبِ شَرِّ خَلْقِي ، حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَا سُرَّ نَفْسٌ بِمُحَمَّدٍ أَبْنِيهِ وَخَلِيفَتِهِ مِنْ بَعْدِهِ وَوَارِثِ عِلْمِهِ ، فَهُوَ مَعْدِنُ عِلْمِي وَمَوْضِعُ سِرِّي

وَحَجَّتَنِي عَلَى خَلْفِي لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ بِهِ إِلَّا جَمَلْتُ الْجَنَّةَ مَنْوَاهُ وَشَفَعْتُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلِّهِمْ
فَإِذَا اسْتَوْجَبُوا الشَّارَ وَأَخْتِمَ بِالسَّعَادَةِ لِابْنِهِ عَلِيٍّ وَلِابْنِي وَنَاصِرِي وَالشَّاهِدِ فِي خَلْفِي وَأَمْنِي عَلَى
وَحْبِي، أَخْرِجْ مِنْهُ الدَّاعِيَ إِلَى سَبِيلِي وَالْحَازِنَ لِعِلْمِي الْحَسَنَ وَاكْمِلْ ذَلِكَ بِابْنِهِ مُحَمَّدٍ
رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، عَلَيْهِ كَمَالُ مُوسَى وَنَبَأُ عِيسَى وَصَبْرُ أَيُّوبَ فَيَذُلْ أَوْلِيَائِي فِي زَمَانِهِ وَتَتَهَادَى
رُؤُوسُهُمْ كَمَا تَتَهَادَى رُؤُوسُ التُّرُكِ وَالَّذِي لَمْ يَفْتَقِلُوا وَيَخْرَقُوا وَيَكُونُوا خَائِفِينَ، مَرْغُوبِينَ
وَحِلِينَ، تُصْبَغُ الْأَرْضُ بِدِمَائِهِمْ وَيَفْشُوا الْوَيْلُ وَالزَّلْزَلَةُ فِي نِسَائِهِمْ أُولَئِكَ أَوْلِيَائِي حَقًّا، بِهِمْ
أَدْفَعُ كُلَّ فِتْنَةٍ عَمِيَّةٍ، جَنْدِيسَ وَبِهِمْ أَكْشِفُ الرَّازِلَ وَأَدْفَعُ الْآصَادَ وَالْغُلَّ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتُ
مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ.
فَالْعَبْدُ الرَّحْمَنُ بْنُ سَالِمٍ : قَالَ أَبُو بَصِيرٍ : لَوْ لَمْ تَسْمَعْ فِي دَهْرِكَ، إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ
لَكَفَاكَ، فَصْنَهُ إِلَّا عَنْ أَهْلِهِ.

۳۔ ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میرے پدر بزرگوار نے جابر ابن عبد اللہ
انصاری سے فرمایا۔ میری ایک ضرورت ہے آپ کب مجھ سے تنہائی میں مل سکیں گے انھوں نے کہا کہ جس وقت آپ چاہیں پس
ایک تنہائی میں آپ نے فرمایا۔ اے جابر! مجھے اس لوح کے متعلق بتاؤ جسے آپ نے میری جدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت رسول
اللہ کے پاس دیکھا تھا انھوں نے اس لوح میں کیا لکھا ہوا بتایا تھا۔ جابر نے کہا۔ میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں
حیات رسول میں آپ کی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ امام حسین کی ولادت کی مبارکباد دینے میں نے ان کے
ہاتھ میں ایک سبز لوح دیکھی۔ میرے گمان میں وہ زمرہ کی تھی اور اس پر سورج کی طرح روشن ایک تحریر تھی میں نے کہا اے
بنت رسول! یہ لوح کیا ہے؟ فرمایا یہ اللہ نے اپنے رسول کے پاس بھیجی ہے اس میں میرے باپ کا نام ہے علی کا نام ہے میرے
دونوں بیٹے اور ان اوصیا کا نام ہے جو میرے فرزند کی نسل سے ہوں گے۔ آنحضرت نے مجھے عطا فرمائی ہے تاکہ میں اسے دیکھ
کر خوش ہوں۔ جابر نے کہا آپ کی ماں فاطمہ نے مجھ دی ہیں نے اسے پڑھا اور لکھ لیا۔
میرے والد نے فرمایا۔ اے جابر! کیا تم وہ تحریر دکھا سکتے ہو۔ انھوں نے کہا جی ہاں۔ میرے والد جابر کے ساتھ
ان کے گھر تک گئے جابر نے وہ صحیفہ پوست پر لکھا ہوا نکالا۔ حضرت نے فرمایا۔ میں تمہیں پڑھ کر سناتا ہوں تم اپنی تحریر
سے مقابل کرتے جاؤ میرے والد نے پڑھا تو کوئی ایک حرف بھی بدلا ہوا نہ تھا۔ جابر نے کہا میں گواہی دیتا ہوں خدا کے سامنے کہ
میں نے اس لوح میں یہی لکھا ہوا دیکھا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ تحریر عزیز و حکیم خدا کی طرف سے محمدؐ اس کے نبی اور اس کے نور اور اس کے سفیر اور حجاب و دلیل کے لئے ہے روح الامیں اسے کرنازل ہوئے رب العالمین کی طرف سے۔ اے محمدؐ میرے اسماء کی تعظیم کرو اور میری نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ اور میری نعمتوں کا انکار نہ کرو، میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں ظالموں کی مکر توڑنے والا اور مظلوموں کو دولت، دینے والا ہوں اور روز قیامت بڑا جزا دینے والا ہوں، میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں جو کوئی میرے فضل کے سوا دوسرے سے امید رکھے گا اور میرے عدل کے سوا دوسرے سے خوف کرے گا تو میں اس کو ایسا سخت عذاب دوں گا کہ دنیا میں کسی کو ایسا عذاب نہ دیا گیا ہوگا۔ پس میری ہی عبادت کرو اور میرے ہی اوپر توکل کرو، میں نے جس نبی کو بھیجا ہے اس کے ایام کو کامل اور اس کی مدت کو پورا کیا ہے اور اس کے اوصیاء مقرر کئے ہیں۔ میں نے اے محمدؐ! تم کو تمام انبیاء پر فضیلت اور تمہارے وصی کو تمام اوصیاء پر اور میں نے تم کو عزت بخشی، تمہارے دو بچوں اور نو اسوں حسن اور حسینؑ سے میں نے حسن کو معدن علم بنایا اور حسینؑ کو خزانہ دینی اور میں نے عزت دی اسے شہادت سے اور ختم کیا اس پر سعادت کو پس وہ افضل و ارفع شہداء ہے از روئے درجات کے۔

میں نے اس کے ساتھ اپنا کلمہ تامہ قرار دیا اور اس کو اپنی حجت بالغہ بنایا۔ اس کی اولاد کی اطاعت پر میں ثواب دوں گا اور نافرمانی پر عذاب کروں گا ان کی اولاد میں اہل علی ابن الحسین سید العابدین ہیں جو میرے اولیاء کی زینت ہیں اور ان کے فرزند اپنے قاب و سنان سے مشابہ ہیں۔ محمد نام میرے علم کے شگفتہ کرنے والے ہیں اور میری حکمت کا معدن ہیں ان کے فرزند جعفر کے بارے میں شک کرنے والے ہلاک ہوں گے۔ ان کی ہدایت کو رد کرنے والا میرے حق قول کو رد کرنے والا ہے میں مقام جعفر کو مکرم و محترم قرار دوں گا اور ان کے شیعوں، ماصروں اور دوستوں کی کثرت سے ان کو خوش کروں گا اور ان کے بعد ان کے پسر موسیٰ ہوں گے ان کے وقت میں ضلالت کے فتنے برپا ہوں گے اور لوگ کمزور اعتقاد کے ہوں گے ایسے ضلالت آگیں دور میں ہمارے اولیاء معرفت کے بھرپور مساعروں سے سیراب ہوں گے جس نے ان میں سے ایک سے بھی انکار کیا اس نے میری نعمت سے انکار کیا اور جس نے میری اس کتاب کی آیت کو بدلا۔ اس نے مجھ پر افترا کیا۔ ہلاک ہو افترا کرنے والوں اور انکار کرنے والوں کے لئے میرے حبیب، میرے نیک بندے موسیٰ کے مرنے پر ان کے فرزند علی کے بارے میں جو میرا ولی میرا ناصر اور یہ وہ ہے کہ جس پر باریبوت کی مثالی بارگاہوں کا اور اس کا امتحان لوں گا دل قوی ہونے میں اور اس کو قتل کرے گا ایک معنہ و رجوت اور وہ دفن ہوگا۔ اس شہر میں جس کو بسا ایسے عبد صالح و خدا ترین بنے اور اس کی قبر پہلو میں ہوگی۔ میری بدترین مخلوق (ہارونؑ) کے میرا قول حق ہے میں اپنے بندہ علی (امام رضا علیہ السلام) کو خوش کروں گا۔ ان کے فرزند اور ان کے خلیفہ اور جانشین اور ان کے وارث محمد (امام محمد تقی علیہ السلام) ہے جو میرے علم کے معدن ہیں اور میرے اسرار کی جگہ ہیں اور میری حقیقی پر میری حجت ہیں جو ان پر ایمان لائے گا میں جنت

میں اس کو جگہ دے گا اور اس کو شفیع قرار دوں گا اس کے خاندان کے لیے ستر آدمیوں کے لئے جو مستحق جہنم ہوں گے اور میں نے اس امامت کو سعادت کو مخصوص کیا ان کے بعد علی دامام نقی علیہ السلام کے لئے جو میرے ولی و ناصر ہیں اور میری مخلوق پر گواہ ہیں میری وحی کے امین ہیں۔ میں ان میں سے پیدا کروں گا ایک داعی کو۔ (امام حسن عسکری)

وہ ہدایت کرنیوالا ہے میرا راستہ کی طرف اور خلائق ہے میرے علم کا اور کامل کر دے گا میں اس دین کو اس کے فردنہم م دے جس کا وجود تمام عالموں کے لئے رحمت ہے اس میں موسیٰ کا کمال ہے عیسیٰ کی شان ہے ایوب کا صبر ہے میرے اولیاء اس کے زمانہ و غیبت میں ذلیل ہوں گے اور ان کے سراسر طرح کچلے جائیں گے جیسے ترک و ولیم دالوں کے وہ قتل کئے جائیں گے جلدے جائیں گے وہ خوف زدہ اور دہشت زدہ رہیں گے ان کے خون سے زمین رنگین ہو جائے گی اور رونے پینے کی آواز ان کی عورتوں سے بلند ہوگی یہ لوگ میرے سچے دوست ہوں گے ان کے ذریعے سے ہر تاریک سے تاریک فتنہ کو دفع کروں گا اور زلزلوں کو دور کروں گا اور ان کے ذریعے سے مشکلات کو آسان کروں گا ان پر ان کے رب کی طرف سے صلوة و رحمت ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔

عبدالرحمن بن سالم سے مروی ہے کہ ابوالعیر نے کہا اگر تو نے اثبات امامت آئمہ اثنا عشر میں کوئی حدیث بھی نہ سنی ہو تو صرف یہی حدیث تیرے لئے کافی ہے پس اس کی حفاظت کر اور ناپا ہوں سے بیان نہ کر۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْبَغَائِيِّ، عَنْ أَبِي بَنْ أَبِي عِيَّاشٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ، وَجَدُّ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدْنَةَ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدْنَةَ، عَنْ [أَبَانٍ] ابْنِ أَبِي عِيَّاشٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ الطَّيَّارَ يَقُولُ: كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ: أَنَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَعُمَرُ بْنُ أُمِّ سَلَمَةَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَجَرَّأ بَيْنِي وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ كَلَامٌ فَقُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: أَنَا أَوَّلِيِّ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَوَّلِيِّ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَإِذَا اسْتَشْهَدَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَالْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ أَوَّلِيِّ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثُمَّ ابْنِي الْحُسَيْنُ مِنْ بَعْدِهِ أَوَّلِيِّ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَإِذَا اسْتَشْهَدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَابْنُهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَوَّلِيِّ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَتَنْدَرُكُهُ يَا عَلِيُّ (۱)، ثُمَّ ابْنُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَوَّلِيِّ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَتَنْدَرُكُهُ يَا حُسَيْنُ ثُمَّ يَكْمُلُهُ اثْنِي عَشَرَ إِمَامًا تِسْعَةً مِنْ وَلَدِ الْحُسَيْنِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ: وَاسْتَشْهَدْتُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعُمَرَ بْنَ أُمِّ سَلَمَةَ وَأَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَشَهِدُوا لِي عِنْدَ مُعَاوِيَةَ، قَالَ سُلَيْمٌ: وَقَدْ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ

سَلَامَانَ وَأَبِي دَرٍّ وَالْمُقْدَادَ وَذَكَرُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۴۔ سلیم بن قیس سے مروی ہے کہ میں نے عبد اللہ بن جعفر طیار سے سنا کہ میں اور حسن و حسین اور عبد اللہ بن عباس اور عمر بن سلمہ اور اسلمہ بن زید معاویہ کے پاس تھے اور باتیں ہو رہی تھیں۔ میں نے معاویہ سے کہا۔ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ میں مومنین کے نفوس سے اولی ہوں۔ میرے بعد میرے بھائی علی بن ابیطالب تمام مومنین کے نفوس سے بہتر ہیں اور جب علی شہید ہو جائیں تو حسن تمام مومنین کے نفوس سے اولی ہوں گے پھر میرا بیٹا حسین اس کے بعد تمام مومنین کے نفوس سے بہتر ہوگا اس کی شہادت کے بعد علی بن حسین اولی ہیں مومنین کے نفوس سے اور اے علی تم ان کو دیکھو گے۔ پھر ان کا بیٹا محمد تمام مومنین کے نفوس سے بہتر ہوگا اور اے حسین تم ان کو دیکھو گے۔ پھر اس امامت کی تکمیل ہوگی بارہ پر، عبد اللہ بن جعفر نے کہا۔ میں اپنے اس بیان پر گواہ کرتا ہوں حسن و حسین اور عبد اللہ بن عباس بن ام سلمہ و اسلمہ بن زید کو پس گو اہی دی انھوں نے معاویہ کے سامنے سلیم نے کہا۔ میں نے اس حدیث کو سنا ہے۔ سلمان و ابوذر و مقداد سے انھوں نے کہا ہم نے سنا ہے رسول اللہ سے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ حَنَانِ بْنِ الشَّرَاحِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكِسَائِيِّ، عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ قَالَ: شَهِدْتُ جَنَازَةَ أَبِي بَكْرٍ يَوْمَ مَاتَ وَ شَهِدْتُ عُمَرَ حِينَ بُوِيعَ وَعَلِيٌّ جَالِسٌ نَاحِيَةً فَأَقْبَلَ عَلَامٌ يَهُودِيٌّ جَمْعُ [الْوَجْهِ] بَيْتِي، عَلَيْهِ ثِيَابٌ حَسَنَةٌ وَهُوَ مِنْ وَلَدِ هَارُونَ حَتَّى قَامَ عَلَى رَأْسِ عُمَرَ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْتَ أَعْلَمُ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِكِتَابِهِمْ وَ أَمْرِ نَبِيِّهِمْ؟ قَالَ: فَطَاطَا عُمَرُ رَأْسَهُ، فَقَالَ: إِيَّاكَ أَغْنَى وَأَعَادَ عَلَيْهِ الْقَوْلَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لِمَ ذَلِكَ؟ قَالَ: إِنِّي جِئْتُكَ مُرْتَادًا لِنَفْسِي، شَاكَأَ فِي دِينِي، فَقَالَ: دُونَكَ هَذَا الشَّابُّ، قَالَ: وَمَنْ هَذَا الشَّابُّ؟ قَالَ: هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ هَذَا أَبُو الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ابْنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ هَذَا رَوْحٌ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَقْبَلَ الْيَهُودِيُّ عَلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: أَكْذَابُ أَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثٍ وَوَاحِدَةٍ، قَالَ: فَتَبَسَّمَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ غَيْرِ تَبَسُّمٍ وَ قَالَ: يَا هَارُونِيُّ! مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَ سُبْحًا؟ قَالَ: أَسْأَلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ فَإِنْ أَجَبْتَنِي سَأَلْتُ عَمَّا بَعْدَهُنَّ وَ إِنْ لَمْ تَعْلَمْهُنَّ عِلِمْتُ أَنْتَ لَيْسَ فِيكُمْ غَالِمٌ، قَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَإِنِّي أَسْأَلُكَ بِالْأَلَةِ الَّتِي تَسْبُدُ لَكِنَّ أَنَا أَجِبْتُكَ فِي كُلِّ مَا تُرِيدُ لَتَدَعَنَ دِينَكَ وَ لَتَدْخُلَنَّ فِي دِينِي؟ قَالَ: مَا جِئْتُ إِلَّا لِذَلِكَ، قَالَ: فَسَلْ، قَالَ: أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ قَطْرَةٍ دَمٍ قَطَرَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَيُّ قَطْرَةٍ هِيَ؟ وَ أَوَّلِ عَيْنٍ فَاضَتْ عَلَى

وَجِبِ الْأَرْضِ، أَيُّ عَيْنٍ هِيَ؟ وَ أَوَّلِ شَيْءٍ اهْتَرَّ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَيُّ شَيْءٍ هُوَ؟ فَأَجَابَهُ أَمِيرُ
 الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنِي عَنِ الثَّلَاثِ الْآخِرِ، أَخْبِرْنِي عَنْ نَجْدٍ عليه السلام كَمْ لَهُ مِنْ إِمَامٍ عَدِلَ
 وَفِي أَيِّ جَنَّةٍ يَكُونُ وَمَنْ سَاكَنَهُ مَعَهُ فِي جَنَّتِهِ؟ فَقَالَ: يَا هَارُونُ! إِنَّ لِمُحَمَّدٍ اثْنَيْ عَشَرَ
 إِمَامًا عَدِلًا، لَا يَصْرُفُهُمْ خِذْلَانُ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا يَسْتَوْحِشُونَ بِخِلَافٍ مَنْ خَالَفَهُمْ وَإِنَّهُمْ فِي الدِّينِ
 أَرْسَبُ مِنَ الْجِبَالِ الرَّوَاسِي فِي الْأَرْضِ، وَمَسْكَنُ نَجْدٍ فِي جَنَّتِهِ مَعَهُ أُولَئِكَ الْإِثْنَا عَشَرَ الْإِمَامُ
 الْعَدِلُ، فَقَالَ: صَدَقْتَ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنِّي لَا أُجِدُّهَا فِي كُتُبِ أَبِي هَارُونِ، كَتَبَهُ بِيَدِهِ
 وَأَمَلَاهُ مُوسَى عَمِّي عليه السلام، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْوَاحِدَةِ، أَخْبِرْنِي عَنْ وَصِيِّ نَجْدٍ كَمْ يَعْيشُ مِنْ
 بَعْدِهِ؟ وَهَلْ يَمُوتُ أَوْ يُقْتَلُ؟ قَالَ: يَا هَارُونُ! يَعْيشُ بَعْدَهُ ثَلَاثِينَ سَنَةً، لَا يَزِيدُ يَوْمًا وَلَا يَنْقُصُ
 يَوْمًا، ثُمَّ يَضْرِبُ ضَرْبَةً هَهُنَا - يَعْنِي عَلَى قَرْنِهِ - فَتُخَضَّبُ هَذِهِ مِنْ هَذَا قَالَ: فَصَاحَ الْهَارُونِيُّ
 وَقَطَعَ كَسَنِيحَهُ وَهُوَ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 وَأَنَّكَ وَصِيُّهُ، يَنْبَغِي أَنْ تَعُوقَ وَلَا تَتَفَاقَ وَأَنْ تَعْتَظَمَ وَلَا تُسْتَغْفَفَ، قَالَ: ثُمَّ مَضَى بِهِ عَلِيُّ عليه السلام
 إِلَى مَنْزِلِهِ فَعَلَّمَهُ مَعَالِمَ الدِّينِ

۵۔ ابو طفیل سے مروی ہے کہ میں دفات ابو بکر کے وقت موجود تھا اور اس وقت بھی جب عمر سے بیت کی گئی
 علی ایک طرف بیٹھے تھے ایک نہایت خوبصورت یہودی لڑکا عمدہ لباس پہنے ہوئے آیا جو اولاد ہارون علیہ السلام سے تھا
 اس نے عمر سے کہا۔ اے امیر المؤمنین اس امامت میں کیا آپ سب سے زیادہ جلتے والے کتاب خدا اور امر نبی کے ہیں یہ
 سن کر عمر نے سر جھکا لیا۔ اس نے کہا میری مراد آپ ہی سے ہے اور اپنے قول کا پھر عادیہ کیا یہ سوال کس غرض سے ہے۔ اس
 نے کہا۔ میں اس لئے آپ کے پاس آیا ہوں کہ مجھے اپنے دین میں شک ہے انھوں نے کہا اس جوان کے پاس جاؤ۔ پوچھا یہ
 کون ہیں؟ کہا علی بن ابیطالب ابن عم رسول اور رسول خدا کے دونوں بیٹوں حسن و حسین کے باپ اور شوہر فاطمہ بنت رسول
 اللہ ہیں وہ حضرت علی کے پاس آیا اور کہا کیا آپ ایسے ہی فرمایا ہاں اس نے کہا میں آپ سے تین تین اور ایک سوال پوچھنا چاہتا
 ہوں حضرت غیر معمولی طور پر مسکرائے اور فرمایا۔ اے ہارونی سات کیوں نہیں کہتا۔ اس نے کہا۔ میں پہلے آپ سے تین سوال
 کروں گا اگر جواب دے دیا۔ تو بعد میں تین اور کروں گا ورنہ سمجھ لوں گا کہ تم میں کوئی عالم نہیں۔ فرمایا میں تجھ سے یہ پوچھنا
 کہ جس کی تو عبادت کرتا ہے وہ کون ہے۔

اگر میں نے ہر سوال کا جواب دے دیا تو تجھے اپنا دین چھوڑ کر میرے دین میں داخل ہونا پڑے گا اس نے کہا
 میں تو آیا ہی اس لئے ہوں۔ فرمایا۔ اب پوچھ کیا پوچھنا چاہتا ہے اس نے کہا سب سے پہلے روئے زمین پر جو قطرہ خون

ہمایا گیا وہ کون تھا اور سب سے پہلے کون سا چشمہ دئے زمین پر ہوا اور سب سے پہلے کون سی شے روئے زمین پر حرکت میں آئی۔ حضرت نے ان سب کے جواب دیئے۔ اس نے کہا اب بقیہ میں بتائیے۔ محمدؐ کے بعد کتنے امام عادل ہوں گے اور محمدؐ کس جنت میں ہوں گے اور ان کے ساتھ اس جنت میں کون ہوگا۔

فرمایا اے ہارونی محمدؐ کے بارہ عادل خلیفہ ہوں گے۔ رسوا کرنے والوں کی رسوائیاں ان کو ضرر نہ پہنچائیں گی نہ وہ مخالفوں کی مخالفت سے متوحش ہوں گے وہ امور دین میں پہاڑوں سے زیادہ مستحکم ہوں گے مسکن محمد جنت ہے ان کے ساتھ بارہ عادل امام ہوں گے اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے بھی مفسدوں اپنے باپ ہارون کی کتابوں میں دیکھا ہے جس کو انھوں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور میرے چچا موسیٰ نے لکھوایا ہے اب مجھے بقیہ ایک کو بتائیے۔ محمدؐ کے وہی کتنے دن زندہ رہیں گے فرمایا۔ اے ہارونی وہ محمدؐ کے بعد ۳۳ سال زندہ رہیں گے ایک دن کم نہ زیادہ ان کے سر پر ضربت لگے جس سے ان کا سر خون سے بھر جائے گا یس بن کردہ خوشی سے چیخ اٹھا اور اپنی کمر کا پٹکا کاٹ کر پھینک دیا اور کہنے لگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لا شریک ہے اور محمدؐ اس کے عبد و رسول ہیں اور آپ ان کے وہی ہیں آپ کو سب پر فوقیت ہے اور آپ پر کسی کو نہیں اور آپ صاحب عظمت ہیں اور ضعف کا اظہار کرنے والے نہیں۔ پھر حضرت اس کو اپنے گھر لے گئے اور احکام دین الہی کی اس کو تسلیم دی۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْكَلْبِيِّ عَنْ عَمْرِو [ابن ثابت] ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ مُحَمَّدًا وَعَلِيًّا وَ أَحَدَ عَشَرَ مِنْ وَلَدِهِ مِنْ نُورٍ عَظِيمٍ ، فَأَقَامَهُمْ أَشْبَاحًا فِي ضِيَاءِ نُورِهِ يَعْبُدُونَهُ قَبْلَ خَلْقِ الْخَلْقِ ، يُسَبِّحُونَ اللَّهَ وَيُسَمِّحُونَ لَهُ وَهُمْ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ وَلَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

۶۔ ابو حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے علی بن الحسین سے سنا ہے کہ خدا نے محمدؐ و علیؑ اور گیارہ اماموں کو ان کی اولاد سے اپنے نور و عظمت سے پیدا کیا۔ پھر ان کو اپنے نور کی روشنی میں روح بے بدن بنایا وہ تمام مخلوق سے پہلے اللہ کی عبادت کرتے تھے اور اس کی تسبیح و تہلیل کرتے تھے وہ ائمہ میں اولاد رسولؐ سے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَشَابِ ، عَنْ ابْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ ، عَنْ ابْنِ أَذِينَةَ ، عَنْ زُرَّارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : الْإِثْنَا عَشَرَ الْأِمَامَ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُحَمَّدٌ مِنْ وَلَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمِنْ وَلَدِ عَلِيٍّ ، وَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ عَلِيٌّ هُمَا الْوَالِدَانِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ رَاشِدٍ - وَ كَانَ أَخَا عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ لِأُمِّهِ - وَ أَنْكَرَ ذَلِكَ فَقَرَأَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْلَ : أَمَّا ابْنُ أُمِّكَ كَانَ أَحَدَهُمْ .

۷۔ زراره سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ بارہ امام آل محمد سے سب کے سب محدث تھے اولاد رسول اور اولاد علی سے رسول اور عل دونوں ان کے باپ ہیں علی بن راشد نے جو علی بن الحسین کی ماں کی طرف سے بھائی تھا اس سے انکار کیا۔ امام محمد باقر علیہ السلام کو اس پر غصہ آیا اور فرمایا تیری ماں کا بیٹا بھی تو انہی میں سے ہے۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ إِبرَاهِيمَ ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَحْيَى الْمَدَنِيِّ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْمُبَدِّي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : كُنْتُ خَاضِعاً لِمَا هَلَكَ أَبُو بَكْرٍ وَ اسْتَخْلَفَ عُمَرُ أَقْبَلَ يَهُودِيٍّ مِنْ عِظَمَاءِ يَهُودٍ يَنْزُبُ وَ تَزْعُمُ يَهُودُ الْمَدِينَةِ أَنَّهُ أَعْلَمُ أَهْلَ زَمَانِهِ حَتَّى رُفِعَ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ لَهُ : يَا عُمَرُ ! إِنِّي حِثُّكَ أُرِيدُ الْأَسْلَامَ ، فَإِنْ أَخْبَرْتَنِي عَمَّا أَسْأَلُكَ عَنْهُ فَأَنْتَ أَعْلَمُ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَ جَمِيعِ مَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : إِنِّي لَسْتُ هُنَاكَ لِكِتَابِي أُرِيدُكَ إِلَيَّ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ أَمْتِنَا بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَ جَمِيعِ مَا قَدْ تَسْأَلُ عَنْهُ وَ هُوَ ذَاكَ - فَأَوْمَأَ إِلَيَّ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِي : يَا عُمَرُ ! إِنْ كَانَ هَذَا كَمَا تَقُولُ فَمَا لَكَ وَلِتَبْعَةِ النَّاسِ ! وَإِنَّمَا ذَاكَ أَعْلَمُكُمْ ؟ فَرَبَّرَهُ عُمَرُ . ثُمَّ إِنَّ الْيَهُودِيَّ قَامَ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ : أَنْتَ كَمَا ذَكَرَ عُمَرُ ؟ فَقَالَ : وَمَا قَالَ عُمَرُ ؟ فَأَخْبَرَهُ ، قَالَ : فَإِنْ كُنْتُ كَمَا قَالَ سَأَلْتُكَ عَنْ أَشْيَاءٍ أُرِيدُ أَنْ أَعْلَمَ هَلْ يَعْلَمُهُ أَحَدٌ مِنْكُمْ فَأَعْلَمُ أَنْتُمْ فِي دَعْوَاكُمْ خَيْرَ الْأُمَّةِ وَ أَعْلَمُهَا صَادِقِينَ وَمَعَ ذَلِكَ أَدْخُلُ فِي دِينِكُمُ الْإِسْلَامَ ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : نَعَمْ أَنَا كَمَا ذَكَرَ لَكَ عُمَرُ ، سَلْ عَمَّا بَدَاكَ أَخْبِرُكَ بِهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، قَالَ : أَخْبِرْنِي عَنْ ثَلَاثٍ وَ ثَلَاثٍ وَوَاحِدَةٍ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا يَهُودِيَّ وَلِمَ لَمْ تَقُلْ : أَخْبِرْنِي عَنْ سَبْعٍ ؟ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِي : إِنَّكَ إِنْ أَخْبَرْتَنِي بِالثَّلَاثِ ، سَأَلْتُكَ عَنِ الْبَقِيَّةِ وَ إِلَّا كَفَفْتُ ، فَإِنْ أَنْتَ أَجَبْتَنِي فِي هَذِهِ السَّبْعِ فَأَنْتَ أَعْلَمُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَ أَفْضَلُهُمْ وَ أَوْلَى النَّاسِ بِالنَّاسِ ، فَقَالَ لَهُ : سَلْ عَمَّا بَدَاكَ يَا يَهُودِي ! قَالَ : أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ حَجَرٍ وُضِعَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ ؟ وَ أَوَّلِ شَجَرَةٍ غَرَسَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ ؟ وَ أَوَّلِ عَيْنٍ نَبَعَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ ؟ فَأَخْبَرَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ . ثُمَّ قَالَ لَهُ الْيَهُودِي : أَخْبِرْنِي عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ كَمْ لَهَا مِنْ إِمَامٍ هُدَى ؟ وَ أَخْبِرْنِي عَنْ نَبِيِّكُمْ مُحَمَّدٍ آيَنَ مَنَزَلُهُ فِي الْجَنَّةِ ؟ وَ أَخْبِرْنِي مَنْ مَعَهُ فِي الْجَنَّةِ ؟ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ اثْنَيْ عَشَرَ إِمَاماً هُدَى مِنْ دَرَجَةِ نَبِيِّهَا وَ هُمْ مِنِّي وَأَمَّا مَنَزَلُ نَبِيِّنَا فِي الْجَنَّةِ فَفِي أَفْضَلِهَا وَ أَشْرَفِهَا جَنَّةِ عَدْنٍ وَأَمَّا مَنْ مَعَهُ فِي مَنَزَلِهِ فِيهَا فَهَؤُلَاءِ الْأَتْنَا عَشْرَ مَنْ دَرَجَتُهُ وَ أَمَّتُهُمْ وَ جَدُّهُمْ

وَأَمَّا أَهْلُهَا وَذُرَارِيُّهُمْ، لَا يَشْرِكُهُمْ فِيهَا أَحَدٌ

۸۔ ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ ابوبکر کی موت اور عمر کے خلیفہ ہونے کے وقت میں موجود تھا مدینہ کے معزز یہودیوں سے ایک یہودی جو اپنے زمانے کا سب سے بڑا عالم سمجھا جاتا تھا وہ عمر کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا ارادہ اسلام لانے کا ہے اگر آپ نے میرے سوالات کا جواب دے دیا تو میں سمجھوں گا کہ آپ کتاب و سنت کے عالم ہیں اور میرے سوالات کے جواب دینے کے اہل ہیں انھوں نے کہا کہ میں اس وقت جوابات کے لئے تیار نہیں۔ لیکن میں ایک ایسے شخص کے پاس بھیجتا ہوں جو اس امت میں کتاب و سنت کا سب سے بڑا عالم ہے اور تیرے ہر سوال کا جواب دینے والا ہے اور وہ یہ ہے اشارہ کیا علی کی طرف یہودی نے کہا۔ اے عمر اگر ایسا ہی ہے تو اس عالم کے ہوتے ہوئے لوگوں کی بیعت کا تم سے کیا تعلق، یہ سن کر عمر نے اسے جھڑکا۔ یہودی حضرت علی کے پاس آیا اور کہا آپ ہی وہ ہیں جن کا پتہ عمر نے دیا ہے فرمایا۔ انھوں نے کیا کہا ہے۔ اس نے بتایا اور کہا۔ اگر آپ ایسے ہی ہیں جیسا بتایا ہے تو میں آپ سے چند سوالات کے جوابات چاہتا ہوں۔

اگر کوئی تم میں سے جانتا ہے تو میں سمجھوں گا کہ تم اپنے خیر الامم ہونے میں سچے ہو اور تب میں تمہارے دین اسلام میں داخل ہوں گا حضرت نے فرمایا۔ جیسا عمر نے کہا ہے میں دلیسا ہی ہوں۔ اب جو چاہے پوچھ۔ اس نے کہا۔ مجھے بتائیے تین اور تین اور ایک۔ فرمایا۔ اے یہودی سات کیوں نہیں کہتا۔ اس نے کہا اگر آپ نے پہلی تین کا جواب دے دیا تو میں باقی کو دریافت کروں گا ورنہ چپ رہوں گا اگر آپ نے ساتوں کا جواب دے دیا تو میں سمجھوں گا۔ آپ دوئے زمین پر سب سے بڑے عالم اور تمام لوگوں سے افضل و اعلیٰ ہیں حضرت نے فرمایا پوچھ جو پوچھنا ہے اس نے کہا مجھے بتائیے کون سا پتھر سب سے پہلے زمین پر رکھا گیا اور کون سا درخت سب سے پہلے زمین پر اگا اور کون سا چشمہ ہے جو سب سے پہلے زمین پر بہا۔ امیر المومنین نے اس کو بتایا۔

توضیح :- کلینی علیہ الرحمہ نے بغرض اختصار جواب چھوڑ دیئے ہیں علامہ مجلسی نے مراۃ العقول میں بحوالہ الکمال حسب ذیل جواب لکھے ہیں۔ سب سے پہلا پتھر حجر اسود ہے سب سے پہلا درخت خرمایہ ہے حضرت آدم جنت سے لائے تھے یہودیوں کے نزدیک زیتون ہے سب سے پہلا چشمہ آب حیات ہے جس کا پانی حضرت خضرؑ نے پیا۔

یہودی نے کہا بتائیے اپنے نبی محمدؐ کے متعلق جنت میں ان کا مقام کہاں ہوگا اور جنت میں ان کے ساتھ کون ہوگا حضرت نے فرمایا اس امت میں بارہ امام ہادی دین و تربیت نبیؐ سے ہوں گے اور وہ میری نسل سے ہوں گے اور جنت میں جو لوگ ان کے ساتھ ہوں گے وہ بارہ امام ہوں گے اور ان کی تربیت سے اور ان کی باتیں اور داد دیاں اور پردادیاں ان کی۔ ان کے سوا اور کوئی شریک نہ ہوگا۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَبَيْنَ يَدَيْهَا لَوْحٌ فِيهِ أَسْمَاءُ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ وَلَدِهَا ، فَعَدَدْتُ اثْنَيْ عَشَرَ آخِرُهُمُ الْفَائِمُ عليه السلام ، ثَلَاثَةٌ مِنْهُمْ مُحَمَّدٌ وَثَلَاثَةٌ مِنْهُمْ عَلِيٌّ ^(۱) .

۹۔ جابر بن عبد اللہ انصاری سے مروی ہے کہ میں جناب فاطمہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کے سامنے ایک لوح تھی جس میں ان اوصیاء کے نام تھے جو ان کی اولاد سے ہیں میں نے شمار کئے ہیں تین علی ان میں تھے اور تین محمد۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَصْبِ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَ مُحَمَّدًا عليه السلام إِلَى الْيَحْيَى وَالْأَنْسَى وَجَعَلَ مِنْ بَعْدِهِ اثْنَيْ عَشَرَ وَصِيًّا ، مِنْهُمْ مَنْ سَبَقَ وَ مِنْهُمْ مَنْ بَقِيَ وَ كُلُّ وَصِيٍّ جَزَتْ بِهِ سُنَّةٌ وَالْأَوْصِيَاءُ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِ مُحَمَّدٍ عليه السلام عَلَى سُنَّةِ أَوْصِيَاءِ عَيْسَى وَ كَانُوا اثْنَيْ عَشَرَ وَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَلَى سُنَّةِ الْمَسِيحِ .

۱۰۔ ابو حمزہ نے ابو جعفر سے روایت کی ہے کہ خدا نے حضرت رسول خدا کو جن وانس کی طرف بھیجا اور ان کے بعد بارہ وصی ہیں جن میں کچھ مر گئے کچھ باقی ہیں اور ہر وصی کے لئے سنت الہیہ جاری ہوئی اور جو اوصیاء آں حضرت کے بعد ہوئے وہ اوصیائے عیسیٰ کی سنت پر ہوئے اور وہ بارہ ہیں اور امیر المؤمنین علی سنت مسیح کے مطابق تھے۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَيْسَى وَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمْعًا ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْحَرِثِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ لِأَبْنِ عَبَّاسٍ : إِنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي كُلِّ سَنَةٍ وَ إِنَّهُ يُنْزَلُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَمْرُ السَّنَةِ وَلِذَلِكَ الْأَمْرُ وَلَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ عليه السلام ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : مَنْ هُمْ ؟ قَالَ : أَنَا وَ أَحَدُ عَشَرَ مِنْ صَلَبي أَيْمَةً مُحَدَّثُونَ .

۱۱۔ امام محمد تقی سے مروی ہے کہ جناب امیر نے ابن عباس سے فرمایا کہ شب قدر ہر سال ہوتی ہے اور اس رات کو تمام سال کے احکام نازل ہوتے ہیں پس رسول کے بعد اولیائے امر ہونے چاہئیں۔ ابن عباس نے پوچھا وہ کون ہیں فرمایا میں اور گیارہ امام میرے صلب سے محدث ہوں گے۔

۱۲۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَأَصْحَابِهِ: آمِنُوا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ إِنَّهَا تَكُونُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَلِوَلَدِهِ الْأَحَدِ عَشَرَ مِنْ بَعْدِي.

۱۲۔ اسی سند سے فرمایا رسول اللہ نے اپنے اصحاب سے۔ شب قدر پر ایمان لاؤ وہ مخصوص ہے علی ابن ابی طالب اور گیارہ اماموں سے جو اگلے بعد ان کی اولاد سے ہوں گے۔

۱۳۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ يَوْمًا: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُزَكُّونَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ [عِدًّا] رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَاتَ شَهِيدًا، وَاللَّهُ لَيَأْتِيَنَّكَ، فَأَيُّنَ إِذَا جَاءَكَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ غَيْرُ مُتَحَيِّلٍ بِهِ فَأَخَذَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَارَاهُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا بَكْرٍ آمِنَ بَعْلِي وَيَا أَحَدَ عَشَرَ مِنْ وَلَدِهِ، إِنَّهُمْ مِنْ بَنِي آلِ النَّبُوَّةِ وَتُبَّ إِلَى اللَّهِ مِمَّا فِي يَدِكَ، فَإِنَّهُ لَأَحَقُّ لَكَ فِيهِ، قَالَ ثُمَّ دَهَبَ فَلَمْ يَرْ

۱۳۔ اور مذکورہ بالا اسناد سے یہ بھی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے سورۃ آل عمران کی یہ آیت پڑھی۔ جو لوگ راہ خدا میں قتل کئے گئے ہیں انھیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کی طرف سے رزق پاتے ہیں اور فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ شہید مرے (زن یہودیہ نے زہر دیا تھا اس کا ہی اثر باعث موت ہوا) واللہ وہ تمہارے پاس آئیں گے اور جب آئیں تو یقین رکھنا۔ کیونکہ شیطان صورت رسول میں نہیں آسکتا۔ پھر امیر المومنین نے حضرت ابوبکر کو حضرت رسول خدا صلعم کو دکھایا آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ اے ابوبکر علی پر امدان کی اولاد سے گیارہ اماموں پر ایمان لاؤ۔ یہ لوگ نبوت کے علاوہ اور تمام باتوں میں میری مثل ہیں جو حکومت تم نے اپنے قبضہ میں کی ہے۔ اللہ سے توبہ کرو۔ کیونکہ وہ تمہارا حق نہیں، پھر آنحضرت صلعم تشریف لے گئے اور پھر کسی کو دکھائی نہ دیئے۔

۱۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ، عَنِ عَلِيِّ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنِ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ، عَنِ ابْنِ أَذْيَنَةَ، عَنِ زُرَّادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ: الْأَثْنَا عَشَرَ الْأِمَامُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ كُلُّهُمْ مُحَدَّثٌ مِنْ وَلَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَوُلْدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع قَرَسُوا اللَّهَ ﷻ وَعَلِيٍّ ع هُمَا الْوَالِدَانِ.

۱۴۔ زرارہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس امت میں بارہ امام ہوں گے آل محمد سے جو سب محدث ہوں گے اولاد رسول اور اولاد علی سے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام دونوں ان کے باپ ہیں۔

۱۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَزْوَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَكُونُ تِسْعَةُ أَئِمَّةٍ بَعْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام ، تَأْسِعُهُمْ قَائِمُهُمْ .

۵۔ افرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حسین بن علی کے بعد نو امام ہوں گے نواس ان کا قائم ہوگا۔

۱۶ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبَانَ ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : نَحْنُ اثْنَا عَشَرَ إِمَامًا مِنْهُمْ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ ثُمَّ الْأَئِمَّةُ مِنْ وَلَدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام .

۱۶۔ زراردہ کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ بارہ امام ہیں ان میں حسن و حسین ہیں اور باقی اولاد حسین سے ہوں گے۔

۱۷ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْعُسْقُورِيِّ عَنْ عَمْرِو [ابن ثابت] ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي وَائِثِي عَقَرٌ مِنْ وَلَدِي وَأَنْتَ يَا عَلِيُّ زُرُّ الْأَرْضَ - يَعْنِي أَوْتَاذُهَا [وَأَجْنَالُهَا] - بِنَا أَوْتَدَّ اللَّهُ الْأَرْضَ أَنْ تَبْسِجَ بِأَهْلِهَا ، فَإِذَا كَهَبَ الْإِثْنَا عَشَرَ مِنْ وَلَدِي سَاخَتْ الْأَرْضُ بِأَهْلِهَا وَلَمْ يُنْظَرُوا .

۱۷۔ ابو جہاد نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اور بارہ امام میری اولاد سے اور تم اے علی یہ سب اس زمین کے لئے میٹھیں اور پہاڑ ہیں تاکہ زمین اپنے ساکنوں کے ساتھ ہلے ڈلے نہیں۔ جب بارہوں میری اولاد سے ختم ہو جائے گا تو زمین میرے ساکنوں کے ساتھ بیٹھ جائے گی اور پھر ان کو ہلکت نہ ملے گی۔

۱۸ - وَهَذَا الْإِسْنَادُ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَ وَلَدِي اثْنَا عَشَرَ نَقِيْبًا ، مُجَبَّأً ، مُخَدَّثُونَ ، مُقَهَّمُونَ ، آخِرُهُمُ الْفَائِمُ بِالْحَقِّ يَمْلَأُهَا عَدْلًا كَمَا مَلَأَتْ جَوْزًا .

۱۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ میری اولاد سے بارہ نقیب مجیب محدث اور منعم ہوں گے اور ان کا آخر حق قائم کرنے والا ہوگا جو زمین کو عدل سے اتنا ہی زیادہ بھر دے گا جتنی وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

۱۹ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَغَدَابَةُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونٍ ، عَنْ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ، عَنْ كُرْثَامٍ قَالَ: خَلَفْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي أَنْ لَا آكُلَ طَعَامًا يَنْهَارُ أَبَدًا حَتَّى يَقُومَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ، فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ: رَجُلٌ مِنْ شِبَعَتِكَ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَأْكُلَ طَعَامًا يَنْهَارُ أَبَدًا حَتَّى يَقُومَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ؟ قَالَ: قَصْمُ إِذَا يَا كُرْثَامُ، وَلَا تَصْمُ الْعَبِيدِينَ وَلَا لَأَمَّةَ الشَّرِيقِ وَلَا إِذَا كُنْتَ مُسَافِرًا وَلَا مَرِيضًا فَإِنَّ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَتِلَ عَجَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ عَلَيْهِمَا وَالْمَلَائِكَةُ، فَقَالُوا: يَا زَيْنًا أَتَدْنُّ لَنَا فِي هَلَكَ الْخَلْقِ حَتَّى نَجِدَهُمْ عَنْ جَدِيدِ الْأَرْضِ يَمَا اسْتَحَلُّوا حُرْمَتَكَ، وَقَتَلُوا صَفْوَتَكَ، فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ يَا مَلَائِكَتِي وَيَا سَمَاوَاتِي وَيَا أَرْضِي اسْكُنُوا، ثُمَّ كَشَفَ حِجَابًا مِنَ الْحُجُبِ فَإِذَا خَلْفَهُ مُحَمَّدٌ وَآثْنَا عَشَرَ وَصِيًّا لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَخَذَ بِيَدِ فُلَانٍ الْقَائِمِ مِنْ بَيْنِهِمْ، فَقَالَ: يَا مَلَائِكَتِي وَيَا سَمَاوَاتِي وَيَا أَرْضِي بِهَذَا أَتَصَرُّ [لِهَذَا] قَالُوا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - .

۱۹۔ کرام سے مروی ہے کہ میں نے قسم کھائی کہ دن میں کبھی کھانا نہ کھاؤں گا (روزہ رکھوں گا) جب تک ظہور قائم آل محمد ہو، پس میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی قسم کا حال بیان کیا۔ فرمایا اے کرام روزہ رکھو مگر عیدیں اور ایام تشریق (۱۲ اور ۱۳ ذی الحجہ) کا نہیں اور جب تم مسافر یا مریض ہو روزہ رکھو تو بہتر ہے مگر تمہارے زمانے میں ظہور نہ ہوگا۔ جب امام حسین علیہ السلام شہید کئے گئے تو آسمان وزمین اور جو بھی ان کے درمیان ہے اور ملائکہ کانپ گئے انھوں نے کہا اے ہمارے رب اس قوم کے ہلاک کرنے کی ہمیں اجازت دے تاکہ نئے لوگ اس زمین پر آباد ہوں ان لوگوں نے تیری حرمت کو ضائع کیا۔ تیرے برگزیدہ بندوں کو قتل کیا۔ خدا نے ان کو وحی کی، اے میرے ملائکہ اور اے آسمانوں اور اے زمین ٹھہرو، پھر حجاب ہائے قدرت سے ایک پردہ اٹھا جس کے پیچھے محمد اور ان کے ہارے تھے اور ان کے درمیان قائم آل محمد کو ظاہر کر کے فرمایا۔ اے میرے ملائکہ اور میرے آسمانوں اور اے زمین یہ ہے وہ جس کے ذریعے خون حسین کا بدلہ لیا جائے گا۔

۲۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَابُو بَصِيرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ مَوْلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مَنْزِلِهِ بِمَكَّةَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: نَحْنُ آثْنَا عَشَرَ مُحَدَّثًا فَقَالَ لَهُ أَبُو بَصِيرٍ: سَمِعْتُ مِنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَحَلَفَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَنَّهُ سَمِعَهُ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ: لَكِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۲۰۔ سماعہ کہتا ہے کہ میں ابو بصیر اور محمد بن عمران غلام امام محمد باقر علیہ السلام مکہ میں تھے محمد بن عمران نے کہا۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ ہم شہر میں بارہ ہیں ابو بصیر نے کہا۔ میں نے بھی حضرت سے ایسا ہی سنا ہے ان سے بکلف ایک دو بار پوچھا گیا۔ انھوں نے کہا۔ میں نے ایسا ہی امام محمد باقر علیہ السلام سے ایسا ہی سنا ہے۔

ایک سو پچیسواں باب

جب کوئی بات کسی کے بار میں کہی جائے اور اس میں نہ پانی جائے تو اس کی اولاد
یا اولاد کی اولاد میں پانی جلے گی

(باب ۱۲۵)

فِي أَنَّهُ إِذَا قَبِلَ فِي الرَّجُلِ شَيْءٌ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ وَكَانَ فِي وَلَدِهِ
أَوْ وَلَدِ وَلَدِهِ فَإِنَّهُ هُوَ الَّذِي قَبِلَ فِيهِ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، جَمْعًا عَنْ ابْنِ مَخْبُوبٍ
عَنِ ابْنِ رِثَابٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَى عِمْرَانَ أَنِّي
وَإِهْبُ لَكَ ذَكَرًا، سَوِيًّا، مُبَارَكًا، يُبْرِئُكَ الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ وَيُحْيِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللَّهِ؛ وَجَاعِلُهُ
رَسُولًا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَحَدَّثَ عِمْرَانُ امْرَأَتَهُ حَتَّى بَدَلَكَ وَهِيَ أُمُّ مَرْيَمَ، فَلَمَّا حَمَلَتْ
كَانَ حَمْلُهَا بِهَا عِنْدَ نَفْسِهَا غُلَامًا، فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ: رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ وَكَانَ الذَّكَرُ
كَأَنِّي أَنْتَنِي، أَلَا يَكُونُ الْبَنْتُ رَسُولًا يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَاللَّهِ أَكَلَمُ بِنَا وَضَعْتُ، فَلَمَّا وَهَبَ اللَّهُ
تَعَالَى لِمَرْيَمَ عِيسَى كَانَ هُوَ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ عِمْرَانُ وَوَعَدَهُ إِسَاءُ، فَإِذَا قُلْنَا فِي الرَّجُلِ مِنْ شَيْءٍ
وَكَانَ فِي وَلَدِهِ أَوْ وَلَدِ وَلَدِهِ فَلَا تُنْكِرُوا ذَلِكَ.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے دہی کی عمران کو میں تمہیں ایک ایسا لڑکا دینے والا ہوں جو
کوڑھیوں اور مہربانوں کو اچھا کرے گا اور ہر اذن الہی مردوں کو زندہ کرے گا میں اس کو بنی اسرائیل کا رسول بناؤں
گا۔ عمران نے یہ بات اپنی بیوی حنا سے بیان کی۔ جب وہ حاملہ ہوئیں تو ان کا خیال تھا کہ لڑکا پیدا ہو گا۔ لیکن جب

وصح حمل ہوا تو لڑکی تھی انھوں نے کہا یا اللہ میں تو لڑکی جنی ہوں اور لڑکی لڑکے جیسی تو نہیں ہوتی یعنی رسول تو نہ ہوگی خدانے کہا جو جنی ہوا اللہ اسے جانتا ہے۔ جب اللہ نے مریم سے جیسی کو پیدا کیا تو یہ وہی تھے جن کی بشارت مریم کے باپ عمران کو دی گئی تھی پس جب ہم کسی شخص کے بارے میں کچھ کہیں اور وہ بات بجائے اس کے بیٹے یا پوتے میں پائی جائے تو اس سے انکار نہ کرو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيسَى ، عَنْ إِبرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْبَلَمَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ إِذَا قُلْنَا فِي رَجُلٍ قَوْلًا فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ ، وَكَانَ فِي وَلَدِهِ أَوْ وَلَدِهِ فَلَا تَنْكَرُوا ذَلِكَ ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ .

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب ہم کسی شخص کے بارے میں کچھ کہیں اور وہ اس میں نہ پائی جائے اور اس کے بیٹے یا پوتے میں پائی جائے تو اس سے انکار نہ کرو، بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنْ النُّوْشَاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَدْ يَقُومُ الرَّجُلُ بِعَدْلٍ أَوْ بِجَوْرِ وَ يُنْسَبُ إِلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ قَامَ بِهِ ، فَيَكُونُ ذَلِكَ ابْنَهُ أَوْ ابْنَ ابْنِهِ مِنْ بَعْدِهِ ، فَهُوَ هُوَ .

۳۔ ابو خدیجہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ ایک شخص عدل یا ظلم کرتا ہے تو وہ اس کی طرف منسوب ہوتا ہے اور کبھی خود نہیں کرتا اور اس کے بعد بیٹا یا پوتا کرتا ہے تو وہ اسی شخص کا عمل سمجھا جاتا ہے مجانا نہ حقیقتاً۔

ایک سو چھبیسواں باب

آئمہ علیہم السلام امر الہی قائم کرنے والے اور ہدایت کرنے والے ہیں

۱۲۶ (باب)

أَنَّ الْأَئِمَّةَ كُلَّهُمْ فَائِزُونَ بِأَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى ، هَادُونَ إِلَيْهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ زَيْنِ أَبِي الْحَسَنِ ، عَنْ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي نَعِيمٍ قَالَ : أَتَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام وَهُوَ بِالْمَدِينَةِ ، فَقُلْتُ لَهُ : عَلَيَّ

نَدُّ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ إِنْ أَنَا لَقَيْتُكَ أَنْ لَا أَخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى أَعْلَمَ أَنَّكَ قَائِمٌ آلِ مُحَمَّدٍ
 أَمْ لَا ، فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ ، فَأَقَمْتُ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَنِي فِي طَرِيقٍ فَقَالَ : يَا حَكَمُ ! وَإِنَّكَ
 لَهَيْهَنَا بَعْدُ ، فَقُلْتُ نَعَمْ : إِنِّي أَخْبَرْتُكَ بِمَا جَعَلْتُ لِلَّهِ عَلَيَّ ، فَلَمْ تَأْمُرْنِي وَلَمْ تَنْهَيْ عَنْ شَيْءٍ وَلَمْ
 تُجِبْنِي بِشَيْءٍ ؛ فَقَالَ : بَكَرَ عَلَيَّ غُدْوَةُ الْمَنْزِلِ ، فَعَدَوْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ﷺ : سَلْ عَنْ حَاجَتِكَ ،
 فَقُلْتُ : إِنِّي جَعَلْتُ لِلَّهِ عَلَيَّ نَذْرًا وَ صِيَامًا وَصَدَقَةً بَيْنَ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ إِنْ أَنَا لَقَيْتُكَ أَنْ لَا أَخْرُجَ
 مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى أَعْلَمَ أَنَّكَ قَائِمٌ آلِ مُحَمَّدٍ أَمْ لَا ، فَإِنْ كُنْتُ أَنْتَ ذَابْتُكَ وَ إِنْ لَمْ تَكُنْ أَنْتَ سِرْتُ
 فِي الْأَرْضِ فَطَلَبْتُ الْمَعَاشَ ، فَقَالَ يَا حَكَمُ ! كُنَّا قَائِمًا بِأَمْرِ اللَّهِ ، قُلْتُ : فَأَنْتَ الْمَهْدِيُّ ؟ قَالَ كُنَّا نَهْدِي
 إِلَى اللَّهِ ، قُلْتُ : فَأَنْتَ صَاحِبُ السَّيْفِ ؟ قَالَ : كُنَّا صَاحِبِ السَّيْفِ وَذَارِثِ السَّيْفِ ، قُلْتُ : فَأَنْتَ
 الَّذِي تَقُولُ أَعْدَاءُ اللَّهِ وَيَعِزُّ بِكَ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ وَيُظْهِرُ بِكَ دِينَ اللَّهِ ؟ فَقَالَ : يَا حَكَمُ ! كَيْفَ أَكُونُ أَنَا وَقَدْ
 بَلَغْتُ خَمْسًا وَ أَرْبَعِينَ [سَنَةً] ؟ وَإِنَّ صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ أَقْرَبُ عَهْدًا بِالسَّلْبِ مِنِّي وَأَخَفُ عَلَى
 ظَهْرِ الدَّابَّةِ .

۱۔ حکم بن نعیم سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس مدینہ آیا اور کہا میں نے نذر کی ہے رکن و مقام میں
 کہ اگر آپ سے ملاقات ہوئی تو مدینہ سے اس وقت تک باہر نہ نکلوں گا جب تک یہ نہ معلوم کروں گا کہ آپ قائم آل محمد ہیں
 حضرت نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں تیس دن تک ٹھہرا رہا۔ ایک روز راستہ میں ملاقات ہو گئی۔ حضرت نے فرمایا اے حکم ! تم
 ابھی تک یہیں ہو۔ میں نے کہا جی ہاں۔ میں نے تو آپ کو بتا دیا تھا۔ جو میں نے نذر کی ہے پس آپ نے مجھے نہ تو ٹھہرنے کا حکم
 دیا اور نہ کسی امر سے روکا۔ فرمایا۔ کل صبح میرے گھر آؤ میں گیا تو حضرت نے فرمایا۔ بتاؤ تمہاری حاجت کیا ہے۔ میں نے کہا میں
 نے خدا سے نذر کی ہے رکن و مقام میں روزہ و صدقہ کی۔

اور یہ کہ جب میں آپ سے طوں گا تو اس وقت تک مدینہ سے نہ نکلوں گا جب تک یہ معلوم نہ کروں گا کہ
 آپ قائم آل محمد ہیں یا نہیں۔ اگر میں تو میں آپ کی خدمت میں رہوں گا ورنہ میں روئے زمین کی سیر کروں گا۔ فرمایا۔ اے
 حکم ہم سب امروہ کے قائم کرنے والے ہیں میں نے کہا تو کیا آپ جہدی ہیں۔ فرمایا ہم میں سے ہر ایک خدا کی طرف سے لوگوں
 کو ہدایت کرتا ہے۔ میں نے کہا کیا آپ صاحب سیف ہیں فرمایا ہم میں سے ہر ایک صاحب سیف ہے۔ میں نے پوچھا کیا آپ
 عدل سے خدا کو قتل کریں گے اور اولیائے خدا کو عزت بخشیں گے اور دین خدا آپ کی وجہ سے توت حاصل کرے گا فرمایا وہ
 میں کیسے ہو سکتا ہوں میں ۴۵ سال کا ہو گیا ہوں اور اب تک غائب نہیں ہوا اور صاحب الامر تو بچپن ہی میں صاحب امت
 ہو کر غائب ہوں گے اور مذکورہ بالا امور ان کے لئے سواری پر بیٹھنے سے زیادہ آسان ہوں گے۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ غَائِذٍ، عَنْ أَبِي خَدِجَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقَائِمِ فَقَالَ: كُنَّا قَائِمِينَ بِأَمْرِ اللَّهِ، وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ حَتَّى يَجِيءَ صَاحِبُ السَّيْفِ، فَإِذَا جَاءَ صَاحِبُ السَّيْفِ جَاءَ بِأَمْرِ غَيْرِ الَّذِي كَانَ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب قائم کے متعلق ان سے سوال کیا گیا۔ ہم میں سے سب قائم ہمارا اللہ ہیں ایک کے بعد دوسرا، یہاں تک کہ صاحب سیف کا ظہور ہو، جب وہ صاحب سیف آئے گا تو اس سے ان باتوں کا ظہور ہوگا جو سابق میں نہیں ہوتیں۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْبَطَلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: «يَوْمَ تَكُونُ كُلُّ أَنْفَسٍ بِإِمَامِهِمْ»، قَالَ: «إِمَامِهِمُ الَّذِي بَيْنَ أَظْهَرِهِمْ وَهُوَ قَائِمُ أَهْلِ زَمَانِهِ» ^(۱)

۳۔ عبد اللہ بن سنان سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا: "روز قیامت ہم تمام لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ بلائیں گے"، فرمایا۔ امام ان کا وہ ہوگا جو اپنے اہل زمانہ کے سامنے ہو خواہ ظاہر ہو کر یا غائب ہو کر۔

ایک سو ستائیسواں باب امام علیہ السلام تک مال پہنچانا

۱۲۷ (بَابُ)
(صَلَةِ الْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ)

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْغَائِثِيُّ، عَنْ غَيْرِ بِإِسْنَادِهِ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: «مَنْ رَعَى أَنَّ الْإِمَامَ يَحْتَاجُ إِلَى مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ فَهُوَ كَأَقْرَبِ (۲) إِنَّمَا النَّاسُ يَحْتَاجُونَ أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُمْ الْإِمَامُ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَحُذِّ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةٌ تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا».

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے گمان کیا کہ امام لوگوں کے مال کا محتاج ہے تو وہ کافر ہے بلکہ لوگ

اس کے محتاج ہیں کہ امام ان کا مال قبول کرے خدا فرماتا ہے کہ ان کے اموال کو لو تاکہ وہ صدقہ وغیرہ دینے کی وجہ سے پاک صاف ہو جائیں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عِيسَى بْنِ سُلَيْمَانَ النَّحَّاسِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْخَبَرِيِّ وَيُوسُفَ بْنِ ظَبْيَانَ قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِخْرَاجِ الدَّرَاهِمِ إِلَى الْإِمَامِ وَإِنَّ اللَّهَ لَيَجْعَلُ أَرْزَقَهُمْ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَ جَبَلِ أُحُدٍ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ: «مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً» قَالَ: هُوَ اللَّهُ فِي صَلَهِ الْإِمَامِ خَاصَّةً.

۲۔ بخیری اور یونس بن ظبیان سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ خدا کے نزدیک کوئی چیز اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ درہموں کو امام کے لئے نکالا جائے۔ خدا اس کے بدلے میں اس کو جنت میں کوہ احد کے برابر دے گا خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے۔ وہ اس کو بہت کچھ بڑھا کر دے گا۔ حضرت نے فرمایا اس سے مراد خاص طور سے صلہ رحم ہے امام کے ساتھ۔

۳۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ مُعَاذِ صَاحِبِ الْأَكْسَبَةِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَسْأَلْ خَلْقَهُ مَا فِي أَبْدَانِهِمْ قَرْضًا مِنْ حَاجَةٍ بِهِ إِلَى ذَلِكَ؛ وَمَا كَانَ لِلَّهِ مِنْ حَقٍّ فَإِنَّمَا هُوَ لَوْلِيهِ.

۳۔ حماد بن معاذ نے کہا۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ اللہ اپنی مخلوق سے ان کے مال کے لئے سوال نہیں کرتا کیوں کہ اسے قرض لینے کی ضرورت نہیں اور نہ یہ اس کے لئے سزا دار ہے وہ اپنے دل کے لئے چاہتا ہے۔

۴۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ» قَالَ: نَزَلَتْ فِي صَلَهِ الْإِمَامِ.

۴۔ اسحاق بن عمار نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا، کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے وہ اس کو دو چند واپس دے گا اور اس کے لئے بہت بڑا اجر ہے، فرمایا اس سے مراد امام تک مال پہنچانا ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مِثْبَاجٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: يَا مِثْبَاجُ! دَرَّهَمٌ يُوصَلُ بِهِ الْإِمَامُ أَكْثَرُ وَزَنًا مِنْ أُحُدٍ.

۵- راوى کہتا ہے۔ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اے میرا ایک درہم جو امام تک پہنچا یا جلے وہ از روئے وزن گراں تر ہے کہو احد سے۔

۶- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: دَرَاهِمُ يُوَصَّلُ بِهِ الْإِمَامُ أَفْضَلُ مِنَ الْفَنَى أَلْفِ دَرَاهِمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنْ وَجُوهِ الْبَرِّ

۷- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک درہم جو امام تک پہنچا یا جلے بہتر ہے ان لاکھوں درہم سے جو کسی امر خیر میں خرچ کیا جائے۔

۷- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ ابْنِ بَكِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنِّي لَا أَخْذُ مِنْ أَحَدٍ كُمِ الدَّرَاهِمِ وَإِنِّي لَمِنْ أَكْثَرِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَالًا مَا أُرِيدُ بِذَلِكَ إِلَّا أَنْ تَطَهَّرُوا.

۸- ابن بکیر سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ سے سنا کہ میں تم سے جو مال لیتا ہوں یا اکثر اہل مدینہ سے لیتا ہوں تو اس سے میری غرض یہ ہے کہ تم پاک ہو جاؤ۔

ایک سو اٹھائیسواں باب

مال فتنے والنفال تفسیر خمس اور اسکے حدود اور کس میں واجب ہے

(باب ۱۲۸)

الْفَنَى وَالْأَنْفَالُ وَتَفْسِيرُ الْخُمْسِ وَحُدُودِهِ وَمَا يَجِبُ فِيهِ

إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى جَعَلَ الدُّنْيَا كُلَّهَا بِأَسْرِهَا لِخَلْقَتِهِ حَيْثُ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ: «إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً»، فَكَانَتِ الدُّنْيَا بِأَسْرِهَا لِأَدَمَ وَصَارَتْ بَعْدَهُ لِأَبْرَارٍ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ خَلْقَائِهِ، فَمَا غَلَبَ عَلَيْهِ أَعْدَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِمْ بِحَرْبٍ أَوْ غَلَبَتْ سُمِّيَ قَبْضًا وَهُوَ أَنْ يَفِيءَ إِلَيْهِمْ بِغَلَبَةِ وَحَرْبٍ وَكَانَ حُكْمُهُ فِيهِ مَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: «وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ» فَهُوَ لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِقَرَابَةِ الرَّسُولِ فَهَذَا هُوَ الْفَنَى الرَّاجِعُ وَإِنَّمَا يَكُونُ الرَّاجِعُ مَا كَانَ فِي يَدِ غَيْرِهِمْ فَأَخِذْتُمُوهُمْ بِالسَّيْفِ، وَأَمَّا مَا رَجَعَ إِلَيْهِمْ مِنْ

غَيْرَ أَنْ يُوجَفَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَهُوَ الْأَنْفَالُ، هُوَ فِى ذَٰلِكَ لِلرَّسُولِ خَاصَّةٌ، لَيْسَ لِأَحَدٍ فِيهِ الشَّرَكَةُ وَإِنَّمَا جَعَلَ الشَّرَكَةَ فِي شَيْءٍ قَوْلِيلَ عَلَيْهِ، فَجَعَلَ لِمَنْ قَاتَلَ مِنَ الْقَنَائِمِ أَرْبَعَةَ أَشْهُمٍ وَ لِلرَّسُولِ سِتُّمِ وَأَلْزَمَ لِلرَّسُولِ وَاللَّهِ عَلَيْهِ يَفْسُمُهُ عَلَى سِتَّةِ أَشْهُمٍ ثَلَاثَةٌ لَهُ وَثَلَاثَةٌ لِلنَّبَايِ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَأَمَّا الْأَنْفَالُ فَلَيْسَ هَذِهِ سَبِيلُهَا كَانَتْ لِلرَّسُولِ ۖ خَاصَّةٌ وَكَانَ فَدَكَ لِلرَّسُولِ وَاللَّهِ عَلَيْهِ خَاصَّةٌ، لِأَنَّهُ فَتَحَهَا وَآمَرَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمَا أَحَدٌ قَرَالَ عَنْهَا اسْمُ الْغَنِيِّ وَلَزِمَهَا اسْمُ الْأَنْفَالِ وَكَذَلِكَ الْأَخَامُ وَالْمَعَادِينُ وَالْبَحَارُ وَالْمَعَاوِزُ هِيَ لِلْإِمَامِ خَاصَّةٌ، فَإِنْ عَمِلَ فِيهَا قَوْمٌ بِإِذْنِ الْإِمَامِ فَلَهُمْ أَرْبَعَةُ أَخْمَاسٍ وَلِلْإِمَامِ خُمْسٌ وَالَّذِي لِلْإِمَامِ يَجْرِي مَجْرَى الْخُمْسِ وَ مَنْ عَمِلَ فِيهَا بِغَيْرِ إِذْنِ الْإِمَامِ فَلَا إِمَامَ يَأْخُذُهُ كُفْلُهُ، لَيْسَ لِأَحَدٍ فِيهِ شَيْءٌ وَكَذَلِكَ مَنْ عَمَرَ شَيْئًا أَوْ أَجْرَى قَنَاةً أَوْ عَمِلَ فِي أَرْضٍ خَرَابٍ بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِ الْأَرْضِ فَلَيْسَ لَهُ ذَلِكَ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَهَا مِنْهُ كُلُّهَا وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهَا فِي يَدِهِ.

اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کو اپنے خلیفہ کے لئے بنایا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اپنے ملائکہ سے میں زمین پر اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں لہذا یہ تمام دنیا آدم کی ملکیت ہوئی اور ان کی نیک اولاد اور ان کے جانشینوں کو ملی، پس ان کے دشمنوں نے ازراہ غلبہ جس حصہ زمین کو لئے لیا ہے پھر وہ جنگ یا غلبہ سے ان کے پاس واپس آئی۔ اس کا نام فتنہ ہے کیوں کہ وہ لوٹی ہے ان کی طرف جنگ میں غالب بننے سے اور اس کا حکم بہ فرمودہ الہی ہوگا۔ جان لو کہ جو چیز حرم کو قیمت میں ملی ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول اور زوی القربی، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا ہے۔ پس وہ اللہ و رسول اور قرابتداران رسول کے لئے ہے اور وہ فتنے المراجع کہلاتی ہے راجع کے معنی یہی ہیں کہ جو غیروں کے پاس تھی وہ بزرگ شمشیر لے لی گئی۔

اور جو چیز بغیر جنگ و پیکار کے حاصل ہو جائے وہ انفال ہے وہ مخصوص ہے اللہ اور اس کے رسول سے دوسرے کی اس میں شرکت نہیں۔ شرکت تو اس میں ہے جس پر جنگ ہو۔

جو لوگ رسول کے ساتھ شریک جنگ ہوں ان کے لئے چار حصے ہوں گے اور رسول کے لئے ایک جس کی تقسیم چھ حصوں میں ہوگی تین رسول کے اور تین یتیموں مسکینوں اور مسافروں کے لیکن انفال میں یہ طریقہ نہ ہوگا۔ وہ سب رسول کا ہوگا اور امیر المؤمنین کا اور کسی کا اس میں حصہ نہیں۔ اس پر لفظ فتنے کا اطلاق نہ ہوگا بلکہ اس کو انفال کہیں گے یہی حکم ہے نیتانوں، کانوں دریاؤں اور جنگلوں کا یہ سب امام سے مخصوص ہوں گے اگر لوگ ان میں بہ اذن امام کام کریں گے تو ان کے چار حصے ہوں گے اور پانچواں امام کا اور جو حصہ امام کا ہے اس کی تقسیم خمس کی طرح ہوگی اور بغیر اذن امام کام کریں گے تو

وہ سب امام کا حق ہو گا۔ ایسے ہی حکم ہے اس کا جو کسی جگہ کو آباد کرے یا اس کی اصلاح کرے یا پڑنی کو قابل کاشت بنائے بغیر اذن صاحب زمین، اس سے چاہے توکل لے لے اور چاہے اس کے پاس باقی رکھے۔

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمَرَ الْيَمَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عِيَّاشٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: نَحْنُ وَاللَّهِ الَّذِينَ عَنِ اللَّهِ بِذِي الْقُرْبَى، الَّذِينَ قَرَّبَهُمُ اللَّهُ بِنَفْسِهِ وَنَبِيِّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ: هَذَا أَفْأَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرْبَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسْكِينِ، مِنْهَا خَاصَّةٌ وَلَمْ يَجْعَلْ لَنَا سَهْمًا فِي الصَّدَقَةِ، أَكْرَمَ اللَّهُ نَبِيَّهُ وَأَكْرَمَنَا أَنْ يُطْعِمَنَا أَوْ سَاخَ مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ.

اسلم بن قیس سے مروی ہے کہ میں نے امیر المؤمنین کو فرماتے سنا۔ واللہ ہم ہی وہ ہیں جن کو اللہ نے ذوی القربیٰ منہما کہ اپنی ذات اور نبی کے ساتھ ذکر فرمایا ہے پھر مال فے میں اللہ نے جوابل قریب سے حاصل ہو جن قرار دیا ہے اپنا اور رسول کا اور ذوی القربیٰ اور یتیموں اور ہمارے مسکینوں کا اور ہمارے لئے صدقہ میں کوئی حصہ نہیں رکھا۔ خدا نے اپنے نبی کو مکرم اور ہم کو مکرم سمجھ کر بچا یا ہے۔ جو لوگوں کے ہاتھوں میں میل کچیل ہے۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ الْوُشَّاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «وَأَعْلَمُوا أَنْتُمْ أَنْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ حُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى» قَالَ: هُمْ قَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالْخُمُسُ لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلَنَا.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ واعلموا انتم انتم من شئ فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربیٰ کے متعلق فرمایا کہ خمس اللہ کا ہے اور رسول کا اور ذوی القربیٰ کا۔ فرمایا اس سے مراد قرابت رسول اللہ ہے اور خمس اللہ کا اور رسول کا اور ہمارا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَقِصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: الْأَنْفَالُ مَا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ بِحِيلٍ وَلَا رِكَابٍ، أَوْ قَوْمٌ صَالِحُونَ، أَوْ قَوْمٌ أَعْطُوا بِأَيْدِيهِمْ، وَكُلُّ أَرْضٍ حَرَبَةٍ وَبَطُونٍ الْأَوْدِيَةِ فَهُوَ لِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ لِلْإِمَامِ مِنْ بَعْدِهِ يَضَعُهُ حَيْثُ يَشَاءُ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے انفال وہ ہے جو بغیر جنگ حاصل ہو یا کسی قوم نے صلح کرنے پر دیا ہو یا عطا کیا ہو اس میں تمام خیر زمین اور ادیان شامل ہیں یہ سب رسول کا حق ہے اور ان کے بعد امام کا وہ جیسے چاہے اسے صرف کرے۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ الْعَبْدِ الصَّالِحِ عليه السلام قَالَ : الْخُمْسُ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ مِنَ الْغَنَائِمِ وَالْقَوَاصِ وَمِنَ الْكُنُوزِ وَمِنَ الْمَعَادِينِ وَالْمَلَاخَةِ يُؤْخَذُ مِنْ كُلِّ هَذِهِ الصُّنُوفِ الْخُمْسُ ، فَيُجْعَلُ لِمَنْ جَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ وَيُقَسَّمُ الْأَرْبَعَةُ الْأَخْمَاسُ بَيْنَ مَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ وَوَلِيِّ ذَلِكَ وَيُقَسَّمُ بَيْنَهُمُ الْخُمْسُ عَلَى سِتَّةِ أَشْهُمٍ : سَهْمُ اللَّهِ وَسَهْمُ لِرَسُولِ اللَّهِ وَسَهْمٌ لِذِي الْقُرْبَى وَسَهْمٌ لِلْيَتَامَى وَسَهْمٌ لِلْمَسْكِينِ وَسَهْمٌ لِأَنْبَاءِ السَّبِيلِ ، فَسَهْمُ اللَّهِ وَسَهْمُ رَسُولِ اللَّهِ لِأُولِي الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللَّهِ عليه السلام وَرِثَاةٌ فَلَهُ ثَلَاثَةُ أَشْهُمٍ : سَهْمَانِ وَرِثَاةٌ وَسَهْمٌ مَقْسُومٌ لَهُ مِنَ اللَّهِ وَلَهُ نِصْفُ الْخُمْسِ كَمَلًا وَنِصْفُ الْخُمْسِ الْبَاقِي بَيْنَ أَهْلِ بَيْتِهِ ، فَسَهْمٌ لِتِلْكَاهُمْ وَسَهْمٌ لِمَسَاكِينِهِمْ وَسَهْمٌ لِأَنْبَاءِ سَبِيلِهِمْ يُقَسَّمُ بَيْنَهُمْ عَلَى الْكِتَابِ وَالسَّتِّعْمَايَسْتَفْتُونَ بِهِ فِي سِتِّهِمْ ، فَإِنْ قُضِيَ عَنْهُمْ شَيْءٌ فَهُوَ لِلْوَالِي وَإِنْ عَجَزَ أَوْ تَقَصَّ عَنْ اسْتِفْتَائِهِمْ كَانَ عَلَى الْوَالِي أَنْ يُثَبِّقَ مِنْ عِنْدِهِ بِقَدْرِ مَا يَسْتَفْتُونَ بِهِ وَإِنَّمَا صَارَ عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَهُمْ لِأَنَّ لَهُ مَا قُضِيَ عَنْهُمْ وَإِنَّمَا جَعَلَ اللَّهُ هَذَا الْخُمْسَ خَاصَّةً لَهُمْ دُونَ مَسَاكِينِ النَّاسِ وَأَنْبَاءِ سَبِيلِهِمْ ، عِوَضًا لَهُمْ مِنْ صَدَقَاتِ النَّاسِ تَنْزِيهاً مِنَ اللَّهِ لَهُمْ لِقَرَابَتِهِمْ بِرَسُولِ اللَّهِ عليه السلام وَكَرَامَةً مِنَ اللَّهِ لَهُمْ عَنْ أَوْسَاجِ النَّاسِ ، فَجَعَلَ لَهُمْ خَاصَّةً مِنْ عِنْدِهِ مَا يُغْنِيهِمْ بِهِ عَنْ أَنْ يُصَيِّرَهُمْ فِي مَوْضِعِ الذِّلِّ وَالْمَسْكِنَةِ وَالْأَبَاسِ بِصَدَقَاتِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ ، وَهَؤُلَاءِ الَّذِينَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُمُ الْخُمْسَ مِمَّ قَرَابَةُ النَّبِيِّ عليه السلام الَّذِينَ ذَكَرَهُمُ اللَّهُ فَقَالَ : وَأَنْذِرْ شُعْبَةَ الْأَقْرَبِينَ ، وَهُمْ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْفُسُهُمْ ، الذَّكَرُ مِنْهُمْ وَالْأُنثَى ، لَيْسَ فِيهِمْ مِنْ أَهْلِ بَيْتَاتِ قُرَيْشٍ وَلَا مِنْ الْعَرَبِ أَحَدٌ وَلَا فِيهِمْ وَلَا مِنْهُمْ فِي هَذَا الْخُمْسِ مِنْ مَوَالِيهِمْ وَقَدْ تَحَلَّى صَدَقَاتِ النَّاسِ لِمَوَالِيهِمْ وَهُمْ وَالنَّاسُ سَوَاءٌ وَمَنْ كَانَتْ أُمُّهُ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَأَبُوهُ مِنْ سَائِرِ قُرَيْشٍ فَإِنَّ الصَّدَقَاتِ تَحِلُّ لَهُ وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْخُمْسِ شَيْءٌ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ : وَأَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ ، وَ لِلْأُمَمِ صَقُ الْمَالِ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ صَقُوهَا : الْجَارِيَةِ الْفَارِغَةَ وَالذَّابَّةَ الْفَارِغَةَ وَالنَّوْبَ وَالْمَنَاعُ بِمَا يُحِبُّ أَوْ يَشْتَبِي فَذَلِكَ لَهُ قَبْلَ الْقِسْمَةِ وَقَبْلَ إِخْرَاجِ الْخُمْسِ وَلَهُ أَنْ يَسُدَّ بِذَلِكَ الْمَالِ جَمِيعَ مَا يَتُوبُهُ مِنْ مِثْلِ إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا يَتُوبُهُ ، فَإِنْ بَقِيَ بَعْدَ ذَلِكَ شَيْءٌ أَخْرَجَ الْخُمْسَ مِنْهُ فَقَسَمَهُ فِي أَهْلِهِ وَقَسَمَ الْبَاقِي عَلَى مَنْ وَلِيَ ذَلِكَ وَإِنْ لَمْ يَبْقَ بَعْدَ سَدِّ النَّوَائِبِ شَيْءٌ ، فَلَا شَيْءَ لَهُمْ ، وَلَيْسَ لِمَنْ قَاتَلَ شَيْءٌ مِنَ الْأَرْضِينَ وَلَا مَا غَلَبُوا عَلَيْهِ إِلَّا مَا اخْتَوَى عَلَيْهِ الْعُسْكَرُ وَلَيْسَ لِلْأَعْرَابِ مِنَ الْقِسْمَةِ شَيْءٌ وَإِنْ قَاتَلُوا مَعَ الْوَالِي لِأَنَّ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَالِحُ الْأَعْرَابِ أَنْ يَدْعَهُمْ فِي دِيَارِهِمْ وَلَا يُهَاجِرُوا ، عَلَى أَنَّهُ إِنْ دَعَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَدُوٍّ دَعَاهُمْ أَنْ يَسْتَنْفِرَهُمْ فَيُقَاتِلَ بِهِمْ وَلَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ ، وَسُنَّتُهُ جَارِيَةٌ فِيهِمْ وَفِي غَيْرِهِمْ وَالْأَرْضُونَ الَّتِي أُخِذَتْ عَنْوَةً بِخَيْلٍ وَرِجَالٍ فِيهِمْ مَوْفُوقَةٌ مَنُورُكَةٌ فِي يَدِ مَنْ يَعْمُرُهَا وَيُحْيِيهَا وَيَقُومُ عَلَيْهَا عَلَى مَا يُصَالِحُهُمُ الْوَالِي عَلَى قَدْرِ طَائِفِهِمْ مِنَ الْحَقِّ : النِّصْفِ [أ] وَالثُّلُثِ [ب] وَالثَّلَاثِينَ وَعَلَى قَدْرِ مَا يَكُونُ لَهُمْ صَلاَحًا وَلَا يَضُرُّهُمْ ، فَإِذَا أُخْرِجَ مِنْهَا مَا أُخْرِجَ ، بَدَأَ فَأَخْرَجَ مِنْهُ الْمُشْرَ مِنَ الْجَمِيعِ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ أَوْ سَقَى سِنْعًا وَنِصْفَ الْعُشْرِ مِمَّا سَقَى بِالْأَيْدِي وَالنَّوَاضِجِ فَأَخَذَهُ الْوَالِي ، فَوَجَّهَهُ فِي الْجَهَةِ الَّتِي وَجَّهَهَا اللَّهُ عَلَى ثَمَانِيَةِ أَشْهُمٍ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمَوْلُفَةَ قُلُوبِهِمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْفَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ، ثَمَانِيَةَ أَشْهُمٍ ، يَنْقَسِمُ بَيْنَهُمْ فِي مَوَاضِعِهِمْ يَقْدِرُ مَا يَسْتَغْنَوْنَ بِهِ فِي سَنَتِهِمْ بِإِلَاضَتِهِ وَلَا تَقْتَبِرُ ، فَإِنْ قَصَلَ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ رَدَّ إِلَى الْوَالِي وَإِنْ تَقَصَّ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ وَلَمْ يَكْتَفُوا بِهِ كَانَ عَلَى الْوَالِي أَنْ يَمُوتَهُمْ مِنْ عِنْدِهِ يَقْدِرُ سَعَتِهِمْ حَتَّى يَسْتَغْنَوْا ، وَيُؤْخَذَ بَعْدُ مَا بَقِيَ مِنَ الْعُشْرِ ، فَيَنْقَسِمُ بَيْنَ الْوَالِي وَبَيْنَ شُرَكَائِهِ الَّذِينَ هُمْ عُمَّالُ الْأَرْضِ وَأَكْرَتُهَا ، فَيُدْفَعُ إِلَيْهِمْ أَنْصَابُهُمْ عَلَى مَا صَالَحَهُمْ عَلَيْهِ وَيُؤْخَذُ الْبَاقِي فَيَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ أَرْزَاقُ أَعْوَانِهِ عَلَى دِينِ اللَّهِ وَفِي مَصْلَحَةِ مَا يَنْبُؤُهُ مِنْ تَقْوِيَةِ الْإِسْلَامِ وَتَقْوِيَةِ الدِّينِ فِي وُجُوهِ الْجِهَادِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا فِيهِ مَصْلَحَةُ الْعَامَّةِ ، لَيْسَ لِنَفْسِهِ مِنْ ذَلِكَ قَلِيلٌ وَلَا كَثِيرٌ وَلَهُ بَعْدَ الْخُمُسِ الْأَنْقَالُ وَالْأَنْقَالُ كُلُّ أَرْضٍ خَرِبَةٍ قَدْ بَادَ أَهْلُهَا وَكُلُّ أَرْضٍ لَمْ يُوَجَّفْ عَلَيْهَا بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَكِنْ صَالَحُوا صُلْحًا وَأَعْطَوْا بِأَيْدِيهِمْ عَلَى غَيْرِ قِتَالٍ وَلَهُ رُؤُوسُ الْجِبَالِ وَبُطُونُ الْأَوْدِيَةِ وَالْأَجَامُ وَكُلُّ أَرْضٍ مَبْنِيَّةٍ لِرَبِّ لَهَا ، وَلَهُ صَوَافِي الْمُلُوكِ مَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ الْقَصَبِ ، لِأَنَّ الْقَصَبَ كُلَّهُ مَرْدُودٌ وَهُوَ وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَعُولُ مَنْ لَاحِظَةٌ لَهُ ، وَقَالَ : إِنْ اللَّهُ لَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِنْ صُوفِ الْأَمْوَالِ إِلَّا وَقَدْ قَسَمَهُ وَأَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ الْخَاصَّةَ وَالْعَامَّةَ وَالْفُقَرَاءَ وَالْمَسَاكِينَ وَكُلَّ صَنْفٍ مِنَ صُوفِ النَّاسِ ، فَقَالَ : لَوْ عُدِلَ فِي النَّاسِ لَأَسْتَغْنَوْا ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ الْعَدْلُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَلَا يَعْدِلُ إِلَّا مَنْ يُحْسِنُ الْعَدْلَ ، قَالَ : وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْسِمُ صَدَقَاتِ الْبَوَادِي فِي الْبَوَادِي وَصَدَقَاتِ أَهْلِ الْحَضَرِ فِي أَهْلِ الْحَضَرِ وَلَا يَقْسِمُ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَةِ عَلَى ثَمَانِيَةِ حَتَّى يُعْطِيَ أَهْلَ كُلِّ سَهْمٍ ثَمْنًا وَلَكِنْ يَقْسِمُهَا عَلَى قَدْرِ مَنْ يَخْضَرُ مِنْ أَصْنَافِ الثَّمَانِيَةِ عَلَى قَدْرِ مَا يَقِيمُ كُلَّ صَنْفٍ مِنْهُمْ يَقْدِرُ لِسَنَتِهِ ، لَيْسَ فِي ذَلِكَ شَيْءٌ مَوْفُوتٌ وَلَا مُسْمًى وَلَا مَوْلُوفٌ ،

إِنَّمَا يَصْعَدُ ذَلِكَ عَلَى قَدَرٍ مَا يَرَى وَمَا يَحْضُرُهُ حَتَّى يَسُدَّ فَاقَةَ كُلِّ قَوْمٍ مِنْهُمْ وَ إِنْ فَصَلَ مِنْ ذَلِكَ فَصْلٌ عَرَصُوا الْمَالَ جُمْلَةً إِلَى غَيْرِهِمْ وَ الْأَتْقَالُ إِلَى الْوَالِي وَ كُلُّ أَرْضٍ فُتِحَتْ فِي أَيَّامِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى آخِرِ الْأَبَدِ وَمَا كَانَ أَفْتِنَا حَافِظًا بِدَعْوَةِ أَهْلِ الْجَوْرِ وَ أَهْلِ الْمَدْلِ لِأَنَّ ذِمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ذِمَّةٌ وَاحِدَةٌ ، لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : الْمُسْلِمُونَ إِخْوَةٌ تَتَكَافَى دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَذْنَاهُمْ . وَلَيْسَ فِي مَالِ الْخُمْسِ زَكَاةٌ ، لِأَنَّ فَقْرَاءَ النَّاسِ جُعِلَ أَرْزَاقُهُمْ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ عَلَى ثَمَانِيَةِ أَشْهُمٍ ، فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ ، وَجُعِلَ لِلْفُقَرَاءِ قَرَابَةُ الرَّسُولِ ﷺ نِصْفُ الْخُمْسِ فَأَغْنَاهُمْ بِدُونِ صَدَقَاتِ النَّاسِ وَصَدَقَاتِ النَّبِيِّ ﷺ وَوَلِي الْأَمْرِ ، فَلَمْ يَبْقَ فَقِيرٌ مِنْ فَقَرَاءِ النَّاسِ وَلَمْ يَبْقَ فَقِيرٌ مِنْ فَقَرَاءِ قَرَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا وَقَدْ اسْتَفْنَى فَلَا فُقَيْرَ . وَلِذَلِكَ لَمْ يَكُنْ عَلَى مَالِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْوَالِي زَكَاةٌ لِأَنَّهُ لَمْ يَبْقَ فَقِيرٌ مُخْتِاجٌ وَلَكِنْ عَلَيْهِمْ أَشْيَاءُ تَنْوِبُهُمْ مِنْ وَجُوهٍ ، وَلَهُمْ مِنْ تِلْكَ الْوُجُوهِ كَمَا عَلَيْهِمْ .

۴۔ فرمایا امام موسی کاظم علیہ السلام نے خمس پانچ چیزوں سے نکالا جاتا ہے ، مال غنیمت اور غوطہ لگانے سے جو از قسم دروغہ وغیرہ دریاؤں نکلے ، اور خزانے اور کانیں اور نمک زار سے ان تمام چیزوں سے خمس نکالا جائے گا اور اس کی تقسیم بہ حکم خدا یوں ہوگی جس کے چار حصے جنگ کرنے والوں کو ملیں گے اور ایک حصہ امام اور ولی کا ہوگا اور یہ حصہ پھر چھ حصوں میں تقسیم ہوگا۔ ایک شہم اللہ کا ایک شہم رسول کا اور ایک شہم ذوالقربی کا اور ایک شہم یتیموں کا ایک مسکینوں کا ایک مسافروں کا اللہ کا اور رسول کا حصہ رسول کے بعد اولی الامر کو ملے گا ورثہ ہیں امام کے تین حصے ہوں گے۔ دو ورثہ اور ایک اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا حق یعنی خمس کا نصف حق امام ہے اور باقی ان کے اہل بیت کا حق ہوگا یعنی ایک حصہ ان کے یتیموں کا اور ایک حصہ ان کے مسکینوں کا اور ایک حصہ ان کے مسافروں کا اور یہ تقسیم ہوگی کتاب و سنت کے مطابق ان کو اختیار یا جائیگا کہ ان کے ایک سال کے نفقہ کے لئے کافی ہو اگر اس سے زیادہ ہو تو وہ امام کا حق ہے اور اگر اتنا نہ ہو کہ ان کو ایک سال کے خرچ سے بے نیاز کر سکے تو امام پر لازم ہوگا کہ اپنے پاس سے اتنا دے دے کہ وہ بے نیاز ہو جائیں اور یہ صورت رہے گی ان کے مرتبہ و دم تک اور یہ اس لئے ہے کہ جو باقی بچتا ہے وہ امام کو ملنے جس خاص طور سے آل رسول کا حق ہے کیوں کہ عام لوگوں کے لئے جو صدقہ ہے اس میں ان لوگوں کا حق نہیں رکھا گیا یہ قرابت رسول کی وجہ سے خدا نے ان کو میل کچیل سے سچایا ہے اور اس لئے بھی کہ وہ خدا کے نزدیک مکرم ہیں پس ان کو خدا نے مخصوص کیا اپنے حصہ سے تاکہ بے پروا کر دے ان کو اس چیز سے جو ان کے لئے باعث عزت و توہین و کد اگر ہے ہاں جو صدقات ان کے ہوں گے تو وہ ایک دوسرے سے لئے سکتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے خدا نے خمس قرار دیا ہے اور یہ وہ قرابت داران رسول ہیں جن کا ذکر خدا نے یوں کیا ہے۔

رسول اپنے قبیلہ کے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ اور وہ اولاد و عہدہ مطلب ہے عورت ہو یا مرد، ان میں قریش کے اور گھرانے شامل نہیں اور نہ عربوں میں سے کوئی اس شخص کا حق دار ہے ان کے لئے لوگوں کے صدقات ہیں جن میں وہ دیگر افراد امت کے برابر ہیں جن کی ماں ہاشمی ہو اور باپ قریش کے عوام سے ہو تو ان کا خمس میں حصہ نہیں ہے کیونکہ خدا نے فرمایا ہے۔ ”ان کو ان کے باپوں کے نام سے بلاؤ اور اموال سے امام خالص اور پاک مال لے گا جیسے خوب روکیز اچھا گھوڑا، کپڑے اور دوسری قسم کا سامان جس کو وہ لینا چاہے گا اور اس کا وہ حق تقسیم مال سے پہلے نکالا جائیگا اور اس کے لئے جائز ہوگا کہ وہ اس مال سے دوسروں کی ضرورتیں پوری کرے مثلاً موقوفہ القلوب کو دے یا اور جس کو چاہے اگر اس سے کچھ بچ رہے تو اس میں سے خمس نکالے اور اس کے مستحقوں کو دے اور جو باقی بچے وہ ان کو دے جنہوں نے شکر لیں میں سے اس مال کو جمع کیا ہے اور اگر کچھ نہ بچے تو ان شکر لیں کے لئے جنہوں نے جنگ کی ہے مشرکین کی چھوڑی ہوئی چیزوں سے کچھ نہ ملے گا اور نہ اس چیز سے جس پر غلبہ حاصل کیا ہے البتہ جو انہوں نے جمع کیا ہے اس میں سے ملے گا۔

اور بادیہ نشینوں کے لئے تقسیم میں کوئی حصہ نہیں اگرچہ وہ امام کے ساتھ لڑیں۔ کیونکہ رسول اللہ نے ان بادیہ نشینوں سے اس شرط پر صلح کی تھی کہ وہ اپنے مقامات پر رہیں گے اور ہجرت نہ کریں گے اور اگر دشمن حملہ کرے گا رسول اللہ پر تو وہ مدد کریں گے اور ان کے ساتھ جنگ کریں گے اور مال غنیمت میں ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا اور یہ طریق کار ان میں اور ان کے غیر میں جاری رہے گا اور جو زمینیں جنگ سے لی جائیں گی وہ موقوفہ اور متروک ہوگا ان لوگوں کے ہاتھوں میں جو اسے آباد کریں اور غریب نیاں اور ان کا معاملہ امام کی مرضی سے طے ہوگا یہ قدر ان کی محنت کے نصف دیا جائے گا یا ثلث یا دو ثلث جیسا مناسب ہو تاکہ ان کو نقصان نہ پہنچے۔

ضروری اخراجات وضع کرنے کے بعد امام سب پیداوار میں سے دسواں حصہ لے گا اگر وہ زراعت یا ریش یا زمین جاری ہونے والے پانی سے ہوئی ہو اور دسواں حصہ لے گا اگر آبپاشی رہٹ یا اونٹوں کے ذریعہ ہوئی ہو اور اس کو امام موافق یہ حکم الہی آٹھ حصوں میں تقسیم کرے گا اور دیا جائے گا فقراء اور مساکین، کام کرنے والوں اور موقوفہ القلوب لوگوں، غلاموں کو آزاد کرانے اور قرضوں کا قرض ادا کرنے اور راہ خدا میں اور مسافروں کی مدد میں یہ آٹھوں حصے ان میں تقسیم ہوں گے اور ہر ایک طبقہ کو اتنا دیا جائے گا کہ وہ بے تنگی اور کمی سال بھر کے حیرج سے بے نیاز ہو جائیں۔ اور جو ان سب کو دینے کے بعد بچے گا وہ امام کی طرف رد ہوگا اور ان مشرک کار کار کی طرف جو اس زمین میں کام کرنے والے اور گڑھے کھودنے والے ہوں گے پانی جمع ہونے کے لئے پس جب مصلحت امام ان کو حصہ دیا جائے گا اور باقی سے ان لوگوں کو دیا جائے گا جو دین خدا کے مددگار ہوں اور جن سے اسلام کو توت پہنچے۔

جہاد وغیرہ کے معاملات میں برائے مصلحت امام، امام کے لئے اس میں سے کچھ نہیں، کم ہو یا زیادہ اس کے لئے مال فخر میں جس کے بعد انفال ہے۔ انفال ہر وہ تباہ شدہ زمین ہے جس کے باشندے ترک سکونت کر گئے ہوں اور بغیر جنگ و

و پیار حاصل ہوئی ہو خواہ ان لوگوں نے صلح کر لی ہو یا بغیر قتال عطا کر دی ہو اور داخل انفال ہیں پہاڑوں کی چوٹیاں وادیوں کے دامن صحرا اور زمین مردہ جس کا کوئی مالک نہ ہو اور شرک مشرک کے وہ قطعات جو بدوں غصب کئے گئے ہوں یعنی مسلمانوں سے غصب نہ کئے گئے ہوں کیوں کہ ایسی املاک کو ان کے دشمن کی طرف سے رد کیا جائے گا اور امام و ارث ہو گا اس چیز کا جس کا کوئی وارث نہ ہو فرمایا امام محمد موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے اموال کی تمام قسموں کو بغیر تقسیم کے نہیں چھوڑا۔ خاص و عام میں سے ہر ایک کو اس کا حق دیا ہے، فقرار و مساکین ہوں یا دوسری اصناف، اور یہ بھی فرمایا، اگر ان لوگوں کے درمیان عدل سے کام لیا جائے تو وہ غنی ہو جائیں۔ عدل شہد سے زیادہ شیریں ہے اور عدل نہیں کرتا۔ مگر وہی جو غریب عدل سے واقف ہے اور اس کا صحیح علم رکھتا ہے۔ اور رسول بادیہ نشینوں کے صدقات بادیہ نشینوں میں صرف کرتے تھے اور شہریوں کے شہریوں میں آٹھ اصناف ہیں برابر تقسیم نہیں کرتے تھے کہ ہر ایک کو ملے بلکہ تقسیم کرتے تھے بلکہ آٹھ اقسام میں سے ان لوگوں پر جو موجود ہوں اور ہر صنف کو اتنا دیتے تھے کہ اس کے سال بھر کے خرچ کو کافی ہو۔ یہ تقسیم کسی خاص صورت میں نہیں نہ تھی اور نہ کسی سے نامزد تھی اور نہ بغرض تالیف قلب تھی یہ تو حضرت کی صوابدید پر منحصر تھی اور موجود ہونے والوں پر مقصود یہ تھا کہ وہ فاقہ کشی سے بچ جائیں اور اس تقسیم کے بعد جو بچتا وہ دوسرے لوگوں کو دیا جاتا تھا اور انفال حق امام ہے اور ہر وہ زمین جو زمانہ رسول میں فتح ہوئی اس کا حکم آخر تک ایک ہی رہے گا خواہ وہ اہل نجد سے لی گئی ہو یا اہل عدل سے رسول کی ذمہ داری اولین و آخرین کے لئے برابر ہے رسول اللہ نے فرمایا مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں ان کے غنم بلحاظ قدر قیمت برابر ہیں جو فقرار و مساکین ہیں ان کی خبر گیری امراء کے ذمہ ہے جو مالی خمس سال بھر تک امام کے پاس رہے اس میں زکوٰۃ نہیں ہے کیونکہ فقرار جو آٹھ قسم کے ہیں اپنا حق اموال ہر دم سے پاچکے ہیں اب ان میں کوئی باقی نہ رہا۔

اور جو فقرار اور قرابت داران رسول ہیں ان کے لئے خمس تھا جس نے نیاز کر دیا ان کو صدقات نبی و امام سے پس نہ کوئی مستحق باقی رہتا ہے فقرار و عوام ہیں اور نہ قرابت داران رسول میں مگر یہ کہ وہ بے نیاز ہے اسی لئے مال نبی و امام پر زکوٰۃ نہ ہوگی کیونکہ کوئی فقیر و محتاج باقی نہیں رہا۔ سب اپنا اپنا حق اپنے اپنے طریقہ سے پاچکے۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا أَطَمَهُ السَّبَّارِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ قَالَ: لَمَّا وَدَّ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْمَهْدِيِّ رَأَاهُ يَرُدُّ الْمِظْلَمَ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا بَالُ مَظْلَمِنَا لَا تُرَدُّ؟ فَقَالَ لَهُ: وَمَا ذَاكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ؟ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمَّا فَتَحَ عَلِيُّ نَبِيِّهِ ﷺ فَدَكَ وَ مَاوَالَاهَا، لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ نَبِيَّهُ ﷺ وَآتَى الْقُرْبَنِي حَقَّهُ، فَلَمْ يَنْدِرْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْهُمْ؟ فَرَأَجَعَ فِي ذَلِكَ جَبْرِئِيلُ وَرَأَجَعَ جَبْرِئِيلُ ﷺ قَالَ رَبُّهُ ﷻ قَاوَحِي اللَّهَ إِلَيْكَ أَنْ أَدْفَعُ قَدَّكَ إِلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ: فَدَعَاَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا: يَا فَاطِمَةُ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَدْفَعُ إِلَيْكَ قَدَّكَ، فَقَالَتْ: قَدْ قَبِلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنَ اللَّهِ وَمِنْكَ، فَلَمْ

يَزَلْ وَكَلَامُهَا فِيهَا حَيَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا وَلِيَّ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجَ عَنْهَا وَكَلَامَهَا ، فَأَتَتْهُ فَسَأَلَتْهُ أَنْ يَرُدَّهَا عَلَيْهَا ، فَقَالَ لَهَا : أَتَيْتَنِي بِأَسْوَدَ أَوْ أَحْمَرَ يَشْهَدُ لَكَ بِذَلِكَ ، فَبَجَلَتْ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَيُّمَ آمِنَ فَشَهِدَا لَهَا ، فَكَتَبَ لَهَا بِتَرْكِ التَّعْرِضِ ، فَخَرَجَتْ وَالْكِتَابُ مَعَهَا فَلَمَقِيهَا عُمَرُ فَقَالَ : مَا هَذَا مَعَكَ يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ ؟ قَالَتْ كِتَابُ كُتُبِي لِي ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ ، قَالَ : أَرَيْتِهِ قَابِلَتْ ، فَأَنْتَزَعَهُ مِنْ بَيْدِهَا وَنَظَرَ فِيهِ ، ثُمَّ تَعَلَّ فِيهِ وَمَحَاهُ وَخَرَقَهُ ، فَقَالَ لَهَا : هَذَا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْكَ أَبُوكَ بِخَبِيلٍ لِأَرْكَابِ قُصْعِي الْجِبَالِ لِي رِقَابِنَا ، فَقَالَ لَهُ الْمُهَدَّبِيُّ : يَا أَبَا الْحَسَنِ خُذْهَا لِي ، فَقَالَ : خُذْ مِنْهَا جَبَلٌ أَحَدٌ ، وَخُذْ مِنْهَا عَرِيشٌ مِصْرَ ، وَخُذْ مِنْهَا سِنْفُ الْبَحْرِ ، وَخُذْ مِنْهَا دَوْمَةُ الْجَنْدَلِ ، فَقَالَ لَهُ : كُلُّ هَذَا ؟ قَالَ : نَعَمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَذَا كُلُّهُ إِنَّ هَذَا كُلُّهُ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَى أَهْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِخَبِيلٍ وَلَا رِكَابٍ ، فَقَالَ : كَثِيرٌ ، وَأَنْظُرْ فِيهِ .

۵۔ علی بن اسباط سے مروی ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہمدی عباسی کے پاس آئے تو وہ لوگوں کے غضب شدہ مال واپس کر رہا تھا حضرت نے فرمایا ہمارے غضب شدہ کو بھی واپس دے دو۔ اس نے کہا وہ کیا ہے فرمایا جب اللہ نے اپنے نبی کو فدک پر فتح دی۔ اور یزید خنک حاصل ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اسے رسول ذوی القربی کا حق اسے دے دو۔ جبریل سے حضرت نے پوچھا یہ کون میں جبریل نے خدا سے پوچھا۔ خدا نے وحی کی فدک فاطمہ کو دے دو۔ پس حضرت نے ان کو بلایا اور فرمایا۔ خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں باغ فدک تم کو دے دوں۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ جو خدا اور رسول نے عطا کیا ہے میں نے اسے قبول کیا۔ پس حضرت فاطمہ کے وکلاء حیات رسول تک اس کی آمدنی وصول کرتے رہے جب ابو بکر خلیفہ ہوئے تو انھوں نے وکلاء فاطمہ کو فدک سے نکال باہر کیا۔ وہ ابو بکر کے پاس آئیں اور واپسی کا سوال کیا۔ انھوں نے کہا تم کوئی کالا گورا گواہ لاؤ وہ امیر المؤمنین اور ائمہ ایمن کو لے کر گئیں انھوں نے گواہی دی۔ ابو بکر نے واگذاشت کے لئے ایک تحریر لکھ دی وہ اس تحریر کو لے کر نکلیں، راہ میں عمرؓ سے انھوں نے کہا یہ کیا ہے۔ سیدہ نے فرمایا۔ یہ تحریر ابو بکر نے مجھے لکھ کر دی ہے انھوں نے کہا مجھے دکھاؤ۔ انھوں نے انکار کیا۔ عمرؓ نے ان کے ہاتھ سے وہ تحریر چھین لی اور اس کو پڑھ کر تھوک سے مٹایا اور پھاڑ ڈالا اور کہا اس علاقہ پر تمہارے باپ نے فوج کشی نہیں کی تھی۔ تم ہماری گردن میں رسی ڈال رہی ہو۔ ہمدی نے کہا اس علاقہ کی حدود کیا ہیں فرمایا ایک کوہ اُمد ہے دوسری عریش مصر تیسری سیف البحر اور چوتھی دومتہ الجندل، اس نے کہا یہ ہے کل علاقہ، فرمایا ہاں اس علاقہ پر لڑائی نہیں ہوئی۔ اس نے کہا یہ تو بہت بڑا علاقہ ہے میں غور کروں گا

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَظَرَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : أَلَا تَقَالُ هُوَ التَّقَلُّ وَفِي سُورَةِ الْأَنْعَالِ جَدَعُ الْأَنْفِ .

۶۔ محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا کہ انفال بخشش الہی ہے سورۃ انفال نازل کر کے خدا نے ہمارے مخالفوں کی ناک رگڑ دی ہے۔

۷۔ أَحْمَدُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنِ الرَّضَا عليه السلام قَالَ: سُئِلَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ» فَقَبِلَ لَهُ: فَمَا كَانَ لِلَّهِ فَلَمَنْ هُوَ؟ فَقَالَ: لِلرَّسُولِ عليه السلام وَمَا كَانَ لِلرَّسُولِ اللَّهُ فَهُوَ لِلْإِمَامِ، فَقَبِلَ لَهُ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ صِنْفٌ مِنَ الْأَصْنَافِ أَكْثَرُ وَصِفٌ أَقَلُّ، مَا يُصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: ذَلِكَ إِلَى الْإِمَامِ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ أَلَيْسَ إِنَّمَا كَانَ يُعْطِي عَلَى مَا يَرَى؟ كَذَلِكَ الْإِمَامُ.

۸۔ امام رضا علیہ السلام سے آیہ واعلموا انما غنمتم الخ کے متعلق کسی نے پوچھا اللہ کے سہم کا مالک کون ہے۔ فرمایا رسول اللہ اور جو رسول کا سہم ہے اس کا مالک امام ہے۔ کسی نے پوچھا اگر مستحقین کی ایک صنف کے زیادہ تعداد میں ہوں اور دوسری کم تو اس حالت میں تقسیم کی کیا صورت ہوگی فرمایا یہ امام کی رائے پر موقوف ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ کے وقت ہوتا تھا حضرت اپنی رائے سے جتنا جس کو چاہتے تھے دیتے تھے پس یہی صورت امام کے لئے ہے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْحَدِيدِ وَالرَّضَاصِ وَالصُّغْرِ، فَقَالَ: عَلَيْهَا الْخُمْسُ.

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت سے پوچھا کیا ہے سونے، چاندی، لوہا، رانگا اور تانبے کی کانوں کے متعلق فرمایا ان پر خمس ہے

۹۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ، قَالَ: الْإِمَامُ يُجْزِي وَيَنْقِلُ وَيُعْطِي مَا شَاءَ قَبْلَ أَنْ تَقَعَ السِّبَاةُ وَقَدْ قَاتَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْقَهُمْ لَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ فِي الْفَنَى عَصَبًا وَإِنْ شَاءَ قَسَمَ ذَلِكَ بَيْنَهُمْ.

۹۔ زرارہ سے مروی ہے کہ امام کو یہ حق حاصل ہے کہ قبل تقسیم سہام جسے چاہے بخشے جسے چاہے عطا کرے۔ رسول اللہ نے جنگ کی ایسی قوم کی مدد سے (اعراب) جن کا حصہ مال فتنے میں نہ تھا لہذا حضرت نے نہ دیا لیکن اگر چاہتے تو ان کے درمیان تقسیم کر دیتے

۱۰۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ حَكِيمِ مَوْزُونِ ابْنِ عَيْسَى قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام بِمَرْفُوعِهِ عَلَى رُكْنَيْهِ ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: هِيَ وَاللَّهِ الْإِفَادَةُ يَوْمًا يَوْمًا إِلَّا أَنَّ أَبِي جَعَلَ شَتَعَهُ فِي حِلِّ لَبِزِ كَوَا.

۱۰۔ حکیم موزون بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا۔ آپ یہ واعلموا انما غنمتم کے متعلق حضرت نے اپنی دو کہنیوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھ کر اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا۔ پھر فرمایا واللہ فائدہ پہنچانا روز بروز ہے میرے والد نے اپنے شیعوں کے لئے فائدہ پہنچانا اس لئے قرار دیا کہ وہ روزی سے بے نیاز ہو کر اپنے نفسوں کو پاک و پاکیزہ رکھیں۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنِ الْخُمُسِ فَقَالَ: فِي كُلِّ مَا أَفَادَ النَّاسُ مِنْ قَلْبِلٍ أَوْ كَنْبِرٍ.

۱۱۔ سماعہ سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے خمس کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا ہر اس شے میں ہے جس سے لوگ فائدہ پائیں کم ہو یا زیادہ۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ عَيْسَى بْنِ يَزِيدٍ قَالَ: كَتَبْتُ: جُعِلَتْ لَكَ الْفِدَاءُ تَعْلِمُنِي مَا الْفَائِدَةُ وَمَا حَدُّهَا رَأَيْكَ - أَبْنَاكَ اللَّهُ تَعَالَى - أَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ بَيِّنَانِ ذَلِكَ لِكَيْلَا أَكُونَ مُقِيمًا عَلَى حَرَامٍ لَا صَلَاةَ لِي وَلَا صَوْمَ، فَكَتَبَ: الْفَائِدَةُ مِمَّا يُفِيدُ إِلَيْكَ فِي تِجَارَةٍ مِنْ رِبْحِهَا وَخَرَتْ بَعْدَ الْفَرَامِ أَوْ جَائِزَةٍ.

۱۲۔ احمد بن محمد بن عیسیٰ بن یزید سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا۔ میں آپ پر فدا ہوں مجھے فائدہ کی حد بتائیے۔ خدا آپ کو سلامت رکھے اس توفیق سے مجھ پر احسان کیجئے تاکہ امر حرام مجھ سے سرزد نہ ہو اور روزہ و نماز ضائع نہ ہو جائے۔ حضرت نے جواب میں لکھا ہر وہ چیز جس کے نفع سے فائدہ حاصل کیا جائے۔ اس نفع پر خمس ہوگا اور زراعت پر بعد منہائی اخراجات وغیرہ۔

۱۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام الْخُمْسَ أَخْرَجُهُ قَبْلَ الْمُؤَدَّةِ أَوْ بَعْدَ الْمُؤَدَّةِ ، فَكَتَبَ بَعْدَ الْمُؤَدَّةِ .
۱۳۔ ابو نصر سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کو لکھا کہ خمس منہائی اخراجات سے پہلے دیا جائے گا یا بعد میں۔ حضرت نے لکھا بعد میں۔

۱۴ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ قُوَّتِلَ عَلَيْهِ عَلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنَّ لَنَا حُمْسَهُ وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَشْتَرِيَ مِنَ الْخُمْسِ شَيْئًا حَتَّى يَصِلَ إِلَيْنَا حَقُّنَا ،
۱۴۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر وہ جنگ جو مسلمان خدا کی وحدانیت اور رسول کی رسالت پر کریں گے تو اس کے مال غنیمت میں ہمارا پانچواں حصہ ہے اور کسی کے لئے حلال نہیں کہ وہ اس خمس کی کوئی شے خریدے جب تک وہ حق ہم تک پہنچے۔

۱۵ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ : طَلَبْنَا الْأَذْنَ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا : اذْخُلُوا اثْنَيْنِ ، فَدَخَلْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مَعِيَ ، فَقُلْتُ لِلرَّجُلِ : أَحِبُّ أَنْ تَسْأَلَنِي بِالنِّسَاءِ فَقَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ لَهُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنَّ أَبِي كَانَ مِمَّنْ سَاءَ بَنُو أُمِّيَّةٍ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَنِي أُمِّيَّةٍ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ أَنْ يُحَرِّمُوا وَلَا يُحِلُّوا وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِمَّا فِي أَيْدِيهِمْ قَلِيلٌ وَلَا كَثِيرٌ وَإِنَّمَا ذَلِكَ لَكُمْ ، فَإِذَا ذَكَرْتُ [رَدًّا] الَّذِي كُنْتُ فِيهِ دَخَلَنِي مِنْ ذَلِكَ مَا يَكَادُ يُفْسِدُ عَلَيَّ عَقْلِي مَا أَنَا فِيهِ فَقَالَ لَهُ : أَنْتَ فِي حِلٍّ مِمَّا كَانَ مِنْ ذَلِكَ وَكُلُّ مَنْ كَانَ فِي مِثْلِ حَالِكَ مِنْ وَرَائِي فَهُوَ فِي حِلٍّ مِنْ ذَلِكَ ، قَالَ : فَقُمْنَا وَخَرَجْنَا وَصَبَقْنَا مُعْتَبِرًا إِلَى التَّفَرُّقِ الْفَعُولِ الَّذِينَ يَنْتَظِرُونَ إِذْنَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُمْ : قَدْ طَفَرَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ نَافِعٍ بِشَيْءٍ مَا طَفَرَ بِمِثْلِهِ أَحَدٌ قَطُّ فَقِيلَ لَهُ : وَمَا ذَاكَ فَفَسَّرَهُ لَهُمْ ، فَقَامَ اثْنَانِ فَدَخَلَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا : جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنَّ أَبِي كَانَ مِنْ سَبَائِهَا بَنِي أُمِّيَّةٍ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَنِي أُمِّيَّةٍ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِنْ ذَلِكَ قَلِيلٌ وَلَا كَثِيرٌ وَأَنَا أَحِبُّ أَنْ تَجْعَلَنِي مِنَ ذَلِكَ فِي حِلٍّ ، فَقَالَ : وَذَاكَ إِلَيْنَا ، مَا ذَاكَ إِلَيْنَا ، مَا لَنَا أَنْ نُحِلَّ وَلَا أَنْ نُحَرِّمَ ، فَخَرَجَ الرَّجُلَانِ وَغَضِبَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِ أَحَدٌ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ إِلَّا بَدَأَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام

قَالَ : أَلَا تُعْجِبُونَ مِنْ فُلَانٍ ؟ يَجِبُنِي فَيَسْتَحِلُّنِي مِمَّا صَنَعَتْ بَنُو أُمَيَّةَ ، كَأَنَّهُ يَرَى أَنَّ ذَلِكَ لَنَا ؛ وَلَمْ يَنْتَفِعْ أَحَدٌ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ بِقَلْبِلٍ وَلَا كَثِيرٍ إِلَّا الْأَوَّلِينَ فَإِنَّهُمَا غَنِيَّا بِحَاجَتِهِمَا .

۱۵۔ عبدالعزیز سے مروی ہے کہ ہم چند آدمی جن میں غلام زادگان سلاطین بنی امیہ داخل تھے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اذن طلبی کے لئے حاضر ہوئے ہم نے کہلا کر بھیجا۔ جواب آیا کہ دو دواغل ہوں میں داخل ہوا میرے ساتھ ایک اور شخص تھا۔ میں نے اس سے کہا۔ میں چاہتا ہوں کہ تو اذن گفتگو حاصل کر کے سوال کر میں جواب سنوں گا۔ اس نے حضرت سے کہا۔ میرا باپ بنی امیہ کے قیدیوں میں سے تھا اور میں جانتا ہوں کہ بنی امیہ اس کے مجاز نہیں کہ کسی چیز کو حلال یا حرام کر دیں اور یہ کہ کم یا زیادہ، جو کچھ ان کے پاس ہے وہ اس کے اہل نہیں اس کے مستحق تو آپ ہیں پس جب میں نے اس پر غور کیا تو ان کی خدمت ترک کر دی اور توبہ کی کیونکہ اس تصور نے میری عقل کو فاسد کر دیا تھا حضرت نے فرمایا جو ہو چکا وہ تیرے لئے حلال ہے اور جس کا حال تیرا سا ہو اس کے لئے بھی۔

راوی کہتا ہے ہم اٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت کا غلام مغنیب ان لوگوں کے پاس آیا جو اذن امام کے منتظر تھے پس دو کھڑے ہوئے۔ غلام نے ان سے کہا کامیابی حاصل کی۔ عبدالعزیز ابن نافع نے ایسی کامیابی کہ دوسروں کو نصیب نہ ہوگی۔ پوچھا وہ کیا اس نے بیان کیا یہ سن کر دونوں کھڑے ہوئے اور خدمت امام میں آکر کھنے لگے۔ میرا باپ بنی امیہ کے قیدیوں میں سے تھا اور ہم جانتے ہیں کہ بنی امیہ اس کے اہل نہیں جو ان کے پاس ہے کم یا زیادہ، میں چاہتا ہوں کہ جو میں نے خدمت سلاطین بنی امیہ سے حاصل کیا ہے اسے حلال قرار دیجئے۔ فرمایا۔ یہ ہمارے اختیار میں نہیں کہ ہم حلال یا حرام قرار دیں یہ سن کر وہ دونوں چلے گئے۔ امام کو ان پر غصہ آیا۔ اس رات جو کوئی آپ کے پاس آیا۔ آپ نے یہی ذکر کیا۔ فرمایا کیا تم تعجب نہیں کرتے فلاں شخص سے کہ میں حلال کر دوں مال بنی امیہ کو (انہوں نے دھوکا دیا تھا ترک ملازمت نہ کی تھی اور نہ توبہ کی تھی اور وہ اس حیلہ سے خلافت بنی امیہ کو جائز قرار دینا چاہتے تھے) گویا وہ سمجھتے تھے کہ حرام کو حلال بنانا ہمارے اختیار میں ہے پس اس رات اور دن میں نہ فائدہ پایا کہ کسی نے قتیل و کثیر سے سوائے اول والے دو آدمیوں کے وہ بے پروا ہو گئے اپنی ضرورتوں سے

۱۶۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ صُرَيْسِ الْكُتَّاسِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ أَيْنَ دَخَلَ عَلَى النَّاسِ الزَّوْنَا ؟ قُلْتُ : لَا أَذْهِي جُعَلْتُ فِدَاكَ ، قَالَ : مَنْ قَبِلَ خُمْسًا أَهْلَ الْبَيْتِ ؛ إِلَّا شَبَعْنَا الْأَطْيَبِينَ ، فَإِنَّهُ مُجَلَّلٌ لَهُمْ لِمَبْلَدِهِمْ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ لوگوں میں زنا کہاں سے داخل ہوتا ہے۔ میں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا وہ ہم اہل بیت کے غم ادا نہ کرنے سے ہوتا ہے لوگ کمیزوں کو حیدر دیتے ہیں اور غم ادا نہیں

کرتے) لیکن ہمارے شیعہ جو خمس دینے والے ہیں ان کی اولاد حلال ہوتی ہے۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَنَا ، لَنَا أَلْ تَقَالُ وَلَنَا صَفْوُ الْمَالِ .

۱۷۔ راوی کہتا ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہم وہ ہیں کہ ہماری اطاعت کو اللہ نے فرض قرار دیا ہے ہمارے لئے انقال ہے اور ہمارے لئے پاک و صاف مال ہے۔

۱۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَمْرِو، عَنْ رِفَاعَةَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ ، لِأَوَارِثَ لَهُ وَلَا مَوْلَى قَالَ: هُوَ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الْآيَةِ: وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ .

۱۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کوئی ایسا شخص مر جائے جس کا کوئی وارث نہ ہو اور نہ آقا ہو تو اس کے مال کا مالک کون ہوگا فرمایا اس کا حکم اس آیت کے تحت ہوگا۔ یَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ یعنی امام اس کا مالک ہے۔

۱۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ الْحَلِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْكَنْزِ، كَمْ فِيهِ؟ قَالَ: الْخُمْسُ؛ وَعَنِ الْمَعَادِنِ كَمْ فِيهَا؟ قَالَ: الْخُمْسُ وَكَذَلِكَ الرِّصَاصُ وَالصُّفْرُ وَالْحَدِيدُ، وَكُلَّمَا كَانَ مِنَ الْمَعَادِنِ يُؤْخَذُ مِنْهَا مَا يُؤْخَذُ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِصَّةِ .

۱۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ خزانوں کے متعلق کیلے فرمایا خمس ہے، پوچھا معدن کے متعلق کیلے۔ فرمایا خمس اسی طرح دانکا، تانبہ اور لوہے ہر معدنی چیز پر اسی طرح لیا جائے گا جیسے سونا چاندی پر لیا جاتا ہے۔

۲۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرُو بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ صَبَّاحِ الْأَزْدِيِّ ، عَنْ عُمَرُو بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَشَدَّ مَا فِيهِ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَقُومَ صَاحِبُ الْخُمْسِ فَيَقُولَ : يَا رَبِّ خُمْسِي ؛ وَقَدْ طَبَبْنَا ذَلِكَ لِشِعْمِنَا لِنَطِيبَ وَلَادَتَهُمْ وَلِنَزْكُوَ وَلَادَتَهُمْ ^(۱) .

۲۰۔ راوی نے امام محمد اقرامی امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی ایک سے روایت کی ہے کہ قیامت کا دن لوگوں پر بڑا سخت ہوگا جبکہ صاحب خمس یعنی امام کھڑا ہو کر کہے گا اے میرے پروردگار میرا خمس! یعنی اپنا حق طلب کریں گے

اور ہم نے اپنے شیعوں کے لئے پاک قرار دیا ہے تاکہ ان کی ولادت پاک و صاف ہو۔

۲۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلْتُهُ مِمَّا يُخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ مِنَ اللُّؤْلُؤِ وَالْيَاقُوتِ وَالرَّازِجِدِ وَ عَنْ مَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِصَّةِ مَا فِيهِ ؟ قَالَ : إِذَا بَلَغَ ثَمَنُهُ دِينَارًا فَقَبْضَةُ الْخُمْسِ .

۲۱۔ امام رضا علیہ السلام سے راوی نے سوال کیا ان چیزوں سے متعلق جو دریاؤں سے نکلتی ہیں جیسے موتی یا قوت ، زبرجد ، سونے اور چاندی کی کتنی مقدار پر خمس ہے فرمایا۔ ان میں سے جب کسی کی قیمت ایک دینار تک پہنچ جائے تو اس میں خمس ہے۔

۲۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ مَهْزِيَّارٍ قَالَ : كُنْتُ بِالْبَيْتِ يَأْسِدِي رَجُلٌ دَفَعَ إِلَيَّ مَالًا يَجِجُ بِهِ ، هَلْ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ الْمَالِ حَقٌّ يَصِيرُ إِلَيْهِ الْخُمْسُ أَوْ عَلَى مَا قَضَلَ فِي يَدِهِ بَعْدَ الْحَقِّ ؟ فَكُتِبَ عَلَيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ الْخُمْسُ .

۲۲۔ راوی نے امام سے سوال کیا کہ ایک شخص کو حج کرنے کے لئے مال دیا گیا آیا اس مال پر جب کہ اس کے پاس مال خمس بھی آیا ہو یا حج کے بعد جو اس کے پاس بچ رہے اس پر خمس ہے فرمایا نہیں۔

۲۳۔ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ رَيْهِ قَالَ : سَرَّحَ الرَّحْمَنُ صَلَّاهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي ، فَكُتِبَ إِلَيْهِ أَبِي : هَلْ عَلَيْهِ فِيهَا سَرَّحٌ إِلَى خُمْسٍ ؟ فَكُتِبَ إِلَيْهِ : لَا خُمْسَ عَلَيْكَ فِيهَا سَرَّحٌ بِهِ صَاحِبُ الْخُمْسِ .

۲۳۔ امام زین العابدینؑ نے فرمایا تمہارے اوپر خمس نہیں ہے جبکہ صاحب مال نے تصریح کر دی ہو یعنی نصاب یا خمس ادا کر دیا ہو امام نے فرمایا اگر کسی شے پر خمس ادا کر دیا گیا ہو تو دوبارہ امام کو خمس ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

۲۴۔ سَهْلٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ : كُتِبَتْ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَقْرَأَنِي عَلِيُّ بْنُ مَهْزِيَّارٍ كِتَابَ أَبِيكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْمَا أَوْجَبَهُ عَلَى أَصْحَابِ الصِّيَابِ نِصْفُ السُّدُسِ بَعْدَ الْمَوْنَةِ وَ أَنَّهُ لَيْسَ عَلَى مَنْ لَمْ يَقُمْ صِيغَتُهُ بِمَوْنَتِهِ نِصْفُ السُّدُسِ وَلَا غَيْرُ ذَلِكَ فَاخْتَلَفَ مَنْ قَبَلْنَا فِي ذَلِكَ فَقَالُوا : يَجِبُ عَلَى الصِّيَابِ الْخُمْسُ بَعْدَ الْمَوْنَةِ ، مَوْنَةُ الصَّيْغَةِ وَ خَرَا جُهَا لِمَوْنَةِ الرَّجُلِ وَ عِيَالِهِ فَكُتِبَ عَلَيْهِ : بَعْدَ مَوْنَةِ عِيَالِهِ وَ [بَعْدَ] خَرَا جِ السَّاطَانِ .

۲۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام علی نقی علیہ السلام کو لکھا کہ پڑھی علی بن ہزیر نے آپ کے پدر بزرگوار کی تحریر میرے سامنے اس چیز کے متعلق جو واجب ہے ارباب زراعت پر کہ اخراجات نکلانے کے بعد چھ حصے کا نصف زکوٰۃ ہے اور نہیں اس پر نصف سدس جو اپنے خرچ سے زمین کو قابل کاشت بنائے اس میں ہماری طرف سے اختلاف ہوا۔ لوگوں نے کہا کہ زراعت پر خمس بھی ہے بعد وضع اخراجات زراعت اور ٹیکس سرکاری بغیر اس کے ذاتی خرچ اور عیال کے خرچ کے۔ حضرت نے لکھا بعد خرچ زراعت و عیال و سرکاری ٹیکس واجب ہوگا۔

۲۵۔ سہل، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْمُنَسَّى قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الطَّبْرِيُّ قَالَ : كَتَبَ جُلٌّ مِنْ تَجَارِ فَارِسٍ مِنْ بَعْضِ مَوَالِي أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَسْأَلُهُ الْأَذَنَ فِي الْخُمْسِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ كَرِيمٌ صَمِنَ عَلَى الْعَمَلِ الثَّوَابَ وَعَلَى الصِّبْيِ الْقَهْمَ لَا يَحِلُّ مَالٌ إِلَّا مِنْ وَجْدِ أَحَلَّهُ اللَّهُ وَإِنَّ الْخُمْسَ عَوْنًا عَلَى عِبَادِنَا وَعَلَى مَوَالِينَا وَلَمَّا تَبَدَّلْهُ وَنَشْتَرِي مِنْ أَعْرَاضِنَا مِمَّنْ نَخَافُ سَطْوَتَهُ فَلَا تَزِدُوهُ عَنَّا وَلَا تَحْرِمُوا أَنْفُسَكُمْ دُعَاءَنَا مَا قَدَرْتُمْ عَلَيْهِ ، فَإِنَّ إِخْرَاجَهُ مِنْ نَاحِ رِزْقِكُمْ وَتَمَحُّصُ دُنُوبِكُمْ وَ مَا تُمَهِّدُونَ لَا تَنْفُسِكُمْ لِيَوْمٍ فَاقْتَنِكُمْ وَ الْمُسْلِمُ مَنْ يَفِي لِلَّهِ بِمَا عَاهَدَ إِلَيْهِ وَلَيْسَ الْمُسْلِمُ مَنْ أَجَابَ بِاللِّسَانِ وَ خَالَفَ بِالْقَلْبِ وَالسَّلَامُ .

۲۵۔ راوی کہتا ہے کہ ایک فارس کے سوداگر نے امام رضا علیہ السلام کے غلام کو خط لکھا کہ حضرت سے اجازت چاہیے میرے لئے خمس کو اپنے لئے صرف کرنے کی حضرت نے جواب میں لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ تعالیٰ صاحب وسعت بخش ہے کسی کے مال کا محتاج نہیں وہ ضامن ہے عمل خیر پر ثواب دینے کا، دل تنگی کے عوض کا نہیں، کوئی مال حلال نہ ہوگا مگر اسی طرح جیسے اللہ نے حلال کیا ہے خمس ہمارے دین کی امانت کے لئے ہے اور جو ہم خرچ کریں یا سامان خریدیں دشمنوں کے غلام سے بچنے کے لئے ہم اس کو ہم سے نہ روکو اور اپنے نفسوں کو ہماری دعاؤں سے محروم نہ کرو۔ اخراج تمہارے رزقوں کی کمی ہے اور تمہارا گناہوں کو مٹانے والا ہے اور بچانے والا ہے تم کو فائدہ کے دن سے مسلم وہ ہے جو دن کرے اس عہد کو جو اس نے اللہ سے کیا ہے وہ مسلمان نہیں جو احکام خدا کو زبان سے تو قبول کرے اور دل سے مخالفت کرے۔

۲۶۔ وَ بِهَذَا الْإِسْنَادُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : قَدِمَ قَوْمٌ مِنْ حُرَّاسَانَ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَجْعَلَ لَهُمْ فِي حِلٍّ مِنَ الْخُمْسِ ، فَقَالَ : مَا أَحَلَّ هَذَا ، نَمَحِضُونَا بِالْمَوَدَّةِ بِاللِّسَانِ وَ تَزِدُونَا عَمَّا حَقَّقَ اللَّهُ لَنَا وَ جَعَلْنَا لَهُ وَهُوَ الْخُمْسُ . لَا نَجْعَلُ ، لَا نَجْعَلُ ، لَا نَجْعَلُ ، لَا حِدٍّ مِنْكُمْ فِي حِلٍّ .

۲۶۔ راوی کہتا ہے کہ خراسان کے کچھ لوگ امام رضا علیہ السلام کے پاس آئے اور کہنے لگے ہمیں خمس سے بری کر دیجئے فرمایا کیسی سخت ہے تمہاری یہ خواہش تو زبان سے ہماری محبت کا دعویٰ کرتے ہو اور ہماری حق کو ہم سے روکتے ہو حالانکہ وہ خدا کا مقرر کردہ ہے اور وہ خمس ہے میں ایسا نہیں کروں گا کہ تم میں سے کسی کے لئے حلال قرار دے دوں۔

۲۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ يَتَوَلَّى لَهُ الْوَقْفَ بِقُمْ ، فَقَالَ : يَا سَيِّدِي ! اجْعَلْنِي مِنْ عَشْرَةِ آلَافٍ فِي حِلٍّ ، فَإِنِّي أَنْفَقْتُهَا ، فَقَالَ لَهُ : أَنْتَ فِي حِلٍّ ، فَلَمَّا خَرَجَ صَالِحٌ ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَحَدُهُمْ يَنْبَغُ عَلَى أَمْوَالِ حَقِّ آلِ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِمْ وَمَسَاكِينِهِمْ وَفُقَرَاءِهِمْ وَأَبْنَاءِ سَبِيلِهِمْ قِيَاؤُهُ ثُمَّ يَجِبُ فَيَقُولُ : اجْعَلْنِي فِي حِلٍّ ، أَتَرَاهُ ظَنًّا أَنِّي أَقُولُ : لَا أَفْعَلُ ، وَاللَّهِ لَيَسْأَلَنَّهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ ذَلِكَ سُؤَالًا حَنِينًا

۲۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ صالح بن محمد جو حضرت کی طرف سے قم کے وقف کا متولی تھا آیا اور کہنے لگا میں دس ہزار اپنے خرچ میں لے آیا ہوں مجھے معاف کر دیجئے۔ فرمایا معاف کر دیجئے فرمایا معاف کئے جب وہ چلا گیا تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا۔ اس نے حمل کیا آل محمد کے تہران کے یتیموں، فقیروں اور مسافروں کے حق پر مال کو لے کر چھپا دیا ہے اور مجھ سے کہتا ہے وہ میرے لئے حلال قرار دیجئے اس کا مکان تھا میں ایسا نہ کروں گا ان لوگوں سے اللہ روز قیامت سخت باز پرس کریگا

۲۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعَنْبَرِيَّ وَغَوْصِ اللَّوْثُو، فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : عَلَيْهِ الْخُمْسُ .

۲۸۔ علی نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے غبر اور غوط سے نکلنے والے موتیوں کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اس پر خمس ہے۔

ایک سو انتیسواں باب

طینت مومن و کافر

۱۲۹ (باب)

طینت المؤمنین و الکافر

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ رَجُلٍ

عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ النَّبِيَّ مِنْ طِينَةِ عِلْيَينَ : قُلُوبَهُمْ وَأَبْدَانَهُمْ ، وَخَلَقَ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ تِلْكَ الطِّينَةِ وَ [جَمَلَ] خَلَقَ أَبْدَانِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ دُونِ ذَلِكَ وَخَلَقَ الْكَفَّارَ مِنْ طِينَةِ سِجِّينَ : قُلُوبَهُمْ وَأَبْدَانَهُمْ ، فَخَلَطَ بَيْنَ الطِّينَتَيْنِ ، فَمِنْ هَذَا يَلِدُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَيَلِدُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ وَمِنْ هُنَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنُ السَّيِّئَةَ وَمِنْ هُنَا يُصِيبُ الْكَافِرُ الْحَسَنَةَ فَقُلُوبُ الْمُؤْمِنِينَ تَجِبُ إِلَى مَا خُلِقُوا مِنْهُ وَقُلُوبُ الْكَافِرِينَ تَجِبُ إِلَى مَا خُلِقُوا مِنْهُ .

۱۔ فرمایا حضرت علی ابن الحسین نے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو قلوب و ابدان کو عیلیٰ سے بنایا ہے اور اسی طینت سے مومنین کے قلوب کو پیدا کیا ہے اور ابدان کو دوسری طینت سے اور کفار کے قلوب طینت سمیں سے بنائے گئے ہیں اور اسی سے ان کے ابدان ، پھر ان دو طینتوں کو ملا کر بنائے یہی وجہ ہے کہ مومن سے کافر پیدا ہوتا ہے اور کافر سے مومن ۔ اور یہی وجہ ہے کہ مومن سے بدی سرزد ہوتی ہے اور کافر سے نیکی ، مومن کا دل اس چیز کی طرف مائل ہوتا ہے جس سے وہ پیدا کیا گیا ہے اور کافر کا دل اس چیز کی طرف مائل ہوتا ہے جس سے وہ خلق ہوا ہے ۔

توضیح :- اخبار و احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کو بلند مرتبہ اور پاک و صاف طینت سے پیدا کیا ہے اور اشیاء کو سمیں یا دوزخ کی مٹی سے بنایا ہے اور ایک گروہ کو دوزخ کے امتزاج سے ۔

اس حدیث سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ بندہ سعادت و شقاوت پر مجبور ہے جس کو اللہ نے جنت کی خاک سے پیدا کیا تو اس کا نیکی کرنا تا بل تعریف نہ ہوگا ۔ کل شیء یوجع الی اصلہ اور نہ اس کا عمل قابل جزا ہوگا ۔ کیونکہ وہ اپنی طینت کے اقتضائے نیکی کرنے پر مجبور ہے اسی طرح جس کو طینت زمار سے پیدا کیا ہے اس میں شیطنت کا ہونا لازم اور وہ اپنی خلقت و جبلت کی وجہ سے بدی کرنے پر مجبور ہے لہذا یہ حدیث جبر پر دال ہے ۔

ردِ شبہ :- ہر انسان اپنی خلقت کے بعد اس دنیا میں جو کچھ کرنے والا تھا وہ اس کے وجود میں آنے سے پہلے ہی علم الہی میں تھا لہذا با اختیار خود جیسا جس کا عمل ہونے والا تھا اس کو اسی طینت سے پیدا کیا گیا اسی اندازہ کو تقدیر الہی کہتے ہیں چونکہ اس کا علم صحت ذات ہے لہذا ہمارے علم سے اس کو کوئی نگاؤ نہیں ، ہم بعد وقوع فعل کسی چیز کا علم حاصل کرتے ہیں اور وہ وقوع سے پہلے جب انسان کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا وہ علم آگہی میں بذات و صفات موجود تھا لہذا اس کی خلقت اسی لحاظ سے کی گئی جس لوگوں نے یہ تبسمہ نکالا ہے کہ بندہ اپنے فعل پر مجبور ہے انھوں نے دھوکا کھایا

ہے اور علم الہی کو سمجھا ہی نہیں ہے یہ کہنا بھی غلط ہے کہ یہ امر عدل الہی کے خلاف ہے کہ کسی کو اچھی مٹی سے بنائے اور کسی کو بُری سے، حالانکہ سب اسی کے بندے ہیں۔ یہ شبہ بھی ہمارے پہلے جواب سے دفع ہو جاتا ہے۔ تاہم اس کو ایک مثال کے ذریعے سمجھاتے ہیں۔

ایک صنّاع ایک مشین ایجاد کرنی چاہتا ہے اس کے ذہن میں وہ تمام پُرزے محفوظ ہیں جو اس مشین کی غرض ایجاد کو پورا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے وہ اس پر غور کرتا ہے کہ ہر پُرزے کا کام کیسا ہوگا۔ ان کاموں کو پیش نظر رکھ کر وہ بعض پُرزے فولاد کے بناتا ہے بعض معمولی لوہے کے، بعض پیتل، تانبے کے بعض بریا چمڑے کے۔ ساخت اور مادہ میں یہ اختلاف پُرزوں کی آئندہ کارگزاریوں پر ہے جس کا نقشہ ابھی سے موجد کے ذہن میں ہے اسی طرح جو نفس انسانی عالم وجود میں جو کچھ کرنے والا تھا وہ علم میں باری تعالیٰ کے تھا۔ لہذا اس نے مومن کو علیین سے بنایا اور کافر کو سبیل سے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجَاذِي، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْمُؤْمِنَ مِنْ طِينَةِ الْجَنَّةِ وَخَلَقَ الْكَافِرَ مِنْ طِينَةِ النَّارِ؛ وَقَالَ: إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْدٍ خَيْرًا طَبَّبَ رُوحَهُ وَجَسَدَهُ فَلَا يَسْمَعُ شَيْئًا مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا عَرَفَهُ وَلَا يَسْمَعُ شَيْئًا مِنَ الشَّرِّ إِلَّا أَنْكَرَهُ؛ قَالَ وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: الطِّينَاتُ ثَلَاثٌ: طِينَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُؤْمِنِ مِنْ تِلْكَ الطِّينَةِ إِلَّا أَنْ الْأَنْبِيَاءَ هُمْ مِنْ صَفْوَتِهَا، هُمْ الْأَصْلُ وَلَهُمْ فَضْلُهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ الْقَرَعُ مِنْ طِينِ لَازِبٍ، كَذَلِكَ لَا يَفِرُّ قُلُوبُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ شِقَاقِهِمْ. وَقَالَ: طِينَةُ النَّاصِبِ مِنْ حَمَلٍ مَسْنُونٍ وَأَمَّا الْمُسْتَضْعَفُونَ فَمِنْ تَرَابٍ لَا يَتَحَوَّلُ مُؤْمِنٌ عَنْ إِيْمَانِهِ وَلَا نَاصِبٌ عَنْ نَصِيهِ وَلِلَّهِ الْمَشِيئَةُ فِيهِمْ.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے مومن کو طینتِ جنت سے پیدا کیا اور کافر کو طینتِ نار سے اور فرمایا کہ جب خدا کسی بندہ سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی روح اور جسد کو پاک بنا دیتا ہے ایسا آدمی جب کوئی اچھی بات سنتا ہے تو اسے پہچان لیتا ہے اور جب بُری بات سنتا ہے تو انکار کرتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ طینتِ تین ہیں۔ طینتِ الانبیاء اور طینتِ مومن اسی طینت سے فرق یہ ہے کہ طینتِ نکھری ہوئی ہے اور وہ اصل ہے اور یہی وجہ فضیلت ہے اور مومن کی طینت اس لہذا طینت کی فرع ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے تابعین کے درمیان افتراق نہیں ہوتا تیسری طینتِ ناصب سڑی ہوئی مٹی سے ہے اور ضعیف الایمان کی خلقت تراب سے ہے۔ مومن اپنے ایمان سے اور ناصب اپنے ناصب سے نہیں ہٹتا اور ان میں مشیتِ خدا جاری ہے۔

جو اب شبہ :- کوئی کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ کوئی نبی ہو یا ولی مومن ہو یا کافر، ہر ایک کا پیکر اسی خاک سے بنتا ہے جس سے ہم بنے ہیں نہ کسی کے لئے جنت سے مٹی آئی ہے نہ دوزخ سے۔ پھر علیین و سجین سے خلقت کیا معنی رکھتی ہے۔

جواب اس کا یہ ہے کہ یہاں خلقت و طینت سے مراد حقیقتِ انسانیہ ہے جو ایک غیر مرنی چیز ہے اور وہی لفظِ طینت کا مصداق ہے جب یہ آواز کسی آدمی کے منہ سے نکلتی ہے۔ میرا بدن میرا نفس، میری روح، تو معلوم ہوتا ہے کہ میں کچھنے والا نہ بدن ہے نہ نفس ہے نہ روح، کیوں کہ مضاف، مضاف الیہ کا غیر ہوتا ہے۔ یہی میں حقیقتِ انسانیہ ہے جس کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ لَبْنٍ (ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا) یہی جوہر ہے جس کی خلقت علیین یا سجین سے ہوتی ہے یہی انسان کے اجزائے اصلیہ ہیں اسی کو لفظِ انسانیہ کے اندر چھپا دیا جاتا ہے لطف میں اجزائے زائدہ ہیں اسی طرح سارا بدن اجزائے زائدہ سے بنتا ہے یہ اجزاء و کم و بیش ہوتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے انسان کبھی فربہ ہوتا ہے کبھی لاغر، یہی اجزائے اصلیہ ہیں جن سے روز الست خالقِ عالم نے اپنی ربوبیت کا انفرادیاتھا جو بدن ماں کے پیٹ میں بنتا ہے وہ بے شک اسی زمین کی پیداوار ہے نہ کہ وہ اجزائے اصلیہ جو حقیقتِ انسانیہ ہیں فافہم و تدبر۔

۲۳/۱۲
موسنور

۳۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ طِينَةَ الْمُؤْمِنِينَ ؟ فَقَالَ : مِنْ طِينَةِ الْأَنْبِيَاءِ ، فَلَمْ تَنْجَسْ أَبَدًا !

۳۔ صالح ابن سہل نے بیان کیا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ خدائے طینتِ مومن کو کس چیز سے پیدا کیا ہے۔ فرمایا طینتِ انبیاء سے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نجاست کفر و شرک سے کبھی آلودہ نہیں ہوتے۔ یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ جب طینتِ مومن اور طینتِ انبیاء ایک ہیں تو پھر مومن کو تو فیض :- بھی معصوم ہونا چاہیے لیکن ایسا نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ طینت کے درجات ہیں کوئی زیادہ پاک و صاف ہے کوئی کم، پس انبیاء جس طینت سے خلق ہوتے ہیں وہ طینتِ مومن سے زیادہ اصفی و اطہر ہوتی ہے۔

۴۔ محمد بن یحییٰ و غیرہ، عن أحمد بن محمد و غیرہ، عن محمد بن خلف، عن أبي نعيم قال: حدثني محمد بن اسماعيل، عن أبي حمزة الثمالی قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: إن الله عز وجل خلقنا من أعلى عليين، وخلق قلوب سبعيناً مما خلقنا منه وخلق أبدانهم من دون ذلك، وقلوبهم تنهوي البنائاً لها خلقت مما خلقنا منه، ثم تلا هذه الآية: «كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْإِنسَانِ لَفِي عِلَيْنٍ وَمَا أَزَالُ كَاتِبِينَ وَمَا أَزَالُ كَاتِبِينَ» كِتَابٌ مَرْقُومٌ يَشْهَدُهُ الْمَقَرُّونَ، وَخَلَقَ عَدُوًّا مِنْ سِجِّينَ وَخَلَقَ قُلُوبَ سَبْعِينَ مِمَّا خَلَقَهُمْ مِنْهُ وَأَبْدَانَهُمْ مِنْ دُونِ ذَلِكَ، فَقُلُوبُهُمْ تَهْوِي إِلَيْهِمْ، لَا تَهَا خَلَقَتْ مِمَّا خَلَقُوا مِنْهُ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: «كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفَجَارِ لَفِي سِجِّينَ وَمَا أَزَالُ كَاتِبِينَ» كِتَابٌ مَرْقُومٌ وَيْلٌ يَوْمَذَلِكَ لِلْمُكَذِّبِينَ،

۴۔ ابو حمزہ ثمالی نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے ہم کو اعلیٰ علیین سے پیدا کیا ہے اور ہمارے شبیعوں کے قلوب کو اسی چیز سے پیدا کیا ہے جس سے ہم کو پیدا کیا ہے اور ان کے ابدان کو دوسری چیز سے۔ ان کے قلوب ہماری طرف اسی لئے مائل ہیں کہ ان کی اور ہماری خلقت ایک ہی چیز سے ہے پھر سورہ المطففین کی یہ آیت پڑھی۔ بے شک ابراہیم کی کتاب علیین میں ہے اور اے رسول! تم جانتے ہو علیین کیلئے وہ کبھی ہوئی کتاب ہے جس کی گواہی خدا کے مقرب بندے دیتے ہیں اور ہمارے دشمن سبعین سے بنے ہیں اور اسی سے ان کے پیرو پیدا ہوئے یہی وجہ ہے کہ ان کے دل ہمارے دشمنوں کی طرف جھکتے ہیں کہ دونوں کی طینت ایک ہے پھر یہ آیت پڑھی۔ کتاب فجر سبعین میں ہے اور تم جانتے ہو سبعین کیا ہے۔ وہ کتاب مرقوم ہے ہلاکت ہے روز قیامت جھٹلانے والوں کے لئے۔

توضیح:- کتاب مرقوم کی توضیح میں علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں انسان جو چیزیں اپنے حواس سے محسوس کرتا ہے اس کا اثر اس کی روح پر واقع ہوتا ہے اور یہ سب اس کے صیغہ ذات اور خزانہ مدرکات میں جمع ہوتے رہتے ہیں اور اسی طرح ہر ذرہ نیکی و بدی وہاں مرقوم ہو جاتی ہے جس طرح بار بار کرنے سے کوئی عادت یا ملکہ راسخ ہو جاتا ہے پس افعال منکرہ یا عقاید راسخہ نفوس میں اس طرح جم جاتے ہیں جیسے نقوش کتابت کاغذ پر جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ اَوْ لَیْسَ کُتُبٌ رَفِیْعَةٌ قُلُوبُهُمْ لَا یُؤْمِنُونَ بِهِمْ وَهَیْ هَیْ وَجَنَ کَ کُلُوبٍ عَلَی اللّٰهِ اَیْمَانٌ کُلُّکُمْ دَاخِرٌ بِکُمْ وَہُمْ لَا یَعْلَمُونَ (جب یہ صحیفے کھول دیئے جائیں گے) اور یہ بھی فرمایا ہے کُلُّ النِّسَاءِ اِلَیَّ الزُّمْنَةُ طَارُوْنَ فِیْ عُنُقِهِ وَنَجْرٌ لِّہُ یَوْمَ الْاٰتِیَاتِ مِمَّا کُتِبَ عَلَیْہِمْ مِنْ شُورٍ (روز قیامت ہر انسان کا اعمال نامہ اس کی گردن میں پڑا ہوا اڑ رہا ہوگا اور روز قیامت ہم وہ مکتوب بھی نکال باہر کریں گے جس کو وہ کھلا ہوا پائے گا) یہ وہی کتاب ہوگی جو نفس انسانی پر لکھی گئی ہوگی، پس نیکوں کی یہ کتاب طینت علیین سے متعلق ہوگی اور فجار کی سبعین سے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَغَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَوْرَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِسَارٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يُونُسَ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَيْسَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَنَا مَوْلَاكَ ، عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَيْسَانَ ، قَالَ : أَمَّا النَّسَبُ فَأَعْرِفُهُ وَأَمَّا أَنْتَ ، فَلَسْتُ أَعْرِفُكَ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنِّي وَلَيْدْتُ بِالْجَبَلِ وَتَنَشَأُ فِي أَرْضِ فَارِسٍ وَإِنَّنِّي أَخَالِطُ النَّاسَ فِي التِّجَارَاتِ وَغَيْرِ ذَلِكَ ، فَأَخَالِطُ الرَّجُلَ جُلَّ قَارِي لَهُ حُسْنُ السَّمَةِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ [كَثْرَةَ] أَمَانَةٍ ، ثُمَّ أَفْتِشُهُ فَأَتَّبِيهِ عَنْ عَدَاوَتِكُمْ وَأَخَالِطُ الرَّجُلَ قَارِي مِنْهُ سُوءَ الْخُلُقِ وَقِلَّةَ أَمَانَةٍ وَرَعَاةٍ ثُمَّ أَفْتِشُهُ فَأَتَّبِيهِ عَنْ وَلَايَتِكُمْ ، فَكَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ ، فَقَالَ لِي : أَمَا عَلِمْتَ يَا ابْنَ كَيْسَانَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخَذَ طَبْعَةَ مِنَ الْجَنَّةِ وَطَبْعَةً مِنَ النَّارِ فَخَلَطَهُمَا جَمِيعًا ، ثُمَّ نَزَعَ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ : وَهَذِهِ مِنْ هَذِهِ ، فَمَارَأَيْتَ مِنْ أَوْلَاكَ مِنَ الْأَمَانَةِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ وَحُسْنِ السَّمَةِ قِيمًا مَسْتَنَّمًا مِنْ طَبْعَةِ الْجَنَّةِ وَهُمْ يَعُودُونَ إِلَى مَا خَلِقُوا مِنْهُ ، وَمَارَأَيْتَ مِنْ هَؤُلَاءِ مِنْ قِلَّةِ الْأَمَانَةِ وَسُوءِ الْخُلُقِ وَرَعَاةٍ ، قِيمًا مَسْتَنَّمًا مِنْ طَبْعَةِ النَّارِ وَهُمْ يَعُودُونَ لَا يَتَحَوَّلُ مُؤْمِنٌ

۵۔ عبد اللہ بن کيسان کہنے سے کہ میرے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں آپ کا غلام عبد اللہ بن کيسان ہوں فرمایا نسب تو پہچان گیا مگر تجھ سے واقف نہیں، میں پہاڑی علاقہ میں پیدا ہوا۔ ملک فارس میں پلا بڑھا۔ میں تجارت وغیرہ کے واسطے میں مختلف قسم کے لوگوں سے ملتا جلتا رہتا ہوں، میں ایک ایسے شخص سے ملا جو اچھے عادات اخلاق والا اور امین تھا۔ جستجو سے پتہ چلا کہ اس کے دل میں آپ کی عداوت ہے پھر ایک بدخلق اور عاصی سے ملا۔ لیکن اس کو آپ کا دوست پایا ایسا کیوں ہے فرمایا۔ اے ابن کيسان تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ مٹی جنت کی لی اور کچھ دوزخ کی۔ ان دونوں کو ملا دیا۔ پھر ایک میں سے دوسرے کو نکالا۔ پس امانت اور حسن خلق کا سبب طینت جنت ہے کیوں کہ لوگ اسی طرف لوٹیں گے جس سے وہ پیدا کئے گئے ہیں اور جن میں قلت امانت بدخلق اور فتنہ پر دازی کو دیکھا اور اثر ہے دوزخ والی طینت کا۔ وہ اسی کی طرف بازگشت کریں گے جس سے وہ پیدا ہوئے ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ اصلا اب اولادِ آدم میں بنا بر شیت ایزدی دونوں طینتوں کو ملا دیا۔ پھر توضیح :- ان میں سے کسی ایک میں سے خلقت ہوئی لہذا اس کا اثر برقرار رہا اور دوسرا اثر بظاہر دوسری طینت کے ہے جس سے اصلا اب آبا میں اتصال رہا تھا علامہ مجلسی نے اس حدیث کو ضعیف تحریر فرمایا ہے

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْمُؤْمِنُونَ مِنْ طَبْعَةِ الْأَنْبِيَاءِ ؟ قَالَ نَعَمْ .

۶۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا مومن طینت انبیاء سے پیدا ہوتا ہے۔ فرمایا ہاں۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ عليه السلام بِمَثِّ جِبْرِئِيلَ فِي أَوَّلِ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، قَبَضَ بِيَمِينِهِ قَبْضَةً بَلَغَتْ قَبْضَتُهُ مِنَ السَّمَاءِ الشَّامِعَةِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَآخَذَ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ تُرْبَةً وَقَبَضَ قَبْضَةً أُخْرَى مِنَ الْأَرْضِ الشَّامِعَةِ الْعُلْيَا إِلَى الْأَرْضِ الشَّامِعَةِ الْقُصْوَى۔

فَأَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَلِمَتَهُ فَأَمْسَكَ الْقَبْضَةَ الْأُولَى بِيَمِينِهِ وَالْقَبْضَةَ الْأُخْرَى بِشِمَالِهِ، فَفَلَقَ الطِّينَ فَلَقَّتَيْنِ قَدَّامًا مِنَ الْأَرْضِ دَرَوًا وَمِنْ السَّمَاوَاتِ دَرَوًا فَقَالَ لِلَّذِي بِيَمِينِهِ: مِنْكَ الزُّمْلُ وَالْأَنْبِيَاءُ وَالْأَوْصِيَاءُ وَالصِّدِّيقُونَ وَالْمُؤْمِنُونَ وَالسَّعْدَاءُ وَمَنْ أُرِيدَ كَرَامَتُهُ فَوَجَبَ لَهُمْ مَا قَالَ كَمَا قَالَ، وَقَالَ لِلَّذِي بِشِمَالِهِ: مِنْكَ الْمَجْبَارُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْكَافِرُونَ وَالطَّوَائِفُ وَمَنْ أُرِيدَ هَوَانُهُ وَشِقْوَتُهُ، فَوَجَبَ لَهُمْ مَا قَالَ كَمَا قَالَ، ثُمَّ إِنَّ الطِّينَتَيْنِ خَلَطْنَا جَمِيعًا، وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ: وَإِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَى ^(۱)، فَالْحَبُّ طِينَةُ الْمُؤْمِنِينَ الَّتِي أَلْقَى اللَّهُ عَلَيْهَا مَحَبَّتَهُ وَالنَّوَى طِينَةُ الْكَافِرِينَ الَّذِينَ نَاوَأَ عَنْ كُلِّ خَيْرٍ وَإِنَّمَا سُمِّيَ النَّوَى مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ نَأَى عَنْ كُلِّ خَيْرٍ وَبَيَّانًا عَنْهُ وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَيُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ، فَالْحَيُّ: الْمُؤْمِنُ الَّذِي تَخْرُجُ طِينَتُهُ مِنْ طِينَةِ الْكَافِرِ وَالْمَيِّتُ الَّذِي يَخْرُجُ مِنَ الْحَيِّ: هُوَ الْكَافِرُ الَّذِي يَخْرُجُ مِنْ طِينَةِ الْمُؤْمِنِ فَالْحَيُّ: الْمُؤْمِنُ، وَالْمَيِّتُ: الْكَافِرُ وَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَأَمَّنْ كَانَ مِثْلًا فَأَحْيَيْنَاهُ»، فَكَانَ مَوْتُهُ اخْتِلَاطُ طِينَتِهِ مَعَ طِينَةِ الْكَافِرِ وَكَانَ حَيَاتُهُ حِينَ فَرَّقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمَا بِكَلِمَتِهِ. كَذَلِكَ يُخْرِجُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُؤْمِنَ فِي الْمِلَادِ مِنَ الظُّلْمَةِ بَعْدَ دُخُولِهِ فِيهَا إِلَى النُّورِ وَيُخْرِجُ الْكَافِرَ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلْمَةِ بَعْدَ دُخُولِهِ إِلَى النُّورِ وَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلَيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَيُحِقَّ الْقَوْلَ عَلَى الْكَافِرِينَ» ^(۵)

۸۔ راوی کہتا ہے فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا نے جب آدم کو خلق کرنے کا ارادہ فرمایا تو روز اول کی ساعت میں بھیجا۔ انھوں نے اپنی داہنی مٹھی میں ساتویں آسمان سے لے کر آسمان دنیا تک خاک لے لی اور پھر بائیں ہاتھ میں زمین کے ساتوں طبقات کی مٹی لے لی۔ پھر اللہ نے اپنے کلمہ کو حکم دیا اس نے پہلے قبضہ کو داہنے ہاتھ میں

لیا اور دوسرے قبضہ کو بائیں ہاتھ میں، پس خدا نے اس مٹی کو دو حصوں میں کر دیا اور یکھیر دیا زمین والی مٹی کو جو بائیں ہاتھ میں تھی اور آسمانوں والی مٹی کو جو داہنے ہاتھ میں تھی اور اس سے کہا: تجھ سے رسول، نبی، وصی، ہدایت، مومن اور وہ نیک لوگ پیدا ہوں گے جن کو صاحب کرامت بنانا چاہتا ہوں۔ پس ثابت اور لازم ہوا۔ ان کے لئے جو کچھ کہا تھا، یعنی وہ تمام اقسام پیدا ہوئے اور بائیں ہاتھ والی (مٹی) سے کہا: تجھ سے جبار، شرک، کافر پیدا ہوں گے اور ایسے سرکش و نافرمان، جن کی ذلت و بدبختی کا میں ارادہ کروں گا۔ پس وہی ہوا جو اللہ نے کہا تھا پھر خدا نے ان دونوں طینتوں کو ملایا۔ اسی کو ظاہر کرتی ہے یہ آیت۔ وہ دانہ اور گٹھلی کو شگافتہ کرنے والا ہے۔ دائرہ طینت مومن ہے اور نوئے طینت کافر ہے۔ یہ لوگ وہ ہیں جو ہر شر سے دور ہیں تو فنا نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ نیک سے الگ ہیں۔ خدا فرماتا ہے کہ وہ زندہ کو مردہ اور مردہ کو زندہ نکالتا ہے پس زندہ وہ مومن ہے جس کی طینت، طینت کافر سے نکلتی ہے اور میت وہ ہے جو زندہ سے نکلتا ہے پس جی سے مراد مومن ہے اور میت سے مراد کافر، یہی مطلب ہے خدا کے اس قول سے جو مردہ تھا ہم نے اسے زندہ کیا۔ اور یہ کہ اس کی موت تھی، یہ کہ اس کی طینت کا اختلاط طینت کافر سے ہوا اور یہی اس کی زندگی ہے کیونکہ خدا نے ان دونوں طینتوں کے درمیان جدائی پیدا کر دی ہے اپنے کلمہ (جبریل) کے ذریعہ سے پس خدا مومن کو ولادت کے وقت تاریکی سے نکال کر نور کی طرف لے آتا ہے اور کافر کو نور کی طرف سے نکال کر ظلمت کی طرف لے جاتا ہے جیسا کہ سورہ یس میں ہے تاکہ ڈرائے عذاب سے اس کو جو زندہ تھا اور کافروں پر اللہ کا قول سچ ثابت ہوا۔

حقیقت یہ ہے کہ حدیث طینت مشکل ترین احادیث سے ہے اس کے اسرار و اقصیٰ کو توضیحات:۔ کو انبیاء اور ائمہ کے سوا دوسرا کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ مصالح ایزدی کو سمجھنا عقول بشری سے باہر ہے ہمارے سمجھانے کو جو کچھ معصومین نے بیان کیا ہے وہ مادی طریق کار کے لحاظ سے ہے اور ایک اجمالی بیان ہے اس کی حقیقت کا علم صرف انہی حضرات کو ہو سکتا ہے جو خلقت عالم کے وقت موجود تھے اور جو مدرسہ من لدن کے تعلیم یافتہ تھے۔ اس حدیث کو علامہ مجلسی نے ضعیف لکھا ہے۔

کافی کے محشی لکھتے ہیں:۔ کہ یہ حدیث متشابہات الاخبار اور معضلات الآثار سے ہے اس سے جبکہ اثبات اور اختیار کی نفی لازم آتی ہے علمائے امامیہ کا مسلک اس کے متعلق مختلف ہے۔

۱۔ اخباریوں کا مسلک یہ ہے کہ ہم کو جملہ ایمان لانا کافی ہے اور اس کی حقیقت کے متعلق اپنے جہل کا اقرار کر لینا چاہیے اور کہنا چاہیے خدا نے اپنی مصلحت سے جیسا چاہا بنا دیا اس کا حقیقی علم آسمان علیہم السلام کو ہے۔

۲۔ ایک گروہ کا خیال ہے کہ یہ حدیث محمول بر تفسیر ہے جس میں روایات عامہ اور مصاحب اشاعرہ جبر

کی موافقت کی گئی ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے پیدا ہونے سے ان کے تمام افعال کو جو وہ مدت العمر کرنے والے تھے اپنے علم میں لے لیا تھا لہذا انہی عقائد و اعمال کے لحاظ سے ان کی طینت کو مخصوص کیا گیا۔ لہذا جبر لازم نہیں آتا۔ جب آیات قرآنی سے انسان کا فاعل محنت رہونا ثابت ہے جیسے کُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ تو جبر کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

۴۔ طینت کے متعلق جو بیان کیا گیا ہے یہ کتنا یہ ہے لوگوں کی استعداد کے مختلف ہونے سے اور قابلیتوں کی کمی بیشی سے اور یہ امر ایسا بین ہے کہ اس سے انکار نہیں ہو سکتا کسی عاقل کو اس سے انکار نہیں کہ حضرت رسول خدا اور ابو جہل ایک درجہ میں نہیں بلحاظ استعداد قابلیت اور حصول کمالات، خدا نے اپنے نبی کو مکلف بنایا ان امور کا جن کے وہ اہل تھے اور ابو جہل کو ان کا جس کا وہ اہل تھا خدا نے اس کو شر و فساد پر مجبور نہیں کیا بلکہ یہ اس کا ذاتی فعل تھا اسی طرح ہر انسان اپنی زندگی میں جو کچھ کرنے والا تھا وہ علم الہی میں تھا اسی کے لحاظ سے اس کو طینت دی گئی۔

۵۔ جب عالم دزین اللہ نے رحوں کو مکلف بنایا تو کسی نے با اختیار خود خیر کو اختیار کیا۔ کسی نے شر کو۔ لہذا اسی لحاظ سے ان کو خلق کیا گیا۔

خدا کی اس میں کیا مصلحت تھی کہ اس نے جا بجا سے مٹی مشکائی ایک ہی مٹی سے سب کو اعتراض :- کیوں نہ پیدا کیا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ مشیت ایزدی یہ تھی کہ ہر خطہ زمین کو بنی نوع انسان سے آباد کرے چونکہ ہر خطہ زمین کی تاثیر جدا گانہ ہے لہذا ضرورت تھی کہ ہر خطہ کے باشندوں کو وہیں کی مٹی سے بنایا جائے تاکہ وہ سہولت سے زندگی بسر کر سکیں اور وہاں کی آب و ہوا اور پیداوار ان کے مزاج کے مطابق ہو نیز یہ کہ ایک سرزمین کا آدمی دوسرے خطہ کے لحاظ سے جدا ہو تاکہ شناخت میں آسانی ہو۔

اس کی کیا ضرورت تھی کہ خدا مومن و کفار کی دو طینتوں کو مخلوط کرے اور پھر ان کو ایک اعتراض :- دوسرے سے جدا کر کے مومن سے کافر اور کافر سے مومن کو پیدا کرے یہ تو بچوں کا سا کھیل ہوا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ انسان تین قسم کے ہیں اول وہ طبقہ جن سے گناہوں کا صدور نہیں ہوتا یہ بنی نوع انسان کا اعلیٰ طبقہ ہے اس کی طینت اعلیٰ علیین سے ہے دوسرا طبقہ وہ ہے جو شیاطین کا آلہ کار ہے اور کفر و شرک، ظلم و فتنہ پردازی کی نجاست میں لوث ہے اس کی طینت سچین ہے یعنی

سب سے بدتر یہ نوع انسانی کا پست ترین طبقہ ہے تیسرا طبقہ وہ ہے جو نیکی و بدی دونوں کا مرکز ہے لہذا اس کا وجود مخلوط طینتوں سے ہونا چاہیے۔

اعتراض: اگر جب مومن و کافر دونوں کا پیدا کرنے والا خدا ہی ہے تو پھر جزا و سزا بے سود ہے۔

جواب یہ ہے کہ انسان مومن و کافر اپنے عقائد و اعمال سے بنتا ہے نہ کہ خدا نے اسے مومن یا کافر جبراً بنایا ہے خدا نے مومن کو اچھی طینت اور کافر کو بُری طینت سے بلحاظ ان کے افعال کے بنایا ہے جو وہ اس دنیا میں اکر کرے گا چونکہ وہ سب باتیں علم الہی میں پہلے سے ہیں لہذا انہی کے لحاظ سے اس کو مومن یا کافر کہا گیا ہے۔

ایک سو تیسواں باب

ذکر تکلیف اول

۱۳۰ (بَابُ آخِرُ مِنْهُ)

(وَفِيهِ زِيَادَةٌ وَقُوْعُ التَّكْلِيفِ الْأَوَّلِ)

۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَوْ عَلِمَ النَّاسُ كَيْفَ أُنْشِئَ الْخَلْقُ مَا اخْتَلَفَ اثْنَانِ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ قَالَ: كُنْ مَا: عَذْبًا أَمْ عَلَقًا مِنْكَ جَنَّتِي وَ أَهْلٌ طَاعَتِي وَ كُنْ وَلَحًا أَمْ جَبًا أَخْلَقُ مِنْكَ نَارِي وَ أَهْلٌ مَعْصِيَتِي ثُمَّ أَمَرَهُمَا فَاغْتَرَجَا، فَمِنْ ذَلِكَ صَارَ يَلِدُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ ثُمَّ أَخَذَ طِينًا مِنْ أَدِيمِ الْأَرْضِ فَمَرَكَهُ عَرَكًا شَدِيدًا فَأَذَاهُمْ كَالنَّارِ يَدْبُونُ، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ: إِلَى الْجَنَّةِ بِسَلَامٍ، وَقَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ: إِلَى النَّارِ وَلَا بَالِي، ثُمَّ أَمَرَ نَارًا فَاسْعَرَتْ، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ: ادْخُلُوا، فَهَابُوا، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ: ادْخُلُوا فَدَخَلُوا، فَقَالَ: كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا فَكَانَتْ بَرْدًا وَسَلَامًا فَقَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ: يَا رَبِّ اقْلُبْنَا فَقَالَ: قَدْ أَقْلَبْتُكُمْ فَادْخُلُوا، فَهَابُوا فَهَابُوا، فَتَمَّتْ بَنَاتُ الطَّاعَةِ وَالْمَعْصِيَةِ فَلَا يَسْتَطِيعُ خَوْلًا أَنْ يَكُونُوا مِنْ خَوْلَاءِ، وَلَا هَوْلًا أَنْ يَكُونُوا مِنْ هَوْلَاءِ.

اس امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر لوگ یہ جان لیں کہ دنیا کی ابتدا کیونکر ہوئی تو دو آدمیوں کے درمیان

سبھی اختلاف نہ ہو۔ خدا نے ان لوگوں کو خلق کرنے سے پہلے فرمایا۔ میٹھا پانی ہو جائیں تجھ سے اپنی جنت کو پیدا کروں گا اور اپنے فرمانبردار بندوں کو پھر فرمایا۔ نمکین پانی ہو جائیں تجھ سے اہل نار اور اہل معصیت کو پیدا کروں گا پھر ان کو مل جانے کا حکم دیا جتنا پھر میٹھا پانی اور کھار پانی مل گیا۔ یہی وجہ ہے کہ مومن سے کافر اور کافر سے مومن پیدا ہوتا ہے پھر زمین کے اوپر سے مٹی لے اور اسے سخت جھٹکا دیا کہ وہ ذرہ ذرہ ہو گئی۔ کچھ ذرے داہنی طرف گئے اور کچھ بائیں طرف گئے۔ داہنی طرف والوں سے کہا کہ تم سلامتی سے جنت کی طرف جاؤ اور اصحاب شمال سے کہا کہ تم دوزخ کی طرف جاؤ، پھر نار کو حکم دیا وہ بھڑک اٹھی۔ اصحاب شمال سے کہا اس میں داخل ہو، وہ خوف زدہ ہو گئے اور انکار کر دیا۔ اصحاب یمن سے کہا تم داخل ہو جاؤ وہ داخل ہو گئے۔ خدا نے نار سے فرمایا تو سلامتی ٹھنڈی ہو جا وہ ٹھنڈی پڑ گئی۔ اصحاب شمال نے کہا۔ اے ہمارے رب ہمارے معاملے سے درگزر فرما، فرمایا درگزر کی۔ اچھا اب داخل ہو جاؤ۔ وہ بڑھے اور پھر انکار کر دیا۔ پس اسی روز اطاعت اور معصیت ثابت ہو گئی۔ پس نہ اصحاب یمن۔ اصحاب شمال میں سے ہیں اور نہ اصحاب شمال اصحاب یمن سے۔

اس حدیث سے چند باتوں پر روشنی پڑتی ہے (۱) قدامت مادہ کا ابطال کیوں کہ جب ہر شے تو ضیح ۱۔ کی اصل زندگی پانی سے ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے وَجَعَلْنَا مِنْ شَجَرَةٍ تُوفٍ رِہِمَ لَہِمْ شَرِبَہِ کُوبَانِی سَہِ زَندہ کیا پس جب اشیاء کی اصل ہی حادث ہے تو اس سے بننے والا مادہ کیوں نہ حادث ہوگا (۲) عباد اختیار کی خلقت آب شیریں و خوش گوار سے ہوئی ہے یعنی جس طرح آب شیریں سے مخلوقات کو بے شمار فائدے پہنچتے ہیں اسی طرح نیکوں سے نائدہ پہنچتا ہے (۳) عالم ذر ہی میں پتہ چل گیا کہ کس میں فرمانبردار کی اہلیت ہے اور کس میں نہیں۔ جب روز اول ہی میں امتحان لے لیا گیا تو جو طینت دی گئی ہے وہ اسی کے لحاظ سے ہوئی۔

۲۔ عَلِیُّ بْنُ اِبْرَہِمَ ، عَنْ اَبِیْہِ ، عَنْ اِبْنِ اَبِیْ عُمَیْرَ ، عَنِ ابْنِ اَدِیْنَةَ ، عَنْ زُرَّادَہِ اَنَّ رَجُلًا سَالَ اَبَا جَعْفَرٍ علیہ السلام عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ جَلَّ وَ عَزَّ : وَ اِذَا اَخَذْتُكَ مِنْ بَنِي اٰدَمَ مِنْ ظُہُورِہِمُ ذَرِّیَّتَہُمْ وَ اَشْہَدُہُمْ عَلٰی اَنْفُسِہِمُ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی ، اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ ، فَقَالَ وَ اَبُوہُ یَسْمَعُ : حَدَّثَنِیْ اَبِیْ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَ جَلَّ قَبَضَ قُبْضَةً مِنْ تُرَابِ التُّرْبَةِ الَّتِیْ خَلَقَ مِنْہَا اٰدَمَ علیہ السلام فَصَبَّ عَلَیْہَا الْمَاءَ الْعَنْبَ الْفَرَاتِ ثُمَّ تَرَكَهَا اَرْبَعًا مِائَتًا صَبَّ عَلَیْہَا الْمَاءَ الْمَالِیْحَ الْاَجَاجَ فَرَكَّہَا اَرْبَعًا مِائَتًا فَلَمَّا اَخْتَمَرَتِ الطَّبَقَةُ اَخَذَهَا فَرَكَّہَا عَزَّ کَا شَدِیْدًا فَخَرَجُوا کَالنَّارِ مِنْ یَمَیْنِہِ وَ شِمَالِہِ وَ اَمَرُہُمْ جَمِیْعًا اَنْ یَقْعُوْا فِی النَّارِ ، فَدَخَلَ اَصْحَابُ الْیَمَیْنِ ، فَصَارَتْ عَلَیْہِمُ بَرْدًا وَ سَلَامًا وَ اَبِیْ اَصْحَابُ الشِّمَالِ اَنْ یَدْخُلُوْہَا۔

۲۔ زرارہ سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک شخص نے آیہ، جب تیرے رب نے اولاد آدم کے

اصلاب سے ان کی اولاد کو باہر نکالا اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ بنا کر کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انھوں نے کہا ہاں مطلب پوچھا۔ امام نے فرمایا۔ میرے پدر بزرگوار حضرت علی بن الحسین بھی سن رہے تھے۔ انھوں نے مجھ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک مٹھی خاک اس زمین سے لی جس سے آدم کو پیدا کیا تھا اس پر آبِ شہرین اور خوش گوار چھڑکا اور چالیس روز اسی حالت میں رہنے دیا۔ پھر اس پر کھاری اور کڑوا پانی چھڑکا اور چالیس روز اسی حالت میں رہنے دیا۔ جب مٹی خیس ہو گئی تو اسے خوب ملا کہ اس کا ایک ایک جز علیحدہ ہو گیا تو روحیں اس میں سے چبوتھیوں کی طرح نکلیں کچھ دائیں طرف گئیں اور کچھ بائیں طرف۔ خدا نے سب کو مکم دیا کہ داخل نار ہو دہنی طرف والی اس میں داخل ہو گئیں آگ سلامتی سے ان پر ٹھنڈی پڑ گئی اور بائیں طرف والوں نے انکار کر دیا۔

توضیح ۱۔ اصلاح کی طرف لے جاتے ہیں جیسے عقل نفس ملکوتی اور کھاری پانی سے مراد ہوں وہ دوائی ہیں جو شہوات کو ابھارتے ہیں اور دونوں کو ملانے سے اظہار ہے ان کے اثرات کا۔ اور حدیثِ اول میں اخلق بنک سے یہ مراد ہے کہ میں تیری وجہ سے اپنی جنت اور اپنے فرمانبردار بندوں کو پیدا کروں گا ورنہ اگر انسان میں جہتِ خیر نہ ہو تو جنت کے پیدا کرنے سے فائدہ کیا اور نہ کوئی اس کا مستحق ہو گا اور نہ کوئی اللہ کا فرمانبردار بندہ بن سکتا ہے ایسے دوائی سرزد نہ ہوتے تو کوئی خدا کی نافرمانی نہ کرتا اور نہ گنہگاروں کو عذاب دینے کے لئے دوزخ کو بنانے کی ضرورت پیش آتی۔

۳۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي تَعْمِرٍ ، عَنْ أَبِيَانَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ أَرْسَلَ الْمَاءَ عَلَى الطِّينِ ، ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً فَمَرَسَهَا ثُمَّ قَرَّقَهَا فِرْقَتَيْنِ بِيَدَيْهِ ثُمَّ ذَرَأَهُمْ فَأَذَاهُمْ يَدَيَّوْنَ ثُمَّ رَفَعَ لَهُمْ نَارًا فَأَمَرَ أَهْلَ الشِّمَالِ أَنْ يَدْخُلُوهَا فَذَهَبُوا إِلَيْهَا فَهَا هُمْ يَدْخُلُوهَا ثُمَّ أَمَرَ أَهْلَ الْبَيْمِ أَنْ يَدْخُلُوهَا فَذَهَبُوا فَذَخُلُوهَا فَأَمَرَ اللَّهُ جَلَّ وَعَزَّ النَّارَ فَكَانَتْ عَلَيْهِمْ بَرْدًا وَسَلَامًا ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ أَهْلُ الشِّمَالِ قَالُوا : رَبَّنَا أَقْلُنَا ، فَأَقَالَهُمْ ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ : اذْخُلُوهَا فَذَهَبُوا فَقَامُوا عَلَيْهَا وَلَمْ يَدْخُلُوهَا ، فَأَعَادَهُمْ طِينًا وَخَلَقَ مِنْهَا آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ . وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قُلْنَ يَسْتَطِيعُ هَؤُلَاءِ أَنْ يَكُونُوا مِنْ هَؤُلَاءِ وَلَا هَؤُلَاءِ أَنْ يَكُونُوا مِنْ هَؤُلَاءِ قَالَ : فَيَرَوْنَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَوْلِيَاءَهُ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ تِلْكَ النَّارَ قَدْ لَكَ قَوْلُهُ جَلَّ وَعَزَّ : وَقُلْ إِنْ كَانَ لِلرُّحَمَنِ وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَالِدِينَ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے جب آدم کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو مٹی پر پانی برسایا پھر

اس میں ہے مٹی کے اس کو ملا پھر اس کے دو حصے کئے۔ پھر ذرے جیونٹیوں کی شکل میں ہو گئے اور چلنے لگے پھر ان کے لئے آگ کو بلند کیا اور اہل شمال کو حکم دیا کہ اس میں داخل ہو جائیں وہ اس کے پاس ٹپک گئے اور پھر انکار کر دیا۔ پھر خدا نے اہل یمن کو حکم دیا کہ وہ داخل ہوں وہ وہاں گئے اور کوہ پڑے خدا نے آگ کو حکم دیا کہ سلامتی کے ساتھ سرد ہو جا۔ جب اہل شمال نے یہ دیکھا تو کہنے لگے ہمارے خطا سے درگزر کر، خدا نے معاف کر دیا۔ وہ گئے اور کنارہ پر کھڑے ہو گئے اس کے اندر گئے نہیں، خدا نے پھر انھیں مٹی کی طرف پلٹا دیا اور آدم کو اس سے پیدا کیا۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے، نہ یہ اس گروہ میں شامل ہونے کے قابل ہیں اور نہ وہ ان میں اور فرمایا۔ لوگ روایت کرتے ہیں کہ آگ میں سب سے پہلے داخل ہونے والے رسول خدا تھے اسی لئے خدا نے فرمایا ہے۔ اے رسول کہہ دو اگر خدا کے کوئی بیٹا ہوتا تو میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرنے والا ہوتا۔

ایک سو اکیسواں باب

(بَابُ آخِرُ مِنْهُ) ۱۳۱

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ دَاوُدَ الْعَجَلِيِّ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَيْثُ خَلَقَ الْخَلْقَ خَلَقَ مَاءَ عَذَابٍ وَ مَاءَ مَالِحًا أُجَاخًا ، فَاَمْتَرَجَ الْمَاءَانِ ، فَاخْتَلَبَا مِنْ أَدِيمِ الْأَرْضِ فَمَرَّ كَعْرٌ كَأَشَدِّدًا ، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ وَهُمْ كَالَّذِي يَدْبُتُونَ : إِلَى الْجَنَّةِ بِسَلَامٍ وَقَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ : إِلَى النَّارِ وَلَا بَالِي . ثُمَّ قَالَ : وَالسَّيِّئُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ ، ثُمَّ أَخَذَ الْمِيزَانَ عَلَى النَّبِيِّينَ ، فَقَالَ : أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ وَأَنْ هَذَا مُحَمَّدٌ رَسُولِي ، وَأَنْ هَذَا عَلِيُّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ؛ قَالُوا : بَلَى قَبِّلْتَهُ لَهْمُ النَّبُوَّةِ وَأَخَذَ الْمِيزَانَ عَلَى أُولِي الْعِزِّمِ أَتَيْتُ بِرَبِّكُمْ وَ مُحَمَّدٌ رَسُولِي وَعَلِيُّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَأَوْصِيَاؤُهُ مِنْ بَعْدِي وَلَا أَمْرِي وَخَيْرَانُ عَلَمِي وَأَنْ الْمَهْدِيَّ أَتَيْتُ بِهِ لِدِينِي وَأَطْرَهُ بِدَوْلَتِي وَأَنْتَقِمُ بِهِ مِنْ أَعْدَائِي وَأَعْبُدُهُ طَوْعًا وَكَرْهًا قَالُوا : أَقَرَرْنَا بِأَدَمَ وَشَهِدْنَا ، وَلَمْ يَجْعَدْ أَدَمَ وَلَمْ يَقْرَ فَنَبَّيْتُ الْعَرِيْمَةَ لِلْهَوَاءِ الْخَمْسَةِ فِي الْمَهْدِيِّ وَلَمْ يَكُنْ لِأَدَمَ عَزَمٌ عَلَى الْإِفْرَادِ بِهِ وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلِ نَسِيٍّ وَلَمْ نَجْعَلْهُ عَزَمًا» قَالَ : إِنَّمَا هُوَ فَتَرَكَ ثُمَّ أَمَرَ نَارًا فَأَحِجَّتْ فَقَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ : ادْخُلُوا هَاهُنَا بُوْهَا ، وَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ : ادْخُلُوا هَاهُنَا

فَدَخَلُوهَا فَكَانَتْ عَلَيْهِمْ بَرْدًا وَسَالِمًا ، فَقَالَ أَصْحَابُ الْيَمَانِ : يَارَبِّ اؤْتِنَا ، فَقَالَ : قَدْ أَقْلَسْتُكُمْ
اَذْهَبُوا فَادْخُلُوهَا ، قَهَا بُوَهَا ، فَنِمَّ ثَبَتَتِ الطَّاعَةُ وَالْأُولَايَةُ وَالْمَعْصِيَةُ .

ا۔ حمران سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب خدا نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو پہلے میٹھا پانی
پیدا کیا۔ پھر کھاری اور کڑوا۔ پھر دونوں کو ملا دیا۔ اس کے بعد جو مٹی سطح ارض پر بنی اس کو یہ قدرت نے خوب ملا لیا اس کے
ذروں سے چوئیاں سی بن کر داہنی طرف چلیں۔ خدا نے ان سے کہا۔ تم جنت کی طرف جاؤ سلامتی کے ساتھ اور بائیں طرف جانے
والوں سے کہا تم دوزخ کی طرف جاؤ مجھے تمہاری پروا نہیں۔ پھر سب روحوں سے کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں۔ انھوں نے
کہا ہاں یہ اقرار اس لئے ہے کہ روز قیامت یہ نہ کہو کہ ہمیں خبر نہ تھی۔ پھر انبیاء سے یشاق لیا گیا۔ میں تمہارا رب نہیں اور یہ
محمد تمہارا رسول ہے اور یہ علی امیر المومنین ہے۔ سب نے کہا ہاں، پس نبوت ثابت ہوئی اور انبیاء اول العزم (نوح،
ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور محمد) سے عہد لیا۔ اپنی ربوبیت اور محمد کی رسالت کا اور علی کی امامت کا اور ان کے بعد ہونے
والے اوصیاء کا جو و الیاء امر الہی اور خاندان علم ایزدی ہیں اور ہدی کی امامت کا اقرار لیا اور کہا یہ میرے دین کا
ناصر ہے میں اپنی حکومت کو اس سے مضبوط کروں گا اور اس کے ذریعے اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا اور اس کی وجہ
سے میری عبادت کی جائے گی چاہے بخوشی ہو یا بہ اکراہ، سب نے کہا پروردگار ہم نے اقرار کیا اور گواہی دی۔ اور آدمؑ نے
نہ تو اقرار کیا اور نہ انکار ہی۔ پس پانچ انبیاء کے لئے تو عہدیت ثابت ہوئی۔ ہدی علیہ السلام کے بارے میں اور آدمؑ
کا اقرار ثابت نہ ہوا۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے ہم نے آدمؑ سے عہد لیا۔ پس اس نے ترک کیا اور ہم نے اس میں عزم کو نہ پایا۔
امامؑ نے فرمایا۔ اس آیت میں نہی کے معنی ترک (چھوڑ دیا) کے ہیں پھر خدا نے آگ کو حکم دیا کہ وہ شعلہ فشاں ہو
جب شعلے بجھ کر کے تو اصحاب یمین سے کہا اس میں داخل ہو جاؤ وہ داخل ہو گئے تو آگ سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی پڑ
گئی۔ یہ دیکھ کر اصحاب شمال نے کہا۔ پروردگار ہماری خطا سے درگزر، درگزر کی، اچھا اب داخل ہو جاؤ انھوں نے
انکار کر دیا۔ پس یہاں سے ہی اطاعت، ولایت اور معصیت کا ثبوت ملتا ہے۔

میٹھے اور کڑوے پانی سے مراد مزاج انسانی کی خصوصیت ہے کبھی وہ خوش ہوتا ہے کبھی
تو خف :- ناخوش، کبھی لوگوں سے اچھا برتاؤ کرتا ہے کبھی نہیں یا آب شہر سے مراد اس کی ایمانی
قوت ہے اور آب نمکین اور تلخ سے مراد اس کا کفر و شرک ہے۔

ذرات سے جو چیزیں کی طرح چلنے والے تھے انسان کے وہی اجزاء اے اصل یہ مراد تھے جن کا ذکر
ہم پہلے کر چکے ہیں یہی باعث تکلیف اور مرکز ایمان و عرفان ہیں یہی وہ جن کو نقطۂ انسانی کے اندر
چھپا دیا جاتا ہے یہی انسان کے جسم کے ہر حصہ کو اجزاء بشری کی صورت میں بانی رکھنے کے ذمہ دار ہیں
جب یہ جسم انسان سے خارج ہو جاتے ہیں تو موت واقع ہو جاتی ہے۔

یہ اجزائے اصلہ عالم ذر میں صاحب عقل و شعور تھے ورنہ اسست برویکہ کے جواب میں ہلے نہ کہتے۔ کیونکہ کسی چیز کا اقرار اسی وقت کیا جاتا ہے جب اس کی حقیقت سے واقفیت ہو۔ یقیناً وہ اسی عالم میں اس کی ربوبیت کی شان دیکھ چکے۔ ان اجزائے اصلہ کی تربیت خدا نے کس طرح کی۔ یہ عقل بشری سے دور کی بات ہے۔

آگ میں داخل ہونے کا حکم دینا بغرض امتحان تھا تاکہ فرمانبردار اور نافرمان کا علم ہو جائے۔ خدا کو تو علم تھا یہ تو صرف بندوں پر اتمامِ حجت کی غرض سے تھا تاکہ ان کی حسب حال ان کی طینت رکھی جائے۔ اصحابِ یمن اور اصحابِ شمال سے مراد فرمانبردار اور نافرمان ہیں چونکہ دستِ راست کو دستِ چپ پر فوقیت ہے اس لئے نیکوں کو اصحابِ یمن کہا گیا ہے اور بدوں کو اصحابِ شمال۔

چونکہ انبیاء اور اوصیائے انبیاء اور ذاتِ حضرت محمد مصطفیٰ اور ان کے اوصیا سے نظامِ حیاتِ بشری کی وابستگی تھی اور ان کے سہارے دین الہی قیامت تک چلنے والا تھا لہذا ان کی نبوت اور آئمہ کی امامت کا افسرار لینا ضروری تھا خصوصاً امامِ ہدی علیہ السلام کے متعلق جن پر ہم شبہ قدم میں تاقیامت ملائکہ اور روح نازل ہوتے رہیں اور ہر امر نظام کائنات کے متعلق ان کے پاس آئے گا چونکہ عہدہ جلیلہ دین الہی کے شرکاسب سے بڑا سبب ہے لہذا اقرارِ امامت امامِ ہدی علیہ السلام ضروری ہوا۔

۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَعْبُودٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ حَبِيبِ السَّجِسْتَانِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا أَخْرَجَ ذُرِّيَّةَ آدَمَ عليه السلام مِنْ ظَهْرِهِ لِيَأْخُذَ عَلَيْهِمُ الْمِيشَاقَ يَأْتِي بِبُيُوتَةٍ لَهَا بَابُ الْبُيُوتِ وَلِكُلِّ نَبِيٍّ فُتْلُكٌ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ لَهُ عَلَيْهِمُ الْمِيشَاقَ يُسَبِّحُ بِسُؤْتِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ثُمَّ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَآدَمَ : انْظُرْ مَاذَا تَرَى ؟ قَالَ : فَنَظَرَ آدَمُ عليه السلام إِلَى ذُرِّيَّتِهِ وَهُمْ ذَرٌّ قَدَمَ لَأَدَا السَّمَاءِ . قَالَ آدَمُ عليه السلام : يَا رَبِّ مَا أَكْثَرَ ذُرِّيَّتِي وَلَا مَرْمَا خَلَقْتَهُمْ ، فَمَا تَرِيدُ مِنْهُمْ يَا خَدَايَا الْمِيشَاقَ عَلَيْهِمْ ؟ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : يَعْبُدُونَنِي وَلَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَيُؤْمِنُونَ بِرُسُلِي وَيَسْمَعُونَ نَهْيِي . قَالَ آدَمُ عليه السلام : يَا رَبِّ فَمَا لِي أَرَى بَعْضَ الذَّرِّ أَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُهُمْ لَهُ نُورٌ كَثِيرٌ وَبَعْضُهُمْ لَهُ نُورٌ قَلِيلٌ وَبَعْضُهُمْ لَيْسَ لَهُ نُورٌ ؟ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : كَذَلِكَ خَلَقْتُهُمْ لَا بَلْوَهُمْ فِي كُلِّ حَالَتِهِمْ . قَالَ آدَمُ عليه السلام : يَا رَبِّ فَنَادَنِي لِي فِي الْكَلَامِ فَأَتَيْتُكُمْ ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : تَكَلَّمْ فَإِنَّ رُوحَكَ مِنْ رُوحِي وَطَبِيعَتُكَ مِنْ خِلَافِي كَيْتَوْنِي . قَالَ آدَمُ عليه السلام : يَا رَبِّ فَلَوْ كُنْتُ

خَلَقْنَهُمْ عَلَى مِثَالٍ وَاحِدٍ وَقَدِيرٍ وَاحِدٍ وَطَبِيعَةٍ وَاحِدَةٍ وَجِلَّةٍ وَاحِدَةٍ وَالْوَلَانِ وَاحِدَةٍ وَأَعْمَارٍ وَاحِدَةٍ
وَأَرْزَاقٍ سَوَاءٍ لَمْ يَتَّبِعْ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمْ تَخَاذُلٌ وَلَا تَبَاغُضٌ وَلَا اخْتِلَافٌ فِي شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ،
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا آدَمُ بِرُوحِي نَظَفْتُ وَيَضَعُفِ طَبِيعَتِكَ تَكَلَّفْتُ مَا لَا عِلْمَ لَكَ بِهِ وَأَنَا الْخَالِقُ الْعَالِمُ،
يَعْلَمِي خَالَفْتُ بَيْنَ خَلْقِهِمْ وَبِمَشِئَتِي يَمْضِي فِيهِمْ أَمْرِي وَإِلَى تَدْبِيرِي وَتَقْدِيرِي صَائِرُونَ، لَا تَبْدِيلَ
لِخَلْقِي، إِنَّمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ لِيَعْبُدُونَّ وَخَلَقْتُ الْجَنَّةَ لِمَنْ أَطَاعَنِي وَعَبَدَنِي مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ
رُسُلِي وَلَا أُبَالِي وَخَلَقْتُ النَّارَ لِمَنْ كَسَرَنِي وَعَصَانِي وَلَمْ يَتَّبِعْ رُسُلِي وَلَا أُبَالِي، وَخَلَقْتُكَ وَخَلَقْتُ
فَرَسَكَ مِنْ غَيْرِ فَاقَةٍ بِي إِلَيْكَ وَالنِّبَمِ وَإِنَّمَا خَلَقْتُكَ وَخَلَقْتَهُمْ لِأَبْلُوكَ وَأَبْلُوكُهُمْ أَيْسَرُ عَمَلًا فِي
دَارِ الدُّنْيَا فِي حَيَاتِكُمْ وَفَبَلِّ مَا يَكُمُ فَلَذَلِكَ خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَالْحَيَاةَ وَالْمَوْتَ وَالطَّاعَةَ
وَالْمَعْصِيَةَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَكَذَلِكَ أَرَدْتُ فِي تَقْدِيرِي وَتَدْبِيرِي، وَ يَعْلَمِي الثَّائِدُ فِيهِمْ خَالَفْتُ
بَيْنَ صُورِهِمْ وَأَجْسَامِهِمْ وَالْوَلَانِ وَأَعْمَارِهِمْ وَأَرْزَاقِهِمْ وَطَاعَتِهِمْ وَمَعْصِيَتِهِمْ، فَجَعَلْتُ مِنْهُمْ الْقِيَمِي
وَالسَّعِيدَ الْبَصِيرَ وَالْأَعْمَى وَالْقَصِيرَ وَالطَّوِيلَ وَالْجَمِيلَ وَالنَّمِيمَ وَالْعَالِمَ وَالْجَاهِلَ وَالْقَنِيَّ وَالْفَقِيرَ
وَالْمُطْبِعَ وَالْمَاسِيَّ وَالصَّحِيحَ وَالسَّقِيمَ وَمَنْ بِهِ الزُّمَانَةُ وَمَنْ لَا غَاهَةَ بِهِ، فَيَنْظُرُ الصَّحِيحُ إِلَى الَّذِي
يُذِلُّهُ الْغَاهَةُ فَيَحِيدُنِي عَلَى غَايَتِهِ، وَيَنْظُرُ الَّذِي يَدُلُّهُ الْغَاهَةُ إِلَى الصَّحِيحِ فَيَدْعُونِي وَيَسْأَلُنِي أَنَا أُغَايِبُهُ
وَيَضِرُّ عَلَى بِلَاقِي قَائِمُهُ جَزْبَلُ عَطَائِي، وَيَنْظُرُ الْفَنِي إِلَى الْفَقِيرِ فَيَحِيدُنِي وَيَشْكُرُنِي، وَيَنْظُرُ
الْفَقِيرُ إِلَى الْفَنِي فَيَدْعُونِي وَيَسْأَلُنِي، وَيَنْظُرُ الْمُؤْمِنُ إِلَى الْكَافِرِ فَيَحِيدُنِي عَلَى مَا هَدَيْتُهُ فَلِذَلِكَ
خَلَقْتُهُمْ لِأَبْلُوكِهِمْ فِي الشَّرِّ وَالصِّرَافِ وَفِيمَا أُعَافِيهِمْ وَفِيمَا أُبْطِلُهُمْ وَفِيمَا أُعْطِيهِمْ وَفِيمَا أُنْصِفُهُمْ
وَأَنَا اللَّهُ الْمَلِكُ الْغَايُورُ، وَلِي أَنْ أَمْنِي جَنِّجَ مَا قَدَرْتُ عَلَى مَا دَبَّرْتُ وَلِي أَنْ أَعْتَرِ مِنْ ذَلِكَ مَا شِئْتُ
إِلَى مَا شِئْتُ وَأَقْدِمُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَخَّرْتُ وَأُخِّرُ مِنْ ذَلِكَ مَا قَدَرْتُ وَأَنَا اللَّهُ الْفَعَّالُ لِمَا أُرِيدُ لَا أُسْأَلُ
عَمَّا أَفْعَلُ وَأَنَا أَسْأَلُ خَلْقِي عَمَّا فَعَلُوا.

۲۔ راوی کہتا ہے مجھ سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ خدائے عزوجل فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب
اولادِ آدمؑ پرشتِ آدم سے نکالا تا کہ ان سے اپنی ربوبیت اور ہر نبی کی نبوت کا عہد لے۔ تو سب سے پہلے جس کی نبوت کا
میشاق لیا گیا وہ نبوت حضرت محمد مصطفیٰؐ تھی۔ خدائے آدم سے کہا۔ بتاؤ تم کیا دیکھتے ہو۔ آدم نے اپنی اولاد کی طرف
نگاہ کی۔ وہ سب چوہنی کی مثل تھیں جن سے پورا آسمان بھرا ہوا تھا۔ آدم نے کہا پالنے والے میری اولاد کس قدر زیادہ
ہے تو نے ان کو کس لئے پیدا کیا ہے کیا ان سے عہد لینے کا ارادہ ہے۔ فرمایا اس لئے پیدا کیا ہے کہ یہ میری عبادت کریں اور

میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور میرے رسولوں پر ایمان لائیں اور ان کا اتباع کریں۔

آدم نے کہا پالنے والے میں بعض مورچوں (چیونٹیاں) کو بعض سے بڑا پاتا ہوں۔ بعض میں نور زیادہ ہے بعض میں کم، بعض میں بالکل نور نہیں، خدا نے فرمایا۔ میں نے ایسا ہی کیلئے تاکہ میں ہر حالات میں ان کو آزمائوں، آدم نے کہا پالنے والے، کلام کی مجھے اجازت دے۔ فرمایا۔ بولو تیری روح میری روح ہے لیکن تیری طبیعت میں میری ذات سے مخالفت کا مادہ موجود ہے۔ آدم نے کہا اگر تو ان کو ایک ہی مثال اور ایک ہی اندازہ ایک ہی طبیعت ایک ہی فطرت، ایک ہی رنگ اور ایک ہی عمر کا پیدا کرتا اور ان کا رزق بھی برابر ہوتا تو یہ ایک دوسرے سے بغاوت نہ کرتے اور ان کے درمیان حسد نہ ہوتا۔ اور بغض نہ پایا جاتا اور کسی شے میں اختلاف نہ ہوتا۔ خدا نے کہا۔ اے آدم میں نے تجھ کو اپنی روح سے گویا کیا اور تیری ضعف طبیعت کا لحاظ کر کے تجھے مکلف بنایا۔ جس کا تجھے علم نہیں اور میں خالق عالم ہوں اور میں نے اپنے علم کے مطابق اپنی مخلوق میں اختلاف رکھا ہے اور میری مشیت کے مطابق میرا حکم ان میں جاری ہوتا ہے اور میری تدبیر اور اندازہ سے ان کے کام ہوں گے میری خلق میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی میں نے جن اور انیس کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور جنت کو ان لوگوں کے لئے خلق فرمایا ہے جو اطاعت و عبادت کریں گے اور میرے رسولوں کا اتباع کریں گے اور مجھے ان کی عبادت و اطاعت کی پروا نہیں اور ان کے اپنے نافرمانوں کے لئے پیدا کیا اور ان کے لئے جہنم نے میرے رسولوں کی پیروی نہ کی، مجھے اس کی پروا نہیں۔ میں نے تجھے اور تیری اولاد کو پیدا کیا۔ درآنحالیہ میری کوئی احتیاج ان کی طرت نہ تھی اور نہ تیری طرت۔ میں نے تجھ کو اور ان کو اس لئے پیدا کیا ہے تاکہ میں تجھے اور ان کو آزمائوں کہ ازروئے عمل اس دار دنیا کی زندگی میں اپنی موت سے پہلے کون اچھا ہے اسٹی میں نے دنیا و آخرت، زندگی اور موت، طاعت و معصیت اور جنت و نار کو پیدا کیا اور اسی طرح ارادہ کیا اپنی تدبیر و تقدیر کا۔ پس میرا علم ان میں جاری ہے۔ میں نے الگ الگ پیدا کیا ان کی صورتیں، ان کے اجسام، ان کے رنگ، ان کی عمریں، ان کے رزق، ان کی اطاعت، ان کی معصیت میں نے ان کو شقی اور سعید، بصیر اور اندھا، کوتاہ اور طویل، خوبصورت اور بدصورت، عالم و جاہل، غنی اور فقیر، فرمانبردار اور نافرمان، شہرست اور بیمار، عیب دار اور بے عیب پیدا کیا۔ اس لئے کہ شہرست بیمار کو دیکھ کر میری حمد کرے۔ اپنی تندرستی پر اور تندرستی کو دیکھ کر مجھ سے صحت کا سوال کرے اور میری آزمائش پر صبر کرے اگر آپ کرے گا تو اسے ثواب دوں گا اپنی بخشش سے مالا مال کر دوں گا اور غنی فقیر کی طرت نظر کرے پس میری حمد کرے اس پر کہ میں نے اس کو ہدایت کی، اس لئے میں نے ان کو پیدا کیا ہے تاکہ ان کو رنج اور عیش میں آزمائوں اور اس طرح کہ میں ان کو صحت دوں اور بیماریاں اور ان کو عطا کروں اور منہ کر دوں۔ میں بادشاہ قادر اللہ ہوں۔ جو چاہوں کر دوں جہاں چاہوں کر دوں مقدم کو موخر کر دوں اور موخر کو مقدم، جو کر دوں کسی کو اس کے متعلق سوال کا حق نہیں ہاں میں ان سے پوچھوں گا ان کے اعمال کے بارے میں۔

۳ - عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عَقَبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْجُمُعِيِّ وَعَقَبَةَ جَمْعِيًّا، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْخَلْقَ

فَخَلَقَ مِنْ أَحَبِّ مَا أَحَبَّ وَكَانَ مَا أَحَبَّ أَنْ خَلَقَهُ مِنْ طِينَةِ الْجَنَّةِ وَخَلَقَ مِنْ أَبْقَصِ مَا أَبْقَصَ وَكَانَ مَا أَبْقَصَ أَنْ خَلَقَهُ مِنْ طِينَةِ الشَّارِ، ثُمَّ بَعَثَهُمْ فِي الظَّلَالِ فَقُلْتُ: وَأَيُّ شَيْءٍ الظَّلَالُ؟ فَقَالَ: أَلَمْ تَرَ إِلَى ظِلِّكَ فِي الشَّمْسِ شَيْئًا وَلَيْسَ بِشَيْءٍ؟ ثُمَّ بَعَثَ مِنْهُمْ النَّبِيَّ فَقَدَّوْهُمْ إِلَى الْإِقْرَارِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلَقَدْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لِيَقُولُوا اللَّهُ، ثُمَّ دَعَوْهُمْ إِلَى الْإِقْرَارِ بِالنَّبِيِّ فَقَارَ بَعْضُهُمْ وَأَنْكَرَ بَعْضُهُ، ثُمَّ دَعَوْهُمْ إِلَى وَلَايَتِنَا فَأَقَرَّ بِهَا وَاللَّهُ مِنْ أَحَبِّ وَأَنْكَرَهَا مَنْ أَبْقَصَ وَهُوَ قَوْلُهُ: «مَا كُنَّا نُولِيكَ الْيَوْمَ وَمَا كُنَّا نُولِيكَ الْيَوْمَ» ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: كَانَ التَّكْذِيبُ ثُمَّ

۳۔ فرمایا۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا اور جن کو دوست رکھتا تھا ان کو اپنی پسندیدہ چیز سے پیدا کیا۔ یعنی طینت جنت سے اور جن کو دشمن رکھتا تھا ان کو اس چیز سے پیدا کیا جو اس کے نزدیک بری تھی یعنی طینت نار سے، پھر بھی جان کو سایہ میں، میں نے کہا یہ کیا چیز ہے فرمایا کیا تم نے دھوپ میں اپنا سایہ نہیں دیکھا کہ کچھ ہے بھی اور کچھ نہیں بھی، یعنی وہ روح بلا بدن کے تھی۔ پھر ان میں نبیوں کو مبعوث کیا۔ انھوں نے ان کو اقرار بالہد کی طرت لوگوں کو دعوت دی، بعض نے اقرار کر لیا اور بعض نے انکار کیا پھر ان کو بلایا ہماری ولایت کی طرت، بعض نے جو محبت والے تھے اقرار کر لیا اور جو دشمن تھے انھوں نے انکار کر دیا اور خدا فرماتا ہے جنھوں نے پہلے تکذیب کی ہے چاہے کہ اب ایمان لائیں امام نے فرمایا تکذیب وہی ہوتی تھی۔

ایک سو تیسواں باب

سب سے اول اقرار ربوبیت کرنے والے رسول خدا تھے

((باب ۱۳۲))

(أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَوَّلَ مَنْ أَجَابَ وَأَقَرَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالرُّبُوبِيَّةِ)

۱۔ محمد بن یحییٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ بَعْضَ قُرَيْشٍ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: يَا أَيُّ شَيْءٍ سَبَقَتْ أَلَا نَبِيًّا عَوَّانَتْ بَعِثْتَ آخِرَهُمْ وَخَاتِمَهُمْ؟ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِرَبِّي وَأَوَّلَ مَنْ أَجَابَ حَيْثُ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ، فَكُنْتُ أَنَا أَوَّلَ نَبِيٍّ قَالَ بَلَى، فَسَبَقْتُهُمْ بِالْإِقْرَارِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قریش کے کچھ لوگوں نے حضرت رسول خدا سے کہا۔ کس وجہ سے آپ نے

انبیاء پر سبقت حاصل کی۔ حالانکہ آپ سب سے آخری نبی ہیں فرمایا میں سب سے پہلے اپنے رب پر ایمان لایا اور جب خدا نے نبیوں سے میثاق لیا اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ بنایا اور کہا کیا تمہارا رب نہیں پس سب سے پہلے بلے کہنے والا میں تھا۔ میں نے ان سب انبیاء پر اصرار باللہ میں سبقت کی۔

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي لَا رَأَى بِبَعْضِ أَصْحَابِنَا يَمْتَرُ بِالزُّرْقِ وَالْجِدَّةِ وَالطَّيْشِ فَأَغْنَمَ لِذَلِكَ غَنَاءً شَدِيداً وَأَرَى مِنْ خَالَفَنَا فَأَرَاهُ حُسْنَ السَّمْتِ. قَالَ: لَا تَقُلْ حُسْنَ السَّمْتِ فَإِنَّ السَّمْتِ مِمَّنْ الطَّرِيقُ وَلَكِنْ قُلْ حُسْنَ السَّمَاءِ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: وَسِمْيَاهُمْ فِي دُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ الشُّجُورِ. قَالَ: قُلْتُ: فَأَرَاهُ حُسْنَ السَّمَاءِ وَلَهُ وَقَارٌ فَأَغْنَمَ لِذَلِكَ، قَالَ: لَا تَغْنَمَ لِمَا رَأَيْتَ مِنْ تَرْقِي أَصْحَابِكَ وَلِمَا رَأَيْتَ مِنْ حُسْنِ سِمَاءٍ مَنْ خَالَفَكَ، إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ خَلَقَ تِلْكَ الطَّيْشَيْنِ، ثُمَّ قَرَّ قَهْمًا فَرَقَّتَيْنِ، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ: كُونُوا خَلْقًا بِإِذْنِي، فَكَانُوا خَلْقًا يَمْتَرُونَ الدُّنْيَ يَسْتَعْنِ، وَقَالَ لِأَهْلِ الشِّمَالِ: كُونُوا خَلْقًا بِإِذْنِي، فَكَانُوا خَلْقًا يَمْتَرُونَ الدُّنْيَ، يَنْدُجُ، ثُمَّ رَقَعَ لَهُمْ نَاراً فَقَالَ: ادْخُلُوهَا بِإِذْنِي، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَهَا مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ اتَّبَعَهُ وَلَوْ الْعَزِيزُ مِنَ الرُّسُلِ وَأَوْصِيَائِهِمْ وَأَتْبَاعُهُمْ، ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ: ادْخُلُوهَا بِإِذْنِي، فَقَالُوا: رَبَّنَا خَلَقْتَنَا لِتُخْرِقَنَا؟ فَقَصَّوْا، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ: اخْرُجُوا بِإِذْنِي مِنَ النَّارِ، لَمْ تَكَلِّمِ النَّارَ مِنْهُمْ كَلِمَةً، وَلَمْ تُؤْثِرْ فِيهِمْ أَثَرًا، فَلَمَّا رَأَوْهُمْ أَصْحَابُ الشِّمَالِ، قَالُوا: رَبَّنَا نَرَى أَصْحَابَنَا قَدْ سَلَمُوا فَأَقْبَلْنَا وَمَرُّنَا بِالْخَوْلِ، قَالَ: قَدْ أَقْلَنْتُكُمْ فَأَدْخُلُوهَا، فَلَمَّا دَنَوْا وَأَصَابَهُمُ الْوُحْجُ رَجَعُوا فَقَالُوا: يَا رَبَّنَا لَاصِرْنَا عَلَى الْإِخْتِرَاقِ فَقَصَّوْا، فَأَمَرَهُمْ بِالْخَوْلِ - ثَلَاثاً - كُلُّ ذَلِكَ يَعْصُونَ وَيَرْجِعُونَ وَأَمْرًا وَالثَّانِي - ثَلَاثاً - كُلُّ ذَلِكَ يَطِيعُونَ وَيَخْرُجُونَ، فَقَالَ لَهُمْ: كُونُوا طِينًا بِإِذْنِي فَخَلَقَ مِنْهُ آدَمَ، قَالَ: فَمَنْ كَانَ مِنْ هَؤُلَاءِ لَا يَكُونُ مِنْ هَؤُلَاءِ وَمَنْ كَانَ مِنْ هَؤُلَاءِ لَا يَكُونُ مِنْ هَؤُلَاءِ وَمَا رَأَيْتُ مِنْ تَرْقِي أَصْحَابِكَ وَخُلُقِهِمْ فَمِمَّا أَصَابَهُمْ مِنْ لَطِخِ أَصْحَابِ الشِّمَالِ وَمَا رَأَيْتُ مِنْ حُسْنِ سِمَاءٍ مَنْ خَالَفَكُمْ وَوَقَارِهِمْ فَمِمَّا أَصَابَهُمْ مِنْ لَطِخِ أَصْحَابِ الْيَمِينِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ پر خدا ہوں میں اپنے بعض اصحاب کو دیکھتا ہوں کہ ان کو سبکی، تشددی اور سفاہت عارض ہوتی ہے ان کے اس کردار سے مجھے رنج ہوتا ہے اور جب اپنے مخالف کو دیکھتا تو اس کو خوش راہ پاتا ہوں آپ نے فرمایا خوش راہ نہ کہو اچھی راہ تو ہمارا ہی راستہ ہے بلکہ کہو اچھی صورت، خدا فرماتا ہے

ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر کا حسن ہے۔ میں نے کہا۔ میں نے اس میں حسن سیمادیکھا اور وقتار پایا۔ پس میں یہ دیکھ کر رنجیدہ ہوا کہ میرے اصحاب میں تو ذلت اور سبکی ہے اور ہمارے دشمنوں میں سکینہ اور وقار ہے فرمایا اپنے اصحاب کی اس حالت سے رنجیدہ نہ ہو۔ جب اللہ نے آدم کو پیدا کرنا چاہا تو دوسم کی مٹی پیدا کی اور اس سے دو گروہ بنائے واسی طرف والوں سے کہا کہ تم چلتی ہوئی چیزیں کیوں کی ایک مخلوق بن جاؤ اور بائیں طرف والوں سے کہا۔ میرے حکم سے تم ایک مخلوق بن جاؤ جو چلتے پرتے اور چوں کی طرح ہو۔ وہ ہو گئے۔ پھر ان کے امتحان کے لئے آگ بھڑکائی اور فرمایا میرے حکم سے تم اس داخل ہو جاؤ پس سب سے پہلے اس میں محمد داخل ہوئے پھر آپ کے کچھے اور ابو العزم رسول اور ان کے اوصیا اور تابعین داخل ہوئے پھر اصحاب شمال سے فرمایا۔ میرے حکم سے تم بھی داخل ہو انہوں نے کہا اسے ہمارے پالنے والے کیا تو نے ہم کو جلانے کے لئے پیدا کیا ہے انہوں نے نافرمانی کی، خدا نے اصحاب یمین سے کہا۔ میرے حکم سے آگ سے باہر نکل آؤ آگ نے انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچائی اور نہ کوئی آگ سے جلنے کا اثر تھا جب اصحاب شمال نے انہیں صبح و سالم دیکھا تو کہنے لگے پروردگار، ہم اپنے ساتھیوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ صبح و سالم ہیں پس ہماری نافرمانی سے درگزر کر کے دوبارہ پھر داخلے کا حکم دے۔ فرمایا اچھا میں نے درگزر کیا۔ اب داخل ہو جاؤ۔ جب وہ آگ کے قریب گئے تو لپٹ لگی اور لوٹ پڑے اور کہنے لگے پروردگار اہم جلنے پر صبر نہیں کر سکتے۔ پس دوسری بار نافرمانی کی، خدا نے تیسری بار پھر داخلہ کا حکم دیا۔ سب نے اطاعت کی اور آگ میں سے نکل آئے تب خدا نے ان سے کہا تم مٹی بن جاؤ آدم کو اسی مٹی سے پیدا کیا۔

امام نے فرمایا جو اصحاب یمین ہیں وہ اصحاب شمال سے نہ ہوں گے اور برعکس اور تم نے اپنے اصحاب میں جو کمزوری دیکھی وہ اس وجہ سے ہے کہ اصحاب شمال سے ان کی مجالست و مخالفت رہی ہے اور اپنے مخالفوں میں جو خوشنوائی اور وقار دیکھتے ہو وہ نتیجہ ہے اصحاب یمین سے ملنے جلنے کا۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُعَذَّانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَيِّ شَيْءٍ سَبَقَتْ وَلَدُ آدَمَ؟ قَالَ : إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَقَرَّ بِرَبِّي ، إِنَّ اللَّهَ أَحْتَمِبُنَاقَ النَّبِيِّينَ وَأَشْهَدُهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى ، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ أَجَابَ .

۳- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسول اللہ سے کسی نے پوچھا آپ کو اولاد آدم پر کس وجہ سے سبقت ہوئی فرمایا جب خدا نے نبیوں سے میثاق لیا اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ بنا کر کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں، سب نے کہا ہاں، میں ان میں سب سے پہلے جواب دینے والا تھا۔

ایک سو تینتیسواں باب

عالم ذر میں کیسے جواب دیا

((باب ۱۳۳))

﴿كَيْفَ أَجَابُوا وَهُمْ ذَرٌّ؟﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي تَصْبَرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَيْفَ أَجَابُوا وَهُمْ ذَرٌّ؟ قَالَ : جَعَلَ فِيهِمْ مَا إِذَا سَأَلَهُمْ أَجَابُوهُ، يَعْنِي فِي الْمِثْقَالِ،

۱۔ ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ لوگوں نے کیسے جواب دیا۔ دراصل ایک وہ چیز تھی جس کے مانند تھے فرمایا خدا نے ان میں ایسی توت پیدا کر دی کہ جب ان سے سوال کیا گیا تو انھوں نے مِثْقَال کے متعلق جواب دیا۔

ایک سو چونتیسواں باب

فطرت خلق توحید پر ہے

((باب ۱۳۴))

﴿فِطْرَةَ الْخَلْقِ عَلَى التَّوْحِيدِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قُلْتُ : «فِطْرَةُ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا»؟ قَالَ : التَّوْحِيدُ.

۱۔ ہشام بن سالم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا ہے وہ فطرت جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا۔ فرمایا وہ توحید ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا» مَا تِلْكَ الْفِطْرَةُ؟

قَالَ: هِيَ الْإِسْلَامُ، فَطَرَهُمُ اللَّهُ حِينَ أَحْدَمْنَا قَهُمْ عَلَى التَّوْحِيدِ، قَالَ: «أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟» وَفِيهِ الْمُؤْمِنُ وَالْكَافِرُ.
۲۔ عبد اللہ بن سنان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ خدا کے اس قول کا مطلب کیا ہے اللہ کی فطرت وہ ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ فرمایا وہ اسلام ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا جبکہ اس نے توحید پر ميثاق لینے کے لئے فرمایا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں۔ اس خطاب میں مومن و کافر سب شریک تھے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: «سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «حَقَّقَاءَ لِلَّهِ غَيْرُ مُشْرِ كَيْفَ بِهِ»؟ قَالَ: «الْحَنِيفِيَّةُ مِنَ الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ اللَّهُ النَّاسَ عَلَيْهَا، لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ، قَالَ: فَطَرَهُمْ عَلَى الْمَعْرِفَةِ بِهِ، قَالَ زُرَّادَةُ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِذَا أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟» قَالَ: «بَلَى» الْآيَةُ؟ قَالَ: «أَخْرَجَ مِنْ ظَهْرِ آدَمَ ذُرِّيَّتَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَحَرَّجُوا كَالذِّبْرِ فَعَرَفَهُمْ وَأَرَاهُمْ نَفْسَهُ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَمْ يَعْرِفُوا أَحَدُ رَبَّهُ» وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، يَعْنِي الْمَعْرِفَةَ بِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَالِقُهُ، كَذَلِكَ قَوْلُهُ: «وَلَكِنْ سَأَلْنَاهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ».

۳۔ زرارہ نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت سے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ خالص اللہ کے لئے بغیر اس کی ذات میں کسی کو شریک نہ کرے اور خلوص ہو اس فطرت سے جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اور خدا کی بنائی ہوئی چیزوں میں کوئی تبدیلی نہیں؟ امام نے فرمایا۔ خدا نے لوگوں کو معرفت پر پیدا کیا ہے جب نبی آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ قرار دے کر کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انھوں نے کہا ہاں جعفر نے فرمایا۔ خدا نے روز قیامت تک آدم کی جس قدر اولاد ہونے والی تھی اس کی پشتوں سے نکالا۔ وہ اس طرح نکلے جیسے چھوٹی چھوٹی چوہنٹیاں، خدا نے ان کو اپنی معرفت کرائی اور اپنے آثار قدرت کو انھیں دکھایا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو خدا کی معرفت انسان کو حاصل نہ ہوتی۔ رسول اللہ نے فرمایا ہر بچہ فطرت یعنی معرفت پر پیدا ہوتا ہے یہ جانتے ہوئے کہ خدا نے عروجل اس کا خالق ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ اے رسول! اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا کون ہے۔ تو وہ کہیں گے اللہ۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا» قَالَ: فَطَرَهُمْ جَمِيعاً عَلَى التَّوْحِيدِ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے قول باری تعالیٰ کے متعلق اللہ کی فطرت وہی ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔ امام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کو توحید پر پیدا کیا ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ [ابْنِ أَبِي جَمْبَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ] الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا»: قَالَ: فَطَرَهُمْ عَلَى التَّوْحِيدِ.

۵۔ خدائے لوگوں کو اپنی فطرت پر پیدا کیا ہے اور ان کی فطرت توحید پر ہے۔

ایک سو پینتیسواں باب

مومن کا صلب کافر سے پیدا ہونا

(بَابُ ۱۳۵)

(كَوْنِ الْمُؤْمِنِ فِي صُلْبِ الْكَافِرِ)

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَثَّاءِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «إِنْ نَطَفَ الْمُؤْمِنُ فِي صُلْبِ الْمُشْرِكِ، فَلَا يُصِيبُهُ مِنَ الشَّرِّ شَيْءٌ، حَتَّى إِذَا صَارَ فِي رَحِمِ الْمُشْرِكِ لَمْ يَضُرَّ مِنَ الشَّرِّ شَيْءٌ، حَتَّى تَضَعَهُ فَإِذَا وَضَعَهُ لَمْ يَضُرَّ مِنَ الشَّرِّ شَيْءٌ، حَتَّى يَجْرِيَ عَلَيْهِ الْقَلَمُ».

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن کا نطفہ صلب مشرک میں ہوتا ہے تو شر شرک سے اسے کوئی نقصان نہ پہنچے گا اور جب نطفہ رحم مشرک میں آئے گا تب بھی شر شرک سے کوئی نقصان نہ ہوگا اور جب پیدا ہوگا تو بھی یہاں تک کہ تمام قدرت اس کے متعلق چلے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: «قُلْتُ لَهُ: إِنِّي قَدْ أَشَقَقْتُ مِنْ دَعْوَةِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى يَقْطِينٍ وَمَا وَلَدَ، فَقَالَ: يَا أَبَا الْحَسَنِ لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ، إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ فِي صُلْبِ الْكَافِرِ يَمْزِلُهُ الْحَصَاةُ فِي اللَّبَنَةِ يَجِيءُ الْمَطَرُ فَيَغْسِلُ اللَّبَنَةَ وَلَا يَضُرُّ الْحَصَاةَ شَيْئًا».

۲۔ علی بن یقین (عز ابو الحسن) سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ میں خوف زدہ ہوں امام جعفر صادق علیہ السلام کی اس تقریر سے جو انھوں نے کی میرے باپ یقین سے (جو ہو اخوان بنی عباس سے تھے) اور اس وقت تک کوئی بچہ ان کے پیدا نہ ہوا تھا یعنی میں صلب پدر میں تھا حضرت نے فرمایا اے ابو الحسن جیسا تمہارا خیال ہے ایسا نہیں مومن صلب کافر میں بمنزلہ ایک سنگریزہ کے ہے جو کسی اینٹ کے اندر ہو بارش آکر پر اگندہ کر دیتی ہے اینٹ کو۔ اور کفر اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

ایک سو چھتیسواں باب

کیفیت خلق مومن

۱۳۶ (باب)

(إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَخْلُقَ الْمُؤْمِنَ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَلَوَانِيِّ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الصَّفِيِّ الرَّازِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً تُسَمَّى الْمَرْزَنُ فَلِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْلُقَ مُؤْمِنًا أَقْطَرَ مِنْهَا قِطْرَةً ، فَلَا تُصِيبُ بَقْلَةً وَلَا ثَمَرَةً أَكَلَ مِنْهَا مُؤْمِنٌ أَوْ كَافِرٌ إِلَّا أَخْرَجَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ صَلْبِهِ مُؤْمِنًا .

ارحمت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت جس کا نام مرزن ہے جب خدا کسی مومن کو کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس سے ایک قطرہ پکا دیتا ہے پس اس سے جنت میں جو نباتات یا پھل پیدا ہوتا ہے اس کو عالم ارواح میں جو کوئی مومن یا کافر کھاتا ہے اس کے صلب سے خدا مومن کو اس دنیا میں پیدا کرتا ہے۔

ایک سو سینتیسواں باب

خدا کا رنگ

۱۳۷ (باب)

(فِي أَنَّ الصَّبْغَةَ هِيَ الْإِسْلَامُ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ يُوَحَّيْدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً» قَالَ : «الْإِسْلَامُ» ، وَقَالَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى» ؟ قَالَ : «هِيَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ» .

۱۔ آریہ "اللہ کا رنگ اور اللہ سے بہتر رنگنے والا کون ہے" کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اس سے مراد اسلام ہے اور آریہ، اس نے مضبوطی سے رسی کو پکڑ لیا۔ فرمایا وہ رسی ایمان ہے۔ اللہ کی توحید پر۔

توضیح :- ایک ایک قطرہ سے ہزاروں غرن بھر لے گئے وہ سلسلہ آج تک چلا آتا ہے عیسائی اپنے بچوں کو اسی پانی سے نہلاتے ہیں اور اس کو اصطلاح یا بیسہ کہتے ہیں اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ اب یہ مذہبی رنگ میں رنگا گیا، عہد رسول کے عیسائی مسلمانوں کو طعن دیتے تھے کہ تم جو نکرہ رنگے نہیں گئے لہذا تم پاک نہیں، مسلمانوں سے اس کا جواب بن نہ پڑتا تھا۔ خدا نے فرمایا ان لوگوں سے کہہ دو کہ اللہ سے بہتر رنگنے والا کون ہے اس نے ہم کو ایمان سے رنگا ہے ظاہر پانی سے رنگنا دلیل پاکیزگی نفس نہیں پاکیزگی نفس کا تعلق درحقیقت ایمان سے ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَرْحَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَرْقَدٍ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً» قَالَ : «الْصِبْغَةُ هِيَ الْإِسْلَامُ» .

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آریہ صبغۃ اللہ کے متعلق فرمایا۔ اللہ کا رنگنا اسلام ہے۔

۳۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ أَبِيانٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً» قَالَ : «الْصِبْغَةُ هِيَ الْإِسْلَامُ» ، وَقَالَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَمَنْ يَكْفُرُ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنُ بِاللَّهِ فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى» قَالَ : «هِيَ الْإِيمَانُ» .

۳۔ محمد بن مسلم نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آریہ صبغۃ اللہ میں صبغہ سے مراد اسلام ہے اور شربایا جو شیطان سے الگ رہا اور اللہ پر ایمان لایا تو اس نے مضبوط رسی کو پکڑ لیا۔ فرمایا اس رسی سے مراد ایمان ہے۔

ایک سو اڑتیسواں باب

سکونِ قلبِ ایمان ہے

(باب ۱۳۸)

(فِي أَنَّ السَّكِينَةَ هِيَ الْإِيمَانُ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ» قَالَ: هُوَ الْإِيمَانُ، قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ» قَالَ: هُوَ الْإِيمَانُ.

فتح ۳۷/۴

مجاہد ۸۵/۲۷

ار راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ خدا نے قلوبِ مومنین پر سکینہ نازل کیا فرمایا اس سے مراد ایمان ہے اور دوسری آیت ”خدا نے ان کی مدد کی، اپنی روح سے“ کے متعلق فرمایا۔ اس سے مراد ایمان ہے

۲۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ أَبَانَ، عَنْ فَضِيلٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: «وَأُولَٰئِكَ كُتِبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانُ» هَلْ لَهُمْ فِيهَا كِتَابٌ فِي قُلُوبِهِمْ صُنْعٌ؟ قَالَ: لَا.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ وہ ہیں جن کے قلوب میں اللہ نے ایمان کو لکھ دیا ہے راوی نے کہا کہ کیا ان کے قلوب میں عمل بھی ڈالا۔ فرمایا نہیں۔

توضیح :- اللہ تعالیٰ نے روح اور سکینہ دونوں کو ایمان کہا ہے جس سے معلوم ہوا ایمان کو تعلق و چیزوں سے ہے علم سے اور عمل سے، علم معرفتِ باری تعالیٰ یومِ الست دے دیا گیا تھا اب رہا۔ ایمان بالعمل وہ انسان سے متعلق ہے فاعل مختار ہے جو چاہے کرے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: السَّكِينَةُ الْإِيمَانُ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے سکینہ سے مراد ایمان ہے

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَحْتَرِيِّ وَهَشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَغَيْرِهِمَا

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ» قَالَ: هُوَ الْإِيمَانُ ۝
۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اس آیت میں سکینہ سے مراد ایمان ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ جَمِيلٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ» قَالَ هُوَ الْإِيمَانُ. قَالَ قُلْتُ: «وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ» قَالَ: هُوَ الْإِيمَانُ. وَعَنْ قَوْلِهِ: «وَأَلَزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى» قَالَ: هُوَ الْإِيمَانُ. ۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ان آیات میں سکینہ، روح اور کلمہ اور تقویٰ سے مراد ایمان ہے۔

ایک سو انتالیسواں باب

الاخلاص

(بَابُ الْإِخْلَاصِ) ۱۳۹

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «حَنِيفًا مُسْلِمًا» قَالَ: خَالِصًا مُخْلِصًا لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حنیفاً مسلماً کے متعلق کہ اس سے مراد ہے وہ خالص عبادت جس میں بتوں کی عبادت کا شائبہ بھی نہ ہو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا هُوَ اللَّهُ وَالشَّيْطَانُ، وَالْحَقُّ وَالْبَاطِلُ، وَالْهُدَى وَالضَّلَالَةُ، وَالرُّشْدُ وَالْغَيُّ، وَالْعَاجِلَةُ وَالْآجِلَةُ، وَالْعَاقِبَةُ وَالْحَسَنَاتُ وَالسَّيِّئَاتُ، فَمَا كَانَ مِنْ حَسَنَاتٍ فَلِلَّهِ وَمَا كَانَ مِنْ سَيِّئَاتٍ فَلِلشَّيْطَانِ لَعَنَهُ اللَّهُ».

۲۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے، لوگو اگر خالص دل سے عبادت ہے تو اللہ کی ہے ورنہ شیطان کا حق و باطل، ہدایت و ضلالت، نیکی اور گمراہی، دنیا و دین، نیکی اور بدی ہے ان میں جو نیکیاں ہیں ان کا تعلق خدا سے ہے اور جو باتیں بد ہیں ان کا شیطان سے ہے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْلَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ كَانَ يَقُولُ: طُوبَى لِمَنْ أَخْلَصَ لِلَّهِ الْعِبَادَةَ وَالِدُعَاءَ، وَلَمْ يَشْغَلْ قَلْبُهُ بِمَا تَرَى عَيْنَاهُ وَلَمْ يَنْسَ ذِكْرَ اللَّهِ بِمَا تَسْمَعُ أُذُنَاهُ وَلَمْ يَحْزَنْ صَدْرُهُ بِمَا أُعْطِيَ غَيْرُهُ.

۳۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے تھے بشارت ہو اس کے لئے جو خالص دل سے اللہ کی عبادت اور اس دعا سے کرے۔ اور اس کی آنکھیں جو دیکھتی ہیں۔ ان میں سے کوئی چیز خدا کی طرف سے اس کی توجہ نہ ہٹا سکے اور جو کانوں سے سنے وہ یاد خدا کو بھلا نہ دے اور جو غیر کو دے اس سے تنگ دل نہ ہو۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَجَّةٍ، عَنِ الْمُنْقَرِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا»، قَالَ لَيْسَ بَعْنِي أَكْثَرُ عَمَلًا وَلَكِنْ أَصْوَبُكُمْ عَمَلًا وَإِنَّمَا الْإِصَابَةُ حَشْبَةُ اللَّهِ وَالنِّيَّةُ الصَّادِقَةُ وَالْحَسَنَةُ ثُمَّ قَالَ: الْإِبْقَاءُ عَلَى الْعَمَلِ حَتَّى يَخْلُصَ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَلِ؛ وَالْعَمَلُ الْخَالِصُ: الَّذِي لَا تُرِيدُ أَنْ يَحْمِدَكَ عَلَيْهِ أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَالنِّيَّةُ أَفْضَلُ مِنَ الْعَمَلِ، أَلَا وَإِنَّ النِّيَّةَ هِيَ الْعَمَلُ، ثُمَّ تَلَا قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ: «قُلْ كُلُّ يَعْمَلْ عَلَى شَاكِلِيهِ» يَعْنِي عَلَى نِيَّتِهِ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا فرماتا ہے تاکہ تم کو آزمائے کہ ازر دے عمل تم میں کون اچھا ہے۔ فرمایا یہاں مراد کثرت عمل نہیں بلکہ درست عمل ہے اور درست عمل خدا کا خوف اور صدق نیت ہے اور نیکی ہے پھر فرمایا۔ عمل پر خلوص سے باقی رہنا سخت تر ہے۔ عمل سے۔ اور عمل خالص کی شان یہ ہے کہ تم یہ نہ چاہو کہ اس پر تمہاری کوئی تعریف کرے سوائے اللہ کے اور نیت افضل ہے عمل سے۔ آگاہ ہو کہ نیت ہی سے عمل ہے پھر یہ آیت پڑھی، ہر شخص اپنی شاکی یعنی نیت پر عمل کرتا ہے۔

۵۔ وَبِهَذَا الْأَسْنَادِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ» قَالَ: الْقَلْبُ السَّلِيمُ الَّذِي يَلْقَى رَبَّهُ وَلَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ سِوَاهُ، قَالَ: وَكُلُّ قَلْبٍ فِيهِ شِرْكٌ أَوْ شَكٌّ قَهْوٌ سَاقِطٌ وَإِنَّمَا أَرَادُوا الرَّهْدَ فِي الدُّنْيَا لِيَنْفَرَعَ قُلُوبُهُمْ لِلْآخِرَةِ.

۵۔ راوی نے امام علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا جس کو اللہ تعالیٰ نے قلب سلیم دیا۔ فرمایا قلب سلیم وہ ہے جس میں اللہ کے سوا دوسرا نہ ہو یہ بھی فرمایا جس دل کے اندر شرک یا شک ہو وہ ساقط الاعتبار ہے زاہد فی الدنیا کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے دل آخرت کے لئے خالی ہو جائیں۔

۶۔ وَبِهِذَا الْأَسْنَادُ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَا أَحْلَصَ الْعَبْدُ الْإِيمَانَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَرْبَعِينَ يَوْمًا - أَوْ قَالَ : مَا أَجْمَلَ عَبْدٌ كَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَرْبَعِينَ يَوْمًا - إِلَّا رَهَّدَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الدُّنْيَا وَبَصَّرَهُ دَاهَا وَدَوَاهَا فَأَثَبَتْ الْحِكْمَةُ فِي قَلْبِهِ وَانْطَقَ بِهَا لِسَانُهُ ، ثُمَّ تَلَا : وَإِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَبِيلًا لَّهُمْ غَضَبٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ ، فَلَا تَرَى صَاحِبَ بَذْعَةٍ إِلَّا ذَلِيلًا ، وَمُفْتَرِيًا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْلَمْ أَنَّ عَلَى رَسُولِهِ عليه السلام وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ إِلَّا ذَلِيلًا

۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جس نے چالیس دن اپنے ایمان باللہ میں خلوص دکھایا یا کسی بندہ نے خدا کا ذکر جمیل چالیس روز کیا تو خدا اسے دنیا سے متنفر کر دے گا اور اس کی بیماریاں حرم دنیا اور اس کا علاج اس کے پیش نظر کر دے گا اور اس کے قلب میں حکمت کو جگہ دے گا اور پھر حکمت باتیں اس کی زبان سے جاری کرے گا پھر یہ آیت تلاوت کی۔ جن لوگوں نے پچھڑے کی پوجا کی وہ بہت جلد خدا کے غضب کو پالیں گے اور دنیا کی زندگی میں ان کو ذلت ہوگی اور ہم ان کو ترک کرنے والوں کو ایسا بدلہ دیا کرتے ہیں اسے رسول! تم بدعت کرنے والوں کو ذلیل پاؤ گے یہ لوگ اللہ، اس کے رسول اور ان کے اہل بیت پر انفر کرنے والے ہیں یہ لوگ ذلیل ہیں۔

ایک سو چالیسواں باب

شرائع

۱۴۰ (بَابُ الشَّرَائِعِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ جَمِيعًا ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَعْطَى مُحَمَّدًا عليه السلام شَرَائِعَ نَوْجٍ وَ إِبْرَاهِيمَ وَ مُوسَى وَعِيسَى عليهم السلام : التَّوْحِيدَ وَالْإِحْلَامَ وَ خَلَعَ الْأَنْدَادَ وَالْفِطْرَةَ الْحَنِيفَةَ السَّمْحَةَ مَوْلَا رَهْبَانِيَّةٍ وَلَا سِيَاحَةَ ، أَحَلَّ فِيهَا الطَّيِّبَاتِ وَ حَرَّمَ فِيهَا الْغَبَائِثَ وَ وَضَعَ عَنْهُمْ إِسْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ، ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ فِيهَا الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالصِّيَامَ وَالْحَجَّ وَالْأَمْرَ بِالْعَمْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَلَالَ وَالْحَرَامَ وَالْمَوَارِيثَ وَالْحُدُودَ وَالْقَرَائِصَ وَالْجِهَادَ فِي سَبِيلِ

اللہ: وَزَادَهُ الْوُسْوَ وَفَضَّلَهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبِحَوَالَتِهِمْ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَالْمُقَصِّلِ وَأَحَلَّ لَهُ الْمَغْنَمَ وَالْفَيْءَ وَنَصَرَهُ بِالرَّغْبِ وَجَعَلَ لَهُ الْأَرْضَ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأَرْسَلَهُ كَافَّةً إِلَى الْأَبْيَضِ وَالْأَسْوَدِ وَالْحَيِّ وَالْإِنْسِ وَأَعْطَاهُ الْجِزْيَةَ وَأَسْرَ الْمُشْرِكِينَ وَفَدَاهُمْ، ثُمَّ كَلَّفَ مَا لَمْ يَكْلَفْ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ سَيْفٌ مِنَ السَّمَاءِ فِي غَيْرِ غَمٍّ، وَقَبْلَ لَهُ: «فَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا تُكَلِّفُ إِلَّا نَفْسًا»

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے عطا کیں محمد کو نوح و ابراہیم، موسیٰ و عیسیٰ کی شریعتیں، توحید و اخلاص، بتوں سے دوری، پُر خلوص فطرت، سخاوت پسندی اور رہبانیت سے دور رکھا اور جنگوں میں بے دریغ معاش گھومنے سے (کہ اس میں جانوں کے تلف ہونے کا اندیشہ رہتا ہے) اور حلال کیا۔ ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو اور حرام کیا خبیث چیزوں کو اور اس نفستارے لوگوں کے بوجھ کو ہلکا کیا اور اس طوق کو جو لوگوں کی گردنوں میں پڑا تھا نکالا پھر ان پر فرض کیا نماز و زکوٰۃ و روزہ و حج و امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو اور آگاہ کیا حلال و حرام و میراث و حدود و فرائض و جہاد فی سبیل اللہ سے اور زیادہ کیا اس پر وضو کو اور فضیلت دی سورہ فاتحہ سے اور ختم سورہ بقرہ سے اور سورہ محمد سے آخر قرآن تک اور حلال کیا مالِ غنیمت اور مالِ فتنہ کو اور نصرت کی ان کا رعب قائم کرنے میں کفار پر اور زمین کو ان کے لئے مسجد بنایا اور اس کو ظاہر قرار دیا۔ اور رسول بنایا ان سب پر۔

خواہ سفید ہوں یا کالے اور جن و انس پر اور جن یہ لینے مشرکوں کو قید کرنے اور فدیہ لینے کی اجازت دی گئی اور اس کو وہ تکلیف دی گئی جو کسی نبی کو نہیں دی گئی جس کے لئے بے نیام کی تلوار نازل کی گئی اور کہا گیا۔ فی سبیل اللہ قتال کرو اور اپنے نفس کے سوا (علی) اور کسی کو تکلیف نہ دو (جیسا کہ غزوہ احد میں اکیلے علی علیہ السلام محافظ رسول بھی رہے اور جنگ بھی کرتے رہے)۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ حَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ»، فَقَالَ: نُوحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَمُوسَى وَعِيسَى وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَوْلُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ: كَيْفَ صَارُوا أُولِي الْعَزْمِ؟ قَالَ: لِأَنَّ نُوحًا بَعِثَ بِكِتَابٍ وَشَرِيعَةٍ، وَكُلُّ مَنْ جَاءَ بَعْدَ نُوحٍ أَخَذَ بِكِتَابِ نُوحٍ وَشَرِيعَتِهِ وَمِنْهَا جِهَ، حَتَّى جَاءَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالصُّحُفِ وَبِعَزِيمَةِ تَرْكِ كِتَابِ نُوحٍ لَا كُفْرًا بِهِ فَكُلُّ نَبِيٍّ جَاءَ بَعْدَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخَذَ بِشَرِيعَةِ إِبْرَاهِيمَ وَمِنْهَا جِهَ وَبِالصُّحُفِ، حَتَّى جَاءَ مُوسَى بِالتَّوْرَةِ وَشَرِيعَتِهِ وَمِنْهَا جِهَ، وَبِعَزِيمَةِ تَرْكِ الصُّحُفِ، وَكُلُّ نَبِيٍّ جَاءَ بَعْدَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخَذَ بِالتَّوْرَةِ وَشَرِيعَتِهِ وَمِنْهَا جِهَ حَتَّى جَاءَ الْمَسِيحُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْإِنْجِيلِ، وَبِعَزِيمَةِ تَرْكِ شَرِيعَةِ مُوسَى وَمِنْهَا جِهَ، فَكُلُّ نَبِيٍّ جَاءَ بَعْدَ الْمَسِيحِ أَخَذَ بِشَرِيعَتِهِ

وَمِنْهَا حَيْهٌ، حَتَّى جَاءَ مُحَمَّدٌ ﷺ فَجَاءَ بِالْقُرْآنِ وَبَشَّرَ بَعْدَهُ وَمِنْهَا حَيْهٌ فَحَلَالُهُ حَلَالٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَحَرَامُهُ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَهُولًا وَلَوْ الْعَزِيمَ مِنَ الرَّبْلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۲۔ سماعہ بن مہران سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا اے رسول الوعوم رسولوں کی طرح صبر کرو۔ فرمایا اولو العوم نوح، ابراہیم موسیٰ و عیسیٰ اور محمد صلعم ہیں میں نے کہا یہ حضرات الوالعوم کیوں کہلاتے ہیں فرمایا اس لئے کہ خدا نے نوح کو مبعوث کیا۔ کتاب و شریعت کے ساتھ ان کے بعد جتنے انبیاء آئے انھوں نے کتاب نوح شریعت نوح اور طریقہ نوح پر عمل کیا۔ یہاں تک کہ ابراہیم پر صحیفہ نازل ہوئے۔ انھوں نے کتاب نوح کو از روئے عزیمت ترک کیا نہ کہ نبوت نوح سے انکار کے طور پر، اس کے بعد جتنے انبیاء ابراہیم کے بعد آئے انھوں نے مطابق شریعت ابراہیمی اور صحیفوں کے احکام کے مطابق عمل کیا۔ یہاں تک کہ موسیٰ پر توریت نازل ہوئی شریعت و سنت مقرر ہوئی اور انھوں نے پورے عزم سے صحیفہ ابراہیمی کو ترک کیا۔ موسیٰ کے بعد آنے والا ہنری توریت اور شریعت موسوی کا ماننے والا رہا۔ یہاں تک مسیح پر انجیل نازل ہوئی اور انھوں نے شریعت موسوی کو ترک کیا اور ان کی شریعت اور سنت بنی جو انبیاء (مراد اوصیاء عیسیٰ) ان کے بعد آئے انھوں نے شریعت عیسوی پر عمل کیا۔ ان کے بعد حضرت محمد مصطفیٰ قرآن لے کر آئے اور ان کی شریعت و سنت نبوی پس حلال محمدی قیامت تک کے لئے حلال ہے اور حرام محمدی قیامت تک کے لئے حرام ہے پس یہ ہیں اولو العوم رسول۔

ایک سو اکتالیسواں باب

دعائیں اسلام

(باب ۱۴۱)

❖ (دَعَائِمُ الْإِسْلَامِ) ❖

۱۔ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ الزَّيْنَادِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عُمَانَ، عَنْ فَضِيلٍ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: عَلَى الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَالْوَلَايَةِ، وَلَمْ يُنَادَ بِشَيْءٍ كَمَا نُوَدِّي بِالْوَلَايَةِ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے نماز، زکوٰۃ، صوم، حج اور ولایت اور اسلام اس شان سے کسی چیز کے ساتھ نہیں پکارا گیا جتنا ولایت کے ساتھ۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ عَنْ عَجَلَانَ أَبِي سَالِحٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَوْقِفْنِي عَلَى حُدُودِ الْإِيمَانِ ، فَقَالَ : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَصَلَوَاتُ الْخَمْسِ وَأَدَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَحِجُّ الْبَيْتِ وَوَلَايَةُ وَلِيِّنَا وَعَدَاوَةُ عَدُوِّنَا وَالذُّخُولُ مَعَ الصَّادِقِينَ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ سے کہا۔ مجھے حدود و ایمان سے آگاہ کیجئے۔ فرمایا: گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور حضرت جو کچھ خدا کی طرف سے لائے اس کا اقرار اور پنجگانہ نماز اور زکوٰۃ دینا اور ماہ رمضان کا روزہ اور بیت اللہ کا حج اور ہمارے ولی کی ولایت کا اقرار اور ہمارے دشمنوں سے عداوت رکھنا اور صادقین کے ساتھ رہنا۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَلَامِرٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَّارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ : عَلَى الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحِجِّ وَالْوَلَايَةِ وَلَمْ يُنَادِ بِشَيْءٍ كَمَا نُوَدِّي بِالْوَلَايَةِ ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِأَرْبَعٍ وَتَرَكُوا هَذِهِ - يَعْنِي الْوَلَايَةَ -

۳۔ فرمایا صادق آل محمد نے اسلام کے بنیادی پتھر میں ہیں نماز، زکوٰۃ اور ولایت۔ ان میں سے کوئی بغیر اپنے دو

کے مکمل نہیں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ ابْنِ الْعَرَزِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الصَّادِقِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : أَنَا فِي الْإِسْلَامِ ثَلَاثَةٌ : الصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ وَالْوَلَايَةُ ، لَا تَصِحُّ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ إِلَّا بِصَاحِبَتَيْنَا .

۴۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوٰۃ، صوم، حج اور ولایت اور اسلام کی سب سے نمایاں چیز ہے ولایت، لوگوں نے چار کو لیا اور ولایت کو چھوڑ دیا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّلْتِ جَمِيعاً ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ زُرَّارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسَةِ أَشْيَاءَ : عَلَى الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْحِجِّ وَالصَّوْمِ وَالْوَلَايَةِ ، قَالَ زُرَّارَةُ : فَقُلْتُ : وَ أَيْ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ أَفْضَلُ ؟ فَقَالَ :

الْوَلَايَةُ أَفْضَلُ ، لِأَنَّهَا مِفْتَاحُهَا ، وَالْوَالِي هُوَ الدَّلِيلُ عَلَيْهِمْ ، قُلْتُ : ثُمَّ الَّذِي يَلِي ذَلِكَ فِي الْفَضْلِ ؟ فَقَالَ : الصَّلَاةُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : الصَّلَاةُ عَمُودُ دِينِكُمْ ، قَالَ : قُلْتُ : ثُمَّ الَّذِي يَلِيهَا فِي الْفَضْلِ ؟ قَالَ : الزَّكَاةُ لِأَنَّهَا قَرْنُهَا بِهَا وَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الزَّكَاةُ تَذْهِبُ الدُّنُوبَ . قُلْتُ وَالَّذِي يَلِيهَا فِي الْفَضْلِ ؟ قَالَ : الْحَجُّ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ» وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لِحَجَّةٍ مَقْبُولَةٍ خَيْرٌ مِنْ عِشْرِينَ صَلَاةٍ نَافِلَةٍ وَمَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ طَوَافًا أَحْصَى فِيهِ أَسْبُوعَهُ وَأَحْسَنَ رَكْعَتَيْهِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَقَالَ فِي يَوْمٍ عَرَفَةَ وَيَوْمَ الْمُزْدَلِفَةِ مَا قَالَ ، قُلْتُ فَمَاذَا يَتَّبَعُهُ ؟ قَالَ : الصَّوْمُ . قُلْتُ : وَمَا بِالصَّوْمِ صَارَ آخِرَ ذَلِكَ أَجْمَعَ ؟ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الصَّوْمُ جَنَّةٌ مِنَ النَّارِ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : إِنَّ أَفْضَلَ الْأَشْيَاءِ مَا إِذَا مَاتَ لَمْ تَكُنْ مِنْهُ تَوْبَةً دُونَ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَنُورُهُ بِعَيْنِهِ ، إِنَّ الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالْحَجَّ وَالْوَلَايَةَ لَيْسَ يَقَعُ شَيْءٌ مَكَانَهَا دُونَ أَذَانِهَا وَإِنَّ الصَّوْمَ إِذَا مَاتَ أَوْ قَصُرَتْ أَوْ سَاقَرَتْ فِيهِ أَدَيْتَ مَكَانَهُ أَيَّامًا غَيْرَهَا وَجَزَيْتَ ذَلِكَ الذَّنْبَ بِصَدَقَةٍ وَلَا قَضَاءٍ عَلَيْكَ وَلَيْسَ مِنْ تِلْكَ الْأَرْبَعَةِ شَيْءٌ يَجْزِيكَ مَكَانَهُ غَيْرُهُ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : دُرَّةُ الْأَمْرِ وَسَامِعُهُ وَمِفْتَاحُهُ وَبَابُ الْأَشْيَاءِ وَرِضَا الرَّحْمَنِ الطَّاعَةُ لِلْإِمَامِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِظًا» أَمَّا لَوْ أَنَّ رَجُلًا قَامَ لَيْلَهُ وَصَامَ نَهَارَهُ وَتَصَدَّقَ بِجَمِيعِ مَالِهِ وَحَجَّ جَمِيعَ دَهْرِهِ وَلَمْ يَعْرِفْ وَلَايَةَ وَلِيِّ اللَّهِ فَيُؤَلِّهِ وَيَكُونُ جَمِيعُ أَعْمَالِهِ بِدَلَالَتِهِ إِلَيْهِ ، مَا كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ جَلٌّ وَعَزٌّ حَقٌّ فِي ثَوَابِهِ وَلَا كَانَ مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ ، ثُمَّ قَالَ : أَوْلَاكَ الْمُحْسِنُ مِنْهُمْ يُدْخِلُهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ .

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ اور ولایت زرارہ نے پوچھا۔ ان میں افضل کون ہے فرمایا۔ ولایت۔ اس لئے کہ وہ ان سب کی کئی ہے اور ولی ان سب چیزوں کی طرف ہدایت کرنے والا ہے۔ میں نے کہا اس کے بعد کون افضل ہے فرمایا نماز۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ نماز تمہارے دین کا ستون ہے۔ میں نے کہا اس کے بعد فرمایا زکوٰۃ، خدا نے نماز کے بعد اس کا ذکر کیا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے زکوٰۃ گناہوں کو دور کرتی ہے۔ میں نے کہا اس کے بعد کون افضل ہے فرمایا حج خدا نے فرمایا ہے خدا کے لئے ان لوگوں پر حنا کعبہ کا حج فرض کیا گیا ہے جو وہاں پہنچنے کی قدرت رکھتے ہیں۔

اور جس نے انکار کیا تو اللہ دونوں عالموں سے بے پروا ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ایک حج مقبول بہتر ہے میں نافلہ

نمازوں سے اور جو خانہ کعبہ کا طواف کرے اور سات سات بار گھومے اور دو رکعت اچھے طریقے سے بجالائے تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اور آنحضرتؐ نے یوم عرفہ اور یوم مشعر ایسا فرمایا ہے میں نے کہا حج کے بعد کون افضل ہے فرمایا روزہ۔ رسول اللہؐ نے فرمایا روزہ سپر ہے آتش و درخ سے۔ پھر فرمایا۔ افضل اشیا روہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے تو اس کے سوا چارہ کار نہ ہو کہ اس کو بجالایا جائے اور بعینہ ادا کیا جائے۔ نماز، زکوٰۃ، حج اور ولایت ایسی عبادتیں ہیں کہ کوئی شے ان کی قائم مقام نہیں ہوتی اور بغیر ادا کئے چارہ کار نہیں لیکن روزہ اگر فوت ہو جائے یا قصر ہو یا ماہ رمضان میں سفر ہو تو جو روزے قضا ہو جائیں تو دوسرے وقت ان کو ادا کیا جاسکتا ہے اور اس گناہ کا بدلہ صدقہ سے ہو جائے گا اور قضا بجالانا ضروری نہ ہو گا۔ لیکن ان چار کے لئے ایسا نہیں۔ پھر فرمایا امر الہی کی چوٹی اور بلندی اس کی کبھی اور باعث رضائے رحمت طاعت امام ہے اس کی معرفت کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے رسولؐ کی اطاعت کی۔ اس نے اللہ کی اطاعت کی ملو جس نے روگردانی کی (تو کرے) اے رسولؐ! ہم نے تم کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ آگاہ ہو اگر کوئی شخص قائم البیل اور صائم النہار اور اپنا تمام مال راہ خدا میں دے دے اور تمام عمر حج کرے۔ لیکن ولایت ولی اللہ کو نہ پہچانتا ہو اور اس کے اعمال میں اس کی رہنمائی میں نہ ہوں تو اللہ کے نزدیک نہ اس کا کوئی ثواب ہے اور نہ وہ اپنی ایمان سے بے پھر فرمایا جو لوگ ان میں نیکو کار ہیں اللہ اپنی رحمت سے ان کو جنت میں داخل کرے گا۔

۶۔ مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ . عَنْ صفوان بن يحيى ، عَنْ عيسى بن السري أبي السبع قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: أخبرني بدعاء الإسلام التي لا يسع أحداً التقصير عن معرفتي شي من منها الذي من قصر عن معرفتي شي منها . فسعد علي بن دينة ولم يقبل [الله] منه عمله ومن عرفها وعمل بها صلح له دينه وقيل منه عمله ولم يرض به من حيث هو فيه ليجعل شي من الأمور جهله فقال: شهادة أن لا إله إلا الله والابتنان بأن محمداً رسول الله ﷺ والإقرار بما جاء به من عبيد الله وحق في الأموال الزكاة؛ والولاية التي أمر الله عز وجل بها؛ والولاية آل محمد ﷺ . قال: فقلت له: هل في الولاية شي دون شي؟ فقل يعرف لمن أخذ به؟ قال: نعم قال الله عز وجل: ديا أيها الذين آمنوا أطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولي الأمر منكم وقال رسول الله ﷺ: من مات ولا يعرف إمامه مات ميتة جاهلية وكان رسول الله ﷺ وكان علياً عليه السلام وقال الآخرون: كان معاوية، ثم كان الحسن عليه السلام ثم كان الحسين عليه السلام وقال الآخرون: يريدون معاوية وحسين بن علي ولايوا ولايوا. قال: ثم سكت ثم قال: أريدك؛ فقال له حكيم الأعمور: نعم جعلت فداك قال: ثم كان علي بن الحسين ثم كان محمد بن علي أباجعفر؛ وكانت الشيعة قبل أن يكون أبو جعفر وهم لا يعرفون منك

حَیْثُمْ وَ حَلَائِلِهِمْ وَ حَرَائِمِهِمْ حَتَّى كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفَتَحَ لَهُمْ وَ بَيَّنَّ لَهُمْ مَنَائِكَ حَیْثُمْ وَ حَلَائِلِهِمْ وَ حَرَائِمِهِمْ حَتَّى صَارَ النَّاسُ يَخْتَاجُونَ إِلَيْهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا كَانُوا يَخْتَاجُونَ إِلَى الثَّانِي وَ هَكَذَا يَكُونُ الْأَمْرُ وَالْأَمْرُ لَا يَكُونُ إِلَّا بِإِيمَانٍ وَ مَنْ مَاتَ لَا يَعْرِفُ إِمَامًا مَعْمُومًا مِثْلَ جَاهِلِيَّةٍ وَ أَخُوْجَ مَا تَكُونُ إِلَى مَا أَنْتَ عَلَيْهِ إِذَا بَلَغْتَ نَفْسَكَ هَذِهِ وَ أَهْوَى يَمِيْدَهُ إِلَى حَلْقِهِ - وَ انْقَطَعَتْ عَنْكَ الدُّنْيَا تَقُولُ: لَقَدْ كُنْتُ عَلَى أَمْرٍ حَسَنٍ .

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ عَيْسَى بْنِ السَّرِيِّ أَبِي الْبَسَاجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِثْلَهُ .

۶۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ مجھے اسلام کے وہ ستون بتائیے جس میں کسی چیز کی کمی کی گنجائش نہیں اور اگر ان میں سے کوئی چیز کم ہو جائے تو اس کا دین فاسد ہو جائے اور جس کو اس کی معرفت ہو اور عمل کرے تو دین دست رہے اور عمل اس کا مقبول ہو اور تنگ نہ ہو کسی امر میں کسی شے کی جہالت کی وجہ سے۔

حضرت نے فرمایا۔ گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ایمان اس پر کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور اقرار کرنا ان تمام باتوں کا جو آنحضرت خدا کی طرف سے لائے اور اموال میں زکوٰۃ کو حق سمجھنا اور ولایت آل محمد کا جس کا اللہ نے حکم دیا ہے اقرار کرنا میں نے کہا ولایت کے لئے کوئی ایسی قوی دلیل ہے جس سے تمسک کیا جائے۔ فرمایا۔ ہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے اولی الامر ہیں۔ اور رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ جو شخص مر گیا اور اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا وہ کفر کی موت مرا اور وہ اولی الامر رسول اور علیؑ تھے دوسرے کہتے ہیں معاویہ تھا اور علیؑ کے بعد حسنؑ اور پھر حسینؑ اور مخالفوں کے نزدیک یزید بن معاویہ۔ دراصل ایک امام حسینؑ موجود تھے، یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے اور نہ ان کے باپ برابر تھے یہ فرما کر آپ ساکت ہوئے۔ پھر فرمایا اور کچھ بیان کروں حکم اغور نے کہا ضرور۔ فرمایا حسینؑ کے بعد علی بن الحسین ولی امر تھے ان کے بعد ابو جعفر محمد بن علی حضرت سے پہلے شیعہ حج کے مناسک اور حلال و حرام کو نہیں جانتے تھے ابو جعفر نے یہ دروازے ان پر کھولے اور حج کے مناسک تعلیم کئے اور حلال و حرام کو بتایا یہاں تک کہ تحصیل علم دین میں لوگ اُن کی طرف محتاج ہو گئے اور وہ کسی کی طرف محتاج نہ رہے اور یہ امر یوں ہی جاری رہا۔ زمین امام سے خالی نہیں رہتی۔ جو مر گیا اور اس نے اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرا اور جب تمہاری رمج کھینچ کر یہاں تک (اشارہ کیا اپنے حلق کی طرف) آجائے گی اس وقت تم شیعہ کے زیادہ محتاج ہو گے اس وقت دنیوی تعلقات کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا اور تم کہو گے میں امر حسن (اچھے معاملہ) سے متعلق رہا۔

ان راویوں نے بھی صادق آل محمد سے یہ روایت نقل کی ہے

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُتْسِي

الْحَنَاطِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَجَلَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ [دَعَائِمٍ] : الْوَلَايَةِ وَالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ولایت ، نماز ، زکوٰۃ ، رمضان کا اور حج۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السَّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبَانَ ، عَنْ فَضِيلٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ : الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَالْوَلَايَةِ وَلَمْ يُنَادِ بِشَيْءٍ مَا نُوْدِيَ بِالْوَلَايَةِ يَوْمَ الْغَدِيرِ .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز ، زکوٰۃ ، روزہ ، حج اور ولایت اور کسی کا ان میں سے اس طرح اعلان نہیں کیا گیا جس طرح ولایت کا اعلان روز غدیر کیا تھا۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّرِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : حَدِّثْنِي عَمَّا بَيَّنَّتْ عَلَيْهِ دَعَائِمُ الْإِسْلَامِ إِذَا أَنَا أَخَذْتُ بِهَا زَكَاةً عَمَلِي وَلَمْ يَضُرَّ نِيَّ جَهْلُ مَا جِئْتُ بِعَدَمِهِ ، فَقَالَ : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَحَقٌّ فِي الْأَمْوَالِ مِنَ الزَّكَاةِ ، وَالْوَلَايَةُ لِلَّذِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا وَوَلَايَةُ آلِي مُحَمَّدٍ ﷺ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ مَاتَ وَلَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِثْلَ جَاهِلِيَّةٍ ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأَطِيعُوا أَوْلِيَ الْأَمْرِ مِنْكُمْ» فَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام ، ثُمَّ صَارَ مِنْ بَعْدِهِ الْحَسَنُ ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ الْحُسَيْنُ ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ، ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ؛ ثُمَّ هَكَذَا يَكُونُ الْأَمْرُ ، إِنْ الْأَرْضَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا بِإِمَامٍ وَمَنْ مَاتَ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِثْلَ جَاهِلِيَّةٍ وَأَخْوَجُ مَا يَكُونُ أَحَدُكُمْ إِلَى مَعْرِفَتِهِ إِذَا بَلَغَتْ نَفْسُهُ هَهْنَا - قَالَ : وَ أَهْوَى بَيْنَهُ إِلَى صَدْرِهِ - يَقُولُ حَبِشْتُ : لَقَدْ كُنْتُ عَلَى أَمْرِ حَسَنٍ .

۴۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے بتائیے کہ اسلامی ستونوں کی بنیاد کس چیز پر ہے تاکہ ان کو اخذ کر کے میرا عمل پاک ہو جائے اور اس کے بعد جہالت مجھے نقصان نہ دے۔ فرمایا گواہی دیتا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان تمام باتوں کا اقرار کرنا جو آنحضرت خدا کی طرف سے لائے اور اپنے مال میں زکوٰۃ کو حق سمجھنا اور ولایت جس کا خدا نے حکم دیا ہے۔ ولایت آل محمد ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ہے جو شخص مر گیا اور اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا۔

تو وہ کفر کی موت مرا اور خدا نے فرمایا ہے اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور ان اولی الامر کی جو تم میں سے ہوں وہ علی بن پھر حسن پھر علی بن الحسین پھر محمد بن علی، پھر اسی طرح یہ امر جاری رہے گا دسے زمین کی اصلاح نہیں ہو سکتی مگر امام سے جو شخص مر گیا مگر امام کو نہ پہچانا وہ کفر کی موت مرا۔ تم میں سے ہر ایک معرفت امام کا اس وقت زیادہ محتاج ہوگا جب اس کا دم یہاں تک پہنچے گا وقت مرگ، اور اشارہ کیا اپنے صدر کی طرف اور کہے گا اس وقت معلوم ہوا کریں اچھے عقیدہ پر تھا۔

۱۔ عَنْ أَبِي الْخَارُوْدِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ هَلْ تَعْرِفُ مَوَدَّةَ تَنِي لَكُمْ وَأَنْتَ قَطَاعِي إِلَيْكُمْ وَمَوَالِي تَنِي إِيَّاكُمْ؟ قَالَ: فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَقُلْتُ: فَإِنِّي أَشَأْلُكَ مَسْأَلَةً تُجِيبُنِي فِيهَا فَإِنِّي مَكْفُوفُ الْبَصَرِ قَلِيلَ الْمَشْيِ وَلَا أَسْتَطِيعُ زِيَارَتَكُمْ كُلَّ حِينٍ قَالَ: هَاتِ حَاجَتَكَ قُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِدِينِكَ الَّذِي نَدَّبَ إِلَيْهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ أَنْتَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ لَا دِينَ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ، قَالَ: إِنْ كُنْتُ أَقْصَرْتُ الْخُطْبَةَ فَقَدْ أَعْظَمْتُ الْمَسْأَلَةَ وَاللَّهُ لَا عَظِيَّتَكَ دِينِي وَدِينَ آبَائِي الَّذِي نَدَّبَ إِلَيْهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَالْوَلَايَةُ لَوْلِيِّنَا وَالْبِرَاءَةُ مِنْ عَدُوِّنَا وَالتَّسْلِيمُ لِأَمْرِنَا وَالتَّنَظُّرُ قَائِمِينَ وَالْإِجْتِهَادُ وَالْوَرَعُ.

۱۰۔ ابو الخارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا یا بن رسول اللہ آپ جانتے ہیں جو محبت مجھے آپ سے ہے اور آپ کے دشمنوں سے میرا قطع تعلق ہے اور خصوصیت کے ساتھ آپ سے محبت ہے فرمایا۔ ہاں! میں نے کہا۔ میں ایک مسئلہ دریافت کرتا ہوں۔ مجھے جواب دیجئے۔ میں اندھا ہوں چلنے کی طاقت کم رکھتا ہوں اس لئے آپ کی زیارت سے معذور ہوں فرمایا بیان کر دیکھا پوچھنا چاہتے ہو میں نے کہا۔ مجھے اپنے اس دین کے متعلق بتائیے جس پر آپ اور آپ کے اہل بیت ہیں تاکہ اللہ مجھے وہی دین عطا کرے اگر تو اپنے کلام کو مختصر کر دے تو میں تجھ سے عظمت مسئلہ کو بیان کروں واللہ میں تجھے بتاؤں گا اپنا دین اور اپنے آباء کا دین جس کو خدا نے قائم کیا ہے اس کو ابھی پر کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے رسول ہیں اور جو کچھ وہ خدا کی طرف سے لائے ہیں اس پر ایمان لانا اور ہمارے ولی کی ولایت پر ایمان لانا اور ہمارے دشمنوں سے اظہار برادرت کرنا اور ہمارے حکم کو تسلیم کرنا اور ہمارے قائم کا انتظار کرنا اور امر نیک میں کوشش کرنا اور پرہیزگاری اختیار کرنا۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السَّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَسْأَلُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنِي عَنِ الدِّينِ الَّذِي أَفْتَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعِبَادِ، مَا لَا يَسْمَعُهُمْ جَهْلُهُ وَلَا يَقْبَلُ مِنْهُمْ غَيْرُهُ، مَا هُوَ؟ فَقَالَ: أَعَدَّ عَلِيٌّ قَاعَادَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَحُجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ، ثُمَّ سَكَتَ قَلِيلًا، ثُمَّ قَالَ:

وَالْوَلَايَةُ مَرَّتَيْنِ - ثُمَّ قَالَ : هَذَا الَّذِي قَرَضَ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ وَلَا يَسْأَلُ الرَّبُّ الْعِبَادَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ : أَلَا زِدْتَنِي عَلَى مَا أَفْرَضْتُ عَلَيْكَ ؟ وَلَكِنْ مَنْ زَادَ زَادَهُ اللَّهُ ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَنَّا حَسَنَةً جَمِيلَةً يَتَّبِعِي لِلنَّاسِ إِلَّا خَذَبُهَا .

۱۱۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے کہا کہ مجھے دین کی وہ باتیں بتائیے جو اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کی ہیں جن سے جاہل نہ رہنا چاہیے اور ان کے بغیر کوئی عمل مقبول نہ ہو۔ فرمایا۔ پھر اعادہ کر اس نے پھر بیان کیا۔ فرمایا وہ گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے رسول ہیں اور نماز کو قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور حج کرنا جو وہاں تک پہنچ سکے اور ماہ رمضان کے روزے اس کے بعد آپ کچھ دیر حق سوش رہے پھر دوبارہ دلائل پھر فرمایا۔ یہ وہ ہے جس کو اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے روز قیامت خدا بندوں سے یہ نہیں پوچھے گا کہ جو کچھ میں نے فرض کیا تھا اس پر تم نے کیا زیادتی کی لیکن جس نے زیادہ عمل کیا ہو گا اس کو زیادہ ثواب ملے گا اور رسول نے کچھ اچھی سنتیں قرآنی ہیں اس پر عمل کرنا چاہیے۔

۱۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ^(۱) عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُخَيَّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُحُورٍ : عَنْ فَصَّالَةَ بِنِ ابْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي زَيْدِ الْحَلَّالِ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ الْأَزْدِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَرَضَ عَلَى خَلْقِهِ حَمْسًا فَرَحَصَ فِي أَرْبَعٍ وَآثَمَ يَرَحُصُ فِي وَاحِدَةٍ ^(۲)

۱۲ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے پانچ چیزیں اپنی مخلوق پر فرض کی ہیں ان میں سے چار میں کمی کی اجازت دی ہے سوائے ایک کے۔

توضیح: نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ ایسے فرائض ہیں کہ وقت ضرورت ان کو بجا لانے کی اجازت ہے مثلاً حیض و نفاس کے زمانہ میں عورت کو نماز معاف ہے سفر اور بیماری میں روزہ نہ رکھنے کا حکم ہے مال اگر نصاب کے مطابق نہیں تو اس پر زکوٰۃ نہیں، اگر حج کے لئے بیت اللہ تک جانا ممکن نہ ہو تو زلیفہ حج ساقط ہے یعنی زلیفہ ولایت یعنی اسمہ اشعشعہ کی امامت کا اقرار اور ان سے محبت رکھنا ایسا فریضہ ہے جس کے لئے کسی حالت میں معافی نہیں۔

۱۳۔ عَنْهُ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوُشَاءِ ، عَنْ أَبَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيِّ قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَمَعَهُ صَحِيفَةٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : هَذِهِ صَحِيفَةٌ مُخَاصِمٌ يَسْأَلُ عَنْ الدِّينِ الَّذِي يَقْبَلُ فِيهِ الْعَمَلُ فَقَالَ : رَحِمَكَ اللَّهُ هَذَا الَّذِي أُرِيدُ ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا صلى الله عليه وآله عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَتَقَرُّ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَالْوَلَايَةُ لَنَا أَهْلِ الْبَيْتِ وَالْبَرَاءَةُ مِنْ عَدُوِّنَا وَالتَّسْلِيمُ لِأَمْرِنَا وَالْوَرَعُ وَالتَّوَاضُّعُ وَالنَّظَارُ قَائِمِينَ فَإِنَّ لَنَا دَوْلَةً إِذَا

شاء اللہ مجاہد بہا۔

۱۳۔ ایک شخص امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آیا اور اس کے پاس ایک تحریر تھی حضرت نے اسے دیکھ کر فرمایا یہ صحیفہ مخاصم ہے سوال کرتا ہے اس دین کے متعلق جس میں عمل مقبول ہو۔ راوی نے کہا میں بھی سننا چاہتا ہوں فرمایا گواہی دینا اس امر کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے عہد و رسول ہیں اور اقرار ان سب باتوں کا جو رسول خدا کی طرف سے لائے اور ولایت ہم اہل بیت کی اور برات ہمارے دشمن سے اور قبول کرنا ہمارے امر کا اور پرہیزگاری اور توافع اور ہمارے قائم کا انتظار ہے۔ سے لئے دولت و حکومت ہے جب چاہے گا اس کو اللہ لے آئے گا۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ جَمْعًا، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ فِي مَنْزِلِ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلَتْ فِدَاكَ مَا حَوَّلَكَ إِلَى هَذَا الْمَنْزِلِ؟ قَالَ: طَلَبُ الشَّرْهَةِ فَقُلْتُ: جُعِلَتْ فِدَاكَ أَلَا أَقْصُ عَلَيْكَ دَهْنِي؟ فَقَالَ: بَلَى، قُلْتُ: أَدِينُ اللَّهَ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَصَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ وَحِجَّ الْبَيْتِ وَالْوَلَايَةَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْوَلَايَةَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالْوَلَايَةَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَالْوَلَايَةَ لِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَلَكَ مِنْ بَعْدِهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَأَنْتُمْ أَمْسَيْتُمْ عَلَيْهِ أَحِبَّاءٌ وَعَلَيْهِ أَمُوتُ وَأَدِينُ اللَّهَ بِهِ، فَقَالَ: يَا عَمْرُو هَذَا وَاللَّهِ دِينُ اللَّهِ وَدِينُ آبَائِي الَّذِي أَدِينُ اللَّهَ بِهِ فِي السِّرِّ وَالْمَلَانِيَةِ، فَأَتَيْتُ اللَّهَ وَكُفْتُ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ وَلَا تَقُلْ إِنِّي هَدَيْتُ نَفْسِي بِلِ اللَّهِ هَذَاكَ فَإِنَّ شُكْرَ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ وَجَلَّ بِهِ عَلَيْكَ وَلَا تَكُنْ مِثْلَ مَنْ إِذَا أُقْبِلَ طُعِمَ فِي عَيْنِهِ وَإِذَا أُدْبِرَ طُعِمَ فِي قَفَاهُ، وَلَا تَعْمَلِ النَّاسَ عَلَى كَاهِلِكَ فَإِنَّكَ أَوْشَكَ أَنْ يَصْدَعُوا شِعْبَ كَاهِلِكَ.

۱۵۔ عمر بن حرث سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ اپنے بھائی عبد اللہ بن محمد کے گھر میں تھے میں نے کہا آپ اس مکان میں کیوں تشریف لے آئے۔ فرمایا بھگلوں قصوں سے بچنے کے لئے۔ میں نے کہا۔ میں دین کے متعلق اپنے عقائد بیان کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا ضرور، میں نے کہا خدا کا دین ہے گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے عہد و رسول ہیں اور قیامت سے شک نہیں اور اللہ مردوں کو قبروں سے نکالے گا اور نماز کا قائم کرنا اور زکوٰۃ کا دینا اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا اور رسول اللہ کے بعد ولایت امیر المؤمنین کا استیلاء اور ان کے بعد حضرت حسن و حسین کی ولایت کا اقرار پھر علی بن الحسین اور محمد بن علی کی ولایت کا

اقرار اور ان کے بعد آپ سب پر درود پڑھا دیا کہ آپ لوگ میرے امام ہیں اسی پر میری زندگی ہے اسی پر میری موت ہے اور یہی میرا دین ہے فرمایا۔ اے عمر یہی تو اللہ کا دین ہے اور میرے آباؤ کا دین ہے ظاہر و باطن دونوں حالتوں میں۔ پس اللہ سے ڈرو اور اپنی زبان امر خیر کے سوا بند رکھو، یہ مدت کہو۔ میں نے اپنے نفس کو ہدایت کی۔ بلکہ یہ کہو۔ اللہ نے مجھے ہدایت کی اور خدا کی نعمت کا شکر ادا کرو اور ان لوگوں میں سے نہ بنو جن کے منہ پر بھی لوگ طعن دیں اور نیچے بھی اور لوگوں کی زیادہ ملامت کر کے ان کو اپنے مشاغل پر سوار نہ کرنا اگر تو نے ایسا کیا تو لوگ تیرے دونوں شانوں کے درمیان کا حصہ شگافہ کر دیں گے۔

۱۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ التَّعْمَانِ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : قَالَ : أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِسْلَامٍ أَصْلُهُ وَقَرَعُهُ وَذُرْوَةُ سَنَاوِهِ ؟ قُلْتُ : بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ : أَمَّا أَصْلُهُ فَالصَّلَاةُ وَقَرَعُهُ الرَّكَاةُ وَذُرْوَةُ سَنَاوِهِ الْجِهَادُ . ثُمَّ قَالَ : إِنْ شِئْتَ أَخْبِرْتُكَ بِأَبْوَابِ الْخَيْرِ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ ، قَالَ : الصَّوْمُ جَنَّةٌ مِنَ النَّارِ ، وَالصَّدَقَةُ تَنْدَهَبُ بِالْخَطِئَةِ ، وَقِيَامُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ بِذِكْرِ اللَّهِ ، ثُمَّ قَرَأَ سورة البقرة : وَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ ^(۱) .

۱۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا میں بتاؤں کہ اسلام کی اصل کیا ہے فرع کیا ہے اور اس کی بلندی میں سب سے اونچا نقطہ کیلئے۔ میں نے دل میں کہا میں آپ پر فدا ہوں ضرور بتائیے۔ فرمایا اس کی اصل نماز ہے اس کی شلخ زکوٰۃ ہے اور بلند چوٹی جہاد ہے پھر فرمایا کیا میں بتاؤں ابواب خیر کیا ہیں میں نے کہا ہاں۔ فرمایا روزہ سپر ہے و زرخ کی، صدقہ گناہوں کو دور کر رہا ہے اور ذکر خدا کے لئے بندہ کا رات کو عبادت کرنا۔ یہ آیت پڑھی، دور رکھتا ہے اپنے پہلو بستر سے۔

ایک سو بیالیسواں باب

اسلام لانے کے بعد قتل سے بچ جاتا ہے اور ثواب موقوف ہے ایمان پر

((باب ۱۴۲))

«أَنَّ الْإِسْلَامَ يُحَقِّقُ بِهِ الدِّمُ (وَتَوَدَّى بِهِ الْأَمَانَةُ) وَأَنَّ الثَّوَابَ عَلَى الْإِيمَانِ»

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنِ الْقَاسِمِ الصَّرْفِيِّ شَرِيكَ الْمُفَضَّلِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : الْإِسْلَامُ يُحَقِّقُ بِهِ الدِّمُ وَتَوَدَّى بِهِ الْأَمَانَةُ ، وَتُسْتَحَلُّ بِهِ الْفُرُوجُ ، وَالثَّوَابُ عَلَى الْإِيمَانِ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسلام لانے کے بعد کافر کی جان محفوظ ہو جاتی ہے اس کی رکھی ہوئی امانت کو واپس دیا جاتا ہے اس کا نکاح مسلمان عورتوں سے ہو سکتا ہے لیکن عمل کا ثواب ایمان پر موقوف ہے۔

۲۔ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عَلِيٍّ قَالَ : الْإِيمَانُ إِقْرَارٌ وَعَمَلٌ ، وَالْإِسْلَامُ إِقْرَارٌ بِلَا عَمَلٍ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان اقرار اور عمل دونوں کا نام ہے اور اسلام اقرار ہے بلا عمل کے۔

۳۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلِيٍّ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَقَالَتِ الْغَرَائِبُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ فَقَالَ لِي : أَلَا تَرَى أَنَّ الْإِيمَانَ عَيْنُ الْإِسْلَامِ .

۳۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا عرب کے بدوں نے کہا ہم ایمان لائے۔ اے رسول کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے۔ بلکہ یوں کہو کہ ہم اسلام لائے اور ایمان تو تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا کیا تم نے غور نہیں کیا کہ ایمان اسلام سے الگ ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ السَّمِطِ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلِيٍّ عَنِ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ ، مَا الْفَرْقُ بَيْنَهُمَا ؟ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ التَّبَافِي الطَّرِيقَ وَقَدْ أَزَفَ مِنَ الرَّجُلِ الرَّحِيلُ . فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلِيٍّ : كَأَنَّهُ قَدْ أَزَفَ مِنْكَ رَحِيلٌ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ فَقَالَ : قَالَقْنِي فِي الْبَيْتِ ، فَلَقِيَهُ فَسَأَلَهُ عَنِ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ مَا الْفَرْقُ بَيْنَهُمَا ؟ فَقَالَ : الْإِسْلَامُ هُوَ الظَّاهِرُ الَّذِي عَلَيْهِ النَّاسُ : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَحُجُّ الْبَيْتِ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَهَذَا الْإِسْلَامُ . وَقَالَ : الْإِيمَانُ مَعْرِفَةُ هَذَا الْأَمْرِ مَعَ هَذَا فَإِنْ أَقْرَبَهَا وَلَمْ يَعْرِفْ هَذَا الْأَمْرَ كَانَ مُسْلِمًا وَكَانَ ضَالًّا .

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے اسلام و ایمان اور ان کے فرق کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے پھر پوچھا۔ آپ نے پھر جواب نہ دیا۔ ایک روز اس کی حضرت سے ملاقات سب راہ ہوئی جبکہ اس کے کوچ کا وقت قریب تھا۔ حضرت نے فرمایا کیا تمہارا کوچ قریب ہے۔ اس نے کہا جی ہاں، فرمایا تم میرے گھر آکر ملو، وہ ملا اور اسلام و ایمان اور ان دونوں کے درمیان فرق دریافت کیا۔ فرمایا اسلام وہ ظاہری حالت ہے جس پر عام لوگ ہیں، یعنی

گو ابھی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے عہد و رسول ہیں اور نماز کو قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا ماہ رمضان میں روزے رکھنا یہ تو ہے اسلام، رہا ایمان تو ان چیزوں کے ساتھ امر و دلالت و امانت کی معرفت ہے جس نے اسے پہچانا وہ مسلم گم کردہ راہ ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا عَنْ الْوَشَاءِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : «قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا» فَمَنْ رَعِمَ أَنَّهُمْ آمَنُوا فَقَدْ كَذَبَ وَمَنْ رَعِمَ أَنَّهُمْ لَمْ يَسْلَمُوا فَقَدْ كَذَبَ .

۵۔ آئیہ قالت الاعراب کے متعلق فرمایا جس نے یہ گمان کیا کہ وہ ایمان لائے تھے۔ تو اس نے جھوٹ بولا اور جس نے یہ گمان کیا کہ وہ اسلام نہیں لائے وہ بھی جھوٹا ہے۔

۶۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ قَاسِمِ بْنِ شَرِيكِ الْمُفَضَّلِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : «الْإِسْلَامُ يُحَقِّقُ بِهِ الدِّينَ وَتُؤَدِّي بِهِ الْأَمَانَةُ وَتُسْتَحَلُّ بِهِ الْفُرُوجُ» وَالنُّوَابِ عَلَى الْإِيمَانِ .

۶۔ فرمایا۔ صادق آل محمد نے اسلام لانے کے بعد جان محفوظ ہو جاتی ہے امانت ادا کی جاتی ہے فروج حلال ہو جاتی ہیں لیکن عمل کا ثواب ایمان کے بعد ملتا ہے۔

ایک سو تینتالیسواں باب

ایمان کے اندر اسلام داخل ہے اسلام میں ایمان داخل نہیں

۱۴۳ (باب)

۵ (اِنَّ الْاِيْمَانَ يَنْفَرُكَ الْاِسْلَامَ وَالْاِسْلَامَ لَا يَنْفَرُكَ الْاِيْمَانُ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَخْبَرَنِي عَنِ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ أَمَّا مُخْتَلِفَانِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ الْإِيمَانَ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامَ لَا يُشَارِكُ الْإِيمَانَ ، فَقُلْتُ : فَصِفْهُمَا لِي ، فَقَالَ : الْإِسْلَامُ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْتَّحَدُّقُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، بِهِ حُقِّنَتِ الدِّمَاءُ وَعَلَيْهِ جَرَّتِ الْمَنَاسِكُ وَالْمَوَارِثُ

وَعَلَى ظَاهِرِهِ جَمَاعَةُ النَّاسِ، وَالْإِيمَانُ: الْهُدَى وَمَا يَنْبَغُ فِي الْقُلُوبِ مِنْ صِفَةِ الْإِسْلَامِ وَمَا ظَهَرَ مِنَ الْعَمَلِ بِهِ، وَالْإِيمَانُ أَزْهَقَ مِنَ الْإِسْلَامِ بِدَجَّةٍ، إِنَّ الْإِيمَانَ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ فِي الظَّاهِرِ وَالْإِسْلَامُ لَا يُشَارِكُ الْإِيمَانَ فِي الْبَاطِنِ وَإِنْ اجْتَمَعَا فِي الْقَوْلِ وَالصَّعَةِ.

۱۔ سماعہ سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے بتائیے کیا اسلام اور ایمان دو مختلف چیزیں ہیں۔ فرمایا۔ ایمان میں اسلام شریک ہے اور اسلام میں ایمان نہیں۔ میں نے کہا۔ دونوں کا وصف بیان کیجئے۔ فرمایا اسلام نام ہے گواہی دینا توحید کی اور رسول کی اسلام لانے سے خون محفوظ ہو جاتا ہے مناکحت درست ہو جاتی ہے اور میراث مل جاتی ہے اور عام مسلمانوں میں بظاہر شامل ہو جاتا ہے اور ایمان ہدایت ہے اور وہ قائم ہو تلہے لوگوں کے دلوں میں اسلام ہے (اقرار شہادتین) کی ظاہری صورت سے اور ظاہر بظاہر عمل سے اور ایمان اسلام سے ایک درجہ بلند ہے (اس میں تصدیق بالقلب ہوتی ہے ایمان میں اسلام شریک ہے بظاہر لہذا اسلام شریک ایمان نہیں ہے اگرچہ قول و صفت میں دونوں جمع ہو جائیں (جیسے اقرار شہادتین بزبان اور ظاہری طور پر اعتقاد)۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: الْإِيمَانُ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامُ لَا يُشَارِكُ الْإِيمَانَ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان میں اسلام داخل ہے لیکن اسلام میں ایمان داخل نہیں یعنی جو مومن ہے وہ مسلم ضرور ہے لیکن ہر مسلم مومن نہیں ہوتا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ الْإِيمَانَ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ وَلَا يُشَارِكُهُ الْإِسْلَامُ، إِنَّ الْإِيمَانَ مَا وَفَّرَ فِي الْقُلُوبِ وَالْإِسْلَامُ مَا عَلِيَهُ الْمَنَاسِكُ وَالْمَوَارِثُ وَحَقِّقَ الدِّمَاءُ؛ وَالْإِيمَانُ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامُ لَا يُشَارِكُ الْإِيمَانَ

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایمان میں اسلام شریک ہے اور اسلام میں ایمان شریک نہیں ایمان وہ ہے جو مطلوب میں راسخ ہو اور اسلام کے بعد نکاح ہو سکتا ہے۔ میراث مل جاتی ہے قتل سے جان بچ جاتی ہے ایمان میں داخل اسلام ہے مگر اسلام میں ایمان نہیں۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ، عَنْ أَبِي السَّجَّاجِ الْكِنَانِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: أَيُّهُمَا أَفْضَلُ: الْإِيمَانُ أَوْ الْإِسْلَامُ؟ فَإِنْ مَنْ قَبَلْنَا يَقُولُونَ

إِنَّ الْإِسْلَامَ أَفْضَلُ مِنَ الْإِيمَانِ ، فَقَالَ : الْإِيمَانُ أَرْفَعُ مِنَ الْإِسْلَامِ ، قُلْتُ : فَأَوْجِدُنِي ذَلِكَ ، قَالَ : مَا تَقُولُ فِيمَنْ أَحَدَثَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مُتَعَمِّدًا ؟ قَالَ : قُلْتُ : يُضْرَبُ ضَرْبًا شَدِيدًا قَالَ : أَصَبْتَ ، قَالَ : فَمَا تَقُولُ فِيمَنْ أَحَدَثَ فِي الْكَعْبَةِ مُتَعَمِّدًا ؟ قُلْتُ : يُقْتَلُ ، قَالَ : أَصَبْتَ الْآتِرَى أَنْ الْكَعْبَةَ أَفْضَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَأَنَّ الْكَعْبَةَ تَشْرِكُ الْمَسْجِدَ وَالْمَسْجِدَ لَا يَشْرِكُ الْكَعْبَةَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ يَشْرِكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامُ لَا يَشْرِكُ الْإِيمَانَ .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے میں نے پوچھا ایمان افضل ہے یا اسلام۔ ہمارے قریب کچھ لوگ ایسے رہتے ہیں جو کہتے ہیں اسلام ایمان سے افضل ہے فرمایا ایمان کا درجہ اسلام سے بلند ہے میں نے کہا۔ جو آپ نے فرمایا ہے اسے سمجھا دیجئے۔ ایسے شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے جو مسجد الحرام میں قصد آپیشاب یا پاخانہ کر دے۔ میں نے کہا اس کو سختی کے ساتھ پینٹنا چاہیے۔ فرمایا اور اس شخص کے بارے میں کیا کہو گے جو یہ ناشائستہ حرکت کعبہ میں کرے اور قصد کرے۔ میں نے کہا اسے قتل کر دینا چاہیے۔ فرمایا ٹھیک ہے۔ اچھا تم جانتے ہو کہ کعبہ مسجد الحرام سے افضل ہے اور کعبہ میں مسجد الحرام شریک ہے لیکن مسجد میں کعبہ شریک نہیں۔ ایسے ہی ایمان کے اندر اسلام داخل ہے لیکن اسلام کے اندر ایمان نہیں یعنی جو مومن ہے وہ مسلم ضرور ہوگا لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو مسلم ہے وہ مومن بھی ہو۔

۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَثَمَرِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَغَيْنَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْإِيمَانُ مَا اسْتَقَرَّ فِي الْقَلْبِ وَأَقْنَى بِهِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَدَّقَهُ الْعَمَلُ بِالطَّاعَةِ وَالسَّلَامَةِ لَا مَرَّةً وَالْإِسْلَامُ مَا ظَهَرَ مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ وَهُوَ الَّذِي عَلَيْهِ جَمَاعَةُ النَّاسِ مِنَ الْفِرْقِ كُلِّهَا وَبِهِ حُقِّقَتِ الدِّمَاءُ وَعَلَيْهِ جَرَتِ الْمَوَارِثُ وَجَارَ النِّكَاحُ وَاجْتَمَعُوا عَلَى الْمَلَاةِ وَالرَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ ، فَخَرَجُوا بِذَلِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَأَضْفَعُوا إِلَى الْإِيمَانِ ، وَالْإِسْلَامُ لَا يَشْرِكُ الْإِيمَانَ وَالْإِيمَانُ يَشْرِكُ الْإِسْلَامَ وَهُمَا فِي الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ يَجْتَمِعَانِ ، كَمَا صَارَتِ الْكَعْبَةُ فِي الْمَسْجِدِ وَالْمَسْجِدُ لَيْسَ فِي الْكَعْبَةِ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ يَشْرِكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامُ لَا يَشْرِكُ الْإِيمَانَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ فَقُولُوا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَصْدَقُ الْقَوْلِ قُلْتُ : قَهْلَ لِلْمُؤْمِنِينَ فَضْلٌ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقَضَائِلِ وَالْأَحْكَامِ وَالْأَعْدُوِّ وَغَيْرِ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ لَا ، مِمَّا يَجْرِي بَيْنَ فِي ذَلِكَ مَجْرَى وَاحِدٍ وَلَكِنَّ لِلْمُؤْمِنِينَ فَضْلٌ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فِي أَعْمَالِهِمَا وَمَا يَشْرِكُ بَيْنَ يَهُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، قُلْتُ : أَلَيْسَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا» وَدَعَمْتُ

أَنَّهُمْ مُّجْتَمِعُونَ عَلَى الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّدَقَةِ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ قَالَ : أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «يُضَاعِفُهُ لَهٗ أَضْعَافًا كَثِيرَةً» فَأَلْمُؤْمِنُونَ هُمُ الَّذِينَ يُضَاعِفُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ حَسَنَاتِهِمْ لِكُلِّ حَسَنَةٍ سَبْعِينَ ضِعْفًا ، فَهَذَا فَضْلُ الْمُؤْمِنِ وَيَزِيدُ اللَّهُ فِي حَسَنَاتِهِ عَلَى قَدَرٍ يَحْتَقِقُ إِيمَانُهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً وَيَفْعَلُ اللَّهُ بِالْمُؤْمِنِينَ مَا يَشَاءُ مِنَ الْخَيْرِ ، قُلْتُ : أَرَأَيْتَ مَنْ دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ أَلَيْسَ هُوَ دَاخِلًا فِي الْإِيمَانِ ؟ فَقَالَ : لَا وَلَكِنَّهُ قَدْ أَصِيبَتْ إِلَى الْإِيمَانِ وَخَرَجَ مِنَ الْكُفْرِ وَسَاحِرٌ لَكَ مَثَلًا تَعْقِلُ بِهِ فَضْلُ الْإِيمَانِ عَلَى الْإِسْلَامِ ، أَرَأَيْتَ لَوْ بَصُرْتَ رَجُلًا فِي الْمَسْجِدِ أَكُنْتَ تَشْهَدُ أَنَّكَ رَأَيْتُهُ فِي الْكَعْبَةِ ؟ قُلْتُ : لَا يَجُوزُ لِي ذَلِكَ ، قَالَ : فَلَوْ بَصُرْتَ رَجُلًا فِي الْكَعْبَةِ أَكُنْتَ شَاهِدًا أَنَّهُ قَدْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ قَالَ : وَكَيْفَ ذَلِكَ ؟ قُلْتُ : إِنَّهُ لَا يَصِلُ إِلَى دُخُولِ الْكَعْبَةِ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ ، فَقَالَ : قَدْ أَصِيبَتْ وَأَحْسَنْتَ ، ثُمَّ قَالَ : كَذَلِكَ الْإِيمَانُ وَالْإِسْلَامُ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان وہ ہے جو دل میں جسکے کچھ جاملے اور خدا تک سب سے زیادہ رسائی پیدا کرنے والا ہو اور اس کا عمل اس امر کی تسدیق ہو کہ وہ اللہ کا فرمانبردار ہے۔ اور اس کے حکم کا قبول کرنے والا ہے اور اس کا نوظاہری قول و فعل کا نام ہے اور اسلامی جماعت میں شامل ہوجانے کا کسی ایک فرقہ کے ساتھ اور اس کی وجہ سے اس کی گردن نہیں تاری جاتی اور میراث کے احکام جاری ہوجاتے ہیں نکاح جائز ہوجاتا ہے اور ہمارے مخالفوں نے اجماع کیا ہے اس پر کہ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج بجالانے کا نام ایمان ہے لیکن ان امور کے بعد تو وہ کفر سے باہر آجاتے ہیں اور ایمان کی طرف نسبت دیئے گئے ہیں درنہ اسلام میں ایمان شـیک نہیں اور ایمان میں اسلام شریک ہے خدا نے فرمایا ہے عرب کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں ایمان تو تمہارے دلوں میں داخل ہوا ہی نہیں، پس اللہ کا قول سب سے زیادہ سچا ہے میں نے کہا کیا مومن کو کسی چیز میں فضیلت ہے مسلم پر فضائل و احکام و حدود وغیرہ میں، حضرت نے فرمایا نہیں وہ دونوں ایک شخص کے لئے بولے جاتے ہیں اور ایک لفظ دوسرے کا قائم مقام بنتا ہے لیکن مومن کو مسلمان پر فضیلت بلحاظ دونوں کے عمل سے ہے اور اس امر میں دونوں تقرب الی اللہ حاصل کرتے ہیں۔ میں نے کہا خدا فرماتا ہے جو ایک نیکی کرے گا اللہ اس کا دس گنا بدلہ دے گا اور میرا لگنا ہے کہ عام مسلمان جمع ہوتے ہیں مومن کے ساتھ نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج میں۔ فرمایا کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ اجر کو بہت زیادہ بڑھادے گا پس یہ مومنوں کے لئے ہے ان کے ہر حسنہ کا ستر گنا ثواب زیادہ دے گا یہ ہے فضیلت مومن اللہ تعالیٰ اس کا اجر بڑھادے سات سو گنا زیادہ تک بقدر صحبت ایمان، خدا مومنوں سے جتنا احسان چاہتا ہے کرتا ہے۔ میں نے کہا جو اسلام میں داخل ہے کیا وہ مومن نہیں، فرمایا نہیں لیکن اس کو ایمان کی طرف نسبت دی جاتی ہے (مومن کہا جاتا ہے) اور کفر سے اس کا احراج ہوتا ہے میں ایک مثال سے سمجھاؤں گا تاکہ فرق سمجھ میں آجائے اور ایمان کی فضیلت اسلام پر ثابت ہو۔ اگر تم مسجد الحرام میں کسی کو دیکھو تو کیا اس کی گواہی دو گے کہ میں

نے اسے کعبہ میں دیکھا تھا۔ میں نے کہا۔ ایسا کہنا میرے لئے جائز نہیں۔ فرمایا اگر تم کسی کو کعبہ میں دیکھو تو اس کی گواہی دو گے کہ میں نے مسجد الحرام میں اسے دیکھا ہے میں نے کہا، ضرور کہوں گا۔ فرمایا۔ یہ کیوں۔ میں نے کہا کعبہ میں بغیر مسجد الحرام کے داخلہ ممکن نہیں۔ فرمایا۔ تم نے ٹھیک جواب دیا۔ بس یہی صورت ایمان و اسلام کی ہے۔

ایک سو چوالیسواں باب اسلام قبل ایمان ہوتا ہے

((باب ۱۴۴))

(آخَرُ مِنْهُ وَفِيهِ أَنَّ الْإِسْلَامَ قَبْلَ الْإِيمَانِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنِ الثُّمَالِ بْنِ مَعْرُوفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْقَصِيرِ قَالَ : كَتَبْتُ مَعَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَسْأَلُهُ عَنِ الْإِيمَانِ مَا هُوَ ؟ فَكَتَبَ إِلَيَّ مَعَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ : سَأَلْتُ رَحِمَكَ اللَّهُ عَنِ الْإِيمَانِ ، وَالْإِيمَانُ هُوَ الْإِقْرَارُ بِاللَّسَانِ وَعَقْدُ فِي الْقَلْبِ وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ وَالْإِيمَانُ بَعْضُهُ مِنْ بَعْضٍ وَهُوَ دَارٌ وَكَذَلِكَ الْإِسْلَامُ دَارٌ وَالْكَفَرُ دَارٌ فَقَدْ يَكُونُ الْعَبْدُ مُسْلِمًا قَبْلَ أَنْ يَكُونَ مُؤْمِنًا وَلَا يَكُونُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ مُسْلِمًا ، فَأَلَا إِسْلَامَ قَبْلَ الْإِيمَانِ وَهُوَ يُشَارِكُ الْإِيمَانِ ، فَإِذَا أَتَى الْعَبْدَ كَبِيرَةٌ مِنْ كِبَائِرِ الْمَعَاصِي أَوْ صَغِيرَةٌ مِنْ صَغَائِرِ الْمَعَاصِي الَّتِي نَهَى اللَّهُ عَنْهَا وَجَلَّ عَنْهَا كَانَ خَارِجًا مِنَ الْإِيمَانِ ، سَاقِطًا عَنْهُ اسْمُ الْإِيمَانِ وَثَابِتًا عَلَيْهِ اسْمُ الْإِسْلَامِ فَإِنْ ثَابَ وَاسْتَفْتَرَ غَادَ إِلَى دَارِ الْإِيمَانِ وَلَا يُخْرِجُهُ إِلَى الْكَفَرِ إِلَّا الْجُحُودُ وَالْإِسْتِحْلَالُ : أَنْ يَقُولَ لِلْحَلَالِ هَذَا حَرَامٌ وَلِلْحَرَامِ هَذَا حَلَالٌ وَذَانِ بِذَلِكَ ، فَمِنْهَا يَكُونُ خَارِجًا مِنَ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ ، ذَاخِلًا فِي الْكَفَرِ ، وَكَانَ يَمْتَرِلِقَةً مَنْ دَخَلَ الْحَرَمَ ثُمَّ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَأُحْدَثَ فِي الْكَعْبَةِ حَدَثًا فَأَخْرَجَ عَنِ الْكَعْبَةِ وَعَنِ الْحَرَمِ فَضُرِبَتْ عَنْقُهُ وَصَادَ إِلَى الثَّارِ .

ار راوی کہتا ہے میں نے اپنا خط عبد الملک بن اعین کے ہاتھ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا اور

یہ سوال کیا کہ ایمان کیا ہے۔ حضرت نے عبد الملک کے ہاتھ یہ جواب بھیجا۔ تجھ پر خدا کی رحمت ہو کہ تو نے ایمان کے متعلق سوال کیا۔ ایمان نام ہے زبان سے اقرار دل سے اعتقاد اور اعضا سے عمل کرنے کا اور ایمان میں ایک کا تعلق دوسرے سے ہے اور وہ مثل ایک گھر کے ایسے ہی اسلام بھی ایک گھر ہے کفر بھی ایک گھر ہے ایک شخص مومن بننے سے پہلے مسلمان ہوگا اور

مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک مسلمان نہ ہو اسلام قبل ایمان ہے اور وہ ایمان میں شریک ہے جب کوئی بندہ گناہ کبیرہ یا وہ گناہ صغیر کرتا ہے جس سے اللہ نے منع کیا ہے تو وہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے اور مومن کا اطلاق اس پر نہیں ہوتا لیکن مسلمان باقی رہتا ہے ہاں اگر توبہ استغفار کر لے تو دوبارہ ایمان کی طرف لوٹ آئے کفر کی طرف نہیں لے جاتا اس کو مگر خدا سے انکار اور حلال کو کبہ دے کہ یہ حرام ہے اور حرام کو کبہ دے کہ یہ حلال ہے ایسی صورت میں اسلام سے خارج ہو جائے اور کفر میں داخل اور یہ شخص اس جیسا ہوگا جو حرم میں داخل ہو پھر کعبہ میں آئے اور وہاں پیشاب یا پاخانہ کر دے اور اس کو کعبہ اور حرم سے باہر لا کر گردن مار دی جائے اور آگ میں جلا دیا جائے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ قُلْتُ لَهُ : أَفَرَّقُ بَيْنَ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ ؟ قَالَ : فَأَضْرِبْ لَكَ مَثَلَهُ ؛ قَالَ قُلْتُ : أَوَرِّدْ ذَلِكَ ، قَالَ : مَثَلُ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ مَثَلُ الْكَعْبَةِ الْحَرَامِ مِنَ الْحَرَمِ قَدْ يَكُونُ فِي الْحَرَمِ وَلَا يَكُونُ فِي الْكَعْبَةِ وَلَا يَكُونُ فِي الْكَعْبَةِ حَتَّى يَكُونَ فِي الْحَرَمِ وَقَدْ يَكُونُ مُسْلِمًا وَلَا يَكُونُ مُؤْمِنًا وَلَا يَكُونُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ مُسْلِمًا ، قَالَ قُلْتُ : فَيَخْرُجُ مِنَ الْإِيمَانِ شَيْءٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : فَيَصِيرُهُ إِلَى مَاذَا ؟ قَالَ إِلَى الْإِسْلَامِ أَوِ الْكُفْرِ . وَقَالَ : لَوْ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَأَفْلَتَ مِنْهُ بَوْلُهُ أَوْ خَرَجَ مِنَ الْكَعْبَةِ وَلَمْ يُخْرِجْ مِنَ الْحَرَمِ ، فَفَسَدَتْ ثَوْبُهُ وَتَطَهَّرَ ، ثُمَّ لَمْ يَمْنَعْ أَنْ يَدْخُلَ الْكَعْبَةَ ، وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَقَالَ فِيهَا مُعَانِدًا أَوْ خَرَجَ مِنَ الْكَعْبَةِ وَمِنَ الْحَرَمِ وَضُرِبَتْ عُنُقُهُ .

۲۔ سماعہ سے مروی ہے میں نے امام علیہ السلام سے ایمان و اسلام کے متعلق سوال کیا اور ان دونوں کے متعلق فرق معلوم کیا۔ فرمایا۔ میں ایک مثال سے سمجھاتا ہوں ایمان اور اسلام کی مثال کعبہ اور حرم کی سی ہے کبھی انسان حرم میں ہوتا ہے کعبہ کے اندر نہیں ہوتا اور کعبہ تک نہیں پہنچ سکتا بغیر حرم میں جائے پس ایک شخص ایک وقت میں مسلمان تو ہوتا ہے مومن نہیں ہوتا۔ اور مومن نہیں ہو سکتا جب تک مسلمان نہ ہو۔ میرے کہا۔ ایمان سے جب کوئی چیز خارج کرتی ہے تو کدھر لے جاتی ہے فرمایا اسلام کی طرف یا کفر کی طرف اور اس کو یوں سمجھایا کہ اگر کوئی کعبہ میں داخل ہوا اور بے اختیار کی حالت میں پیشاب نکل جائے تو وہ کعبہ سے نکالا جائے گا حرم سے نہیں۔ وہاں اپنا کپڑا دھو کر پاک کر لے گا پھر کعبہ میں اس کا داخلہ ممنوع نہ ہوگا اور اگر کوئی مشائخ کعبہ میں از روئے حقارت و عداوت پیشاب کر دے گا تو اس کو کعبہ سے نکال کر قتل کر دیا جائے گا۔

ایک سو پینتالیسواں باب

تمتہ ہر دو باب سابق

(باب) ۱۴۵

۱ - عَلِيُّ بْنُ أَبِي نَجِيٍّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ آدَمَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مِثْمُونٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ [أ]نَّاسًا تَكَلَّمُوا فِي هَذَا الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ : «هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ» الْآيَةُ فَالْمُنْشَوخَاتُ مِنَ الْمُتَشَابِهَاتِ ؛ وَ الْمُحْكَمَاتُ مِنَ الشَّيْخَاتِ ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ : «إِنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُوا أَمْرًا» ثُمَّ دَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَحْدَهُ وَأَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ، ثُمَّ بَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ عليهم السلام عَلَى ذَلِكَ إِلَى أَنْ بَلَغُوا نَحْمًا عليهم السلام فَدَعَاهُمْ إِلَى أَنْ يَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَقَالَ : «شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ» اللَّهُ يُجْتَنِبُ إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ ، فَبَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ إِلَى قَوْمِهِمْ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْإِقْرَارِ بِمَا جَاءَ [بِهِ] مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَمَنْ آمَنَ مُخْلِصًا وَمَاتَ عَلَى ذَلِكَ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِذَلِكَ وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَامٍ لِلْعَبِيدِ وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ يَعَذِّبْ عَبْدًا حَتَّى يَغْلِظَ عَلَيْهِ فِي الْقَتْلِ وَالْمَعَاصِي الَّتِي أَوْجَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا السَّارَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا ، فَلَمَّا اسْتَجَابَ لِكُلِّ نَبِيٍّ مِنْ اسْتِجَابَ لَهُ مِنْ قَوْمِهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، جَعَلَ لِكُلِّ نَبِيٍّ مِنْهُمْ شُرْعَةً وَمِنْهَا جَاءَ وَالشَّرْعَةُ وَالْمِنْهَاجُ سَبِيلٌ وَقَالَ اللَّهُ لِمُحَمَّدٍ عليه السلام «إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ» وَأَمَرَ كُلَّ نَبِيٍّ بِالْأَخْذِ بِالسَّبِيلِ وَالسُّنَّةِ وَكَانَ مِنَ السُّنَّةِ وَالسَّبِيلِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا مُوسَى عليه السلام أَنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ السَّبْتَ وَكَانَ مِنْ أَكْظَمِ السَّبْتِ وَلَمْ يَسْتَحِلَّ أَنْ يَفْعَلَ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ اسْتَحْلَفَ بِحَقِّهِ وَاسْتَحْلَفَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الْعَمَلِ الَّذِي نَهَاهُ اللَّهُ عَنْهُ فِيهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ السَّارَ وَذَلِكَ حَيْثُ اسْتَحْلَفُوا الْحَبِثَانِ وَاسْتَحْسَبُوا وَأَكَلُوا

يَوْمَ السَّبْتِ ، غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ أَشْرَكُوا بِالرَّحْمَنِ وَلَا شَكُّوا فِي شَيْءٍ مِنْهَا جَاءَ بِهِ
 مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا
 قِرَدَةً خَاسِئِينَ» ثُمَّ بَعَثَ اللَّهُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْإِفْرَازُ بِمَاجَا، يَدُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
 وَجَعَلَ لَهُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَا جَاءَ فَبَدَمَتِ السَّبْتِ الَّذِي أَمَرُوا بِهِ أَنْ يُعْظِمُوهُ قَبْلَ ذَلِكَ وَغَامَّةٌ مَا كَانُوا
 عَلَيْهِ مِنَ السَّبِيلِ وَالسُّنَّةُ الَّتِي جَاءَ بِهَا مُوسَى ، فَمَنْ لَمْ يَتَّبِعْ سَبِيلَ عِيسَى أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ وَإِنْ كَانَ
 الَّذِي جَاءَ بِهِ السَّبِيحُونَ جَمِيعًا أَنْ لَا يُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا ، ثُمَّ بَعَثَ اللَّهُ نَحُومًا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَمَكَّةَ عَشَرَ
 سِنِينَ فَلَمْ يَمُتْ يَمَكَّةَ فِي تِلْكَ الْمَشْرِ سِنِينَ أَحَدٌ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ نَحُومًا عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا
 أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِإِقْرَارِهِ وَهُوَ إِيْمَانُ التَّصْدِيقِ وَلَمْ يُعَذِّبِ اللَّهُ أَحَدًا مِنْ مَاتَ وَهُوَ مُتَّبِعٌ لِمَحَمَّدٍ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا مَنْ أَشْرَكَ بِالرَّحْمَنِ وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ عَلَيْهِ فِي سُورَةِ بَنِي إِسْرَءِيلَ
 يَمَكَّةَ «وَقَضَى رَبُّكَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى - إِنَّهُ كَانَ يَعْبُدُ خَيْرًا
 بِصَبْرِهِ أَدَبٌ وَعِظَةٌ وَتَعْلِيمٌ نَهَى خَفِيفٌ وَلَمْ يَعْذُ عَلَيْهِ وَلَمْ يَتَوَاعَذْ عَلَى اخْتِرَاجِ شَيْءٍ مِنْ مَعَانِي عَنْهُ وَ
 أَنْزَلَ نَهْيًا عَنْ أَشْيَاءَ حَذَرَ عَلَيْهَا وَلَمْ يُغْلِظْ فِيهَا وَلَمْ يَتَوَاعَذْ عَلَيْهَا وَقَالَ : «وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ حُشْيَةً إِمَّا لَا يَنْفَعُكُمْ
 نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ إِنْ قَتَلْتُمْ كُنْ أَنْ قَتَلْتُمْ كُنْ خُطَا كَبِيرًا وَلَا تَقْرَبُوا الرِّثَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَنَاءَ سَبِيلِهِ وَلَا
 تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيهِ سُلْطَانًا فَلَا يَسْرِفُ فِي
 الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْضُورًا » وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّى يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ
 إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كُنْتُمْ وَرَبُّوهُ بِالْقِسْطِ الْمُسْتَقِيمِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ
 تَأْوِيلًا وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا
 وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا كُلُّ ذَلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ
 رَبِّكَ مَكْرُوهًا ذَلِكَ وَمِمَّا أَوْحَى إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَتُلْفَى
 فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا مَذْهُورًا وَأَنْزَلَ فِي «وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى» : «فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى
 الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّى» فَهَذَا مُشْرِكٌ وَأَنْزَلَ فِي «إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ» : «وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ وَرَأَاهُ ظَهَرَهُ
 فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا وَيَصْلَى سَعِيرًا » إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا » إِنَّهُ طَرَأَ أَنْ لَنْ يَحُورَ بَلَى» فَهَذَا
 مُشْرِكٌ وَأَنْزَلَ فِي [سُورَةِ] تَبَارَكَ كَلَمًا لَقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ قَالُوا بَلَى قَدْ جَاءَنَا
 نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ فَبُذِّلَ مُشْرِكُونَ وَأَنْزَلَ فِي الْوَاقِعَةِ : «وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ

الضالين . فَنَزَلَ مِنْ حَمِيمٍ * وَتَضَلَّيَ جَحِيمٌ ، فَبُؤْلَاهُ مُشْرِ كُؤُنٌ ، وَأَنْزَلَ فِي الْخَافَةِ وَأَمَانٍ
 أَوْتِي كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا بَيْنِي لَمْ أَوْتِ كِتَابِيَّةً * وَلَمْ أَزِمَ احْسَابِيَّةً بِالْبَيْتِهَا كَانَتْ الْفَاجِيَّةُ مَا
 أَغْنَى عَنِّي مَالِيَّةٌ - إِلَى قَوْلِهِ - إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ، فَبُذِلَ مُفْرِكٌ ، وَأَنْزَلَ فِي طَسَمٍ * وَبَرَزَتْ
 الْجَحِيمُ لِلْفَاقِدِينَ * وَقِيلَ لَهُمْ إِنَّمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ * مِنْ دُونِ اللَّهِ هَلْ يَنْصُرُوكُمْ أَوْ يُنْصِرُونَ فَكُنْكُمْ
 فِيهَا هُمْ وَالْعَادُونَ * وَجُنُودٌ إِبْلِسَ أَجْمَعُونَ ، جُنُودٌ إِبْلِسَ دَرَيْتُهُ مِنَ الشَّيَاطِينِ وَقَوْلُهُ : وَمَا
 أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ، يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ اقْتَدَوْا بِهِمْ هَؤُلَاءِ فَاتَّبَعُوهُمْ عَلَى شِرْكِهِمْ وَهُمْ قَوْمٌ
 مُجْرِمُونَ لَيْسَ فِيهِمْ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى أَحَدٌ وَتَصَدَّقُ ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَكَذَّبَتْ
 قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ ، وَكَذَّبَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ ، وَكَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ ، لَيْسَ فِيهِمْ الْيَهُودُ وَالَّذِينَ قَالُوا : عَزَّزْنَا
 ابْنَ اللَّهِ وَلَا النَّصَارَى الَّذِينَ قَالُوا : الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ، سَيَدْخُلُ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى الشَّارِدِينَ كُلَّ
 قَوْمٍ بِأَعْمَالِهِمْ : وَقَوْلُهُمْ : وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ، إِذْ دَعَوْنَا إِلَى سَبِيلِهِمْ ، ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 فِيهِمْ حِينَ جَمَعَهُمْ إِلَى الشَّارِدِ : قَالَتْ أُولَاهُمْ لِأَخْرَاهُمْ رَبَّنَا هَؤُلَاءِ أَضَلُّونَا فَآتِنَاهُمْ عَذَابًا ضِعْفًا
 مِنَ الشَّارِدِ وَقَوْلُهُ : كُلُّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَعْنَتُ اخْتِبَاهُ حَتَّى إِذَا أَذَاكُوا فِيهَا جَمِيعًا ، بَرَى
 بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَلَعَنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، يُرِيدُ بَعْضُهُمْ أَنْ يَحُجَّ بِبَعْضٍ رَجَاءَ الْفَلَاحِ فَيَقْلِبُوا مِنْ
 عَظِيمٍ مَا نَزَلَ بِهِمْ وَ لَيْسَ بِأَوَّانٍ يَلْسُوهُ وَلَا اخْتِبَارٍ وَلَا قَبُولَ مَعِيَّةٍ وَلَا تَحِينَ نَجَاءً وَالْآيَاتُ
 وَأَشْيَاهُمْ مِمَّا نَزَلَ بِهِ بِمَكَّةَ وَلَا يَدْخُلُ اللَّهُ الشَّارِدَ إِلَّا مُشْرِكًا ، فَلَمَّا أَدْنَى اللَّهُ لِمُحَمَّدٍ ﷺ فِي
 الْخُرُوجِ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ بَنَى الْإِسْلَامَ عَلَى خَمْسٍ : شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ
 عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَحُجَّ الْبَيْتِ وَصِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْحُدُودَ وَفَسَمَّ
 الْفَرَاغِيزَ وَأَخْبَرَهُ بِالْمَعَاصِي الَّتِي أَوْجَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا وَبَيَّنَّ الشَّارِدَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا وَأَنْزَلَ فِي بَيَانِ الْقَاتِلِ
 وَمَنْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا
 وَلَا يَلْعَنُ اللَّهُ مُؤْمِنًا ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا
 لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ، وَكَيْفَ يَكُونُ فِي الْمَشْبَةِ وَقَدْ الْحَقَّ بِهِ - حِينَ جَزَاهُ جَهَنَّمُ - الْغَضَبُ
 وَاللَّعْنَةُ وَقَدْ بَيَّنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَلْعُونُونَ فِي كِتَابِهِ ؟ وَأَنْزَلَ فِي مَالِ الْبَيْتِ مَنْ أَكَلَهُ ظُلْمًا إِنَّ الَّذِينَ
 يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ، وَذَلِكَ أَنَّ الْآكِلِ
 مَالِ الْبَيْتِ يَجِبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالشَّارِدُ تَلْتَبِ فِي بَطْنِهِ حَتَّى يَخْرُجَ لَهُمُ الشَّارِدُ مِنْ فِيهِ حَتَّى يَغْرِفَهُ
 كُلُّ أَهْلِ الْجَمْعِ أَنَّهُ آكَلُ مَالِ الْبَيْتِ وَأَنْزَلَ فِي الْكَيْلِ : وَيَلْ لِلْمُطْفِقِينَ ، وَلَمْ يَجْعَلِ الْوَيْلَ لِأَحَدٍ

ق ١٢/٥٠
 ش ١٤٩/٢٩
 ١٩/٢٩

٢٢/١٥
 اب ١٢١

حَتَّىٰ يُسَمِّيَهُ كَافِرًا ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «قَوْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَشْهَدٍ يَوْمَ عَظِيمٍ ، وَأُنْزِلَ فِي الْعَهْدِ
 «إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَأَخْلَقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا
 يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ، وَالْعَلَّاقُ : النَّصِيبُ ، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ
 فِي الْآخِرَةِ قَبَاحٌ شَيْءٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَأُنْزِلَ بِالْمَدِينَةِ «الرَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ
 لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ، فَلَمْ يَسْمَعْ اللَّهُ الرَّانِي مُؤْمِنًا وَلَا الزَّانِيَةَ
 مُؤْمِنَةً وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : - لَيْسَ يَمْتَرِي فِيهِ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّهُ قَالَ - : لَا يَزْنِي الرَّانِي حِينَ
 يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، فَإِنَّهُ إِذَا قَعَلَ ذَلِكَ خَلَعَ عَنْهُ الْإِيمَانُ
 كَخَلْعِ الْقَمِيصِ ، وَنُزِّلَ بِالْمَدِينَةِ «وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ
 ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ » إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ
 وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ، قَبْرَاهُ اللَّهُ مَا كَانَ مُقْبِئًا عَلَى الْفِرْيَةِ مِنْ أَنْ يُسَمَّى بِالْإِيمَانِ ، قَالَ اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ : «وَأَقَمْنَا كِتَابَ الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ ، وَجَعَلَهُ اللَّهُ مُنَافِقًا ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ
 الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ، وَجَعَلَهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَوْلِيَاءِ إِبْلِيسَ ، قَالَ : «إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ
 فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ ، وَجَعَلَهُ مَلْعُونًا فَقَالَ : «إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْفَاضِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا
 فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ » يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ،
 وَلَبِستَ تَشْهَدُ الْجَوَارِحُ عَلَى الْمُؤْمِنِ إِنَّمَا تَشْهَدُ عَلَى مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ
 فَيُعْطَى كِتَابُهُ بِمِيزَانٍ ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِمِيزَانٍ فَهُوَ خِفَّةٌ يَرَى أَنَّهُ
 يُظْلَمُونَ قَلِيلًا ، وَسُورَةُ التَّوْرَةِ أَنْزِلَتْ بَعْدَ سُورَةِ النَّسَاءِ وَتَصْدِيقٌ ذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ عَلَيْهِ
 فِي سُورَةِ النَّسَاءِ «وَاللَّائِي يَأْتِيَنَّ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوا
 فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّىٰ يَتَوَقَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا ، وَالسَّبِيلُ ، الَّذِي قَالَ اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ : «سُورَةُ أَنْزَلْنَاهَا وَقَرَّضْنَاهَا وَأَنْزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ يَسْتَأْتِي لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ » الزَّانِيَةُ
 وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ
 بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابُهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ،

اے فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ لوگ اس قرآن کے متعلق بغیر علم کے کلام کرتے ہیں اسی کے متعلق خدا فرماتا ہے
 اللہ وہ ہے جس نے تم پر کتاب کو نازل کیا ، اس میں آیاتِ حکمت ہیں اور وہی اصل کتاب ہے اور دوسری متشابہ آیات ہیں

پس جن کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہات سے بچتے ہیں جس سے ان کا مقصد فتنہ پردازی اور غلط تاویل کرنا ہوتا ہے اور اس کی تاویل نہیں جانتے مگر اللہ اور علم میں رسوخ رکھنے والے پس منسوخ آیات متشابہات میں سے ہیں اور ناسخ حکمات سے ہیں خدا نے نوح کو ان کی قوم کی ہدایت کو بھیجا۔ انھوں نے کہا لوگو اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ پھر انھوں نے خدائے واحد کی طرف لوگوں کو بلایا تاکہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کا شریک کسی کو نہ بنائیں پھر خدائے اور انبیاء کو بھیجا اسی کام کے لئے تا اینکه حضرت رسول خدا تک نوبت پہنچی۔ حضرت نے اپنی امت کو ہدایت فرمائی کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک قرار نہ دیں۔ اور خدائے فرمایا ہے۔ خدا نے شریعت کا قانون بنایا ان چیزوں کو جن کی وصیت نوح کو کی اور وہ جس کی وحی ہم نے اسے رسول تم پر نازل کی اور ہماہم و موسے و عیسیٰ کو وحی کی اور وہ بات یہ تھی کہ دین کو قائم کرو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو۔ تم جو اللہ کی طرف لوگوں کو بلارہے ہو یہ مشرکین پر بہت شاق ہے خدا جس کو چاہتا ہے اس کام کے لئے منتخب کر لیتا ہے جو اس کی طرف رجوع کر لے اسے ہدایت کرتا ہے۔

خدائے انبیاء کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ وہ لوگوں سے گواہی دلائیں اس امر کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کہ جو کچھ انبیاء خدا کی طرف سے لائے وہ حق ہے۔ پس جو غلو سے ایمان لایا اور اس کی موت اسی عقیدے پر واقع ہوئی تو خدا اسے جنت میں داخل کرے گا اور خدا اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

اور خدا اپنے بندوں پر اس وقت تک عذاب نہیں کرتا۔ جب تک بندہ قتل اور ان گناہوں کو بار بار بھانے لائے جن کے ارتکاب پر خدائے دوزخ کو واجب کر دیا ہے اور جب ہر نبی کی قوم نے اس کی دعوت الی اللہ کو قبول کر لیا اور اس پر ایمان لے آئے تو خدائے ان میں سے ہر نبی کے لئے ایک راستہ ساقی بنی کے راستے سے جدا بنا دیا۔

اور اللہ نے حضرت رسول خدا سے فرمایا۔ ہم نے تمہارے اوپر اسی طرح وحی کی جس طرح ہم نے وحی کی تھی نوح پر اور ان کے بعد ولے نبیوں پر اور ہر نبی کو حکم دیا کہ وہ سبیل و سنت پر قائم رہے اور سبیل وہی ہے جس کا حکم خدائے موسیٰ کو دیا تھا اور وہ یوم السبت کے متعلق تھا جو کوئی سبت کی عظمت کو برقرار رکھتا تھا اور خدا کے خوف سے اس کی حرمت کو زائل نہیں کرنا تھا تو خدا اسے داخل جنت کرتا تھا اور جو اس کے حق کو خفیف جانتا تھا اور حرام خدا کو حلال قرار دیتا تھا تو خدا اس کو دوزخ میں ڈال دیتا تھا اس کی صورت یہ تھی کہ جن لوگوں نے روز سبت چھلیوں کو گڑھوں میں روکا اور یوم سبت ان کو کھایا۔ اللہ کا ان پر غضب نازل ہوا۔ حالانکہ نہ تو انھوں نے شرک باللہ کیا تھا اور نہ انکار کیا تھا ان چیزوں کا جو اللہ نے موسیٰ پر نازل کی تھیں۔ خدائے قرآن میں فرمایا ہے تم نے جان لیا ان لوگوں کو جنھوں نے (اے یہودیو) تم نے سبت کے بارے میں حد سے تجاوز کیا تو ہم نے ان سے کہا۔ تم ذلت کے ساتھ بند رہو جاؤ۔ پھر اللہ نے اس گواہی کے ساتھ کہ کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں۔ حضرت عیسیٰ کو بھیجا اور اس اقرار کے ساتھ جو عیسیٰ خدا کی طرف سے لائے تھے اور ان تو انہیں کو ایک جدا گانہ شریعت اور طریق عمل قرار دیا۔ پس سبت کے جو احکام اس سے پہلے تامل احترام تھے وہ ختم کر دیئے گئے اور موسیٰ کی سبیل و سنت منسوخ ہو گئی اور یہ

قرار پایا کہ جو سنتِ عیسیٰ کا اتباع نہ کرے گا اللہ اس کو جہنم میں ڈال دے گا اور تمام انبیاء کی امتوں کو یہ حکم تھا کہ اللہ کی ذات میں کسی کو شریک نہ قرار دیں اس کے بعد حضرت محمد مصطفیٰ کو بھیجا۔ وہ مکہ میں دس سال اسی طرح رہے کہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے کر مرنے والا کوئی نہ تھا۔ خدا نے جنتِ لازم کی امتداد شہادتین پر اور وہ ایمان بالتصدیق ہے اور خدا نے کسی ایسے نر و اے پر عذاب نازل نہیں کیا جو تابع ہو محمد صلعم کا سوائے اس کے جس نے شریک باللہ کیا اور اس کی تصدیق سورۃ بنی اسرائیل کی اس آیت سے ہوتی ہے۔ اے رسول تیرے رب نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ سوائے اس کے اور کسی کی عبادت نہ کی جائے اور والدین کے ساتھ احسان کر دے۔ آیت کے آخر میں فرماتا ہے۔ بے شک وہ خبر رکھنے والا اور دیکھنے والا ہے یہ ادبِ نصیحت تعلیم اور انہی بہت ہلکے طریقے سے کی گئی ہے نہ اس پر کوئی وعدہ ہے اور نہ امر ممنوع بجالانے کی جرأت پر کوئی تنبیہ ہے نہ توبیح اور جس جگہ جن امور سے روکا ہے ان سے بچنا چاہیے مگر نہ ہی کو زیادہ زور کے ساتھ نہیں بیان کیا گیا اور نہ کوئی دھمکی دی گئی ہے فرماتا ہے اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو۔ ہم ان کو بھی رزق دینے والے ہیں اور تم کو بھی، ان کا قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور دوسری جگہ فرماتا ہے تم زنا کے پاس نہ جاؤ۔ یہ تو کھلی بدکاری ہے اور بہت بڑا طریقہ ہے۔ بے خطا کسی کو قتل کرنا خدا نے حرام قرار دیا ہے اور جو مظلوم قتل کیا جائے گا تو ہم اس کے ولی کو پورا غلہ دے دیں گے اس کو چلیے قتل میں مدد سے نہ گزرو۔ وہ فتح مند ہو گا۔

اور وہ فرماتا ہے مالِ یتیم کے پاس نہ جاؤ اور اگر اس مال سے لینا چاہو تو جائز طریقہ سے لو۔ جب تک یتیم سب بزرگ تک پہنچے۔ جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کرو۔ کیونکہ وعدہ کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی اور پورا تو لو ڈنڈی نہ مارو، یہی تمہاری بہتر اور اچھی تادیب ہے اور جس کا تم کو علم نہیں اس پر مت اڑو اور زمین پر اتر کر نہ چلو۔ نہ تو تم میں یہ طاقت ہے کہ زمین کو شگنائے کرو اور نہ تم طول میں پہاڑوں کے برابر ہو جاؤ گے۔ تمہارے رب کے نزدیک یہ بڑی باتیں ہیں اور اذرنے حکمت خدا نے ان چیزوں کی وحی تم پر کر دی ہے خدا کے سوا اپنا کسی کو معبود نہ بناؤ ورنہ ذلت کے ساتھ جہنم میں تمہاری جگہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ سورۃ والتیل از ایفشی میں فرماتا ہے پس میں ڈراتا ہوں تم کو آتشِ جہنم سے جس میں شقی ڈالا جائے گا جس نے تکذیب کی اور روگردانی کی۔ یہ شرک ہے اور سورۃ اذا السماء انشقت میں فرماتا ہے اور جس کی کتاب اس کی نیت پر ہوگی اس کے لئے ہلاکت ہے اور وہ جہنم کی آگ تاپے گا وہ اپنے اہل میں بڑا خوش ہو اکر تا تھا اور گمان کرتا تھا کہ وہ ہماری طرف رجوع نہیں کرے گا یہ مشرک ہو گا اور سورۃ تبارک الذی میں ہے جب دوزخ میں بہت سے لوگ ڈالے جائیں گے تو دوزخ کے خزانہ دار فرشتے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈرنے والا نہیں آیا تھا۔ وہ کہیں گے بے شک آیا تھا لیکن ہم نے اسے جھٹلایا اور کہا۔ خدا نے تو کچھ بھی نازل نہیں کیا پس یہ کہنے والے مشرک ہوں گے اور سورۃ الحاقہ میں فرمایا ہے جس کا نامہ اعمال بائیں طرف ہو گا وہ کہے گا۔ کاش یہ کتاب مجھے نہ دی گئی ہوتی اور میں نہ جانتا۔ میرا حساب کیا ہے۔ کاش موت نے میرا ہمیشہ کے لئے کام تمام کر دیا ہوتا۔ میرے مال نے مجھے کچھ بھی فائدہ نہ دیا۔ الی قولہ یہ وہ ہے جو صاحبِ غفلت اللہ پر ایمان نہیں لائے یہ شرک

ہے اور سورہ طسم میں فرماتا ہے اور مگر اہوں پر جہنم کو پیش کر کے کہا جائے گا تم اللہ کو چھوڑ کر جن کی عبادت کیا کرتے تھے اب وہ کہاں ہیں کیا وہ تمہاری مدد کریں گے یا وہ خود اپنی مدد کر سکیں گے؟ پس ان کو اور دوسرے مگر اہوں کو اور ہندھ منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور ابلیس کا تمام لشکر بھی اور ابلیس کی اولاد اس کا لشکر ہے جو شیاطین ہیں۔

اور خدا فرماتا ہے (دورخی کہیں گے) نہیں مگر اہ کیا ہم کو مگر مجرموں نے یعنی ان مشرکوں نے جن کی انھوں نے پیروی کی، یہی لوگ ہیں جنھوں نے مگر اہوں کی پیروی ان کے شرک میں اور وہ قوم محمد ہے (فریش) جن میں یہود و نصاریٰ میں کوئی نہیں اور اس کی اقوام بقے سے جیسا کہ خدا فرماتا ہے جھٹلایا ان سے پہلے قوم نوح نے جھٹلایا اصحاب ایک (جنگل والوں) نے جھٹلایا قوم لوط نے جس میں نہ وہ یہودی ہیں جو کہتے ہیں عزیز ابن اللہ ہیں اور نہ نصاریٰ جو کہتے ہیں مسیح ابن اللہ ہیں یہ دونوں جہنمی ہیں اور ہر قوم اپنے عمل کے مطابق داخل ہوگی۔

اور نہیں بھسکایا ہم کو مگر مشرکوں نے، انھوں نے اپنے راستہ کی طرف بلایا اور خدا ان کے متعلق فرماتا ہے جب وہ جہنم میں جمع ہوں گے تو اگل صف والے کچھل صف والوں سے کہیں گے اے ہمارے رب انھوں نے ہی ہمیں مگر اہ کیا پس جہنم کا عذاب ان کے لئے دوگنا کر دے اور خدا فرماتا ہے جب ایک گروہ داخل جہنم ہوگا تو وہ اپنے ساتھی گروہ پر لعنت کرے گا یہاں تک کہ سب داخل جہنم ہو جائیں گے تو ایک گروہ دوسرے گروہ سے بیزاری کا اظہار کرے گا اور بعض بعض کے اوپر لعنت کرے گا اور نجات کی امید میں ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنا چاہے گا۔ اور سخت مصیبت سے جو ان پر نازل ہوگی وہ گلو خلاصی چاہیں گے لیکن اب انتخاب اور امتحان کا وقت گزر چکا ہوگا۔ اب نہ معذرت قبول کی جائے گی اور نہ نجات کی کوئی صورت ہوگی۔ یہ آیات اور ان کی مثل آیات جو مکہ میں حضرت پر نازل ہوئیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جہنم میں نہیں داخل ہوں گے مگر مشرک۔ جب اللہ نے حضرت رسول خدا کو مکہ سے مدینہ کی طرف خروج کی اجازت دی تو اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی۔ گو اُپی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اس کے عہد اور رسول ہیں ۲۔ نماز کا تم کرنا ۳۔ زکوٰۃ دینا۔ ۴۔ حج کرنا اور ۵۔ ماہ میام میر، روزے رکھنا اور حضرت پر مدد کو نازل فرمایا اور فرائض کی تقسیم کو اور آگاہ کیا ان گناہوں سے جن پر اللہ نے جہنم کو واجب کیا ہے اور قتل کے متعلق بیان کیا ہے جو کوئی عدا کسی مومن کو قتل کرے گا اس کی سزا جہنم ہے جس میں ہمیشہ رہے گا اللہ کا غضب اور لعنت اس پر ہوگی اور اس کے لئے سخت عذاب ہے۔

اللہ مومن پر لعنت نہیں فرماتا ہے بے شک اللہ لعنت کرتا ہے کافروں پر اور ان کے لئے جہنم مہیا ہے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں ان کا کوئی سرپرست ہوگا نہ مددگار۔

اور کیوں کر مشیت الہی (معفرت) سے متعلق ہو سکتا ہے وہ شخص جو جہنمی بن کر مورد غضب و لعنت الہی ہو۔ اور ان لوگوں کے ملعون ہونے کا بیان اس نے اپنی کتاب میں کر دیا ہے اور جس نے ظلم سے تپیم کے مال کو کھایا اس کے لئے فرماتا ہے جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور وہ عنقریب جہنم میں ڈالے جائیں گے المومنین کا کھانے والا

فَرَضَ عَلَى الْقَلْبِ وَاللِّسَانِ وَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ فِي آيَةٍ أُخْرَى فَقَالَ : « وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ » ، يَعْنِي بِالْجُلُودِ : الْفُرُوجُ وَالْأَفْخَادُ وَقَالَ : « وَلَا تَقْنُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ » إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ، فَهَذَا مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى الْعَيْنَيْنِ مِنْ غَضِّ الْبَصَرِ عَمَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَمَلُهُمَا وَهُوَ مِنَ الْإِيمَانِ وَفَرَضَ اللَّهُ عَلَى الْيَدَيْنِ أَنْ لَا يَبْطِشَ بِيَهْمَا إِلَى مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَأَنْ يَبْطِشَ بِيَهْمَا إِلَى مَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَفَرَضَ عَلَيْهِمَا مِنَ الصَّدَقَةِ وَصَلَةِ الرَّحِمِ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالطَّهُورِ لِلصَّلَاةِ ، فَقَالَ : « يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ » وَقَالَ : « فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَصَرْبَ إِلَيْهِمْ قَابَ حَتَّى إِذَا أَثْنَمْتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَتَاقَ فَإِمَّا مَأْثَمًا بَعْدَ إِمَّا فِدَاءٍ حَتَّى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا » فَهَذَا مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى الْيَدَيْنِ لِأَنَّ الصَّرْبَ مِنْ عِلَاجِهِمَا وَفَرَضَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ أَنْ لَا يَمْشِي بِيَهْمَا إِلَى شَيْءٍ مِنْ مَنَاصِي اللَّهِ وَفَرَضَ عَلَيْهِمَا الْمَشْيَ إِلَى مَا يَرْضَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ : « وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا » وَقَالَ : « وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاعْصِ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ » وَقَالَ فِيمَا شَهِدَتْ أَيْدِيهِ وَالْأَرْجُلُ عَلَى أَنْفُسِهِمَا وَعَلَى أَرْبَابِهِمَا مِنْ تَصْنِيعِهِمَا لِمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ وَفَرَضَهُ عَلَيْهِمَا : « الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ » فَهَذَا أَيْضًا مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى الْيَدَيْنِ وَعَلَى الرِّجْلَيْنِ وَهُوَ عَمَلُهُمَا وَهُوَ مِنَ الْإِيمَانِ وَفَرَضَ عَلَى الْوَجْهِ السُّجُودَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِي مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ : « يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ » فَهَذِهِ فَرِيضَةٌ جَامِعَةٌ عَلَى الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ : « وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا » (١٠) وَقَالَ فِيمَا فَرَضَ عَلَى الْجَوَارِحِ مِنَ الطَّهُورِ وَالصَّلَاةِ بِهَا وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا صَرَفَ نَبِيَّهُ ﷺ إِلَى الْكَعْبَةِ عَنِ الْبَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ « وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضَيِّعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَّؤُوفٌ رَحِيمٌ » فَسَمِيَ الصَّلَاةُ إِيمَانًا فَمَنْ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَافِظًا لِحَوَارِجِهِ مُوفِيًا كُلَّ جَارِحَةٍ مِنْ جَوَارِحِهِ مَا فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهَا لَقِيَ اللَّهَ فِيهَا لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ نَاقِصَ الْإِيمَانِ ، قُلْتُ : قَدْ قِيمَتْ نَقْصَانُ الْإِيمَانِ وَتَمَامُهُ ، فَمِنْ أَيْنَ جَاءَتْ زِيَادَتُهُ؟ فَقَالَ : قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَإِذَا مَا نُنَزَّلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ أَيْسَ كُنْتُمْ هَؤُلَاءِ الَّيْنِ إِيْمَانًا

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَرَزَدَتْهُمْ إِيْمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۖ وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَمٌ فَرَزَدَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ ۖ وَقَالَ ۖ دَحْخُ نَقَضَ عَلَيْكَ تَبَاهُجُ بِالْحَقِّ ۖ إِنَّمَا فَنِيَّةُ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى ۖ وَلَوْ كَانَ كُلُّهُ وَاحِدًا لَّازِيدَافَةً فِيهِ وَلَا نُفْضَانُ لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ قَسْلٌ عَلَى الْآخِرِ وَلَا سَتَوَاتِ الْبَعْمُ فِيهِ وَلَا سَتَوَى النَّشْ وَبَطَلُ التَّقْضِيلِ وَلَكِنْ يَتَمَامُ الْإِيْمَانُ دَخَلَ الْمُؤْمِنُونَ الْجَنَّةَ وَالْزِيَادَةُ فِي الْإِيْمَانِ تَقَاعَلُ الْمُؤْمِنُونَ بِالْذَّرَجَاتِ عِنْدَ اللَّهِ وَبِالتَّقْضَانِ دَحَلَ الْمُعْفَرِ طَوْنُ النَّارِ ۚ

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ اے عالم مجھے بتائیے کہ خدا کے نزدیک کون سا عمل افضل ہے فرمایا وہ جس کے بغیر کوئی عمل مقبول نہیں ہوتا میں نے کہا وہ کیا ہے۔ فرمایا۔ اللہ پر ایمان لانا اور کہنا لا الہ الاہو۔ اعمال میں از روئے درجہ سب سے اعلیٰ ہے اور منزلت میں سب سے اشراف ہے اور نصیب میں سب سے بلند ہے۔ میں نے کہا مجھے ایمان کے متعلق بتائیے آیا وہ قول و عمل دونوں کا نام ہے یا قول بلا عمل کا۔ فرمایا ایمان کل عمل ہے اور قول اس عمل کا ایک جز ہے جو اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اس نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے اس کا نور واضح ہے اس کی حجت ثابت ہے کتاب خدا اس کی گواہی دیتی ہے اور اس کی طرف ہلاتی ہے۔

میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں اس کی وضاحت فرمائیے تاکہ میں سمجھ لوں فرمایا ایمان کے لئے حالات و درجات و طبقات و منازل ہیں ان میں سے بعض تمام ہیں بعض ناقص اور اس میں سے بعض کی طرف رجحان زیادہ ہے۔ میں نے کہا کیا ایمان تمام و ناقص و زائد بھی ہوتا ہے۔ فرمایا۔ ہاں میں نے کہا وہ کیسے۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے ایمان کو بنی آدم کے تمام اعضاء پر اور اس کو ان سب پر تقسیم کر دیا ہے اور ان کے درمیان فرق پیدا کر دیا ہے۔ پس اعضاء میں کوئی عضو ایسا نہیں مگر یہ کہ ایمان سے کوئی ایسی چیز اس کے سپرد کی گئی ہے جو الگ ہے دوسرے عضو کی سپردگی میں دی ہوئی چیز سے۔ ان اعضاء میں ایک عضو دل ہے جس سے سمجھتا اور جانتا ہے اور دل بدن ان کا امیر ہے۔

اور وہ ایسا امیر ہے کہ اعضاء اس کے حکم کو زد نہیں کر سکتے اور اس کی رائے اور حکم سے ہر عمل ان سے صادر ہوتا ہے انسان اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھتا ہے دونوں کانوں سے سنتا ہے دونوں ہاتھوں سے چیر دوں کو پکڑتا ہے اور دونوں پیروں سے چلتا ہے اور شرمگاہ سے جماع کرتا ہے زبان سے بولتا ہے سر میں چہرہ ہے ان میں ہر ایک عضو کو وہ حصہ ایمان دیا گیا ہے جو اس کے غیر کو نہیں دیا گیا۔ یہ اللہ کی طرف سے اس کا فرض قرار دیا گیا ہے کتاب خدا اس پر ناطق ہے اور اس کی گواہی دیتی ہے دل کا فرض کان کے فرض سے الگ ہے اور کانوں کا فریضہ آنکھوں کے فرض سے جدا گانہ ہے اور آنکھوں کا فرض زبان کے فرض سے دور اور زبان کا فرض ہاتھوں کے فرض سے الگ اور ہاتھوں کا فرض پیروں کے فرض سے جدا ہے اور پیروں کا شرمگاہ کے فرض سے الگ ہے۔ اور شرمگاہ کا چہرہ کے فرض سے غیر۔

قلب کا فریضہ متعلق بہ ایمان یہ ہے کہ خدا کی توحید کا اقرار کرے، خدا کی معزت حاصل کرے اور کہے کہ وہ

ایک سو چھیالیسواں باب

اجزائے ایمان تمام اجزائے بدن میں ہوتے ہیں

((باب ۱۴۶))

❦ (فِي أَنَّ الْإِيمَانَ مَبْنُوتٌ إِجْوَارِجِ أَنْبَدَنِ كَلِمَتِهَا) ❦

۱۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ بَرِيدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو الرُّبَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَيُّهَا الْعَالِمُ أَخْبِرْنِي أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ : مَا لَا يَقْبَلُ اللَّهُ شَيْئًا إِلَّا بِهِ، قُلْتُ : وَمَا هُوَ؟ قَالَ : الْإِيمَانُ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَعْلَى الْأَعْمَالِ دَرَجَةً وَأَشْرَفُهَا مَنَزَلَةً وَأَسْأَاطَا حَقًّا، قَالَ : قُلْتُ : الْأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ، أَمْ قَوْلٌ هُوَ وَعَمَلٌ أَمْ قَوْلٌ بِلَا عَمَلٍ؟ فَقَالَ : الْإِيمَانُ عَمَلٌ كُلُّهُ وَالْقَوْلُ بَعْضُ ذَلِكَ الْعَمَلِ، يَقْرَضُ مِنَ اللَّهِ بَيِّنٌ فِي كِتَابِهِ، وَاضِحٌ نُورُهُ، ثَابِتَةٌ حُجَّتُهُ، يَشْهَدُ لَهُ بِهِ الْكِتَابُ وَيَدْعُوهُ إِلَيْهِ، قَالَ قُلْتُ : صِفْ لِي جُعِلَتْ فِدَاكَ حَتَّى أَفْهَمَهُ، قَالَ : الْإِيمَانُ حَالَاتٌ وَدَرَجَاتٌ وَطَبَقَاتٌ وَمَنَازِلُ، فِيمَنْهُ النَّامُ الْمُسْتَهْيُ تَمَامُهُ وَمِنْهُ النَّاقِصُ الْبَيِّنُ نَقْصَانُهُ وَمِنْهُ الرُّاجِحُ الرُّائِدُ رُجْحَانُهُ، قُلْتُ : إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَنْتَمِ وَيَنْقُصُ وَيَزِيدُ؟ قَالَ : نَعَمْ، قُلْتُ : كَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ : لِأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَرَضَ الْإِيمَانَ عَلَى جَوَارِجِ ابْنِ آدَمَ وَقَسَمَهُ عَلَيْهَا وَقَرَّاهُ فِيهَا فَلَيْسَ مِنْ جَوَارِجِهِ جَارِحَةٌ إِلَّا وَقَدْ وَكَلْتُ مِنَ الْإِيمَانِ بِتَقِيرِ مَا وَكَلْتُ بِهِ أَخْبَهَا، فِيمَنْهَا قَلْبُهُ الَّذِي بِهِ يَعْقِلُ وَيَفْقَهُ وَيَفْهَمُ وَهُوَ أَمِيرُ بَدَنِهِ الَّذِي لَا تَرُدُّ الْجَوَارِجُ وَلَا تَسْدِرُ إِلَّا عَن رَأْيِهِ وَأَمْرِهِ وَمِنْهَا عَيْنَاهُ اللَّثَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَأَذْنَاهُ اللَّثَانِ يَسْمَعُ بِهِمَا وَيَدَاهُ اللَّثَانِ يَبْتَطِشُ بِهِمَا وَفِي جِلْدِهِ اللَّثَانِ يَمْسَحُ بِهِمَا وَقَرَّاهُ الَّذِي الْبَاءُ مِنْ قِبَالِهِ؛ وَلِسَانُهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ وَرَأْسُهُ الَّذِي فِيهِ وَجْهُهُ، فَلَيْسَ مِنْ هَذِهِ جَارِحَةٌ إِلَّا وَقَدْ وَكَلْتُ مِنَ الْإِيمَانِ بِتَقِيرِ مَا وَكَلْتُ بِهِ أَخْبَهَا يَقْرَضُ مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ اسْمُهُ، يَنْطِقُ بِهِ الْكِتَابُ لَهَا وَيَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهَا.

فَقَرَضَ عَلَى الْقَلْبِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى السَّمْعِ وَقَرَضَ عَلَى السَّمْعِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى الْعَيْنَيْنِ وَقَرَضَ عَلَى الْعَيْنَيْنِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى اللِّسَانِ وَقَرَضَ عَلَى اللِّسَانِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى الْيَدَيْنِ وَقَرَضَ عَلَى الْيَدَيْنِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ وَقَرَضَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى الْفَرْجِ وَقَرَضَ عَلَى الْفَرْجِ غَيْرَ مَا

فَرَضَ عَلَى الْوَحْيِ، فَأَمَّا مَا فَرَضَ عَلَى الْقَلْبِ مِنَ الْإِيمَانِ فَأَلْفَاقُ الْإِقْرَارِ وَالْمَعْرِفَةُ وَالْعَقْدُ وَالْإِثْرُ وَالْإِيمَانُ
 بِأَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، إِلَهًا وَاحِدًا، لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ مِنَ عِنْدِ اللَّهِ مِنْ نَبِيِّ أَوْ كِتَابٍ، فَذَلِكَ مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى الْقَلْبِ
 مِنَ الْإِقْرَارِ وَالْمَعْرِفَةِ وَهُوَ عَمَلُهُ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الْأَمْنُ أَكْرَمُ» وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ
 وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكَفْرِ صَدَدًا وَقَالَ: «الْأَيْدِ كِرَالُ اللَّهِ تَطْمِئِنُّ الْقُلُوبُ» وَقَالَ: «الَّذِينَ آمَنُوا يَأْمُرُ اللَّهُ بِهِمْ
 وَأَمَّ تَوْمِينَ قُلُوبُهُمْ» وَقَالَ: «إِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تَخَفُوهُ يُخَاسِنُكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ
 وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ» فَذَلِكَ مَا فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْقَلْبِ مِنَ الْإِقْرَارِ وَالْمَعْرِفَةِ وَهُوَ عَمَلُهُ وَهُوَ
 رَأْسُ الْإِيمَانِ وَفَرَضَ اللَّهُ عَلَى اللِّسَانِ الْقَوْلَ وَالتَّعْبِيرَ عَنِ الْقَلْبِ بِمَا عَقَدَ عَلَيْهِ وَأَقَرَّ بِهِ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ
 وَتَعَالَى «وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا» وَقَالَ: «قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَإِلَيْنَا
 وَإِلَيْكُمْ وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ» فَهَذَا مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى اللِّسَانِ وَهُوَ عَمَلُهُ وَفَرَضَ عَلَى السَّمْعِ أَنْ
 يَنْتَظِرَ عَنِ الْإِسْمَاعِ إِلَى مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَأَنْ يُعْرِضَ عَمَّا لَا يَحِلُّ لَهُ مِمَّا نَهَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ وَالْإِصْفَاءُ
 إِلَى مَا أَسْخَطَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ فِي ذَلِكَ: «وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتَ اللَّهِ
 يُكْتَمَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ» ثُمَّ اسْتَنْتَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 مَوْضِعَ التَّيْسَانِ فَقَالَ: «وَأَمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ» وَقَالَ
 «فَبَشِّرْ عِبَادَ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَأُولَئِكَ هُمُ الْوَالُونَ الْبَابِ
 وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: «قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ» الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ
 مُعْرِضُونَ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ» وَقَالَ: «وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا
 وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ» وَقَالَ: «وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا» فَهَذَا مَا فَرَضَ عَلَى السَّمْعِ مِنَ الْإِيمَانِ
 أَنْ لَا يُصْنِيَ إِلَى مَا لَا يَحِلُّ لَهُ وَهُوَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنَ الْإِيمَانِ وَفَرَضَ عَلَى الْبَصَرِ أَنْ لَا يَنْتَظِرَ إِلَى مَا حَرَّمَ اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَأَنْ يُعْرِضَ عَمَّا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ مِمَّا لَا يَحِلُّ لَهُ، وَهُوَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنَ الْإِيمَانِ. فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
 «قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ» فَتَبَاهُمْ أَنْ يَنْتَظِرُوا إِلَى عَوْرَاتِهِمْ وَأَنْ يَنْتَظِرَ
 الْمَرْءُ إِلَى قَرَجِ أَخِيهِ وَيَحْفَظَ قَرَجَهُ أَنْ يَنْتَظِرَ الْبَيْتَ وَقَالَ: «وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ
 وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ» مِنْ أَنْ تَنْتَظِرَ إِحْدَاهُنَّ إِلَى قَرَجِ أُخِيهَا وَتَحْفَظَ قَرَجَهَا مِنْ أَنْ يَنْتَظِرَ إِلَيْهَا
 وَقَالَ: كُلُّ شَيْءٍ فِي الْقُرْآنِ مِنْ حِفْظِ الْقَرَجِ فَهُوَ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَّا هَذِهِ آيَةٌ فَانْهَى مِنَ النَّظَرِ ثُمَّ نَهَى

روز قیامت اس طرح آئے گا کہ نار اس کے شکم میں شعلہ خیز ہوگی اور اس کے منہ سے آگ کی لپٹیں نکلی رہی ہوں گی یہاں تک کہ اہل محشر سمجھ جائیں گے کہ اس نے یتیم کا ملل کھایا ہے اور کم تو لےنے والوں کے لئے ہے ذیل (دوزخ کی ایک وادی) ان کے لئے ہے جو کم تو لےنے والے ہیں اور دین کا مستحق سوائے کافر کے دوسرا نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ویل ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے کفر کیا۔ روز قیامت اور عہد کے بارے میں نازل ہوا ہے جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنے معاہدوں کو تھوڑی سی قیمت میں بیچ ڈالتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حقدہ نہیں۔ خدا ان سے کلام نہیں کرے گا اور نہ روز قیامت ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو ترکیہ نصیب ہوگا اور ان کے لئے سخت عذاب ہوگا اور خلاق کے معنی حصہ کے ہیں۔ پس جس کا آخرت میں حصہ ہی نہیں وہ جنت میں داخل کیسے ہوگا اور مدینہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ زانی نکاح نہیں کرے گا مگر زانیہ یا مشرک سے اور زانیہ نکاح نہیں کرے گی مگر زانی یا مشرک سے اور یہ مومن پر حرام ہے اللہ نے زانی کو مومن نہیں کہا اور نہ زانیہ کو مومنہ اور رسول اللہ نے فرمایا ہے اور اہل علم اس میں شک نہیں رکھتے کہ زانی جب مرتکب زنا ہوتا ہے تو مومن نہیں ہوتا اور نہ چور جب چرائے تو مومن رہتا ہے زنا یا چوری کرتے ہی ایمان اس سے اس طرح الگ ہو جاتا ہے جیسے فیض بدن سے اور مدینہ میں یہ آیت نازل ہوئی اور جو لوگ شوہر دار عورتوں پر زنا کی ہمت لگاتے ہیں اور چار گواہ پیش نہیں کرتے تو ان کو انشی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کو ہرگز قبول نہ کرو یہ لوگ فاسق ہیں مگر وہ لوگ جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور اصلاح پر آمادہ ہوں بے شک اللہ غفور و رحیم ہے اور اللہ نے ان لوگوں کو (مشرکین) جو مکہ میں مقیم ہیں، اس سے دور رکھ لے کہ ان پر ایمان کا اطلاق ہو۔ فرماتے ہیں کیا مومن فاسق جیسا ہوتا ہے یہ دونوں برابر نہیں اور یہ بھی فرمایا ہے منافق لوگ فاسق ہیں اور ایسے لوگوں کو اللہ نے ایسے ابلیس قرار دیا ہے فرماتا ابلیس قوم جن سے تمھاری امر رب کے قبول کرنے سے اس نے انکار کیا خدا نے اسے ملعون قرار دیا اور یہ بھی فرمایا ہے جو لوگ غفلت شعرا مومنات پر تہمت زنا لگاتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کی گئی ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے قیامت کے دن ان کے خلاف ان کی زبانیں، ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے ان کے کرتوتوں کی۔ لیکن مومن کے اعضاء مومن کے خلاف گواہی نہ دیں گے وہ تو اسی کے خلاف بولیں گے جو عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں۔

مومن کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا خدا فرماتا ہے جن لوگوں کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں ہوگا وہ اسے پڑھیں گے اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا اور سورہ نور سورہ نساء کے بعد نازل ہوئی اور اس کی تصدیق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر سورہ نساء میں یہ نازل فرمایا۔ تمھاری عورتوں میں جو بدکار ہوں۔ ان کے خلاف چار آدمیوں کی گواہی لا کر وہ تصدیق کر دیں تو ان عورتوں کو زندگی بھر گھروں کے اندر روکے رہو (کہیں اور جلنے نہ دو) یا یہ کہ اللہ ان کے لئے کوئی اور طریقہ کار کا حکم دے اور سبیل کے متعلق فرماتا ہے یہ سورت جس کو ہم نے نازل کیا اور فرض قرار دیا۔ اور ہم نے قرآن میں روشن و واضح آیات کو نازل کیا زانیہ اور زانی دونوں کو سوسو کوڑے مارو اور یہ دینی معاملہ

میں کسی مرتکب نہ تاپہ مہربانی نہ کرو۔ اگر تم اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہو اور ان کو سزا دیئے جانے کے وقت مومنین کا ایک گروہ موجود رہنا چاہیے۔

۲۔ عَدُّ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَدِّ، عَنْ عَدِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَدِّ بْنِ قُسَيْبٍ، عَنْ أَبِي السَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَبْلَ لَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ عَدًّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ مُؤْمِنًا ؛ قَالَ : فَأَيْنَ فَرَايَضُ اللَّهِ ؟

قَالَ : وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : كَانَ عَلَيَّ عليه السلام يَقُولُ : لَوْ كَانَ الْإِبْرَاهِيمُ كَلَامًا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ صَوْمٌ وَلَا صَلَاةٌ وَلَا حَلَالٌ وَلَا حَرَامٌ . قَالَ : وَقُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنْ عِنْدَنَا قَوْمًا يَقُولُونَ : إِذَا شَهِدْنَا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ عَدًّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَهُوَ مُؤْمِنٌ ، قَالَ : فَلَمْ يُضَرْبُوا الْحُدُودَ وَلَمْ تُقَطَّعْ أَيْدِيهِمْ ؟ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَلْقًا أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، لِأَنَّ الْمَلَائِكَةَ خَدَّامُ الْمُؤْمِنِينَ وَأَنَّ جَوَارِ اللَّهِ لِلْمُؤْمِنِينَ وَأَنَّ الْجَنَّةَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَأَنَّ الْحُورَ الْعِينِ لِلْمُؤْمِنِينَ . ثُمَّ قَالَ : فَلَمَّا بَالُ مِنْ جَدِّ الْفَرَايِضِ كَانَ كَافِرًا ؟

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین سے پوچھا گیا کہ جو لالہ الہ اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے تو وہ مومن ہے فرمایا اور فراتس کی بجائے کہیں گئی راوی کہتا ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ پورا پورا ایمان تو وہی ہے کہ جو چیزیں اس سے متعلق ہیں بجا لائے اگر ایمان صرف شہادتیں ہی کا ادا کرنا ہوتا تو پھر روزہ، نماز اور حلال و حرام سے دین کا کوئی تعلق ہی نہ ہوتا۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کچھ لوگ کہتے ہیں جس نے لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے دی تو وہ مومن ہے فرمایا کہ پھر مجسروں کو سزائیں کیوں دی جاتی ہیں لوگوں کے ہاتھ کیوں کاٹے جاتے ہیں خدا نے مومن سے زیادہ مکرم کسی کو نہیں بنایا۔ ملائکہ مومنین کے خادم ہیں اللہ کا جوار مومنین ہی کے لئے ہے پھر نہ مایا جس نے فراتس سے انکار کیا وہ کافر ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِبْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ سَلَامِ الْجَنْجَنِيِّ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْإِبْرَاهِيمِ ، فَقَالَ : الْإِبْرَاهِيمُ أَنْ يُطَاعَ اللَّهُ فَلَا يُصْنَى .

۳۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایساں یہ ہے کہ خدا کی اطاعت کی ہائے اس کی معصیت نہ کی جائے۔

وعدہ لاشریک لہ ہے نہ اس کے جو روپے نہ بیٹا اور یہ کہ محمد خدا کے عبد اور رسول ہیں اور خدا کی طرف سے جو خبر یا کتاب لائے ہیں وہ حق ہے پس جو چیز اللہ نے قلب پر فرض کی ہے وہ اقرار و معرفت ہے اور یہی اس کا عمل ہے۔ خدا نے فرمایا ہے مگر وہ جو رکلم کفر کہے پر مجبور کیا جائے لیکن اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو لیکن جس کا سینہ کفر سے کشادہ ہے (تو اس کی نجات نہیں) اور خدا نے فرمایا آگاہ ہو کہ ذکر خدا سے (بے چین) دلوں کو اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔

اور فرماتا ہے ایسے بھی ہیں کہ منہ سے کہتے ہیں کہ ایمان لے آئے حالانکہ ان کے دل ایمان نہیں لائے اور فرمایا جو کچھ تمہارا دلوں میں ہے اسے ظاہر کر دیا چھپاؤ اللہ اس کا حساب ضرور لے گا پس جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا۔ پس خدا نے دل پر جس چیز کو فرض کیا ہے وہ اقرار و معرفت ہے اور یہی اس کا عمل ہے اور یہی اصل ایمان ہے اور خدا نے قول کو زبان پر فرض کیا ہے اور قلب میں جو عقیدہ ہے اس کو بیان کرنا اور اقرار کرنا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لوگوں سے اچھی اچھی باتیں کرو اور خدا نے فرمایا کہہ دو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور اس پر بھی جو کتاب ہماری ہدایت کے لئے نازل ہوئی اور اس پر بھی جو تمہاری ہدایت کے لئے آئی تھی تمہارا اور ہمارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں یہ ہے وہ جسے خدا نے زبان کا فرض قرار دیا ہے۔

اور یہی اس کا عمل ہے اور اللہ نے کانوں کا یہ فرض قرار دیا ہے اور جن چیزوں کا سنتنا اللہ بحرام قرار دیا ہے اس سے بچیں اور اعراض کریں اس امر سے جو ان کے لئے حلال نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سے روکا ہے اور نہ سین ان باتوں کو جو اللہ کو غضب میں لانے کا باعث ہوں۔ خدا نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے جب تم سنو کہ لوگ آیات خدا سے انکار کرتے ہیں اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں اور تم ان کے پاس مت بیٹھو تاکہ وہ کسی اور کے متعلق بات چیت کرنے لگیں اور استثناء کیلئے بھولنے کے موقع کا۔ فرمایا ہے (الانعام) اگر (میرا یہ حکم) تمہیں شیطان بھلا دے تو (جب یاد آجائے) ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھو۔ پھر یہ بھی فرمایا ہے میرے ان بندوں کو خوش خبری سننا جو سنی ہوئی باتوں سے ان پر عمل کرتے ہیں جو اچھی ہوں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی ہے اور یہی لوگ عقل مند ہیں اور یہ بھی فرمایا ہے فلاح پائی ان مومنوں نے جو خشوع و خضوع سے نماز ادا کرتے ہیں اور بیہودہ باتوں کے سننے سے گریز کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے اعمال ہمارے ساتھ ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے ساتھ اور جب لغو باتیں کرنے والوں کی طرف سے گزرتے ہیں تو بزرگانہ شان سے گزرتے ہیں پس یہ ہے جو اللہ نے کانوں پر فرض کیا ہے اور وہ ایمان یہ کہ جن باتوں کا سنتنا جائز نہ ہو ان کو نہ سنیں یہ ہے کانوں کا عمل اور وہ ایمان سے متعلق ہے۔

اور آنکھ کا یہ فرض قرار دیا کہ خدا نے جن چیزوں کی طرف نظر کرنا حرام قرار دیا ہے ان کی طرف نہ دیکھو اور جن سے اللہ نے منع کیا ہے ان کو نہ دیکھو۔ یہی اس کا عمل ہے اور یہی تعلق ایمان کا اس سے ہے۔ فرماتا ہے اے رسول مومنوں سے کہہ دو کہ اپنی آنکھوں کو جھکائے رہیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں خدا نے ان کو منع کیا ہے اس سے کہ وہ ان کی

شرمگاہوں پر نظر کریں اور نہ یہ جائز ہے کہ کوئی مرد اپنے بھائی کی شرمگاہ کو دیکھے اور اپنی شرمگاہ کو بھی دوسروں کی نظروں سے بچائے اور فرمایا ہے کہ اے رسولؐ کہہ دو مومن عورتوں سے کہ وہ اپنی آنکھوں کو جھکائے رہیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اس سے کہ ان کو لوگ دیکھیں یا کوئی عورت دوسری عورت کی فرج کو دیکھے اور اپنی شرمگاہ کو دوسروں کی نظروں سے بچائے۔ امام نے فرمایا: مگر ان میں جہاں حفاظتِ مروج کا ذکر ہے وہ زنا کے سلسلے میں ہے سوائے اس آیت کے یہ نظر سے متعلق ہے اور خدا نے مجموعی طور پر دل زبان اور کان آنکھ کے فرض کا ذکر ایک دوسری آیت میں کر دیا ہے فرمایا ہے جو تم چھپایا کرتے تھے ان کی گواہی تمہارے خلاف تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہاری جلدیں دیں گی امام نے فرمایا: جلود سے مراد شرمگاہیں اور رانیں ہیں اور خدا نے فرمایا ہے جس امر کا تم کو علم نہیں اس کے متعلق قیافہ سے کام نہ لو بے شک کان، آنکھ اور دل ہر ایک سے اس کے متعلق سوال کیا جائے گا پس یہ ہیں وہ چیزیں جو اللہ نے فرض کی ہیں آنکھوں پر کہ پرہیز کریں ان چیزوں کو دیکھنے سے جن کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے پس آنکھ کا ایمانی عمل یہی ہے۔

اور اللہ نے فرض کیا ہے ہاتھوں پر کہ نہ پکڑیں ان چیزوں کو جن کا لینا اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور لیں ان چیزوں کو جن کے لینے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور خدا نے ہاتھوں پر فرض کیا ہے کہ وہ صدقہ دیں صدقہ رحم کریں راہِ خدا میں جہاد کریں اور نماز کے لئے اپنے بدن اور لباس کو طاهر کریں۔

اور فرماتا ہے اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے منہ دھو لو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوؤ اور اپنے سروں کا مسح کرو اور پیروں کا مسح کر دو۔ انھوں نے کہا اور فرمایا جب تم کافروں سے بھڑ جاؤ تو ان کی گردنیں مار دو یہاں تک کہ جب انھیں چوڑ چوڑ کر ڈالو تو ان کی شکلیں باندھ لو، پھر یا تو احسان رکھ کر چھوڑ دو یا بدلہ (جان کا مال) لے کر رہا کر دتا میں کو کفار اپنے ہتھیار ڈال دیں۔ اللہ نے ہاتھوں کا یہی فرض قرار دیا ہے کیوں کہ مار پیٹ کی ہاتھوں کو مشق ہوتی ہے۔

اور پیروں کا فرض یہ قرار دیا ہے کہ معصیتِ الہی کی طرف نہ اٹھیں اور ان کا فرض ہے کہ وہ مرضی الہی کے مطابق راہِ جلیل فرماتے زمین پر اکڑ کر نہ چلے تو اتنی طاقت والا نہیں کہ قدم مار کر زمین کو شگافہ کر دے اور نہ تو بفسندی میں بہاؤ جیسا ہو سکتا ہے پھر فرماتا ہے اپنی چال میں میسائے روی اختیار کر اور اپنی آواز کو دھماکہ سب سے زیادہ ناپسندیدہ آواز گدھے کی ہے اور ہاتھوں اور پیروں کی گواہی اپنے ان صاحبوں کے خلاف ہونے کا جنھوں نے امر الہی کے خلاف ہاتھ پیر چلائے یوں تذکرہ فرماتا ہے روز قیامت ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے جو کچھ انھوں نے کیا ہوگا اس کا حال ان کے ہاتھ اور پاؤں بیان کریں گے پس یہ ہے وہ فرض جو اللہ نے ہاتھ اور پاؤں کے ذمہ قرار دیا ہے یہ ہے ان دونوں کا عمل از روئے ایمان۔

اور چہرہ کے لئے سجدہ فرض کیا رات اور دن میں اوقات نمازیں، خدا فرماتا ہے اے ایمان والو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیکی کرو تاکہ تمہاری بحال کا باعث ہو یہ مکمل فریضہ ہے۔ چہرہ ہاتھوں اور پیروں کے لئے اور ایک دوسری جگہ فرمایا ہے اللہ کی مساجد میں اللہ کے سوا کسی کو نہ بکارو۔

۸۔ راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے فرستہ مرجسہ کے قول کو ایمان و کفر کے متعلق بیان کر کے کہا وہ کہتے ہیں کہ جو ہمارے نزدیک کافر ہے وہ خدا کے نزدیک بھی کافر ہے اسی طرح مومن جب اقرار کر لے اپنے ایمان کا تو خدا کے نزدیک مومن ہے فرمایا سبحان اللہ یہ دونوں برابر کیے ہو جائیں گے۔ کفر بندہ کا اقرار ہے اپنی نافرمانی کا جس کے بعد پھر کسی گواہ کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی (وہ بمنزلہ مقرر مدعا علیہ کے ہے) اور ایمان ایک دعویٰ ہے جس کے اثبات کے لئے گواہی ضروری اور یہ گواہی ہے اس کے عمل اور نیت کی۔ جب عمل اور نیت دونوں میں ہم آہنگی پیدا ہو جائے تو وہ بندہ خدا کے نزدیک مومن ہے اور کفر کی صورت میں نہ نیت باقی رہتی ہے نہ قول اور نہ عمل اور احکام کا نفاذ ہو تلے ہے۔ قبولیت اور عمل پر اور عمل کی صورت یہ ہے کہ مومنین ایمان پر گواہ بن جائیں اور احکام مومنین اس پر جاری ہوں تو وہ عند اللہ کافر نہ ہو گا اس کے ظاہر قول و عمل پر مگر مومنین جاری ہو گا۔ کیوں کہ باطن کا حال تو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

ایک سو ستائیسواں باب

سبقت الی الایمان

((باب ۱۴۷))

﴿السَّبْقُ إِلَى الْإِيمَانِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ بَرِيدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ بَيْرُزٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّ لِلْإِيمَانِ دَرَجَاتٍ وَمَنَازِلَ ، يَتَفَاعَلُ الْمُؤْمِنُونَ فِيهَا عِنْدَ اللَّهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : صِفْ لِي رَجَمَكَ اللَّهُ حَتَّى أَفْهَمَهُ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ سَبَقَ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ كَمَا يُسَبِّقُ بَيْنَ الْخَيْلِ يَوْمَ الرِّهَانِ ^(۱) ، ثُمَّ فَضَّلَهُمْ عَلَى دَرَجَاتِهِمْ فِي السَّبْقِ إِلَيْهِ ، فَجَعَلَ كُلَّ امْرِئٍ مِنْهُمْ عَلَى دَرَجَةٍ سَبْقِهِ ، لَا يَنْقُصُهُ فِيهَا مِنْ حَقِّهِ وَلَا يَتَقَدَّمُ مَسْبُوقٌ سَابِقًا وَلَا مَفْضُولٌ فَاضِلًا ، تَفَاعَلُ بِذَلِكَ أَوَائِلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَأَوَاخِرُهَا وَلَوْ لَمْ يَكُنْ لِلسَّابِقِ إِلَى الْإِيمَانِ فَضْلٌ عَلَى الْمَسْبُوقِ إِذَا لَدَخَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلُهَا ، نَعَمْ وَلَتَقْدَمُ مَوْهُمٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لِمَنْ سَبَقَ إِلَى الْإِيمَانِ الْفَضْلُ عَلَى مَنْ أَبْطَأَ عَنْهُ وَلَكِنْ يَدْرَجَاتِ الْإِيمَانِ قَدَّمَ اللَّهُ الشَّابِقِينَ وَيُأْبِطُ عَنْ الْإِيمَانِ آخِرَ اللَّهُ الْمُتَقَصِّرِينَ لَا تَنْجِدُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْآخِرِينَ مَنْ هُوَ أَكْثَرُ عَمَلًا مِنَ الْأَوَّلِينَ وَأَكْثَرُهُمْ صَلَاةً وَصَوْمًا وَحَجًّا وَزَكَاةً وَجِهَادًا وَإِنْفَاقًا وَلَوْ لَمْ يَكُنْ سَوَابِقُ يُفْضَلُ بِهَا الْمُؤْمِنُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا عِنْدَ اللَّهِ

لَتَكُنَ الْآخِرُونَ بِكَثْرَةِ الْعَمَلِ مُقَدَّمِينَ عَلَى الْأَوَّلِينَ وَلَكِنْ أَيْبَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُنْذِرَكَ آخِرَ
 دَرَجَاتِ الْإِيمَانِ أَوَّلَهَا ، وَيَقْدَمَ فِيهَا مَنْ أَحْرَأَ اللَّهُ أَوْ يُؤَخَّرَ فِيهَا مَنْ قَدَّمَ اللَّهُ . قُلْتُ : أَخْبِرْنِي عَمَّا
 نَدَّبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَيْهِ مِنَ الْإِسْتِثْنَائِي إِلَى الْإِيمَانِ ، فَقَالَ : قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «سَابِقُوا إِلَى
 مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ» وَقَالَ
 «الشَّاقِيقُونَ الشَّاقِيقُونَ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ» وَقَالَ : «وَالشَّاقِيقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ
 اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ» قَبْدًا بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ عَلَى دَرَجَةِ سَبْقِهِمْ ، ثُمَّ
 ثَمَنِي بِالْأَنْصَارِ ثَلَاثَ بِالنَّاصِبِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ ، فَوَضَعَ كُلَّ قَوْمٍ عَلَى قَدَرِ دَرَجَاتِهِمْ وَمَنَازِلِهِمْ عِنْدَهُ
 ثُمَّ ذَكَرَ مَا فَضَّلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ أَوْلِيَاءَهُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : «يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ
 بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضُهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ» - إِلَى آخِرِ الْآيَةِ - وَقَالَ :
 «وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَى بَعْضٍ» وَقَالَ : «أَنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَلِالْآخِرَةِ
 أَكْبَرُ» دَرَجَاتٍ وَأَكْبَرُ تَفْضِيلًا ، وَقَالَ : «هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللَّهِ» ، وَقَالَ : «وَيُؤْتِي كُلَّ ذِي فَضْلٍ
 فَضْلَهُ» وَقَالَ : «الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَكْثَرُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ»
 وَقَالَ : «فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا» دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً ، وَقَالَ
 «لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتِلَ أُولَئِكَ أَكْثَرُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا»
 وَقَالَ : «يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ» وَقَالَ : «ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ
 ظُلْمٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخِصَّةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطُؤُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نِيْلًا
 إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ» وَقَالَ : «وَمَا تَقْدِرُوا إِلَّا أَنْفُسُكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ» رَتَّلَ : «وَمَنْ
 يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ» وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ، فَهَذَا ذِكْرُ دَرَجَاتِ الْإِيمَانِ وَمَنَازِلِهِ
 عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۱- راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ کیا ایمان کے درجات ہیں منازل ہیں پیش خدا جن کی وجہ سے مومنین
 سے ایک دوسرے پر فضیلت حاصل ہوتی ہے فرمایا ہاں میں نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے دراتوضیح کیجئے تاکہ میں سمجھوں۔
 فرمایا مومنین کے لئے بھی اسی طرح سبقت ہے جیسے گھوڑ دوڑ میں ہوتی ہے درجات میں سبقت بآ فضیلت ہے۔
 اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان کو اسی درجہ پر رکھا ہوا ہے جو جہاد میں اس کی سبقت کا ہے خدا نے اس کے حق میں کمی
 نہیں کی اور سبق کو سابق پر اور مفضل کو فاضل پر مقدم نہیں کیا اور فضیلت دی ہے جہاد میں آگے رہنے والوں پر

۵/۱۱/۱۱

۵/۱۱/۱۱

۲/۲۵۲

۱۹۹۱/۱۱

سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْإِيمَانِ، فَقَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ: قُلْتُ أَلَيْسَ هَذَا عَمَلٌ قَالَ: بَلَى. قُلْتُ: قَالَ عَمَلٌ مِنَ الْإِيمَانِ؟ قَالَ: لَا يَشْتَبُ لَهُ الْإِيمَانُ إِلَّا بِالْعَمَلِ وَالْعَمَلُ مِنْهُ ۖ ۴۔ راوی نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایمان کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا اگر ہی دینا اس کو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ راوی نے کہا کیا یہ عمل صورت نہیں ہے۔ فرمایا۔ ہاں ہے میں نے کہا تو کیا عمل ایمان کا جزو ہے فرمایا ایمان بدون عمل ثابت ہی نہیں ہوتا اور عمل اس کا جزو ہے۔

۵۔ بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْقَبَائِرِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَنِيسِرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو النَّصَبِيِّ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ الْعَالِمَ عَنِ الْإِيمَانِ أَخْبَرَنِي أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ: مَا لَا يَقْبَلُ عَمَلًا إِلَّا بِهِ، فَقَالَ: وَمَا ذَلِكَ؟ قَالَ: الْإِيمَانُ بِاللَّهِ، الَّذِي هُوَ أَعْلَى الْأَعْمَالِ دَرَجَةً وَأَسْنَاهَا حَقًّا وَأَشْرَفُهَا مَنَازِلَةً، قُلْتُ: أَخْبَرَنِي عَنِ الْإِيمَانِ أَقْوَلُ وَعَمَلٌ أَمْ قَوْلٌ بِلا عَمَلٍ؟ قَالَ: الْإِيمَانُ عَمَلٌ كَلِمَةٌ، وَالْقَوْلُ بَعْضُ ذَلِكَ الْعَمَلِ يَقْرَضُ مِنَ اللَّهِ بَيْتَهُ فِي كِتَابِهِ، وَاضِحٌ نُورُهُ، ثَابِتَةٌ حُجَّتُهُ، يَشْهَدُ بِهِ الْكِتَابُ وَيَدْعُو إِلَيْهِ، قُلْتُ: صِفْ لِي ذَلِكَ حَتَّى أَفْهَمَهُ، فَقَالَ: إِنَّ الْإِيمَانَ حَالَاتٌ وَدَرَجَاتٌ وَطَبَقَاتٌ وَمَنَازِلُ فَمِنْهُ التَّامُّ الْمُنْتَهَى تَمَامُهُ وَمِنْهُ النَّاقِصُ الْمُنْتَهَى نُقْصَانُهُ وَمِنْهُ الزَّائِدُ الرَّاجِحُ زِيَادَتُهُ قُلْتُ: وَإِنَّ الْإِيمَانَ لَيَنْتَمِ وَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَكَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَرَضَ الْإِيمَانَ عَلَى جَوَارِحِ بَنِي آدَمَ وَقَسَمَهُ عَلَيْهَا وَقَرَضَ عَلَيْهَا، فَلَيْسَ مِنْ جَوَارِحِهِمْ جَارِحَةٌ إِلَّا وَهِيَ مُوَكَّلَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ بِغَيْرِ مَا وَكَّلَتْ بِهِ أُخْتُهَا، فَمِنْهَا قَلْبُهُ الَّذِي بِهِ يَقْبَلُ وَيَقْفَهُ وَيَقْبَلُهُمْ وَهُوَ أَمِيرُ بَدَنِهِ الَّذِي لَا تَرُدُّ الْجَوَارِحُ وَلَا تَصُدُّ إِلَّا عَنْ رَأْيِهِ وَأَمْرِهِ، وَمِنْهَا يَدَاهُ اللَّتَانِ يَبْطِشُ بِهِمَا وَرِجْلَاهُ اللَّتَانِ يَمْشِي بِهِمَا وَقَرَجُهُ الَّذِي الْبَاءُ مِنْ قَبْلِهِ وَلِسَانُهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ الْكِتَابُ وَيَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهَا وَعَيْنَاهُ اللَّتَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا، وَأُذُنَاهُ اللَّتَانِ يَسْمَعُ بِهِمَا وَقَرَضَ عَلَى الْقَلْبِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى اللِّسَانِ وَقَرَضَ عَلَى اللِّسَانِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى الْعَيْنَيْنِ وَقَرَضَ عَلَى الْعَيْنَيْنِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى السَّمْعِ وَقَرَضَ عَلَى السَّمْعِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى الْيَدَيْنِ وَقَرَضَ عَلَى الْيَدَيْنِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ وَقَرَضَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى الْفَرْجِ وَقَرَضَ عَلَى الْفَرْجِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى الْوَجْهِ، فَأَمَّا مَا قَرَضَ عَلَى الْقَلْبِ مِنَ الْإِيمَانِ فَأَلْفَاقُهَا وَالْمَعْرِفَةُ وَالْتَصَدِّيقُ وَالْتَسْلِيمُ وَالْمَقْدُّ وَالرِّضَا بِأَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، أَحَدًا، صَمَدًا، أَمَّا يَتَّخِذُ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ۖ

۶۔ راوی کہتا ہے ایک شخص نے امام علیہ السلام سے کہا۔ اے عالم مجھے بتائیے کہ کون سا عمل عند اللہ افضل ہے

فرمایا وہ جس کے بغیر کوئی عمل مقبول نہیں۔ اس نے کہا وہ کیا ہے۔ فرمایا۔ اللہ پر وہ ایمان جو اعمال میں اعلیٰ درجہ کا ہے اور ان روئے خط زیادہ روشن ہے اور ان روئے منزلت زیادہ اشرف ہے۔ میں نے کہا یہ بتائیے کہ ایمان قول و عمل دونوں کا نام ہے یا قول بلا عمل کا نام۔ فرمایا ایمان پورا الہدایہ عمل ہے اور بعض قول بھی عمل ہے اللہ کے فرض کرنے سے جس کو اس نے اپنی کتاب میں بیان کر دیا ہے اور وہ وہ ہے جس کا نور زیادہ واضح ہے اس کی حجت ثابت ہے کتاب خدا اس کی گواہی دیتی ہے اور اس کی طرف بلاتی ہے میں نے کہا ذرا توضیح کیجئے تاکہ میں سمجھ جاؤں، فرمایا۔ ایمان کے حالات و درجات و طبقات و منازل ہیں جن میں بعض کامل ہیں بعض ناقص اور بعض زائد ہیں اور ان کی زیادتی زیادہ رائج ہے میں نے کہا کیا ایمان تمام بھی ہوتا ہے اور ناقص بھی فرمایا بے شک میں نے کہا یہ کیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایمان کو فرض کیا ہے بنی آدم کے اعضاء پر اور ان کو تقسیم کیا ہے اور فرق پیدا کر دیا ہے پس اعضاء میں کوئی عضو ایسا نہیں ہے جس کی سپرد ایمان کا کوئی ایسا حصہ ہے جو اس کے غیر عضو کا نہیں۔ ان میں ایک دل ہے جس سے آدمی سمجھتا بوجھتا ہے اور دل تمام بدن کا امیر ہے۔ اعضاء بغیر اس کی رائے اور حکم کے کوئی کام نہیں کرتے اور اعضاء میں دونوں ہاتھ ہیں جن سے آدمی پکڑتا ہے اور دو پیر ہیں جن سے چلتا ہے اور جو شرمگاہ ہے جو شہوت رانی ہے اور زبان ہے جس کے لئے کتاب خدا ناطق ہے اور وہ اس کی گواہی دیتی ہے اور دو آنکھیں ہیں جن سے دیکھتا ہے اور دو کان ہیں جن سے سنتا ہے۔ قلب کا فرض زبان کے فرض سے الگ ہے اور زبان کا فرض آنکھوں کے سے الگ اور کان کا ہاتھوں کے فرض سے الگ اور ہاتھوں کا پیروں سے الگ اور پیروں کا فرج کے فرض سے الگ اور فرج کا فرض چہرہ کے فرض سے جدا ہے اور ایمان کے لحاظ سے قلب کا فرض یہ ہے کہ وہ اقرار کرے معرفت حاصل کرے۔ تصدیق کرے اور قبول کرے اور اپنا عقیدہ بنائے اس امر کو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لا شریک لہ ہے وہ یکتا ہے بے نیاز ہے نہ اس کے کوئی جو رو ہے نہ بچہ اور یہ کہ محمد اس کے عبد و رسول ہیں۔

۸۔ مُحَمَّدٌ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ مُخَبَّرٍ، عَنْ مُجَدِّ بْنِ حَفْصِ بْنِ خَارِجَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: - وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ قَوْلِ الْمُرْجِيَّةِ فِي الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ وَ قَالَ: إِنَّهُمْ يَحْتَجُّونَ عَلَيْنَا وَ يَقُولُونَ: كَمَا أَنَّ الْكَافِرَ عِنْدَنَا هُوَ الْكَافِرُ عِنْدَ اللَّهِ فَكَذَلِكَ نَجِدُ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَقَرَّ بِالْإِيمَانِ أَنَّهُ عِنْدَ اللَّهِ مُؤْمِنٌ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَ كَيْفَ يَسْتَوِي هَذَانِ؟ وَالْكَفَرُ إِقْرَارٌ مِنَ الْعَبْدِ فَلَا يُكَلِّفُ بَعْدَ إِقْرَارِهِ بَيِّنَةً، وَالْإِيمَانُ دَعْوَى لَا تَجُوزُ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ، وَبَيِّنَتُهُ عَمَلُهُ وَبَيِّنَتُهُ، فَإِذَا اتَّفَقَا فَالْعَبْدُ عِنْدَ اللَّهِ مُؤْمِنٌ وَالْكَفَرُ مَوْجُودٌ بِكُلِّ جَهَةٍ مِنْ هَذِهِ الْجِهَاتِ الثَّلَاثِ مِنْ بَيِّنَةٍ أَوْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَالْأَخْكَامُ تَجْرِي عَلَى الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ، فَمَا أَكْثَرَ مَنْ يَشْهَدُهُ الْمُؤْمِنُونَ بِالْإِيمَانِ وَ يَجْرِي عَلَيْهِ أَحْكَامُ الْمُؤْمِنِينَ وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ كَافِرٌ وَفَدَّ أَصَابَ مَنْ أَجْرَى عَلَيْهِ أَحْكَامُ الْمُؤْمِنِينَ يَظَاهِرُ قَوْلُهُ وَعَمَلُهُ.

امام نے فرمایا اور اللہ نے اعضاء پر نماز کے لئے مہارت کو فرض قرار دیا ہے۔ یہ اس طرح کہ جب خدا نے اپنے نبی کو بیت المقدس سے کعبہ کی طرف رخ پھیرنے کا حکم دیا تو یہ آیت نازل کی۔ اللہ تمہارے ایمان کا ضائع کرنے والا نہیں ہے شک اللہ لوگوں پر مہربان اور رحم کرنے والا ہے پس نماز کا نام ایمان ہے پس جو خدا سے لے گا اس حال میں کہ اپنے اعضاء کے فرائض کی خفایت کرنے والا ہو گا تو وہ کامل الایمان ہو گا اہل جنت سے ہو گا اور جو ان فرائض میں سے کسی میں کوئی کوتاہی کرے گا یا امر خدا سے تجاوز کرے گا تو وہ اللہ سے ناقص الایمان کی صورت میں لے گا۔ میں نے کہا میں سمجھ گیا ایمان کے پورا ہونے اور کم ہونے کو لیکن زیادتی کی کیا صورت ہوگی فرمایا خدا فرماتا ہے جب کوئی مسورۃ نازل ہوئی تو ان میں سے منافق کہتے ہیں اس سورہ نے تمہارے ایمان میں کیا زیادتی کر دی لیکن جو ایمان والے ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے ہاں جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے تو ان کے دلوں میں کثافت اور بڑھ جاتی ہے اور خدا فرماتا ہے ہم تم سے ان کی راصحاب کہف یا کسی خبر بیان کرتے ہیں وہ چند جو ان ہیں جو اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی ہدایت کو اور بڑھا دیا۔ اگر ایمان کی ایک ہی حالت ہوتی نہ اس میں کمی ہوتی نہ زیادتی تو ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ ہوتی اور انعام الہی کی سبب میں برابری ہوتی اور لوگ سب یکساں بن جاتے فضیلت باطل ہو جاتی لیکن تکمیل ایمان کی صورت میں باگاہ الہی میں درجات عالیہ پر سرفراز ہوں گے اور نقصان کی وجہ سے کوتاہی کرنے والے جہنم میں جا بیٹھیں گے۔

۲۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَتَحْمِيذِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، جَمِيعاً، عَنْ الْبَرْقِيِّ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ [عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ] هَارُونَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولَةٌ» قَالَ: يُسْأَلُ السَّمْعُ عَمَّا سَمِعَ وَالْبَصَرُ عَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ وَالْفُؤَادُ عَمَّا عَقَّدَ عَلَيْهِ.

۲۔ راوی کہتا ہے مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا بے شک کان آنکھ اور دل ہر ایک سے اس کے متعلق پوچھ گچھ کی جائے گی فرمایا کانوں سے اس کے متعلق جو مقتضایہ ہے اور آنکھوں سے اس کے متعلق جو دیکھا ہے اور دل سے اس کے متعلق جو عقیدہ رکھا ہے۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ أَوْ غَيْرِهِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْإِيمَانِ فَقَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ [وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ] وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا اسْتَقَرَّ فِي الْقُلُوبِ مِنَ التَّصَدِيقِ بِذَلِكَ، قَالَ: قُلْتُ: الشَّهَادَةُ الْبَسِطَةُ عَمَلًا؟ قَالَ: بَلَى، قُلْتُ: الْعَمَلُ مِنَ الْإِيمَانِ؟ قَالَ: نَعَمْ الْإِيمَانُ لَا يَكُونُ إِلَّا بِعَمَلٍ وَالْعَمَلُ مِنْهُ وَلَا يَنْبَغُ الْإِيمَانُ إِلَّا بِعَمَلٍ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایمان نام ہے اس امر کی گواہی دینے کا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور اقرار ان سب باتوں کا جن کو آنحضرت خدا کی طرف سے لائے اور ان کی تصدیق کے بعد دل میں جگہ دینا ہے کہ گواہی دینا عمل نہیں ہے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کیا عمل ایمان میں سے ہے فرمایا۔ ہاں ایمان نہیں ہوتا۔ مگر عمل سے عمل اس کا جزو ہے بغیر عمل ایمان ثابت ہی نہیں ہوتا

۴۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا الْإِسْلَامُ ؟ فَقَالَ : دِينُ اللَّهِ اسْمُهُ الْإِسْلَامُ وَهُوَ دِينُ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ تَكُونُوا أَحْيَتْ كُنْتُمْ وَبَعْدَ أَنْ تَكُونُوا قَمَنْ أَقَرَّ بِدِينِ اللَّهِ فَهُوَ مُسْلِمٌ وَمَنْ عَمِلَ بِمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ

۳۔ بعض اصحاب نے صادق آل محمد سے روایت کی ہے میں نے کہا اسلام کیا ہے فرمایا اللہ کے دین کا نام اسلام ہے اور وہ دین خدا تم سے پہلے بھی تھا اور تم سے بعد بھی رہے گا جس نے دین خدا ہوئے کا اقرار کیا۔ وہ مسلمان ہے اور جس نے احکام خدا پر عمل کیا وہ مومن ہے۔

۵۔ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّصْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِثْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَتُوبَ بْنِ الْحَزْرِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام فَقَالَ لَهُ سَلَامٌ : إِنْ خِيَمَةً ابْنِ أَبِي خَيْمَةَ يُحَدِّثُنَا عَنْكَ أَنَّهُ سَأَلَكَ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقُلْتَ لَهُ : إِنْ الْإِسْلَامُ ، مَنِ اسْتَقْبَلَ فَمِلْنَا وَشَهِدَ شَهَادَتَنَا وَنَسَكَ سُنَّكَ وَوَالَى وَلِيَّتَنَا وَغَادَى عَدُوَّنَا فَهُوَ مُسْلِمٌ فَقَالَ : صَدَقَ خَيْمَةُ ، قُلْتُ : وَسَأَلَكَ عَنِ الْإِيمَانِ فَقُلْتَ : الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَالتَّصَدِّيقُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَنْ لَا يَعْصِيَ اللَّهَ ، فَقَالَ : صَدَقَ خَيْمَةُ .

۵۔ ابو بصیر نے بیان کیا میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ سلام نے کہا کہ خیمہ ابن خیمہ نے آپ سے حدیث بیان کی ہے کہ اس نے آپ سے اسلام کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے اس سے کہا کہ اسلام یہ ہے کہ جو کوئی ہمارے قبلہ کا استقبال کرے اور ہماری شہادت (توحید و رسالت و امامت وغیرہ) کی گواہی دے اور ہماری طرح عبادت کرے اور ہمارے دوستوں کو دوست رکھے اور دشمنوں کو دشمن رکھے وہ مسلمان ہے۔ فرمایا خیمہ نے سچ کہا۔ میں نے کہا پھر اس نے آپ سے ایمان کے متعلق سوال کیا اور آپ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا اور کتاب خدا کی تصدیق کرنا اور اللہ کی نافرمانی نہ کرنا ایمان ہے فرمایا خیمہ نے سچ کہا۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، قَالَ :

پچھنے والوں پر ایمان کی طرف سبقت کرنے والوں کو سبق پر فضیلت نہ ہوتی تو اس امت کے آخر والے اول والوں سے مل جاتے۔ ہاں ان کے تقدم کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ ایمان کی طرف سبقت کرنے والوں کو کوئی فضیلت نہ ہو پچھے رہ جانے والوں پر لیکن درجاتِ ایمان کی صورت میں اللہ نے سابقین کو مقدم کیا ہے اور ایمان کی طرف تاخیر اور سستی کرنے والوں کو اللہ نے موخر قرار دیا ہے پچھے رہ جانے والے مومنین اگرچہ از روئے عمل اولین سے زیادہ بہتر ہوں اور نماز روزہ حج و جہاد و انفاق فی سبیل اللہ میں ایمان کی طرف سبقت کرنے والوں سے زیادہ ہوں لیکن عند اللہ سبقت کرنے والوں کو فضیلت ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو آخر والے کثرتِ عمل کی بنا پر اولین سے مقدم ہو جاتے۔

لیکن خدا نے پسند نہ کیا اس کو کہ اولین کے مدارجِ آخرین کو مل جائیں اور جن کو خدا نے موخر کیا ہے وہ مقدم ہو جائیں اور جو مقدم ہیں وہ موخر ہوں راوی کہتا ہے میں نے کہا وہ آیات بتائیے جن سے اللہ نے مومنین کو سبقت الی الایمان کی طرف دعوت دی ہے فرمایا خدا فرماتا ہے سبقت کرو اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کا عرض آسمان و زمین جیسا ہے اور جو ان لوگوں کے لئے بنائی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں اور فرمایا ہے سبقت کرنے والے سبقت کرنے والے ہیں اور وہی مقررینِ ایزدی ہیں اور فرمایا ہے اور سب سے پہلے سبقت کرنے والے ہاجرین و انصار ہیں اور وہ لوگ ہیں جنہوں نے نیکی میں ان کا اتباع کیا ہے اللہ ان سے راضی ہو اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے ابتداء کی ہاجرین اولین سے ان کے سبقت کے درجہ کو بیان کر کے دوسرے درجہ میں رکھا ہے انصار کو تیسرے میں، نیکوں میں ان کا اتباع کرنے والوں کو۔

خدا نے ہر قوم کو بقدر ان درجات و منازل کے رکھا ہے جو خدا کے نزدیک ہیں پھر خدا نے اپنے اولیاء کی ان فضیلتوں کو بیان کیا جو ایک کو دوسرے پر ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے یہ رسول ہیں ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے ان میں وہ بھی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا اور باعتبار درجات ایک کو دوسرے سے بلند کیا اور فرمایا ہے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت دی اور آخرت از روئے درجات، اور فضیلت بہت بڑی چیز ہے اور فرمایا۔ عند اللہ ان کے درجات ہیں اور فرمایا ہر صاحبِ فضل کو اس کی فضیلت دی گئی ہے اور فرماتا ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور راہِ خدا میں جہاد کرنے والے ہیں اپنے مالوں اور اپنے نفسوں سے پیشِ خدا ان کے درجات ہیں اور فرمایا اللہ نے فضیلت دی ہے جہاد کرنے والوں کو گھر میں بیٹھ رہنے والوں پر اور ان کے لئے بڑا اجر ہے اور درجات ہیں اور مغفرت اور رحمت ہے اور فرمایا تم میں سے جس نے فتح مکہ پہلے راہِ خدا میں اپنا مال صرف کیا اور قتال کیا، اس کا بڑا مرتبہ ہے وہ ان لوگوں کے برابر کیے ہو سکتا ہے جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور قتال کیا اور فرمایا اللہ ان لوگوں کے درجات بلند کرے جس کو علم کے درجات دیئے گئے ہیں اور فرمایا یہ مرتبہ اس لئے ہے کہ رسول اللہ کے ساتھ جہاد میں نہ ان کو پیاس کا احساس ہو نہ تعب کا اور نہ بھوک کا اور نہ انہوں نے ایسی کوئی پیش قدمی کی جو کفار کو غیظ میں لاتی، اور نہ انہوں نے دشمن سے کوئی فائدہ حاصل کیا مگر یہ کہ جو کیا وہ عمل صالح تھا اور فرمایا جو نیکیاں تم نے

اپنے لئے کی ہیں وہ تم اللہ کے پاس موجود پاؤ گے جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہے وہ نیکی دیکھے گا جس نے ذرہ برابر بدی کی ہے وہ بدی دیکھے گا پس یہ ہے درجاتِ ایمان کا ذکر اور اس کے منازل کا بیان پیش خدا کے عزوجل۔

ایک سوارِ تالیسواں باب

درجاتِ ایمان

((باب ۱۴۸))

((درجاتِ الایمان))

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي الْأَخْوِسِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَصَّعَ الْإِيمَانَ عَلَى سَبْعَةِ أَشْهُمٍ عَلَى الْبِرِّ وَالصِّدْقِ وَالْيَقِينِ وَالزُّهْدِ وَالْوَفَاءِ وَالْعِلْمِ وَالْجَلَمِ ، ثُمَّ قَسَمَ ذَلِكَ بَيْنَ الثَّالِثِ ، فَمَنْ جَعَلَ فِيهِ هَذِهِ السَّبْعَةَ الْأَشْهُمَ فَهُوَ كَامِلٌ ، مُحْتَمِلٌ ؛ وَ قَسَمَ لِبَعْضِ الثَّالِثِ السَّهْمَ وَلِبَعْضِ السَّهْمَيْنِ وَلِبَعْضِ الثَّلَاثَةِ حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى [الْأَسْبَعَةِ] ، ثُمَّ قَالَ : لَا تَحْمِلُوا عَلَى صَاحِبِ السَّهْمِ سَهْمَيْنِ وَلَا عَلَى صَاحِبِ السَّهْمَيْنِ ثَلَاثَةَ قَسَبَهُوهُمْ ، ثُمَّ قَالَ كَذَلِكَ حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى [الْأَسْبَعَةِ] .

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایمان کو سات حصوں میں رکھا ہے۔ بر، صدق، یقین، رضا، وفاء، علم، علم۔ پھر ان کو لوگوں میں تقسیم کیا۔ جس کو یہ ساتوں چیزیں مل گئیں وہ کامل ہو گیا اور بارِ شریعت اٹھانے والا ہے پھر خدا نے کسی کو ایک حصہ دیا کسی کو دو اور کسی کو تین یہاں تک کسی کو سات، پھر حضرت نے فرمایا جس کو دو حصے ملے ہیں میں اس پر تیسرے کا بار نہ رکھو اس طرح تم عاجز بنا دو گے ان کو یہاں تک کہ حضرت نے سات تک یوں ہی بیان کیا۔

۲ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْنَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمْعًا ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ أَبِي الْبَقَّانِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الصَّخَاكِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا سَرَّاحٍ وَكَانَ خَادِمًا لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : بَعَثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي خَاجَةٍ وَهُوَ بِالْجَبْرِ أَنَا وَجَمَاعَةٌ مِنْ مَوَالِيهِ قَالَ : فَأَنْطَلَقْنَا فِيهَا ثُمَّ رَجَعْنَا مُغْتَمِبِينَ قَالَ : وَكَانَ فَرَّاشِي فِي الْخَائِرِ الَّذِي كُنَّا فِيهِ نَرْوُلَا ، فَجِئْتُ وَأَنَا بِخَالٍ فَرَمَيْتُ بِنَفْسِي فَبَيَّنَّا أَنَا كَذَلِكَ إِذَا أَنَا بِأَبِي-

عَبْدُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَقْبَلَ قَالَ : فَقَالَ : قَدْ أَتَيْتُكَ أَوْ قَالَ : جِئْتُكَ ، فَاسْتَوَيْتُ جَالِسًا وَجَلَسَ عَلَيَّ صَدْرِي فِرَاشِي فَسَأَلَنِي عَمَّا بَعَثَنِي لَهُ فَأَخْبَرْتُهُ ، فَحَمِدَ اللَّهَ . ثُمَّ جَرَى ذِكْرُ قَوْمٍ قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنْ تَبَرَأُ مِنْهُمْ ، إِنْهُمْ لَا يَقُولُونَ مَا نَقُولُ . قَالَ : فَقَالَ : يَتَوَلَّوْنَا وَلَا يَقُولُونَ مَا نَقُولُونَ تَبَرُّؤُنْ مِنْهُمْ ؟ قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ قَالَ : فَهُوَ ذَا عِنْدَنَا مَا لَيْسَ عِنْدَكُمْ فَيَبْغِي لَنَا أَنْ تَبَرَأَ مِنْكُمْ ؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا حُجَّتُ فِدَاكَ . قَالَ وَهُوَ ذَا عِنْدَ اللَّهِ مَا لَيْسَ عِنْدَنَا أَفْتَرَاهُ أَطْرَحُنَا ؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا وَاللَّهِ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا نَقُولُ ؟ قَالَ : فَتَوَلَّوْهُمْ وَلَا تَبَرَّ وَوَامِنْهُمْ ، إِنْ مِنْ الْمُسْلِمِينَ مَنْ لَهُ سَهْمٌ وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ سَهْمَانٌ وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ ثَلَاثَةُ أَشْهُمٍ ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ أَرْبَعَةُ أَشْهُمٍ ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ خَمْسَةُ أَشْهُمٍ ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ سِتَّةُ أَشْهُمٍ ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ سَبْعَةُ أَشْهُمٍ

فَلَيْسَ يَنْبَغِي أَنْ يُحْمَلَ صَاحِبُ السَّهْمِ عَلَى مَا عَلَيْهِ صَاحِبُ السَّهْمَيْنِ وَلَا صَاحِبُ السَّهْمَيْنِ عَلَى مَا عَلَيْهِ صَاحِبُ الثَّلَاثَةِ وَلَا صَاحِبُ الثَّلَاثَةِ عَلَى مَا عَلَيْهِ صَاحِبُ الْأَرْبَعَةِ وَلَا صَاحِبُ الْأَرْبَعَةِ عَلَى مَا عَلَيْهِ صَاحِبُ الْخَمْسَةِ وَلَا صَاحِبُ الْخَمْسَةِ عَلَى مَا عَلَيْهِ صَاحِبُ السِتَّةِ وَلَا صَاحِبُ السِتَّةِ عَلَى مَا عَلَيْهِ صَاحِبُ السَّبْعَةِ وَتَضَرَّبَ لَكَ مَثَلًا إِنْ رَجُلًا كَانَ لَهُ جَارٌ وَكَانَ نَصْرَانِيًّا فَدَعَاهُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَرَيْتَهُ لَهُ فَجَابَهُ فَأَتَاهُ سُحَيْرًا فَقَرَعَ عَلَيْهِ الْبَابَ فَقَالَ لَهُ : مَنْ هَذَا ؟ قَالَ : أَنَا فُلَانٌ قَالَ : وَمَا حَاجَتُكَ ؟ فَقَالَ : تَوَضَّأَ وَاللَّسْ ثَوْبِيكَ وَمَرَّ بِنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ : فَتَوَضَّأَ وَلَيْسَ ثَوْبِي وَخَرَجَ مَعَهُ ، قَالَ : فَصَلَّيَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ صَلَّيَا الْفَجْرَ ثُمَّ مَكَّنَا حَتَّى أَصْبَحَا ، فَقَامَ الَّذِي كَانَ نَصْرَانِيًّا يُرِيدُ مَنْزِلَهُ ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ جُلُ أَتَيْنَ تَذَهَبُ ؟ النَّهَارُ قَصِيرٌ وَالَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الظُّهْرِ قَلِيلٌ ؟ قَالَ : فَجَلَسَ مَعَهُ إِلَى أَنْ صَلَّى الظُّهْرَ ، ثُمَّ قَالَ : وَمَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَلِيلٌ فَاحْتَبَسَهُ حَتَّى صَلَّى الْعَصْرَ ، قَالَ : ثُمَّ قَامَ وَارَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَقَالَ لَهُ : إِنَّ هَذَا آخِرُ النَّهَارِ وَأَقَلُّ مِنْ أَوَّلِهِ فَاحْتَبَسَهُ حَتَّى صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ ارَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَقَالَ لَهُ : إِنَّمَا بَقِيَتْ صَلَاةٌ وَاحِدَةٌ قَالَ : فَمَكَثَ حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ تَقَرَّرَ فَا فُلَانًا كَانَ سُحَيْرًا غَدَا عَلَيْهِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ الْبَابَ فَقَالَ : مَنْ هَذَا ؟ قَالَ : أَنَا فُلَانٌ ، قَالَ : وَمَا حَاجَتُكَ ؟ قَالَ : تَوَضَّأَ وَاللَّسْ ثَوْبِيكَ وَارْجِعْ بِنَا فَصَلِّ ، قَالَ : اطْلُبْ لِهَذَا الدِّينِ مَنْ هُوَ أَفْرَعُ مِنِّي وَأَنَا إِنْسَانٌ مُسْكِبٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : أَدْخَلَهُ فِي شَيْءٍ أَخْرَجَهُ مِنْهُ أَوْ قَالَ : أَدْخَلَهُ مِنْ مِثْلِ ذِهِ وَأَخْرَجَهُ مِنْ مِثْلِ هَذَا .

۲- امام جعفر صادق علیہ السلام کے خادم نے بیان کیا کہ مجھے حضرت نے جبکہ آپ حیرہ (نام شہر) میں تھے ایک

ضرورت سے بھیجا میرے ساتھ حضرت کے اور غلام بھی تھے ہم روانہ ہوئے اور وقت شام وہاں سے لوٹے۔ میرا بستر حجرہ میں وہیں تھا جہاں چھوڑا تھا۔ میں وہیں گیا اور میں مغموم تھا۔ میں بستر پر لیٹ گیا حضرت وہیں تشریف لے آئے اور فرمایا ہم خود ہی تمہارے پاس چلے آئے ہیں میں بستر پر اٹھ بیٹھا حضرت میرے فرش کے سر پرانے بیٹھ گئے اور جس کام کے لئے بھیجا تھا اس کے متعلق پوچھنے لگے میں نے سب حال سنایا۔ حضرت نے خدا کی حمد کی پھر ایک قوم کا ذکر چل پڑا میں نے کہا میں آپ پر ندامت ہوں۔ ہم ان سے بری ہیں کیوں کر (نماز میں) وہ نہیں جنتے جو ہم کہتے ہیں فرمایا وہ ہم کو دوست رکھتے ہوئے وہ نہیں کہتے جو تم کہتے ہو۔ میں نے کہا ہاں فرمایا بہت سی باتیں ایسی ہیں جنہیں ہم بھالاتے ہیں۔ تم نہیں کرتے تو کیا ہمارے لئے یہ زیبا ہے کہ ہم تمہیں چھوڑ دیں۔ میں نے کہا نہیں میں آپ پر ندامت ہوں۔ فرمایا۔ بہت سی باتیں خدا کو تاہم ہم نہیں کرتے (جیسے نافرمانوں کو رزق دیتا ہے) تو کیا خدا ہمیں چھوڑ دے میں نے کہا خدا کی قسم ایسا نہیں ہے میں آپ پر ندامت ہوں۔ ہم ایسا نہ کریں گے۔

فرمایا ان کو دوست رکھوان سے بیزار نہ ہو مسلمانوں میں کچھ ایسے ہیں جن کو بہام ایمان میں سے ایک ہی حصہ ملا ہے بعض کو دو بعض کو تین بعض کو چار، بعض کو پانچ بعض کو چھ اور بعض کو سات۔ پس ایک والا دو کے بار کو اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے اور دو والا تین کا بار اور تین والا چار کا بار اور چار والا پانچ کا بار اور پانچ والا چھ کا بار اور چھ والا سات کا بار اٹھا نہیں سکتا۔ میں اسے ایک مثال کے درپے سمجھاتا ہوں ایک ملا کا پڑوسی ایک نصرانی تھا۔ ملا نے اسے مسلمان کر لیا۔ صبح صادق سے پہلے ملا نے اس کا دروازہ کھٹ کھٹایا۔ اس نے پوچھا کون ہے۔ کہا۔ میں ہوں ملا۔ اس نے کہا کیسے آئے۔ ملا نے کہا۔ وضو کر کے اپنے کپڑے پہننا اور میرے ساتھ مسجد میں نماز کے لئے چلو، اس نے وضو کیا کپڑے پہنے اور ملا کے ساتھ چل کھڑا ہوا۔ جب مسجد میں پہنچے تو ملا نے کہا پہلے سنت نمازیں پڑھ لو۔ پھر صبح صادق نمودار ہوئی تو دونوں نے نماز صبح ادا کی اس کے بعد جو نصرانی تھا اس نے گھر جانے کا ارادہ کیا ملا نے کہا اب کہاں جلتے ہو۔ دن چھوٹا ہے۔ نماز ظہر کے درمیان بہت تھوڑا وقت ہے وہ روک گیا جب ظہر کا وقت آیا تو اس نے ظہر کی نماز پڑھی۔ ملا نے کہا ظہر و عصر کے درمیان تھوڑا سا وقت ہے عصر کی نماز پڑھ لو۔ اس کو روک لیا۔ عصر کی نماز کے بعد اس بیمار سے نے گھر جانا چاہا۔ ملا نے کہا اب نماز مغرب کا وقت تو بہت ہی قریب ہے جب نماز مغرب پڑھ لی تو ملا نے کہا اب صرف ایک نماز باقی رہ گئی ہے اسے بھی پڑھتے جاؤ۔ وہ رک گیا عشاء کی نماز کے بعد وہ دونوں جدا ہوئے جب دوسری صبح ہوئی تو ملا نے پھر اس کا دروازہ کھٹ کھٹایا۔ پوچھا کون ہے کہا میں ہوں فلاں۔ وضو کر کے کپڑے پہنا اور میرے ساتھ چل کر نماز پڑھو۔ اس نے کہا اس دین کے لئے کسی ایسے کو ڈھونڈو جو مجھ سے زیادہ فارغ البال ہو۔ میں غریب آدمی ہوں اور بال بچوں والا۔ حضرت نے فرمایا اس شخص نے ایک شے میں دغل کیا اور دوسری سے نکال دیا۔

ایک سو انچاسواں باب

تیسرے

(بَابُ آخِرُ مِنْهُ) ۱۴۹

۱ - أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ ، عَنْ شَهَابٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : لَوْ عَلِمَ النَّاسُ كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى هَذَا الْخَلْقَ لَمْ يَلَمْ أَحَدٌ أَحَدًا ، فَقُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ فَكَيْفَ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ أَجْزَاءَهُ بَلَغَ بِهَا تِسْعَةً وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا . ثُمَّ جَعَلَ الْأَجْزَاءَ أَعْشَادًا فَجَعَلَ الْجُزْءَ عَشْرَةَ أَعْشَادٍ ، ثُمَّ قَسَمَهُ بَيْنَ الْخَلْقِ فَجَعَلَ فِي رَجُلٍ عَشْرَ جُزْءٍ وَفِي آخِرِ عَشْرِي جُزْءٍ حَتَّى بَلَغَ بِهِ جُزْءًا ثَامِنًا وَفِي آخِرِ جُزْءٍ وَعَشْرَ جُزْءٍ وَآخِرِ جُزْءٍ وَعَشْرِي جُزْءٍ وَآخِرِ جُزْءٍ أَوْ ثَلَاثَةَ أَعْشَادٍ جُزْءٍ حَتَّى بَلَغَ بِهِ جُزْءَيْنِ ثَامِنَيْنِ ، ثُمَّ بِحِسَابِ ذَلِكَ حَتَّى بَلَغَ بِأَرْبَعِينَ تِسْعَةً وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا قَمْنٌ لَمْ يَجْعَلْ فِيهِ إِلَّا عَشْرَ جُزْءٍ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى أَنْ يَكُونَ مِثْلَ صَاحِبِ الْعُشْرَيْنِ وَكَذَلِكَ صَاحِبُ الْعُشْرَيْنِ لَا يَكُونُ مِثْلَ صَاحِبِ الثَّلَاثَةِ الْأَعْشَادِ وَكَذَلِكَ مَنْ تَمَّ لَهُ جُزْءٌ لَا يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يَكُونَ مِثْلَ صَاحِبِ الْجُزْءَيْنِ وَلَوْ عَلِمَ النَّاسُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ هَذَا الْخَلْقَ عَلَى هَذَا لَمْ يَلَمْ أَحَدٌ أَحَدًا .

۱- اس سے پہلے باب میں امام علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ایمان کے سات سہم ہیں اگر ان سات کو سات میں قرب دیا جائے تو انچاس حصے ہوتے ہیں اگر ان میں سے ہر ایک کے دس دس حصے کئے جائیں تو کل حصے چار سو نوٹے ہوتے ہیں امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر لوگ یہ جان لیتے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مخلوق کو کس طرح پیدا کیا ہے تو ایک دوسرے کو ملاحت نہ کرتا۔ راوی نے کہا یہ کیسے فرمایا۔ خدا نے ایمان کے ۴۹ جزو قرار دیئے ہیں پھر ان میں سے ہر ایک کے دس دس حصے کئے ان کو مخلوق پر تقسیم کیا۔ کسی کو دسواں حصہ دیا۔ کسی کو اس سے دوںادیا، کسی کو تینا یہاں تک کہ ایک شخص میں ایک جزو ہو گیا پھر ایک شخص کو ایک جزو تمام پر دسواں حصہ دوسرے جزو کا اور زیادہ کیا۔ دوسرے کو ایک جزو اور دو دہائیاں دیں۔ تیسرے کو تین دہائیاں یہاں تک کہ ایک شخص میں جا کر دو جزو پورے ہو گئے۔ اسی طرح تقسیم ہوتے ہوتے ایک شخص میں ۴۹ جزو کامل ہو گئے جس کو ایک جزو کا دسواں حصہ ملا ہے وہ اس پر جزو اور نہیں کہ دو دہائیوں والے کی طرح عمل کرے اور دو دہائیوں والے تین دہائیوں والے کی طرح عمل نہیں کر سکتا اور نہ پورے جزو والا دو جزو والے کی طرح کر سکتے ہیں اگر لوگ اس بات کو جان لیتے

کہ خدا نے اپنی مخلوق میں سب کو ایمان کے اجزاء برابر نہیں دیئے تو کو تا ہی عمل پر ایک دوسرے کو ملامت نہ کرنا۔

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ بَقِيعِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ الْخَرَّازِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْقَرَّاطِيِّ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا عَبْدَ الْعَزِيزِ إِنَّ الْإِيمَانَ عَشْرُ دَرَجَاتٍ بِمَنْزِلَةِ السَّلَامِ يُصْعَدُ مِنْهُ مَنْزِلَةٌ بَعْدَ مَنْزِلَةٍ فَلَا يَقُولَنَّ صَاحِبُ الْإِشْتِنِ لِصَاحِبِ الْوَاحِدَةِ : لَسْتُ عَلَى شَيْءٍ ، حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى الْغَايَةِ ، فَلَا تَسْقِطَ مَنْ هُوَ دُونَكَ فَيَسْقِطَكَ مَنْ هُوَ قَوْفَكَ ، وَإِذَا رَأَيْتَ مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكَ بِدَرَجَةٍ فَارْفَعَهُ إِلَيْكَ بِرَفْقٍ وَلَا تَحْمِلَنَّ عَلَيْهِ مَا لَا يُطْبِقُ فَتَكْثِرَهُ ، فَإِنَّ مَنْ كَثُرَ مُؤْمِنًا فَقَلِبَهُ جَبَرُوتٌ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا صادق آلِ محمد نے ایمان کے دس درجے ہیں مثل سیرجی کے ایک ڈنڈے کے بعد دوسرے پر جاتے ہیں پس جو دوسرے پر ہے اسے پہلے ڈنڈے والے سے نہ کہنا چاہیے کہ تو کچھ بھی نہیں اسی طرح دسویں والے تک جو تم سے پست ہے اسے نظر سے نہ گراؤ ورنہ جو تم سے اوپر ہے وہ تم کو نظر سے گرا دے گا۔ جب تم کسی کو اپنے درجہ سے نیچے پاؤ تو نرمی سے اس کو اپنی طرف ابھارو اور اس پر نہ لا دو جس کے اٹھانے کی اس میں طاقت نہ ہو اس صورت میں اس کا ایمان شکستہ ہو جائے گا اور جس نے کسی مومن کے ایمان کو شکستہ کیا اس پر اس کی تلافی لازم ہے۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ بْنِ يَسَّانَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ سَدِيرٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى مَنَازِلَ : مِنْهُمْ عَلَى الْوَاحِدَةِ وَ مِنْهُمْ عَلَى الْإِشْتِنِ وَ مِنْهُمْ عَلَى ثَلَاثٍ وَ مِنْهُمْ عَلَى أَرْبَعٍ وَ مِنْهُمْ عَلَى خَمْسٍ وَ مِنْهُمْ عَلَى سِتٍّ وَ مِنْهُمْ عَلَى سَبْعٍ فَلَوْ ذَهَبَتْ تَحْمِلُ عَلَى صَاحِبِ الْوَاحِدَةِ يَشْتِنُ لَمْ يَقُو ، وَ عَلَى صَاحِبِ الْإِشْتِنِ ثَلَاثًا لَمْ يَقُو ، وَ عَلَى صَاحِبِ الثَّلَاثِ أَرْبَعًا لَمْ يَقُو ، وَ عَلَى صَاحِبِ الْأَرْبَعِ خَمْسًا لَمْ يَقُو ، وَ عَلَى صَاحِبِ الْخَمْسِ سِتًّا لَمْ يَقُو ، وَ عَلَى صَاحِبِ السِّتِّ سَبْعًا لَمْ يَقُو ، وَ عَلَى هَذِهِ الدَّرَجَاتِ .

۳۔ سدير سے مروی ہے کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مومنین کے لئے منازل دہر اتب ہیں کسی کے لئے ایک ہے کسی کے لئے دو، کسی کے لئے تین کسی کے لئے چار کسی کے لئے پانچ کسی کے لئے چھ اور کسی کے لئے سات، اگر تم ایک والے پر دو کا بوجھ رکھو گے تو وہ تاب نہ لائے گا اور دو والے پر تین کا بوجھ لا دو گے تو وہ گھبرا جائے گا اور اگر تین والے پر چار کا بوجھ رکھو گے تو وہ تھلا جائے گا اور اگر چار والے پر پانچ کا بوجھ بار کر دو گے تو وہ جینا اٹھے گا اور اگر پانچ والے پر چھ کا بار کر دو گے تو وہ بے طاقت ہو جائے گا اور اگر چھ والے پر سات کا بوجھ رکھو گے تو وہ اس کے اٹھانے سے عاجز رہے گا پس درجاتِ ایمان کی یہی

صورت ہے۔

۴۔ عَنْهُ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَّانٍ ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ سَبَّابٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا أَنْتُمْ وَالْبَرَاءَةُ ، يَبْرَأُ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ ، إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضُهُمْ أَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُهُمْ أَكْثَرُ صَلَاةٍ مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُهُمْ أَتَقَدُّ بَصَرًا مِنْ بَعْضٍ وَهِيَ الدَّرَجَاتُ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ کیا بات ہے کہ تم ایک دوسرے سے برات کا اظہار کرتے ہو۔ بے شک مؤمنین بعض بعض سے افضل ہیں بعض نماز زیادہ پڑھنے میں بعض سے زیادہ ہیں بعض کی نظر بعض سے زیادہ گہری ہے۔ یعنی عقل میں زیادہ ہیں بول ہی درجات ہیں۔

ایک سو پچاسواں باب

نسبت اسلام

(بَابُ ۱۵۰)

(نِسْبَةُ الْإِسْلَامِ)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا نَسِبَ الْإِسْلَامَ نِسْبَةً لَا يَنْسِبُهُ أَحَدٌ قَبْلِي وَلَا يَنْسِبُهُ أَحَدٌ بَعْدِي إِلَّا بِمِثْلِ ذَلِكَ إِنَّ الْإِسْلَامَ هُوَ التَّسْلِيمُ وَالتَّسْلِيمُ هُوَ الْيَقِينُ وَالْيَقِينُ هُوَ التَّصَدِيقُ وَالتَّصَدِيقُ هُوَ الْإِقْرَارُ ، وَالْإِقْرَارُ هُوَ الْعَمَلُ ، وَالْعَمَلُ هُوَ الْأَدَاءُ ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَمْ يَأْخُذْ دِينَهُ عَنْ رَأْيِهِ وَلَكِنْ أَنَا مِنْ رَبِّهِ فَأَخَذَهُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى يَقِينَهُ فِي عَمَلِهِ وَالْكَافِرُ يَرَى انْكَارَهُ فِي عَمَلِهِ ، فَوَالَّذِي تَقْسِي يَدَيْهِ مَا عَرَفُوا أَمْرَهُمْ فَاعْتَبِرُوا انْكَارَ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ بِأَعْمَالِهِمُ الْحَبِيبَةَ .

اے فرمایا امیر المؤمنین نے میں نفی شریک باری تعالیٰ کی حقیقت کو اس طرح بیان کرتا ہوں کہ نہ مجھ سے پہلے کسی نے اس طرح بیان کیا ہے اور نہ میرے بعد کوئی بیان کرے گا۔ اہل حق جو بیان کریں گے وہ میرے بیان سے ماخوذ ہوگا اسلام یعنی نفی شریک باری اسی وقت ہوگا جب قول رسول کو قبول کیا جائے اور یہ قبولیت درست نہ ہوگی جب تک یقین یعنی اطمینان خاطر نہ ہو اور اطمینان خاطر نہ ہوگا جب تک خدا و رسول کو وعدہ کی طرح وعید میں بھی راستگو نہ سمجھا جائے اور ایسا نہ ہوگا جب دل اس پر ٹھہرے گا نہیں اور یہ استمرار حاصل نہ ہوگا جب تک ادا و امر و نواہی پر عمل نہ ہو اور یہ عمل صحیح

نہ ہوگا جب تک اس کی سند نہ ہو کہ یہ صاحبِ بشرع کے عمل سے ماخوذ ہے اور اس میں پیروی ظن و قیاس نہیں۔ مومن دین کو اپنی رائے سے نہیں لیتا۔

مومن اپنے دین کو اپنے رب سے لیتا ہے مومن اپنے یقین کو اپنے عمل میں دیکھتا ہے اور کافر اپنے انکار کو اپنے عمل میں دیکھتا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے قدرت میں میرا نفس ہے لوگوں نے اپنے معاملہ کو سمجھا ہی نہیں۔ پس ان کے حال سے عبرت حاصل کرو۔ کافروں اور منافقوں کا ذاتِ باری سے انکار ان کے اعمالِ خبیثہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

۲۔ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُدْرِكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْإِسْلَامُ عَرْيَانٌ ، قَلْبَاهُ الْحَيَاءُ وَزِينَتُهُ الْوَقَارُ وَمُرُوءَتُهُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ وَعِمَادُهُ الْوَرَعُ وَلِكُلِّ شَيْءٍ أَسَاسٌ . وَأَسَاسُ الْإِسْلَامِ حُبُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُدْرِكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَمِثْلُهُ

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اسلام عریاں ہے ان کا لباس حیا ہے ان کی زینت وقار اس کی مروت عملِ صالح ہے اس کا عماد (ستون) پرہیزگاری ہے اور ہر شے کے لئے بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی بنیاد ہم اہلبیت کی محبت ہے ایسی ہی حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیان کی ہے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمَدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ النَّخَعِيِّ عليه السلام . عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ سَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ اللَّهُ خَلَقَ الْإِسْلَامَ فَجَعَلَ لَهُ عَرَصَةً وَجَعَلَ لَهُ نُورًا وَجَعَلَ لَهُ خِصْنًا وَجَعَلَ لَهُ نَاصِرًا فَأَمَّا عَرَصَتُهُ فَالْقُرْآنُ ، وَأَمَّا نُورُهُ فَالْحِكْمَةُ ، وَأَمَّا خِصْنُهُ فَالْمَعْرُوفُ ، وَأَمَّا نَاصِرُهُ فَأَنَا وَأَهْلُ بَيْتِي وَشِيعَتُنَا ، فَاجْتَبُوا أَهْلَ بَيْتِي وَشِيعَتَهُمْ وَأَنْصَرَهُمْ فَإِنَّهُ لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَتَسَبَّنِي جِبْرَائِيلُ عليه السلام لِأَهْلِ السَّمَاءِ اسْتَوْدَعَ اللَّهُ حُبِّي وَحُبَّ أَهْلِ بَيْتِي وَشِيعَتِهِمْ فِي قُلُوبِ الْمَلَائِكَةِ ، فَهُوَ عِنْدَهُمْ وَدِيعةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ هَبَّ بِي إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَتَسَبَّنِي إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَاسْتَوْدَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حُبِّي وَحُبَّ أَهْلِ بَيْتِي وَشِيعَتِهِمْ فِي قُلُوبِ مُؤْمِنِي أُمَّتِي فَمُؤْمِنُوا أُمَّتِي يَحْفَظُونَ وَدِيعَتِي فِي أَهْلِ بَيْتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، أَلَا فُلُوْا أَنَّ الرَّجُلَ مِنْ أُمَّتِي عَبْدُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عُمَرُ أَيْامَ الدُّنْيَا ثُمَّ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مُبْعِضًا لِأَهْلِ بَيْتِي وَشِيعَتِي مَا قَرَّحَ اللَّهُ مَذْرَعَهُ إِلَّا عَنِ الْيَقَاقِ .

۳۔ حضرت ابو جعفر ثانی نے اپنے پدر بزرگوار سے انھوں نے اپنے جد سے روایت کی ہے کہ امیر المؤمنین نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ نے اسلام کو پیدا کیا، اس کے لئے وسعت پیدا کی، اس کو نور قرار دیا۔ اس کو قلعہ بنایا، اس کے ناصر بنائے۔ عرصہ (محن خانہ) اس کا قرآن ہے اور اس کا حکمت ہے قلعہ اس کا نیک ہے اور ہمارے اہلیت اس کے ناصر ہیں پھر میرے اہلیت اور ان کے شیعوں اور ناصر دل کو دوست رکھو۔ جب مجھے جبریلؑ سماء دنیا کی طرف لے گئے تو میرا تعارف اہل آسمان سے کرایا۔ اللہ نے میری اور میرے اہلیت کی اور ان کے شیعوں کی محبت ملائکہ کے دلوں میں پیدا کی جو قیامت تک ان کے دلوں میں رہے گی پھر جبریلؑ نے زمین پر مجھے اتارا تو اہل ارض سے میرا تعارف کرایا اور میرے اہلیت اور ان کے شیعوں کی محبت میری امت کے مومنوں کے دل میں قرار دی پس میری امت ایمان لائی۔ وہ میرے اہلیت کی محبت کی امانت کی قیامت تک حفاظت کریں گے آگاہ ہو اگر میری امت کا کوئی شخص بقدر عمر دنیا اللہ کی عبادت برابر کرتا رہے پھر وہ اللہ سے ایسی صورت میں ملاقات کرے کہ اس کے دل میں میرے اہلیت اور میرے شیعوں کی طرف سے عداوت ہو تو اللہ اس کے سینہ کو تادہ نہ کرے گا۔ مگر نفاق سے۔

ایک سو اکیاونواں باب

خصال المؤمن

(باب ۱۵)

❦ (خصال المؤمن) ❦

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : يَنْتَعِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ فِيهِ ثَمَانِي خِصَالٌ : وَقَوْرًا عِنْدَ الْهَرَاهِرِ ، صَبُورًا عِنْدَ الْبَلَاءِ ، شَكُورًا عِنْدَ الرِّخَاءِ ، قَانِعًا بِمَا رَزَقَهُ اللَّهُ ، لَا يَبْغِي الْأَعْدَاءَ ، وَلَا يَتَخَامَلُ لِلْأَصْدِقَاءِ ، بَذَنُهُ مِنْهُ فِي تَعَبِ النَّاسِ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ ، إِنَّ الْعِلْمَ خَلِيلُ الْمُؤْمِنِ وَالْجِلْمُ وَزِيرُهُ . وَالْعَقْلُ أَمِيرُ جُنُودِهِ ، وَالزُّفْرُ أَقْوَمُ أَخُوهُ ، وَالْبِرُّ وَالِدُهُ .

اس فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن میں آٹھ خصلتیں ہونی چاہئیں فتنہ و فساد کے وقت صاحب ثواب ہو۔

معیبتوں میں صابر ہو، عیش میں شکر گزار ہو جو رزق اللہ نے دیا ہے اس پر فشانہ ہو دشمنوں پر ظلم نہ کرے اور دوستوں پر بوجھ نہ ڈالے یا بناوٹی باتیں نہ کرے۔ اس کا بدن اس سے تعب میں رہے لوگ اس سے راحت میں رہیں علم مومن کا دوست ہے حلم اس کا وزیر ہے عقل اس کے شکر کا امیر ہے نرمی اس کا بھائی ہے نیکی اس کا باپ ہے۔

۲۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ: الْإِسْلَامُ لَهُ أَرْكَانٌ أَرْبَعَةٌ: التَّوَكُّلُ عَلَى اللَّهِ، وَتَقْوِيَةُ الْأَمْرِ إِلَى اللَّهِ، وَالْإِسْلَامُ بِقَضَاءِ اللَّهِ، وَالتَّسْلِيمُ لِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۲۔ حضرت ابی عبد اللہ نے اپنے باپ سے اور انھوں نے امیر المؤمنین سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ ایمان کے چار رکن ہیں خدا پر توکل، ہر امر کو خدا کے سپرد کرنا، حکم خدا پر راضی ہونا اور امر خدا کو تسلیم کرنا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّكُمْ لَا تَكُونُونَ صَالِحِينَ حَتَّى تَعْرِفُوا وَلَا تَعْرِفُوا حَتَّى تَصَدِّقُوا وَلَا تَصَدِّقُوا حَتَّى تَسْلِمُوا أَبَوَابًا أَرْبَعَةً لَا يَصْلُحُ أَوْ لَهَا إِلَّا بَأَخْرَافُهَا، صَلَّ أَصْحَابُ الثَّلَاثَةِ وَتَاهُوا تَبِيًّا بَعْدًا، إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا يَقْبَلُ إِلَّا الْعَمَلَ الصَّالِحَ، وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا بِالْوَفَاءِ بِالشَّرْطِ وَالْعَهْدِ، وَمَنْ وَفَى اللَّهَ بِشَرْطِهِ وَاسْتَكْمَلَ مَا وَصَفَ فِي عَهْدِهِ نَالَ مَا عِنْدَهُ وَاسْتَكْمَلَ وَعْدَهُ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخْبَرَ الْعِبَادَ بِطُرُقِ الْهُدَى، وَشَرَعَ لَهُمْ فِيهَا الْمَسَارَ، وَأَخْبَرَهُمْ كَيْفَ يَسْلُكُونَ، فَقَالَ: «وَأَنِّي لَفَقَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى»، وَقَالَ: «وَأَنَّمَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ، فَمَنْ اتَّقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا أَمَرَهُ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مُؤْمِنًا بِمَا جَاءَهُ بِهِ مُحَمَّدٌ ﷺ هَيِّئَاتَ هَيِّئَاتَ فَاتَ قَوْمٌ وَمَاتُوا قَبْلَ أَنْ يَهْتَدُوا وَطَعُوا أَنَّهُمْ «آمَنُوا». وَأَشْرَكُوا مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مَنْ أَتَى الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا اهْتَدَى وَمَنْ أَخَذَ فِي غَيْرِهَا سَلَكَ طَرِيقَ الرَّذَى، وَصَلَّ اللَّهُ طَاعَةً وَلِيٍّ أَمْرِهِ بِطَاعَةِ رَسُولِهِ ﷺ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ بِطَاعَتِهِ فَمَنْ تَرَكَ طَاعَةَ وَلَاؤِ الْأَمْرِ لَمْ يُطِيعِ اللَّهَ وَلَا رَسُولَهُ وَهُوَ الْإِفْرَارُ بِمَا نَزَلَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ، خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَالْيَسُوءِ الْبُيُوتِ الَّتِي أَدْنَى اللَّهِ أَنْ تَرْفَعَ وَيَذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ، فَإِنَّهُ قَدْ خَبَّرَكُمْ أَنَّهُمْ «رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ» عَزَّ وَجَلَّ - وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ، إِنَّ اللَّهَ قَدْ اسْتَخْلَصَ الرُّسُلَ لِأَمْرِهِ، ثُمَّ اسْتَخْلَصَهُمْ مُصَدِّقِينَ لِيُذَكِّرَ فِي تَذْوِيرِهِ. فَقَالَ: «وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ»، ثَاةً مَنْ جَهِلَ وَاهْتَدَى مِنْ أَبْصَرِ وَعَقَلَ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «فَأَنبَأْنَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ» وَكَيْفَ يَهْتَدِي مَنْ لَمْ يُبَيِّنْ؟ وَكَيْفَ يُبَيِّنُ مَنْ لَمْ يُنْذِرْ؟ إِنِ اتَّبَعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَقْرَأُوا بِمَا نَزَلَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَاتَّبَعُوا آثَارَ الْهُدَى، فَإِنَّهُمْ عَالِمَاتُ الْأَمَانَةِ وَالنُّقْمَى وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَوْ أَنْكَرَ رَجُلٌ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَقْرَأَ يَمَنْ سِوَاهُ مِنَ الرُّسُلِ لَمْ يُؤْمِنَ، أَفَصَوُّوا

الطَّرِيقَ بِالْيَمَانِ الْمَنَارِ، وَالْتَمَسُوا مِنْ وَرَاءِ الْحُجُبِ الْآثَارَ، تَسْتَكْمِلُوا أَعْمَارَكُمْ وَتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے تم صالح نہیں ہو سکتے جب تک معرفت حاصل نہ کرو اور معرفت نہیں ہوگی جب تک تصدیق نہ کرو اور تصدیق نہ ہوگی جب تک تسلیم نہ ہو۔ چار دروازے ہیں اول بغیر آخر کے درست نہ ہوگا۔ دین والے گمراہ ہو گئے اور وہ بہت حیران و سرگرداں رہے اللہ تعالیٰ صرف عمل صالح کو قبول کرتا ہے اور یہ نہیں قبول کیا جائے گا اگر وہ فاسد مشر و ملامعہ و معبود ہو پس جس نے ان شرائط کو پورا کیا اور اپنے عہد کو کمال تک پہنچا دیا تو اس نے اپنے عمل کو پایا اور اپنے وعدہ کو پورا کر دیا اللہ نے اپنے بندوں کو بطریق ہدایت خبردار کر دیا ہے اور راہ دین میں روشنی کے منارے قائم کر دیئے ہیں اور ان کو آگاہ کر دیا ہے کہ وہ کیوں کر راہ پر چلیں اور فرما دیا ہے کہ میں بخشنے والا ہوں اس شخص کو جو توبہ کرے ایمان لائے اور عمل صالح کرے پھر ہدایت پائے اور یہ بھی فرمایا ہے اللہ متقیوں کے عمل کو قبول کرتا ہے۔ پس جو اللہ سے ڈرا اور اس کے حکم کو بجالایا تو وہ اللہ سے ملے گا ایسی حالت ہیں کہ آنحضرت جو خدا کی طرف سے لائے ہیں اس پر ایمان لانے والا ہوگا افسوس صد افسوس قوم ہلاک ہوئی اور ہدایت یافتہ ہونے سے پہلے مر گئی اور غلطی سے لوگوں نے یہ گمان کیا کہ وہ ایمان لائے ہیں حالانکہ انھوں نے غیر معلوم طریقہ سے شرک کیا جس شخص نے حکم کو اس کے دروازوں سے لیا اس نے ہدایت پائی اور جس نے غلط دروازوں سے لیا اس نے ہلاکت کا راستہ اختیار کیا خدا نے ولی امر کی اطاعت کو اپنے رسول کی اطاعت سے متصل کیا ہے اور اطاعت رسول کو اپنی اطاعت سے۔ پس جس نے دایمان امر کی اطاعت کو ترک کیا تو اس نے نہ اللہ کی اطاعت کی نہ رسول کی اور رسول کی اطاعت اقرار ہے ان چیزوں کا جن کو وہ اللہ کی طرف سے لائے۔ اور خدا نے فرمایا ہے ہر نماز کے وقت زینت کرو اور ان گھروں کو تلاش کرو جن کو اللہ نے بلند کیا ہے اور جن میں ذکر خدا ہو تلپے اس نے بتایا کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ تجارت یا خرید و فروخت ان کو یا خدا سے غافل نہیں بتاتی۔ انھوں نے نماز کو قائم کیا اور زکوٰۃ کو دیا ہے اور وہ اس روز سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھ کی حالت بدل جائے گی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو اپنے حکم کی تعمیل کے لئے مخصوص کر لیا ہے اور وہ خلوص سے تصدیق کرنے والے ہیں اس کی اپنے انداز میں خدا نے فرمایا ہے کوئی امت ایسی نہیں کہ اس میں عذاب خدا سے ڈرانے والا نہ آیا ہو۔

جس نے جہالت سے کام لیا وہ حیران و سرگرداں رہا اور جس نے عقل سے کام لیا وہ ہدایت یافتہ ہو گیا۔ خدا فرماتا ہے تمہیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ سینوں میں دل اندھ ہوتے ہیں۔ جو عقل سے کام نہ لے گا وہ ہدایت پائے گا کیسے اور کیوں کر عقل سے کام لے گا وہ جو عذاب خدا سے ڈرتا نہیں۔ اللہ کے رسول کا اتباع کرو اور خدا کی طرف سے جو نازل ہوا ہے اس کا اقرار کرو اور جو اس کے ہدایت کے آثار ہیں ان کی پیروی کرو کیوں کہ وہ لوگ امانت الہیہ کے نشان ہیں اور تقویٰ کی علامتیں ہیں جان لو جس نے عیسیٰ بن مریم کا انکار کیا اور ان کے ماسوا رسولوں کا اقرار کیا وہ ایمان نہیں لایا۔ راستہ چلو ہدایت کے مناروں کی تلاش کے بعد اور ان کو پردوں کے پیچھے تلاش کرو۔ اپنے امروں کو کامل کرو اور اپنے رب اللہ پر ایمان لاؤ۔

بَصِيرَةً لِّمَنْ عَزَمَ وَآيَةً لِّمَنْ تَوَسَّعَ وَعِبْرَةً لِّمَنِ انْشَغَطَ وَنَجَاةً لِّمَنْ مَدَّقَ وَتَوْدَةً لِّمَنْ أَصْلَحَ وَزُلْفَى لِّمَنْ اقْتَرَبَ وَثِقَةً لِّمَنْ تَوَكَّلَ وَرَحْمَةً لِّمَنْ قَوَّضَ وَسُبْقَةً لِّمَنْ أَحْسَنَ وَخَيْرًا لِّمَنْ سَارَعَ وَجَنَّةً لِّمَنْ صَبَرَ وَلِبَاسًا لِّمَنِ اتَّقَى وَظَهْرًا لِّمَنْ رَشَدَ وَكَهْفًا لِّمَنْ آمَنَ وَأَمَّةً لِّمَنْ أَسْلَمَ وَرَجَاءً لِّمَنْ صَدَّقَ وَغَنًى لِّمَنْ قَتَعَ ، فَذَلِكَ الْحَقُّ ، سَبِيلُهُ الْهُدَى وَمَا تُرْتَبُ الْمَجْدُ وَصِفَتُهُ الْعُسَى فَهُوَ أَبْلَجُ الْمُنْهَاجِ مُشْرِقُ الْمَنَارِ ، ذَاكِي الْمِضْبَاجِ ، رَفِيعُ الْغَايَةِ ، يَسِيرُ الْمِضْمَارِ ، جَامِعُ الْحَلِيقَةِ ، سَرِيعُ السَّبْقَةِ ، أَلِيمُ التَّقَمَّةِ ، كَامِلُ الْمُدَّةِ ، كَرِيمُ الْقُرْآنِ ، قَالِإِيمَانُ مِنْهَاجُهُ ، وَالصَّالِحَاتُ مَنَارُهُ وَالْفَقَهُ مَصَابِيحُهُ وَالذَّنْبُ مِضْمَارُهُ وَالْمَوْتُ غَايَتُهُ وَالْقِيَامَةُ حَلِيقَتُهُ وَالْجَنَّةُ سُبْقَتُهُ وَالنَّارُ يَقَمَتُهُ وَالنَّقْوَى عِدَّتُهُ وَالْمُحْسِنُونَ قُرْسَانُهُ ، فَيَا إِيْمَانُ يُسْتَدَلُّ عَلَى الصَّالِحَاتِ وَالصَّالِحَاتِ يُعَمَّرُ الْفَقَهُ وَبِالْفَقِهِ يَرْهَبُ الْمَوْتُ وَبِالْمَوْتِ نَحْنُمُ الذَّنْبُ وَيَا ذُنُوبًا تَجَارِ الْقِيَامَةَ وَالْقِيَامَةُ تُزَارِفُ الْجَنَّةَ وَالْجَنَّةُ حَسْرَةُ أَهْلِ النَّارِ وَالنَّارُ مَوْعِظَةُ الْمُتَّقِينَ وَالنَّقْوَى يَنْخُ الْأِيْمَانُ .

۱۔ اصبح بن نباتا سے مروی ہے کہ امیر المومنین نے گھریں یا قہر میں جب کہ ہم سب جمع تھے۔ خطبہ بیان فرمایا۔ پھر خط لکھ کر پڑھا گیا لوگوں کے سامنے اور ابن کو اسے مروی ہے کہ اس نے امیر المومنین سے ایمان و کفر و نفاق کی تعریف معلوم کی۔ فرمایا۔ بعد حمد و صلوة اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ایک شریعت بنایا اور آسان کیا اس کے احکام عمل کرنے والوں پر اور جو لوگ ان احکام کے بیان کرنے والوں سے برسرِ جنگ ہوئے ان کی نظر میں وہ احکام دشوار معلوم ہوئے اس نے معزز قرار دیا اس کو جس نے ان سے محبت کی اور سلامتی قرار دی ان کے لئے جو دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور ہدایت یافتہ بنایا ان کو معفوئے نے اس سے رہنمائی حاصل کی اور مضبوطی قرار دیا اس کے لئے جس نے اس سے تمسک کیا اور دلیل شتر ادا یا اس کے لئے جس نے اس کے ذریعہ سے کلام کیا اور جس نے اس سے روشنی چاہی اس کے لئے نور قرار دیا اور جس نے اس سے مدد چاہی اس کے لئے اس کو مددگار بنایا اور شہرت قرار دیا اس کے لئے جس نے اس کے ذریعہ سے محاکمہ کیا اور فتح دی اس کو جس نے اس کے ذریعہ سے دلیل بیان کی اور شہرت دی اس کو جس نے اس کو محفوظ رکھا اور قابلِ وثوق بات قرار دیا جس نے اس کی روایت کی اور جس نے اس سے فیصلہ کیا۔ صحیح حکم بنایا اور جس نے تجربہ کیا۔ وہ صاحبِ حکم بنا اور جس نے احکام اسلام میں تدبیر کیا اس کے لئے وہ لباس کی طرح زینت بنا اور جس نے اس سے دانائی حاصل کی وہ صاحبِ فہم ہوا اور جس نے اسے سمجھا وہ صاحبِ یقین ہوا اور جس نے اس کے حصول کا ارادہ کیا وہ صاحبِ بصیرت ہوا اور جس نے اس سے فراست حاصل کی وہ خدا کی ایک ناثی بنا اور جس نے اس سے نصیحت حاصل کی اس کے لئے ذریعہ عبرت بنا اور جس نے اس کی تعمیل کی اس کے لئے ذریعہ نجات ہوا اور جس نے اس کے ذریعہ اصلاح چاہی اس کے لئے باعثِ حفاظت ہوا اور جس نے اس کے ذریعے کو تقرب بنایا اس کے لئے نزدیکیِ خدا کا سبب بنا اور جس نے اس پر توکل کیا وہ لائقِ وثوق ہوا اور جس نے اپنے افعال کو اس کے سپرد کیا اس کو فراخی حاصل ہوئی اور جس نے اس کو اچھا

جاننا اس نے سبقت حاصل کی اور جو اس کی طرف تیزی سے بڑھا اس نے نیکی حاصل کی اور جس نے صبر کیا اس کو جنت ملی دیا وہ اس کے لئے سپر ہوا اور جس نے تقویٰ اختیار کیا وہ اس کا لباس ہوا اور جس نے اس سے ہدایت حاصل کی وہ اس کا پشت پناہ ہوا اور جس نے اس پر ایمان ظاہر کیا۔ وہ اس کے لئے جائے پناہ بنا اور جس نے اس کی فرمانبرداری کی وہ امن میں رہا اور جس نے اس کی تصدیق کی اس کے لئے باعثِ امید ہوا اور جس نے تنازع کی وہ غنی ہو گیا یہ حق ہے اس کی راہ راہِ ہدایت ہے اور اس کی علامات بزرگی ہیں اور اس کے صفات اچھے ہیں وہ سب سے زیادہ روشن راستہ ہے اور اس کے سینا پر ہدایت تاباں ہیں اس کا چراغ روشن ہے اس کی غایت بلند ہے اس کی دوزخ میدان میں دوڑ آسان ہے وہ تیزی سے سبقت کرنے والوں کا جامع اس کا انتقام سخت دردناک ہے اس کا سامان مکمل ہے اس کا شہسو اگر کیم الطبع ہے ایمان اس کا راستہ ہے اعمالِ صالح اس کے روشن مینار ہیں۔ علمِ دین اس کے چراغ ہیں دنیا اس کی دوزخ کا میدان ہے موت اس کی غایت ہے قیامت اس کے جمع ہونے کی جگہ ہے جنت سبقت کا میدان ہے دوزخ عذاب کا مقام ہے تقویٰ اس کا سامان ہے نیکی کرنے والے اس کے شہسوار ہیں ایمان پر استدلال اعمالِ صالح سے کیا جاتا ہے اور اعمالِ نیک فقرے بنتے ہیں اور فقر موت سے ڈراتی ہے اور موت پر دنیا کا فائدہ ہے اور دنیا سے گزرنے کے بعد قیامت ہے اور قیامت میں جنت سے نزدیک ہے اور جنت دوزخیوں کے لئے باعثِ حسرت ہوگی اور دوزخ متقیوں کے لئے نصیحت ہے اور تقویٰ اس کا سامان ہے۔

ایک سو ترنواں باب

صفتِ ایمان

(باب ۱۵۳)

﴿صِفَةُ الْإِيمَانِ﴾

۱۔ بِإِسْنَادِ الْأَوَّلِ، عَنِ ابْنِ مَجْثُوبٍ، عَنْ يَعْقُوبَ الشَّرَّاحِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سُمِّلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَنِ الْإِيمَانِ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْإِيمَانَ عَلَى أَرْبَعِ
دَعَائِمٍ: عَلَى الصَّبْرِ وَالْيَقِينِ وَالْعَمَلِ وَالْجِهَادِ، فَالْتَمِسْ مِنْ ذَلِكَ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى الشَّوْقِ وَالِإِسْتِغْنَاءِ
وَالزُّهْدِ وَالتَّرَقُّبِ، فَمَنْ أَشْثَقَ إِلَى الْجَنَّةِ سَلَا عَنْ الشَّهَوَاتِ وَمَنْ أَشْفَقَ مِنَ الشَّادِ رَجَعَ عَنْ
الْمَحْرَمَاتِ وَمَنْ زَهَدَ فِي الدُّنْيَا هَانَتْ عَلَيْهِ الْمُصِيبَاتُ وَمَنْ رَاقَبَ الْمَوْتَ سَادَعَ إِلَى الْخَيْرَاتِ،
وَالْيَقِينُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: تَبَيُّرَةِ الْفِطْنَةِ وَتَأَوُّلِ الْحِكْمَةِ وَمَعْرِقَةِ الْعِبْرَةِ وَسُنَّةِ الْأَوَّلِينَ، فَمَنْ أَبْصَرَ
الْفِطْنَةَ عَرَفَ الْحِكْمَةَ وَمَنْ تَأَوَّلَ الْحِكْمَةَ عَرَفَ الْعِبْرَةَ وَمَنْ عَرَفَ الْعِبْرَةَ عَرَفَ السُّنَّةَ وَمَنْ عَرَفَ السُّنَّةَ

فَكَأَنَّمَا كَانَ مَعَ الْآوَلِينَ وَاهْتَدَى إِلَى الْبَيْتِ هِيَ أَقْوَمُ وَنَظَرَ إِلَى مَنْ نَجَا بِإِيمَانِهِ وَمَنْ هَلَكَ بِمَا هَلَكَ وَإِنَّمَا أَهْلَكَ اللَّهُ مَنْ أَهْلَكَ بِمَعْصِيَتِهِ وَأَنْجَى مَنْ أَنْجَى بِطَاعَتِهِ : وَالْعَدْلُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ : غَايِضِ الْقَهْمِ وَعَمْرِ الْعِلْمِ وَزَهْرَةِ الْحُكْمِ وَرَوْضَةِ الْعِلْمِ فَمَنْ فِيهِمْ فَسَدَ جَمِيعُ الْعِلْمِ وَمَنْ عِلْمَ عَرَفَ شَرَائِعَ الْحُكْمِ وَمَنْ حَكَمَ لَمْ يَفْرِطْ فِي أَمْرِهِ وَغَاشَ فِي النَّاسِ حَمِيداً ، وَالْجِهَادُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ : عَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْيَقَظِ فِي الْمَوَاطِنِ وَشَتَاتِ الْفَاسِقِينَ فَمَنْ أَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ شَدَّ ظَهَرَ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ نَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ أَرْخَمَ أَنْفَ الْمُنَافِقِ وَأَمِنَ كَيْدَهُ وَمَنْ صَدَقَ فِي الْمَوَاطِنِ قَضَى الَّذِي عَلَيْهِ وَمَنْ شَتَا الْفَاسِقِينَ غَضَبَ اللَّهِ وَمَنْ غَضَبَ اللَّهَ غَضَبَ اللَّهُ لَهُ ، فَذَلِكَ الْإِيمَانُ وَدَعَائِمُهُ وَشُعَبُهُ .

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام سے ایمان کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا : اللہ تعالیٰ نے ایمان کے چار ستون قرار دیئے ہیں صبر، یقین، عدل اور جہاد اور صبر کی چار شاخیں ہیں شوق، اشتیاق و زہد اور رقبہ جس نے جنت کا اشتیاق رکھا۔ اس نے خواہشات سے تسلی حاصل کی اور جو دوزخ سے ڈرا اور محرمات سے بچا اور جس نے دنیا سے ترک تعلق کیا مصیبتوں کو اس کی حقیر سمجھا اور جس نے موت پر نظر رکھی۔ اس نے نیکیوں کی طرف سبقت کی اور یقین کی چار شاخیں ہیں اپنی زیر کی کو جگائے رکھنا (حکمت قرآنی کے معانی سے) حکمت الہیہ میں غور و فکر (نقل احوال انبیاء امم سابقہ) مقامات عبرت کی شناخت اور سنت امم سابقہ کو مدنظر رکھنا جس نے زیر کی پر نظر رکھی اس نے حکمت کو پہچان لیا۔ اور جس نے حکمت کے صحیح معنی سمجھ لئے اس نے عبرت کو پہچان لیا اور جس نے عبرت کو پہچان لیا اس نے سنت انبیاء کو پہچان لیا اور جس نے سنت کو پہچان لیا وہ گویا اولین کے ساتھ ہو گیا اور اس راہ کی طرف ہدایت پائی جو سب سے زیادہ مضبوط ہے اور نجات پانے والے کے متعلق اس امر پر نظر رکھی کہ کس وجہ سے اس کو نجات ہوئی اور ہلاک ہونے والا کس وجہ سے ہلاک ہوا۔ خدا نے جس کو ہلاک کیا اس کی معصیت کی وجہ کیا اور جس کو نجات دی اس کی اطاعت کی وجہ سے دی اور عدل کی بھی چار شاخیں ہیں گہری سمجھ، علم میں رسوخ اور دانائی یا حکم میں شگفتہ پھول ہو۔ علم میں تروتازہ باغ ہو جو ایسی سمجھ رکھتا ہو کہ وہ علم کی تفسیر بیان کر پائے گا اور صاحب علم ہے اس نے حکم کی راہوں کو پہچان لیا اور جس نے حکم سے کام لیا۔ اس نے کسی امر میں تفریط نہ کی وہ لوگوں میں محمود و پسندیدہ ہو کر رہا اور جہاد نفس کی بھی چار صورتیں ہیں اول امر بالمعروف دوسرے کو برائیوں سے روکنا اور تمام مقامات پر سچ بولنا بہت فرق ہے مومن اور فاسق میں جس نے لوگوں کو امر نیک کی ہدایت کی۔ اس نے مومن کی کمر کو مضبوط کیا اور جس نے نہی عن المنکر کی اس نے منافق کی ناک رگڑ دی اور اس کے مکر سے امان میں رہا اور جس نے ہر جگہ سچ بولا اس نے وہ حق ادا کیا جو اس پر تھا جس نے فاسق کو دشمن رکھا اور خوشنودی خدا کے لئے اس پر غضبناک ہوا اور خدا اس کے دشمن پر غضبناک ہو گا یہ ہے ایمان اور یہ ہیں اس کے ستون اور شاخیں۔

ایک سوچو نوال باب

فضیلت ایمان اسلام پر اور فضیلت ایمان پر یقین

(باب) ۱۵۴

۱- (فَضْلُ الْإِيمَانِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْيَقِينِ عَلَى الْإِيمَانِ) ❦

— أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا أَخَا جَعْفَرٍ إِنَّ الْإِيمَانَ أَفْضَلُ مِنَ الْإِسْلَامِ وَإِنَّ الْيَقِينَ أَفْضَلُ مِنَ الْإِيمَانِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَعَزُّ مِنَ الْيَقِينِ .

۱- جابر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اے مجاہد ایمان افضل ہے اسلام سے اور یقین افضل ہے ایمان سے اور دنیا کی کوئی چیز یقین سے افضل نہیں۔

۲- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُعْتَدٍ جَمِيعاً ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْإِيمَانُ فَوْقَ الْإِسْلَامِ بِدَرَجَةٍ ، وَالتَّقْوَى فَوْقَ الْإِيمَانِ بِدَرَجَةٍ ، وَالْيَقِينُ فَوْقَ التَّقْوَى بِدَرَجَةٍ ، وَمَا قَسِمَ فِي النَّاسِ شَيْءٌ أَقْلُ مِنَ الْيَقِينِ .

۲- روشا سے مروی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ ایمان پر فوقیت رکھتا ہے ایک درجہ اور تقویٰ ایمان سے ایک درجہ بلند ہے اور یقین تقویٰ سے ایک درجہ بلند ہے اور لوگوں میں کوئی شے یقین سے کم نہیں تقسیم ہوئی۔

۳- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ عَنْ حُذْرَانَ بْنِ أَقْبَيْنَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ فَضَّلَ الْإِيمَانَ عَلَى الْإِسْلَامِ بِدَرَجَةٍ كَمَا فَضَّلَ الْكَعْبَةَ عَلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ .

۳- حمران نے بیان کیا۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کہتے سنا کہ اللہ نے فضیلت دی ہے ایمان کو اسلام پر جیسے فضیلت دی ہے کعبہ کو مسجد الحرام پر۔

۴- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ أَوْ غَيْرِهِ

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي النَّضْرِ الْكَلْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : يَا أَبَا عَمْرٍو الْإِسْلَامُ دَرَجَةٌ؟ قَالَ : قُلْتُ نَعَمْ قَالَ : وَالْإِيمَانُ عَلَى الْإِسْلَامِ دَرَجَةٌ ، قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : وَالتَّقْوَى عَلَى الْإِيمَانِ دَرَجَةٌ ، قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ قَالَ : فَمَا أُوتِيَ النَّاسُ أَقَلُّ مِنَ الْبَقِيَّةِ ، وَإِنَّمَا تَمَسَّكْتُمْ بِأَدْنَى الْإِسْلَامِ فَإِنَّمَا كُنْتُمْ أَنْ تَنْفَلِتَ مِنْ أَيْدِيكُمْ .

۴۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ مجھ سے ابو عبد اللہ نے فرمایا۔ اے ابو عمر اسلام کا ایک درجہ ہے میں نے کہا ہاں۔ فرمایا ایمان اسلام سے ایک درجہ بلند ہے میں نے کہا ہاں فرمایا تقویٰ ایمان سے ایک درجہ بلند ہے میں نے کہا۔ ہاں فرمایا تقویٰ سے یقین ایک درجہ بلند ہے میں نے کہا ہاں۔ فرمایا لوگوں کو یقین میں حصہ سب سے کم ملے گا تم نے اسلام کا ادنیٰ درجہ لیا ہے لہذا اپنے کو اس سے بچاؤ کہ وہ تمہارے ہاتھ سے اپنے کو بچائے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا ﷺ عَنْ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ فَقَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ﷺ : إِنَّمَا هُوَ الْإِسْلَامُ ؛ وَالْإِيمَانُ فَوْقَهُ بِدَرَجَةٍ وَالتَّقْوَى فَوْقَ الْإِيمَانِ بِدَرَجَةٍ وَالْبَقِيَّةُ فَوْقَ التَّقْوَى بِدَرَجَةٍ وَلَمْ يُقَسِّمْ بَيْنَ النَّاسِ شَيْءٌ أَقَلُّ مِنَ الْبَقِيَّةِ ، قَالَ : قُلْتُ : فَأَيُّ شَيْءٍ الْبَقِيَّةُ ؟ قَالَ : التَّوَكُّلُ عَلَى اللَّهِ وَالتَّسْلِيمُ لِلَّهِ وَالرِّضَا بِقَضَاءِ اللَّهِ وَالتَّوَهُُّ بِإِلَى اللَّهِ قُلْتُ : فَمَا تَقْسِرُ ذَلِكَ ؟ قَالَ : هَكَذَا قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ﷺ .

۵۔ یونس سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایمان و اسلام و ایمان کے متعلق پوچھا۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ دین کا نام اسلام ہے ایمان اس میں ایک درجہ زیادہ ہے اور تقویٰ ایمان سے ایک درجہ زیادہ ہے اور یقین تقویٰ سے ایک درجہ زیادہ ہے اور یقین سے کم کوئی چیز لوگوں میں تقسیم نہیں ہوئی۔ میں نے کہا یقین کی تعریف کیا ہے فرمایا خدا پر توکل کرنا اس کے احکام کو قبول کرنا اور حکم خدا پر راضی ہونا اور اپنے معاملات کو خدا کے سپرد کر دینا۔ میں نے کہا اس کی تفسیر بیان فرمائیے۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اتنا ہی بیان فرمایا ہے۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصِيرٍ ، عَنِ الرِّضَا ﷺ قَالَ : الْإِيمَانُ فَوْقَ الْإِسْلَامِ بِدَرَجَةٍ ، وَالتَّقْوَى فَوْقَ الْإِيمَانِ بِدَرَجَةٍ ؛ وَالْبَقِيَّةُ فَوْقَ التَّقْوَى بِدَرَجَةٍ وَلَمْ يُقَسِّمْ بَيْنَ الْعِبَادِ شَيْءٌ أَقَلُّ مِنَ الْبَقِيَّةِ .

۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے ایمان اسلام سے ایک درجہ بلند ہے اور تقویٰ ایمان سے ایک درجہ بلند ہے اور

یقین تقویٰ سے ایک درجہ بلند ہے اور یقین سے کم کوئی چیز لوگوں میں تقسیم نہیں ہوتی۔

ایک سو پچپن وال باب

حقیقت ایمان و یقین

(باب ۱۵۵)

﴿حَقِيقَةُ الْإِيمَانِ وَالْيَقِينِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَدَّانٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: بَيَّنَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَشْفَارِهِ إِذْ لَقِيَهُ رَكْبٌ فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: مَا أَنْتُمْ؟ فَقَالُوا: نَحْنُ مُؤْمِنُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَمَا حَقِيقَةُ إِيْمَانِكُمْ؟ قَالُوا: الرِّضَا بِقَضَاءِ اللَّهِ وَالتَّقْوِيَةُ إِلَى اللَّهِ وَالتَّسْلِيمُ لِأَمْرِ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عُلَمَاءُ حُكَمَاءُ كَادُوا أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْحِكْمَةِ أَنْبِيَاءُ، فَإِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَلَا تَبْنُوا مَالًا تَسْكُونُونَ وَلَا تَجْمَعُوا مَالًا تَأْكُلُونَهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب رسول اللہ کسی سفر میں تھے تو چند سواری حضرت کے پاس گئے اور کہا یا رسول اللہ السلام علیکم فرمایا تم کون ہو انھوں نے کہا ہم مومن ہیں فرمایا تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے کہا قنارت درالہی پر راضی ہونا اپنے امور خدا کے سپرد کر دینا حکم خدا کو قبول کر لینا رسول اللہ نے فرمایا یہ لوگ علماء و حکماء ہیں اور فریب ہے کہ اپنی حکمت کی وجہ سے انبیاء کے مرتبہ پر پہنچ جائیں پس اگر تم سچے ہو تو ایسے مکان نہ بناؤ جن میں تمہاری سکونت نہ ہو اور اور کھانے کا وہ سامان جمع نہ کرو جن کو تم نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تم کو اسی کی طرف جان ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، جَمْعًا عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْوَالِشِيِّ وَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَرْزُومٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بِالنَّاسِ الصُّبْحَ، فَتَنَظَّرَ إِلَى شَاةٍ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ يَخْفِقُ وَيَهْوِي بِرَأْسِهِ، مُصَفَّرَ الْوَتْنِ، قَدْ تَنَجَّفَ جَسْمُهُ وَغَارَتْ عَيْنَاهُ فِي رَأْسِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: أَصْبَحْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مُوقِنًا، فَعَجِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَوْلِهِ وَقَالَ: إِنَّ لِكُلِّ يَقِينٍ حَقِيقَةً فَمَا حَقِيقَةُ يَقِينِكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ يَقِينِي يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ الَّذِي أَخْرَجَنِي

وَأَسْهَرَ لَبْلَبِي وَأَظْلَمَ هَوَاجِرِي فَعَزَّ قَتَ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا حَتَّى كَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى عَرْشِ رَبِّي وَقَدْ نَصِبْتُ لِلْحِسَابِ وَخَشِيتُ الْخَلَائِقَ لِذَلِكَ وَأَنَا فِيهِمْ وَكَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَنَعَّمُونَ فِي الْجَنَّةِ وَيَتَنَارَفُونَ وَعَلَى الْأَرَائِكِ مُتَكِبُونَ وَكَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ النَّارِ وَهُمْ فِيهَا مُعَذَّبُونَ مُضْطَرِخُونَ وَكَانَتِي الْآنَ أَسْمَعُ زَفِيرَ النَّارِ يَدُورُ فِي مَسَامِعِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: هَذَا عَبْدُ نَوَّالٍ قُلْبُهُ بِالْأَيْمَانِ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَلَيْزَمَ مَا أَنْتَ عَلَيَّ ، فَقَالَ الشَّابُّ : ادْعُ اللَّهَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ أُرْزَقَ الشَّهَادَةَ مَعَكَ ، فَقَدَّعَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِ النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَشْهِدَ بَعْدَ تِسْعَةِ نَفَرٍ وَكَانَ هُوَ الْعَاشِرَ .

۲۔ سحاق بن عمار سے مروی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا۔ رسول اللہ نے لوگوں کے ساتھ صبح کی نماز پڑھیں آپ نے مسجد میں ایک جوان کو دیکھا وہ اپنا سر ادھر ادھر لٹا رہا ہے اس کا رنگ درد ہے اور جسم نحیف و نزار ہے آنکھیں سر میں گرا گئی ہیں حضرت نے فرمایا۔ اے شخص تیرا کیا حال ہے اس نے کہا میں یقین پر ہوں رسول اللہ نے اس کے کہنے پر تعجب کیا اور فرمایا یہ یقین کی ایک حقیقت بھی ہوتی ہے تمہارے یقین کی حقیقت کیا ہے اس نے کہا یا رسول اللہ وہ امر جس نے مجھے محزون کیا ہے اور راتوں کو جگایا ہے اور سخت گرم دنوں میں پیاسا رکھا ہے وہ غم آخرت ہے گویا عرش الہی میری نظر کے سامنے ہے اور میں موقف حساب ہوں لوگ محسوس ہو رہے ہیں میں بھی ان میں ہوں اور گویا میں اہل جنت کو دیکھ رہا ہوں اور نعمات جنت سے فیضیاب ہیں اور سختوں میں تکیہ لگائے ہوئے ایک دوست سے تعارف کر رہے ہیں اور گویا میں دوزخیوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ عذاب الہی میں مبتلا ہیں و پکار کر رہے ہیں گویا میں اب بھی اہل ناریک میں و پکار رہا ہوں اور وہ آوازیں میرے کانوں میں گونج رہی ہیں حضرت رسول خدا نے اپنے اصحاب سے فرمایا یہ ہے وہ بندہ جس کے دل کو اللہ نے نور ایمان سے منور کر دیا ہے حضرت نے اس سے فرمایا تم اپنے حال پر قائم رہو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ آپ دعا کریں کہ خدا مجھے شہادت کا درجہ دے حضرت نے دعا فرمائی چنانچہ ایک غزوہ میں وہ نوشہیدوں کے بعد دسویں نمبر پر شہید ہوا۔

۳۔ عَمَدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَالِثَةَ بِنْتُ مَالِكِ بْنِ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيَّةَ فَقَالَ لَهُ : كَيْفَ أَنْتَ يَا خَالِثَةُ بِنْتُ مَالِكٍ ؟ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مُؤْمِنَةٌ حَقًّا ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لِكُلِّ شَيْءٍ حَقِيقَةٌ فَمَا حَقِيقَةُ قَوْلِكَ ؟ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ عَزَّ قَتَ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا فَاسْهَرْتُ لَبْلَبِي وَأَظْلَمْتُ هَوَاجِرِي وَكَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى عَرْشِ رَبِّي [وَأَقْدَوْضَعَ لِلْحِسَابِ وَكَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَنَارَفُونَ فِي الْجَنَّةِ وَكَانَتِي أَسْمَعُ عَوَاءَ أَهْلِ النَّارِ فِي النَّارِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : عَبْدُ

نَوَّرَ اللَّهُ قَلْبَهُ ، أَبْصَرَتْ قَائِمَتُهُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْعُ اللَّهُ لِي أَنْ يَرُدُّ قَسِيَّ الشَّهَادَةِ مَعَكَ ، فَقَالَ :
اللَّهُمَّ ازْدُقْ خَارِجَةَ الشَّهَادَةِ ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا أَيَّامًا حَتَّى بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً فَبَعَثَهُ فِيهَا ، فَقَاتَلَ
فَقَتَلَ يَسْعَةَ - أَوْ ثَمَانِيَةَ - ثُمَّ قُتِلَ .
وَفِي رِوَايَةِ الْفَاسِمِيِّ بْنِ بَرْيَدٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : اسْتَشْهَدَ مَعَ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بَعْدَ يَسْعَةَ
تَقَرُّوْكَانَ هُوَ وَالْمَاشِرُ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حارث بن مالک بن نعمان انصاری رسول اللہ کے پاس آئے حضرت نے
ان سے پوچھا اے حارث تمہارا کیا حال ہے انھوں نے کہا یا رسول اللہ حق پر ایمان لانے والا ہوں پورا پورا ایمان فرمایا ہر شے کی
ایک حقیقت ہوتی ہے۔ تمہارے اس قول کی حقیقت کیا ہے انھوں نے کہا میرا نفس دنیا سے بیزار ہو گیا ہے میں راتوں کو جاگا
ہوں گرم دنوں میں پیاسا رہا ہوں (بحالت صوم) گویا میں دیکھتا ہوں اپنے رب کے عرش کی طرف اور یہ کہ میری طرف
موقوف حساب ہے گویا میں دیکھ رہا ہوں اہل جنت کو کہ وہ جنت میں آ جا رہے ہیں اور گویا میں سنتا ہوں اہل نار کی چیخ و پکار
حضرت نے فرمایا یہ وہ بندہ ہے جس کے قلب کو اللہ نے منور کر دیا ہے اس نے آثار قدرت کو دیکھا اور ثابت رہا انھوں نے کہا
یا رسول اللہ دعا فرمائیے کہ خدا مجھے درجہ شہادت نصیب کرے حضرت نے دعا کی خداوند احارثہ کو شرف شہادت عطا فرما۔ کچھ
دن بعد رسول اللہ ﷺ ایک لشکر بھیجا جس میں وہ بھی شامل تھے انھوں نے آسمان یا زکوٰۃ فوج کو قتل کیا اور پھر شہید ہوئے۔
ایک اور روایت میں ہے کہ انھوں نے جعفر بن ابوطالب کے ساتھ دسویں نمبر پر شہادت پائی۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ :
قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ ، إِنَّ عَلَى كُلِّ حَقٍّ حَقِيقَةً وَعَلَى كُلِّ صَوَابٍ نُورًا .

۴۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہ ہر امر حق کی ایک حقیقت ہے اور ہر امر ثواب کے لئے نور ہے۔

ایک سو چھپن وال باب

التفکر

((بَابُ التَّفَكُّرِ)) ۱۵۶

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ :
كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ يَقُولُ : نَبَتْهُ بِالتَّفَكُّرِ قَلْبُكَ ؛ وَجَافِيَ عَنِ اللَّيْلِ جَنْبُكَ ، وَاتَّقِ اللَّهَ رَبَّكَ .

۱۔ فرمایا۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہ بیدار کرو اپنے دل کو یاد خدا سے اور خالی کرو رات کو اپنا پہلو بستر سے (نماز شب پڑھو) اور اپنے رب اللہ سے ڈرو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِيَان ، عَنْ الْحَسَنِ الصَّبَّاحِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَمَّا يَرُوي النَّاسُ أَنَّ تَفَكُّرًا سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ قِيَامٍ لَيْلَةٍ ، قُلْتُ : كَيْفَ يَتَفَكَّرُ ؟ قَالَ : يَتَمَرُّ بِالْخَرِيبَةِ أَوْ بِالْأَدَارِ فَيَقُولُ : أَيَّنَ مَا كُنْتُكَ ، أَيَّنَ بَانُوكَ ، مَا [بِأَلِكِ لَا تَتَكَلَّمِينَ .

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا لوگ بیان کرتے ہیں کہ ایک گھڑی کا تفکر بہتر ہے تمام رات کھڑے ہو کر عبادت کرنے سے۔ میں نے کہا تفکر کی صورت کیسے فرمایا جب کسی خرابے یا گھر کی طرف سے گزرے تو کچھ تیرے ساکن کہاں گئے تیرے ہلنے والے کیا ہوئے۔ تو بولت کیوں نہیں۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ إِذْمَانُ التَّفَكُّرِ فِي اللَّهِ فِي قُلُوبِهِ .

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا افضل عبادت اللہ اور اس کی قدرت کے بارے میں ہمیشہ غور و فکر کرنا ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِبْسَى ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَادٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ : لَيْسَ الْعِبَادَةُ كَثْرَةُ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ ، إِنَّمَا الْعِبَادَةُ التَّفَكُّرُ فِي أَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۴۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے روزے اور نماز کی زیادتی کا نام عبادت نہیں بلکہ اصل عبادت امر الہی میں تفکر کرنا ہے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ حَمَّادٍ : عَنْ رِيعِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : [إِنَّ] التَّفَكُّرَ يَدْعُو إِلَى الْبِرِّ وَالْعَمَلِ بِهِ .

۵۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ تفکر کرنا دعوت دہلے ہے نیکی اور اس پر عمل کی طرف۔

ایک سو ستاونواں باب

المکارم

۱۵۷ (باب المکارم)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِبْسَى ، عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي مَرْثُوقٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ

إِسْحَاقَ شَعْرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَظِيمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْمَكَارِمُ عَشْرٌ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ فِيكَ فَلَتَكُنْ فَأَيُّهَا تَكُونُ فِي الرَّجُلِ وَلَا تَكُونُ فِي وَلَدِهِ وَتَكُونُ فِي الْوَلَدِ وَلَا تَكُونُ فِي أَبِيهِ وَتَكُونُ فِي الْعَبْدِ وَلَا تَكُونُ فِي الْجَبْرِ ، قَبْلَ : وَمَا هُنَّ ؟ قَالَ : صِدْقُ الْبَاسِ وَصِدْقُ اللَّيْسَانِ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ وَصَلَةُ الرَّحِمِ وَإِفْرَاءُ الصَّنِيفِ وَإِطْعَامُ السَّائِلِ وَالْمُكَافَأَةُ عَلَى الشَّيْبِ وَالتَّنْقِصُ لِلْجَارِ وَالتَّنْعَمُ لِلصَّاحِبِ وَرَأْسُهُنَّ الْحَيَاءُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مکارم اخلاق دس ہیں اگر تم میں استطاعت ہے تو ان کو ضرور لئے رہو۔ وہ ایسی ہیں کہ باپ میں ہوتی ہیں بیٹے میں نہیں ہوتیں، بیٹے میں ہوتی ہیں باپ میں نہیں ہوتیں غلام میں ہوتی ہیں آزاد میں نہیں ہوتیں فرمایا وہ کیا ہیں فرمایا دیری میں راستی (تا کہ تھوڑے روز زبان کی صداقت، ادا کے امانت، صلہ رحم، مہمان نوازی، سائل کو کھانا دینا، نیکیوں کا بدلہ دینا، اپنے ہم سفر کو پناہ دینا اور ان سب کی سردار حیا ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَنَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَصَّ رُسُلَهُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ ، فَاْمْتَحِنُوا أَنْفُسَكُمْ ، فَإِنْ كَانَتْ فِيكُمْ فَأَحْمَدُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ ذَلِكَ مِنْ خَيْرٍ وَإِنْ لَا تَكُنْ فِيكُمْ فَاسْأَلُوا اللَّهَ وَارْغَبُوا إِلَيْهِ فِيهَا ، قَالَ : قَدْ كَرِهْتُ [هَذَا] عَشْرَةَ : الْيَقِينُ وَالْقَنَاعَةُ وَالصَّبْرُ وَالشُّكْرُ وَالْجَلَمُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالسَّخَاءُ وَالْعِفْزَةُ وَالشُّجَاعَةُ وَالْمَرْوَةُ قَالَ : وَرَوَى بَعْضُهُمْ بَعْدَ هَذِهِ الْخِصَالِ الْعَشْرَةِ وَزَادَ فِيهَا الصِّدْقَ وَأَدَاءَ الْأَمَانَةِ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے مخصوص کیا ہے اپنے رسولوں کو بہترین اخلاق سے پس تم اپنے نفسوں کا امتحان لو اگر وہ تمہارے اندر ہوں تو خدا کی حمد کرو اور سمجھ لو کہ یہ نیکی میں ہے۔

اور اگر نہ ہوں تو خدا سے انکار اور ان کی طرٹ راغب ہو رادی نے کہا حضرت نے فرمایا وہ دس ہیں یقین، قناعت، صبر، شکر، حلم، حسن خلق، سخا، غیرت، شجاعت، مروءت، رادی نے کہا بعض لوگوں نے صدق اور ادا کے امانت کو اور زیادہ کیا ہے۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُثْمَانَ الْهَاشِمِيِّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبَادٍ قَالَ بَكَرٌ وَ أَظَنَنْتَنِي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّا لَنُحِبُّ مَنْ كَانَ عَاقِلًا ؛ فِيمَا ، فَقَبْهَا ، حَلِيمًا ، مُدَارِيًا ، صَبُورًا ، صَدُوقًا ، وَفِيًّا . إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَصَّ الْأَنْبِيَاءَ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ ، فَدَنْ كَانَتْ فِيهِ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَى ذَلِكَ وَمَنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ فَلْيَنْتَضِرْ عِزًّا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلْيَسْأَلْهُ إِنِّهَا ، قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا هُنَّ ؟ قَالَ : هُنَّ الْوَرَعُ وَالْقَنَاعَةُ وَالصَّبْرُ

وَالشُّكْرُ وَالْحِلْمُ وَالْحَيَاءُ وَالسَّخَاءُ وَالشُّجَاعَةُ وَالْيَبْرَةُ وَالْبِرُّ وَصِدْقُ الْحَدِيثِ وَأَذَاءُ الْأَمَانَةِ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہم پسند کرتے ہیں ان لوگوں کو جو عقلمند، دانشمند، فقیہ، بردبار، نرمی سے سلوک کرنے والا، سب سے زیادہ صابر سب سے زیادہ سچا، سب سے زیادہ باوقار ہو۔ بے شک خداوند عالم نے مخصوص کیا ہے اپنے انبیاء کو اچھے اخلاق کے ساتھ جس کے اندر یہ اوصاف بالہوں تو اسے اللہ کی حمد و ثناء کو ناچاہیے اور جس کے اندر یہ صفات نہ ہوں تو اسے بارگاہ الہی میں گریہ و زاری کرنی چاہیے راوی کہتا ہے میں نے آپ کی بارگاہ میں عرض کی میں آپ پر قربان ہو جاؤں وہ اوصاف کیا ہیں آپ نے ارشاد فرمایا وہ اوصاف پرہیزگاری، کفایت، شجاری، بردباری، حیا، سخاوت، بہادری، غیرت، محبت، نیکی، صداقت اور ادائیگی امانت ہیں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ارْتَضَى لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا ، فَأَحْسِنُوا صُحْبَتَهُ بِالسَّخَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ نے اللہ تعالیٰ نے پسند کیا ہے تمہارے لئے دین اسلام کو پس تم سخاوت اور حسن خلق کو اس کے ساتھ

رکھو۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : الْإِيمَانُ أَرْبَعَةٌ أَرْكَانٌ : الْإِزْضَا يَقْضَاءُ اللَّهُ وَالْتَّوَكُّلُ عَلَى اللَّهِ وَتَقْوِيَةُ الْأَمْرِ إِلَى اللَّهِ وَالسَّلَامُ لِأَمْرِ اللَّهِ .

۵۔ فرمایا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے ارکان ایمان چار ہیں قضاے الہی پر راضی ہونا خدا پر توکل کرنا اپنے معاملہ کو امر الہی کے سپرد کرنا اور کلمہ خدا کو تسلیم کرنا۔

۶۔ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ حُجْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَالَ : أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَمُلَ إِسْلَامُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِنْ قَرْنِهِ إِلَى قَدَمِهِ خَطَايَا لَمْ تَنْقُصْهُ : الصِّدْقُ وَالْحَيَاءُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالشُّكْرُ .

۶۔ راوی کہتا ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں جن اسلام کامل ہو تو یہ ہے اگر اس کے گناہ سر سے پیر تک ہوں تو کوئی نقصان پہنچائیں گے وہ راستی، حیا، حسن خلق اور شکر ہیں۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْأَخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ رَجَالِكُمْ ؟ قُلْنَا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : إِنْ مِنْ خَيْرِ رَجَالِكُمُ النَّتَقِيُّ النَّتَقِيُّ ،

السَّامِعِ الْكَافِرِينَ ، الْبَقِيَّةَ الطَّافِينَ الْبَرِّ يُوَالِدِيَهُ وَلَا يُلْجِيْهِ عِيَالَهُ إِلَى حَبِيْرِهِ ۔

۷۔ فرمایا رسول اللہ نے کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تم میں سب سے بہتر کون ہے راوی کہتا ہے ہم نے کہا فرمایا رسول اللہ فرمایا بہتر وہ ہے جو پرہیزگار اور پاک دل ہو وہ شادہ دست ہو اور اس کا دھن اور شرمگاہ حرام سے محفوظ ہو، والدین سے نیکی کرے اور اس کے خیال غیر کی طرف محتاج نہ ہوں۔

ایک سو اٹھاونواں باب

فضیلت یقین

(بَابُ فَضْلِ الْيَقِيْنِ) ۱۵۸

۱۔ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَاءِ ، عَنِ الْمُتَنَبِّئِيِّ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي بَصِيْرٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَيْسَ شَيْءٌ إِلَّا وَكَلَهُ حَدٌّ : قَالَ قُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ فَمَا حَدُّ التَّوَكُّلِ ؟ قَالَ : الْيَقِيْنُ ؛ قُلْتُ فَمَا حَدُّ الْيَقِيْنِ ؟ قَالَ : الْاِتِّخَافُ مَعَ اللَّهِ شَيْئًا ۔

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر شے کے لئے ایک حد ہے میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں تو کل کی حد کیا ہے فرمایا یقین، میں نے کہا یقین کی حد کیا ہے یہ کہ اطاعت خدا کے بعد تو کسی چیز سے نہ ڈرے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ مُعَلَّى ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَاءِ ؛ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ؛ عَنْ أَبِي وَثَّابٍ الْحَسَّاطِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ صَحَّهَ يَقِيْنُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ لَا يُرْضِيَ النَّاسَ بِسَخَطِ اللَّهِ وَلَا يَلُومَهُمْ عَلَى مَا لَمْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ ؛ فَإِنَّ الرِّزْقَ لَا يَسُوْقُهُ حَرْبٌ وَلَا يَرْدُّهُ كَرَاهِيَةٌ كَلَامٍ ؛ وَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ فَرَ مِنْ رِزْقِهِ كَمَا يَفِرُّ مِنَ الْمَوْتِ لَا ذَرَكُهُ رِزْقُهُ كَمَا يُذَرُّهُ الْمَوْتُ ؛ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يَمْدِدُّهُ وَيُسْطِيعُهُ حَتَّى الرِّزْقَ وَالرَّاحَةَ فِي الْيَقِيْنِ وَالرِّضَا وَحَمَلَ الْهَمِّ وَالْحُزْنَ فِي الشَّاكِّ وَالسَّخَطِ ۔

۲۔ صحت یقین کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا مسلمان لوگوں کو راضی نہیں کرتا۔ خدا کو ناراض کرے اور ان کو ملامت نہیں کرتا اس چیز پر جو اللہ نے ان کو نہیں دی۔ کسی چیز میں کسی کو نہیں کھینچتی اور نہ کسی کو ہمت کرنے والے کی کراہت اس کو روکتی ہے اگر کوئی شخص اپنے رزق سے اس طرح بھاگے جیسے موت سے بھاگتا ہے تو رزق اس کو اسی

طرح پائے گا جس طرح تم اس کو پالیتی ہے اور یہ بھی فرمایا۔ اللہ نے انصاف اور عدل کے ساتھ روح اور راحت کو یقین اور رضامین پیدا کیا ہے۔ اور حزن و غم کو شک اور ناخوشی میں۔

۳۔ ابنُ محبوبٍ : عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْعَمَلَ الدَّائِمَ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوَقُّلِي ، عَنِ الشُّكُونِي ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کم عمل جو یقین کے ساتھ ہو بہتر ہے اس زیادہ عمل سے جو بغیر یقین ہو۔

۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ نَجَّيَا ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبِيانَ ، عَنْ ذُرَّازَةَ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ عَلَى الْمُنِيرِ : لَا يَجِدُ أَحَدٌ [كُمْ] طَعَمَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ وَمَا خَطَاَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے فرمایا منبر پر کوئی شخص ایمان کی لذت کو نہ پائے گا جب تک کہ یہ نہ جان لے کہ جو خدا کی طرف سے اس کو پہنچا ہے اس میں خطا نہ ہوگی اور جو نہیں پہنچا ہے وہ اسے ملے گا نہیں۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ : عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ جَلَسَ إِلَى حَائِطٍ مَا بِلَ يَقْضِي بَيْنَ النَّاسِ ؛ فَقَالَ بَعْضُهُمْ : لَا تَقْعُدْ تَحْتَ هَذَا الْحَائِطِ ؛ فَإِنَّهُ مُعَوَّرٌ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : حَرَسَ أَمْرًا أَجَلُهُ فَلَمَّا قَامَ سَقَطَ الْحَائِطُ ؛ قَالَ : وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِمَّا يَقَعُلُ ، هَذَا وَاشْبَاهَهُ ، وَهَذَا الْيَقِينُ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام ایک ایسی دیوار کے نیچے قضا یا فیصل فرما رہے تھے جو جھکی ہوئی تھی لوگوں نے کہا اس کے نیچے نہ بیٹھو یہ گرنے والی ہے امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا موت ان کے مسلطے کی حفاظت کرنے والی ہے۔ جب آٹھے تو دیوار گر گئی راوی نے کہا ایسے بہت سے امور امیر المؤمنین سے مشاہدہ میں آئے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا» فَقَالَ : أَمَا إِنَّهُ مَا كَانَ دَهَبًا وَلَا فِضَّةً وَإِنَّمَا كَانَ أَرْبَعُ كَلِمَاتٍ : لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا ، مَنْ أَيْقَنَ بِالْمَوْتِ لَمْ يَضْحَكْ سِوَهُ ، وَمَنْ أَيْقَنَ بِالْحِسَابِ لَمْ يَفْرَحْ قَلْبُهُ ، وَمَنْ أَيْقَنَ بِالْقَدَرِ لَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ .

۶۔ صفوان جمال سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سورہ کہف کی اس آیت کے متعلق پوچھا وہ دیوار و پیتم لڑکوں کی تھی جس کے نیچے ان کا خزانہ تھا لیکن وہ خزانہ از قسم چاندی سونانہ تھا بلکہ وہ چار کلمات تھے میرے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے موت کا یقین رکھا اس کے دانت ہنسنے میں نہ کھلے، جس نے حساب روز قیامت کا یقین کیا اس کے دل میں خوشی نہ آئی اور جس نے قضا و قدر الہی کا یقین رکھا وہ اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرا۔

توضیح:۔ اس بارے میں مفسرین کا اختلاف ہے کہ دیوار کے نیچے کیا خزانہ تھا صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ قیمتی اوراق تھیں جن پر چار باتیں تحریر تھیں اور ان کو ان لوگوں سے بچانا مقصود تھا جو اللہ پر ایمان نہ رکھتے تھے واللہ اعلم بالصواب۔

۷۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَالِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: لَا يَجِدُ عَبْدٌ طَعْمَ الْأَيْمَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ وَأَنَّ مَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ وَأَنَّ النَّصْرَ النَّافِعَ هُوَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ بندہ کو نیت ایمان نہیں مل سکتی جب تک یہ نہ جان لے کہ جو پہنچنے والا ہے وہ رُکے گا نہیں اور جو رکنے والا ہے وہ ملے گا نہیں جو نقصان دنیا نافع آخرت ہے وہ اللہ کے نزدیک اچھا ہے۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْوَشَاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيَّانٍ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَيْسِ الْمَدَائِنِيِّ قَالَ: نَظَرْتُ يَوْمًا فِي الْحَرْبِ إِلَى رَجُلٍ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ فَحَرَّ كَتُّ فَرَسِي فَإِذَا هُوَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْضِعِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ يَا سَعِيدُ ابْنُ قَيْسٍ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدِ الْأَوَّلِ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَوَاقِيَةٌ مَعَهُ مَلَكَانِ يَحْفَظَانِيهِ مِنْ أَنْ يَسْقُطَ مِنْ رَأْسِ جَبَلٍ أَوْ يَقَعَ فِي بَحْرٍ، فَإِذَا نَزَلَ الْقَضَاءُ خَلَّابَتَهُ وَبَيْنَ كُلِّ شَيْءٍ.

۸۔ سعید بن قیس ہمدانی سے مروی ہے کہ میں نے روز جنگ ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کے بدن پر صرف دو کپڑے تھے میں نے گھوڑا بڑھایا تاکہ دیکھوں یہ کون ہے میں نے دیکھا کہ وہ امیر المومنین ہیں۔ میں نے کہا ایسے مقام پر آپ یہ لباس پہنے ہوئے ہیں ذرہ وغیرہ کچھ نہیں۔ فرمایا ہاں اے بن قیس ہر بندہ کے لئے خدا کی طرف سے ایک حافظ ہے اور اس کے ساتھ دو فرشتے حفاظت کے لئے رہتے ہیں خواہ وہ گرے پہاڑ کی چوٹی سے یا گرے کنویں میں، جب حکم خدا ہوتا ہے یعنی موت آتی ہے تو وہ الگ ہو جاتے ہیں۔

۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُنْجَبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الزَّيْنِ
 يَقُولُ : كَانَ فِي الْكَتْرِ الَّذِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا» كَانَ فِيهِ : بِسْمِ اللَّهِ
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ عَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْمَوْتِ كَيْفَ يَقْرَحُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْقَدْرِ كَيْفَ يَحْزَنُ
 وَعَجِبْتُ لِمَنْ رَأَى الدُّنْيَا وَتَقَلَّبَهَا بِأَهْلِهَا كَيْفَ يَرُكُنُ إِلَيْهَا وَيَتَّبِعِي لِمَنْ عَقَلَ عَنِ اللَّهِ أَنْ لَا يَتَّخِذَهُ اللَّهُ
 فِي قَضَائِهِ وَلَا يَسْتَبِطُهُ فِي رِزْقِهِ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أُرِيدُ أَنْ أَكْتُبَهُ قَالَ : فَضْرَبَ وَاللَّهِ يَدَهُ إِلَى
 الدَّوَاوِ لِيَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيَّ ، فَتَنَاوَلْتُ يَدَهُ ، فَقَبَّلْتُهَا وَأَخَذْتُ الدَّوَاةَ فَكَتَبْتُهُ .

۹۔ علی بن اسباط سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ قرآن میں جس خزانہ کا ذکر ہے۔ اس دیوار کے
 نیچے ان دوسو تینوں کا خزانہ تھا۔ اس میں یہ تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم، تعجب ہے مجھے اس پر جو موت کا یقین رکھتے ہوئے بھی خوش
 ہوتا ہے اور تعجب ہے اس شخص پر جو تقدیر کا یقین رکھتے ہوئے بھی رنجیدہ ہے اور تعجب ہے اس شخص پر جس نے دنیا کو اور اس
 کے بھندوں کے اڑتے بدلتے حالات کو دیکھا اور پھر اس پر بھروسہ بھی کیا اور سزاوار ہے اس کے لئے جسے اللہ نے عقل دی ہے کہ
 خدا کو بہت سزا دے۔ قضا و قدر میں اور نہ اس کو اپنے رزق کا مل جانے۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں اس کو
 لکھنا چاہتا ہوں عزت نے اپنے ہاتھ سے دوات اٹھا کر میرے سامنے رکھی۔ میں نے حضرت کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور دوات لے کر
 لکھنا شروع کر دیا۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَحْمَنِ الْعَرَزِيِّ
 عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَانَ قَبْرُ غُلَامٍ عَلَيَّ يُحِبُّ عَلِيًّا حُبًّا شَدِيدًا فَأُذَا خَرَجَ عَلَيَّ
 صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَتَرَجَّ عَلَيَّ أَثَرُهُ بِالسَّيْفِ ، فَرَأَاهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ : يَا قَتْلُ مَا لَكَ ؟ فَقَالَ : جِئْتُ
 لِأُمِّي حَلَمَتْ يَا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ : وَبِمَكَ أَمِنْ أَعْلَى اللَّهِ ، بَخْرَسِي أَمِنْ أَعْلَى الْأَرْضِ ، فَقَالَ لَا
 بَلْ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَقَالَ : إِنَّ أَهْلَ الْأَرْضِ لَا يَسْتَطِيعُونَ لِي شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ مِنَ السَّمَاءِ فَارْجِعْ ، فَارْجِعْ .

۱۰۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت امیر غلام قبر آپ سے بڑی محبت رکھتے تھے جہاں حضرت جاتے وہ
 تلوار لے کر آپ کے ساتھ ہوتے ایک رات کو وہ آئے تو حضرت نے پوچھا کیسے آئے۔ انہوں نے کہا تاکہ امیر المؤمنین آپ کے
 پیچھے چلوں۔ فرمایا ولے ہو تجھ پر آیا تو اہل آسمان سے مجھے بچائے گا یا اہل زمین سے۔ فرمایا۔ زمین والوں میں یہ طاقت نہیں
 کہ وہ بغیر اذن خدا میرا بال بیکا کر سکیں۔ لہذا لوٹ جاوے لوٹے

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ قَالَ : قَبِلَ لِلزَّيْنِ
 : إِنَّكَ تَتَكَلَّمُ بِهَذَا الْكَلَامِ وَالسَّيْفُ يَقْطُرُ دَمًا ؟ فَقَالَ : إِنَّ لِلَّهِ وَادِيًا مِنْ دَهَبٍ ، حَمَاهُ بِأَصْغَفِ

خَلَقَهُ النَّمْلُ ، فَلَكَوْا مَهُ الْبُخَايَةِ لَمْ تَصِلْ إِلَيْهِ .

۱۱۔ امام رضا علیہ السلام سے کسی نے کہا۔ آپ دعوتِ امامت کرتے ہیں درآنحالیکہ ہاردن کی تلوار سے خون ٹپک رہا ہے فرمایا خدا نے ایک وادی سونے کی بنائی ہے جس کی حفاظت کا کام اس نے اپنی کروڑوں مخلوق چیونٹی کے سپرد کر دیا ہے اگر شیران دو کو ہاں وہاں جانا چاہیں تو نہیں جاسکتے۔

ایک سو انسٹھ وال باب

رضاء بالقضاء

۱۵۹ (بَابُ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ بَعْضِ أَشْبَاحِ بَنِي الْجَارِشِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : رَأْسُ طَاعَةِ اللَّهِ الصَّبْرُ وَالرِّضَا عَنْ اللَّهِ فِيمَا أَحَبَّ الْعَبْدُ أَوْ كَرِهَ وَلَا يَرْضَى عَبْدٌ عَنِ اللَّهِ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ إِلَّا كَانَ خَيْرَ آلِهِ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اطاعتِ خدا میں سب کا سرور و شیر ہے اور خدا سے راضی رہنا ہر اس امر میں جسے بندہ پسند کرے یا ناپسند کرے اور جو عہدِ خدا ہے وہ نہیں پسند کرنا اللہ سے اس چیز میں جو محبوب یا مکروہ ہو مگر وہی جس میں اس کے لئے بہتری ہو خواہ اسے پسند کرے یا ناپسند۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ الْمُرَادِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ أَعْلَمَ النَّاسُ بِاللَّهِ أَرْضَاهُمْ بِقَضَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ کے متعلق دانا تر انسان وہ ہے کہ تقاضے الہی پر سب سے زیادہ راضی ہو۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْيَلَادِ ، عَنْ غَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : الصَّبْرُ وَالرِّضَا عَنْ اللَّهِ رَأْسُ طَاعَةِ اللَّهِ وَمَنْ صَبَرَ وَرَضِيَ عَنِ اللَّهِ فِيمَا قَضَى عَلَيْهِ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ لَمْ يَقْضِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ إِلَّا مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ .

۳۔ علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا خدا کی اطاعت میں سب سے بہتر میرا رُسل ہے جس نے صبر کیا اور راضی رہا اللہ سے اس کے حکم پر خواہ وہ محبوب رہا ہو یا مکر وہ تو خدا اس کے لئے وہی کتاب ہے جو اس کے لئے بہتر ہو۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَعْبُودٍ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِيقِيِّ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّادِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ مِنْ عِبَادِي الْمُؤْمِنِينَ عِبَادًا لَا يَصْلَحُ لَهُمْ أَمْرُ دِينِهِمْ إِلَّا بِالْفَنَى وَالسَّعَةِ وَالصَّحَّةِ فِي الْبَدَنِ فَأَبْلَوْهُمْ بِالْفَنَى وَالسَّعَةِ وَالصَّحَّةِ الْبَدَنِ فَيُصْلِحُ عَلَيْهِمْ أَمْرُ دِينِهِمْ ، وَإِنْ مِنْ عِبَادِي الْمُؤْمِنِينَ لِعِبَادٍ لَا يَصْلَحُ لَهُمْ أَمْرُ دِينِهِمْ إِلَّا بِالْفَاقَةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَالسُّقْمِ فِي أَبْدَانِهِمْ فَأَبْلَوْهُمْ بِالْفَاقَةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَالسُّقْمِ ، فَيُصْلِحُ عَلَيْهِمْ أَمْرُ دِينِهِمْ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا يَصْلَحُ عَلَيْهِمْ أَمْرُ دِينِ عِبَادِي الْمُؤْمِنِينَ ، وَإِنْ مِنْ عِبَادِي الْمُؤْمِنِينَ لَمَنْ يَجْتَهِدُ فِي عِبَادَتِي فَيَقُومُ مِنْ قَارِهِ وَلَدَيْهِ وَسَائِرِهِ فَيَنْهَجِدُنِي اللَّيَالِي فَتَتَّبِعُ نَفْسُهُ فِي عِبَادَتِي فَأَضْرِبُهُ بِالنَّاسِ اللَّيْلَةَ وَاللَّيْلَتَيْنِ نَظَرَ أَمْسِي لَهُ وَإِبْقَاءَ عَلَيْهِ ، فَيَنَامُ حَتَّى يَصْبَحَ فَيَقُومُ وَهُوَ مَأْتٍ لِنَفْسِهِ رَأَى عَلَيْهِمْ وَلَوْ أَخْلَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا يُرِيدُ مِنْ عِبَادَتِي لَدَخَلَهُ الْعُجْبُ مِنْ ذَلِكَ فَيَصِيرُهُ الْعُجْبُ إِلَى الْفِتْنَةِ بِأَعْمَالِهِ فَيَأْتِيهِ مِنْ ذَلِكَ مَا فِيهِ هَلَاكُهُ لِمُجْبِهِ بِأَعْمَالِهِ وَرِضَاهُ عَنْ نَفْسِهِ حَتَّى يَظُنَّ أَنَّهُ قَدْ فَاقَ الْعَالِدِينَ وَجَارَ فِي عِبَادَتِهِ حَدَّ التَّقْصِيرِ ، فَيَتَبَاعَذُ مِنِّي عِنْدَ ذَلِكَ وَهُوَ يَظُنُّ أَنَّهُ يَقْرُبُ إِلَيَّ ، فَلَا يَتَكَلَّمُ الْعَامِلُونَ عَلَى أَعْمَالِهِمْ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا لِتَوَابِي فَإِنَّهُمْ لَوَاجِتُهُمْ وَأَوَاتَعَبُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَقْنَوْا أَعْمَارَهُمْ فِي عِبَادَتِي كَانُوا مُقْصِرِينَ غَيْرَ بِالْفَنَى فِي عِبَادَتِهِمْ كُنْةَ عِبَادَتِي فَمَا يَطْلُبُونَ عِنْدِي مِنْ كَرَامَتِي وَالنَّعِيمِ فِي جَنَاتِي وَزَفِيعِ دَرَجَاتِي الْعُلَى فِي جَوَارِي وَلَكِنْ قَبْرَ حَمَنِي فَلْيَتَفَقَّهُوا وَبِقَضَائِي فَلْيَقْرَحُوا وَإِلَى حُسْنِ الظَّنِّ بِي فَلْيَطْمَئِنُّوا ، فَإِنَّ رَحْمَتِي عِنْدَ ذَلِكَ تُدَارِ كُهُمْ ، وَمَنِّي يُبَلِّغُهُمْ رِضْوَانِي ، وَمَعْفِرَتِي تُلِيسُهُمْ عَفْوِي ، فَإِنِّي أَنَا اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَبِذَلِكَ تَسْمِيَتْ .

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں فرمایا ہے میرے مومن بندوں میں کچھ ایسے ہیں کہ ان کے دینی معاملات کی اصلاح والداری، کشادگی اور صحبت بدن سے ہوتی ہے لہذا میں ان کو غنی کر کے، خوش حال بنائے، بدن کی صحت عطا کر کے ان کے دین کی اصلاح کر دیتا ہوں اور بعض میرے مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کی اصلاح فقر و فاقہ اور بدن کی بیماری سے ہوتی ہے پس میں ان کو فقر و فاقہ اور بیماری میں مبتلا کرتا ہوں پس اس طرح ان کے دین کی اصلاح ہوتی ہے۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ میرے مومن بندوں کی اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے میرے ایمان لانے والے بندے ایسے بھی ہیں جو اپنی سیٹی نیند کھو کر اور اپنا نرم و گرم بستر چھوڑ کر راتوں کو میری عبادت کرتے ہیں اور میری عبادت میں اپنے نفسوں کو

تعبیں ڈالتے ہیں۔

لہذا ایک رات یا دو رات کے لئے میں اس پر نیند کو مسلط کر دیتا ہوں اپنے رحم و کرم کی وجہ سے جو اس پر ہے اور اس کی زندگی باقی رکھنے کے لئے پس وہ صبح تک سوتا رہتا ہے پھر بیدار ہوتا ہے در آنحالیکہ اپنے نفس سے ناخوش ہوتا ہے اور اس کو ملامت کرتا ہے اور اگر میں اس کو عبادت جاری رکھنے پر چھوڑ دوں تو اس سے خود پسندی آجائے گی جو اس کو فریفتہ کر دے گی اس کے اعمال پر، پس اس کا اپنے اعمال پر فریفتہ ہونا اور اپنے نفس سے راضی ہو جانا اس کے لئے باعثِ ہلاکت ہوگا اور گمان کرنے لگے گا کہ وہ اپنی عبادت میں عابدوں پر فوقیت لے گیا ہے اور اپنی عبادت میں حد تقصیر سے آگے بڑھ گیا ہے ایسی صورت میں وہ مجھ سے دور ہو جائے گا اور خیال کرنے لگے گا کہ وہ مجھ سے قریب ہو گیا ہے پس ایسی صورت میں مجھ سے ثواب حاصل کرنے کے لئے جو عمل وہ لوگ کرینگے عالین کو ان پر اعتماد نہ رہے گا ایسے لوگ اگر جدوجہد کریں اور اپنے نفسوں کو تعب میں ڈالیں اور اپنی عمریں صرف کوئی میری عبادت میں تو بھی وہ قاصر رہیں گے اور میری عبادت کی کننگ نہ پہنچ سکیں گے جس سے ان کو میری بخشش کی طلب ہوتی اور میری جنتوں کی نعمتیں حاصل کرتے اور میرے جو ارحمت میں بلند درجے پاتے لیکن میری رحمت و فضل کی وجہ سے ان کو خوش ہونا چاہیے اور میری طرف من مٹن رکھنے کی وجہ سے ان کو اطمینان سے رہنا چاہیے ایسی صورت میں میری رحمت ان کو پالے گی اور میری مرضی ان تک پہنچ جائے گی، میری مغفرت حاصل ہوگی میرا عفوان کو ڈھانپ لے گا بے شک میں رحمن و رحیم خدا ہوں اور یہی میں نے اپنا نام رکھا ہے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَبِي نَعْرِ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : يَتَّبِعِي لِمَنْ عَقَلَ عَنْ اللَّهِ أَنْ لَا يَسْتَبْطِئَهُ فِي رِزْقِهِ وَلَا يَسْهَمَهُ فِي قَضَائِهِ .

۱۰۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ جس نے خدا سے عقل لی ہے وہ خدا کو رزق دینے میں کابل نہیں جانتا اور نہ اس کو قضا و قدر کے معاملے میں تہمت لگاتا ہے۔

۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ السَّعْمَانِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ نُهَيْكٍ بَشَّاعٍ الْهَرَوِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : عَبْدِي الْمُؤْمِنُ لَا أَصْرِفُهُ فِي شَيْءٍ إِلَّا جَعَلْتُهُ خَيْرَ آلِهِ ، فَلَا يَرِمْ بِقَضَائِي وَلَيْسَ بِي عَلَى بَلَائِي وَلَيْسَ بِي نَعْمَائِي أَكْتَبُهُ يَا مُجْلِعِينَ الصِّدْقَ بَقِيْن عِنْدِي .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے فرمایا (حدیث قدسی میں اپنے بندہ مومن کو جس کام میں لگاتا ہوں وہ اس کے لئے بہتری کا باعث ہوتا ہے پس اس کو چاہیے کہ وہ میری مشیت پر راضی ہو، میرے امتحان میں صبر کرے اور میری نعمتوں کا شکر ادا کرے ایسے بندہ کو اسے محمد میں صدیقیوں میں لکھوں۔

۷۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ؛ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَرْقِدٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ فِيهَا أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عليه السلام : يَا مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ فَإِنِّي إِنَّمَا أَتْلِيهِ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَعَافِيهِ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَزْوِي عَنْهُ مَا هُوَ شَرٌّ لَهُ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا يَصْلَحُ عَلَيْهِ عَبْدِي فَلْيَصْبِرْ عَلَى بَلَائِي وَلْيَشْكُرْ نِعْمَائِي وَلْيَرْضَ بِقَضَائِي ؛ أَكْتُبْهُ فِي الصِّدْقِ بِقَبْلِ عَيْنِي إِذَا عَمِلَ بِرِضَائِي وَأَطَاعَ أَمْرِي .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے حضرت موسیٰ پر وحی کی کہ میں نے اپنے بندہ موسیٰ سے زیادہ محبوب کوئی مخلوق پیدا نہیں کی میں اس کی بہتری کے لئے اسے کسی مصیبت میں ڈالتا ہوں اور اس کی بہتری کے لئے کسی چیز کو اس سے روکتا ہوں میں جانتا ہوں کہ میرے بندہ کے لئے کیا چیز بہتری کا باعث ہوگی پس اس کو چاہیے کہ بلا پر صبر کرے اور میری نعمت کا شکر بجالائے اور میرے حکم پر راضی ہو میں اس کو اپنے صدیقین میں لکھوں گا اگر وہ میری مرضی کے مطابق عمل کرے اور میرے امر کی اطاعت کرے ۔

۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ؛ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عُمَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : عَجِبْتُ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لَا يَقْضِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ قَضَاءَ إِلَّا كَانَ خَيْرَ آلِهِ وَإِنْ قُرِئَ بِالْمَقَارِئِ كَانَ خَيْرَ آلِهِ وَإِنْ مَلَكَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا كَانَ خَيْرَ آلِهِ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے تعجب ہوتا ہے حالت سے اس مرد مؤمن مخلص کی قضا و قدر الہی میں جو کچھ پڑتا ہے اس کی بہتری کے لئے اور اگر اس کا بدن فیچہوں سے کاٹا جائے تو بھی اس کی بہتری کے لئے ہو اور اگر دنیا کے مشرق و مغرب کا مالک ہو تو یہ بھی اس کی بہتری کے لئے ہو۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ؛ عَنِ ابْنِ سَيَّانٍ ؛ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ ؛ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيِّ ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَحَقُّ خَلْقِ اللَّهِ أَنْ يَسْلَمَ لِمَا قَضَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَرَفَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ، وَمَنْ رَضِيَ بِالْقَضَاءِ أَتَى عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَعَظَّمَ اللَّهُ أَجْرَهُ ؛ وَمَنْ سَخِطَ الْقَضَاءُ مَضَى عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَاحْطَبَ اللَّهُ أَجْرَهُ .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ لوگوں کے لئے لائق ہے کہ وہ قضا و قدر الہی کو تسلیم کریں جس نے معرفت خدا حاصل کی اور جو قضائے الہی پر راضی ہوا اور حکم قضا و قدر اس پر جاری ہو گا اور اللہ اس کے اجر کو زیادہ کرے گا اور جو قضا کے الہی سے ناخوش ہوا اس پر بھی حکم قضا جاری ہو گا لیکن وہ اجر سے محروم رہے گا۔

۱۰۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ الْمُنْقَرِيِّ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمٍ بْنِ الْبَرِيدِ ؛ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ [لِي] عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا : الزُّهُدُ عَشْرَةُ أَجْزَاءَ ؛ أَعْلَى دَرَجَةٍ الزُّهُدُ أَذْنَى دَرَجَةٍ الْوَرَعِ ، وَأَعْلَى دَرَجَةٍ الْوَرَعِ أَذْنَى دَرَجَةٍ الْيَقِينِ ؛ وَأَعْلَى دَرَجَةٍ الْيَقِينِ أَذْنَى دَرَجَةٍ الْإِثْمَانِ .

۱۰۔ فرمایا امام زین العابدین علیہ السلام نے زہد کے دس جز ہیں اعلیٰ درجہ زہد کا ادنیٰ درجہ تقویٰ کا اور ورع کا اعلیٰ درجہ ارثی درجہ ہے یقین کا اور اعلیٰ درجہ یقین کا ادنیٰ درجہ ہے رضا کا۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ؛ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَقِيَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللَّهِ كَيْفَ يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا وَهُوَ سَخَطٌ قِسْمُهُ وَيُحَقِّقُ مَنَزَلَتَهُ وَالْحَاكِمُ عَلَيْهِ اللَّهُ وَأَنَا السَّامِعُ لِمَنْ لَمْ يَهْجَسْ^(۱) فِي قَلْبِهِ إِلَّا الْإِثْمَانُ أَنْ يَدْعُو اللَّهَ فَيَسْتَجَابَ لَهُ .

۱۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ امام حسین علیہ السلام عبد اللہ بن جعفر سے ملے اور فرمایا۔ اے عبد اللہ وہ شخص کیسے مومن ہو سکتا ہے جو تقسیم الہی سے ناراض ہو اور اپنی منزلت کو حقیر سمجھتا ہو دراصل ایک اللہ اس پر حکم ہو اور جس کے دل میں اللہ کی رضا کے سوا دوسرا خیال نہ گزرتا ہو میں اس کا ضامن ہوں کہ اگر وہ خدا سے دعا کرے گا اور اللہ اس کی دعا کو قبول کرے گا۔

۱۲۔ عَنْهُ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ؛ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ لَهُ يَا بَيْتِي شَيْءٌ يُعَلِّمُ الْمُؤْمِنُ بِأَنَّهُ مُؤْمِنٌ ؟ قَالَ : بِالتَّسْلِيمِ لِلَّهِ وَالرَّضَا بِمَا وَرَدَ عَلَيْهِ مِنْ سُرُورٍ أَوْ سَخَطٍ .
۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ مومن کیسے جانا جائے کہ وہ مومن ہے فرمایا امر خدا کے تسلیم کرنے اور راضی ہونے سے اس امر پر جو اس پر وارد ہو خوش یا رنج سے۔

۱۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُثَنَّارِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَشَيْءٍ قَدْ مَضَى : لَوْ كَانَ غَيْرُهُ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے رسول اللہ جو چیز ہو جاتی تھی اس کے متعلق کبھی یہ نہ فرماتے تھے کہ اس کا بغیر مہوتا۔

ایک سو ساٹھواں باب تفویض الی اللہ وتوکل علی اللہ

(باب ۱۶۰)

﴿التَّوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَالتَّوَكَّلْ عَلَيْهِ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّانٍ ، عَنْ مُقْسِلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى دَاوُدَ علیہ السلام مَا اعْتَصَمَ بِهِ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي دُونَ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِي ، عَرَفْتُ ذَلِكَ مِنْ نَبِيِّهِ ، ثُمَّ تَكَبَّدَهُ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ إِلَّا جَعَلْتُ لَهُ الْمَخْرَجَ مِنْ بَيْنَهُنَّ ، وَمَا اعْتَصَمَ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِي ، عَرَفْتُ ذَلِكَ مِنْ نَبِيِّهِ إِلَّا قَطَعْتُ أَسْبَابَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مِنْ يَدَيْهِ وَأَسَخْتُ الْأَرْضَ مِنْ تَحْتِهِ وَلَمْ أَبَالِ بِأَيِّ وَادٍ هَلَكَ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کی داؤد علیہ السلام کو کہ جس میرے بندے نے میری پناہ لی اور میری مخلوق میں سے کسی کی پناہ میں نہ لیا اور میں نے اس کی خالص نیت کو پہچان لیا تو آسمان و زمین اور جو چیز ان کے درمیان ہے میں اس سے نکلنے کی جگہ اس کے لئے قرار دوں گا اور جس میرے بندے نے مجھے چھوڑ کر کسی مخلوق کی پناہ لی اور میں نے اس کی نیت کو جان لیا تو آسمان و زمین کے اسباب کو جو اس کے سامنے ہیں قطع کر دوں گا اور زمین کو اس کے نیچے مضطرب کر دوں گا اور میں پر وہ نہ کروں گا چاہے وہ کسی دلدلی میں ہلاک ہو۔

۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَفْصٍ الْأَعَشِيِّ عَنْ عُمَرَ [و] بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَّوَا اللَّهُ عَلَيْهِمَا قَالَ : خَرَجْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى هَذَا الْخَائِطِ فَاتَّكَأْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ ، يَنْظُرُ فِي نَجَاهٍ وَخَبْهٍ ^(۱) ثُمَّ قَالَ : يَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ مَا لِي أَرَاكَ كَثِيبًا حَزِينًا ؟ أَعَلَى الدُّنْيَا ؟ قَرِزَقُ اللَّهِ حَاضِرُ اللَّيْلِ وَالْفَاجِرِ ، قُلْتُ : مَا عَلَيَّ هَذَا أَحْزَنُ وَإِنَّهُ لَكَمَا تَقُولُ قَالَ : فَعَلَى الْآخِرَةِ ؟ فَوَعْدُ صَادِقٌ يَحْكُمُ فِيهِ مَلِكٌ قَاهِرٌ - أَوْ قَالَ : قَادِرٌ - قُلْتُ : مَا عَلَيَّ هَذَا أَحْزَنُ وَإِنَّهُ لَكَمَا تَقُولُ ، فَقَالَ : وَمِمَّ حَزَنُكَ ؟ قُلْتُ : [مِمَّا] نَتَخَوَّفُ مِنْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَمَا فِيهِ الشَّاؤُ قَالَ : فَضَحِكَ ، ثُمَّ قَالَ : يَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ هَلْ رَأَيْتَ أَحَدًا دَعَا اللَّهَ فَلَمْ يُجِبْهُ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : قَهْلَ رَأَيْتَ أَحَدًا تَوَكَّلَ

عَلَى اللَّهِ فَلَمْ يَكْفِهِ ، قُلْتُ : لَا ، قَالَ : قَهْلَ رَأَيْتَ أَحَدًا سَأَلَ اللَّهَ فَلَمْ يُعْطَوْ ؟ قُلْتُ : لَا ، ثُمَّ غَابَ عَنِّي .
عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ وَمَنْثَلُهُ .

۲۔ ابو حمزہ شمالی نے بیان کیا کہ فرمایا علی بن الحسین نے کہ میں گھر سے نکلا اور ایک دیوار پر نیکہ لگا کر کھڑا ہوا کہ ایک شخص دو کپڑے پہنے ہوئے آیا اور میرے چہرے کو دیکھ کر کہنے لگا۔ اے علی بن الحسین یہ کیا بات ہے کہ میں آپ کو محزون و غموم پا رہا ہوں۔ کیا یہ رنج دنیا کے متعلق ہے؟ نہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ رزق الہی تو ہر نیک و بد کے لئے ہے میں نے کہا اس پر کیا رنجیدہ ہوتا وہ تو ایسا ہی ہے جیسا تم کہتے ہو اس نے کہا تو پھر آخرت کے متعلق ہے؟ اس پر نہ ہونا چاہیے اللہ کا وعدہ سچا ہے اس روز وہ مالکِ تابہر حکمران ہو گا جو ہر شے پر قادر ہے۔ میں نے کہا اس پر کیوں رنجیدہ ہوتا۔ جبکہ ایسا ہی جیسا تم نے بیان کیا اس نے کہا پھر بتاؤ کیا غم ہے۔ میں نے کہا خوف ہے ابنِ زبیر کے قتل کا اس سے ہمارے شیعوں پر مصیبت نازل ہے یسن کردہ ہنسا اور کہنے لگا اے علی بن الحسین کیا تم نے کوئی ایسا شخص دیکھا ہے جس نے خدا سے دعا کی ہو اور اس نے قبول نہ کی ہو میں نے کہا نہیں، اس نے کہا کیا تم نے کوئی ایسا شخص دیکھا ہے کہ اس نے خدا پر توکل کیا ہو اور خدا نے اس کا کام پورا نہ کیا ہو میں نے کہا نہیں، اس نے کہا کوئی ایسا شخص پایا ہے جس نے اللہ سے سوال کیا ہو اور خدا نے اسے نہ دیا ہو۔ میں نے کہا اس کے بعد وہ غائب ہو گیا۔
توضیح: یہ شخص یا تو کوئی فرشتہ تھا یا خضر تھے جنہوں نے یہ کلام امام علیہ السلام کی تسکینِ قلب کے لئے کیا۔
یہی روایت علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور اس نے ابنِ محبوب سے کی ہے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَشَّانٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ الْغَنَى وَالْمِرَّ يَجُولَانِ ، فَإِذَا ظَفَرَا بِمَوْضِعِ التَّوَكُّلِ أَوْطَنَا .
عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَشَّانٍ وَمَنْثَلُهُ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مالدار سی اور عورت گردش کرتی رہتی ہیں جب توکل کا مقام پانے میں کامیاب ہو جاتی ہیں تو وہیں ڈیرے ڈال دیتی ہیں۔

علی بن حسان نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَيْمُنًا عَبْدٌ أَقْبَلَ قَبْلَ مَا يُحِبُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَقْبَلَ اللَّهُ قَبْلَ مَا يُحِبُّ وَ مَنْ اغْتَصَمَ بِاللَّهِ عَصَمَهُ اللَّهُ وَ مَنْ أَقْبَلَ اللَّهَ قَبْلَهُ وَ عَصَمَهُ لَمْ يُسَالِ لَوْ سَقَطَتِ السَّمَاءُ عَلَى الْأَرْضِ أَوْ كَانَتْ نَارًا لَمْ تَزَلْ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَشَمِلَتْهُمْ بَلِيَّةٌ ، كَانَ فِي حِزْبِ اللَّهِ بِالْقَوَى مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ ، أَلْبَسَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ» .

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے جو بندہ متوجہ ہوتا ہے اس امر کی طرف جس کو خدا دوست رکھتا ہے تو خدا متوجہ کرتا ہے اس طرف جسے بندہ چاہتا ہے اور جس نے اللہ کی پناہ ڈھونڈی خدا نے اس کو پناہ دی اور جو اللہ کی طرف متوجہ ہوا اور اس کی پناہ میں آگیا اس کی قطعاً پرواہ نہیں ہوئی کہ آسمان زمین پر گر پڑے یا کوئی بلا اہل زمین پر نازل ہو جائے اور یہ بلا ان کو گھیر لے وہ اپنے تقویٰ کی وجہ سے خدائی گروہ میں شامل ہوتا ہے۔ کیا خدا نے نہیں فرمایا متقی لوگ امن کی جگہ میں ہیں بسورہ دخان۔

۵۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَارِثِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ» فَقَالَ : التَّوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ دَرَجَاتٌ مِنْهَا أَنْ تَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ فِي أَمُورِكَ كُلِّهَا ، فَمَا فَعَلَ بِكَ كُنْتَ عَنْهُ رَاضِيًا ، تَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَأْلُوكَ خَيْرًا وَفَضْلًا وَتَعْلَمُ أَنَّ الْحُكْمَ فِي ذَلِكَ لَهُ ، فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ يَتَّقَوْ بِضِ ذَٰلِكَ إِلَيْهِ وَثِقْ بِهِ فِيهَا وَفِي غَيْرِهَا .

۵۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے راوی نے اس آیت کے متعلق سوال کیا کہ جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ اس کے لئے کافی ہے۔ فرمایا توکل علی اللہ کے درجات ہیں ان میں سے یہ ہے کہ تم اللہ پر اپنے تمام معاملات میں توکل کرو اور جو صورت تمہارے لئے پیش آئے اس پر راضی رہو اور یہ جان لو کہ وہ تمہارے خیر اور فضل کو روکے گا نہیں، اور یہ سمجھ لو کہ اس بارے میں اللہ کا حکم یہی ہے اللہ پر توکل کرو اور اپنے معاملات اس کے سپرد کرو اور ہر معاملہ میں اس پر بھروسہ کرو۔

۶۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمْعًا عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِلَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أُعْطِيَ ثَلَاثًا لَمْ يُمْتَنَعْ ثَلَاثًا : مَنْ أُعْطِيَ الدُّعَاءَ أُعْطِيَ الْإِجَابَةَ وَمَنْ أُعْطِيَ الشُّكْرَ أُعْطِيَ الزِّيَادَةَ ، وَمَنْ أُعْطِيَ التَّوَكَّلَ أُعْطِيَ الْكَفَايَةَ ثُمَّ قَالَ : أَتَلَوْتُ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ» وَقَالَ : لَقَدْ شُكِّرْتُمْ لَا زَيْدَ لَكُمْ^(۵) ؟ وَقَالَ : «ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ»^(۶) ؟

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ نے جس کو تین چیزیں ملیں اس سے تین چیزیں دور نہ رہیں جس نے دعا کی قبولیت اسے عطا ہوئی جس کو شکر ملا۔ اس کو اس چیز میں زیادتی ملی۔ جسے توکل ملا۔ خدا نے اس کے اغراض کو پورا کیا۔ پھر فرمایا۔ کیا تو نے قرآن میں یہ نہیں پڑھا۔ جس نے خدا پر توکل کیا تو وہ اس کے لئے کافی ہوا اور فرمایا ہے اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں نعمت کو زیادہ کروں گا اور فرمایا تم مجھ سے دعا اگر تمہیں قبول کروں گا۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ رَاشِدٍ ،

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : كُتِّبَ فِي مَجْلِسٍ تَطَلُّبُ فَيْدِ الْعِلْمِ وَقَدْ تَقَدَّتْ نَفَقَتِي فِي بَعْضِ الْأَسْفَارِ فَقَالَ لِي
بَعْضُ أَصْحَابِنَا : مَنْ يُؤَمِّلُ لِمَا قَدْ نَزَلَ بِكَ فَقُلْتُ : فَلَانَا ، فَقَالَ : إِذَا وَاللَّهِ لَأَسْمَعُ حَاجَتَكَ وَلَا يَبْلُغُكَ
أَمْلُكَ وَلَا تُنْجَحَ طَلَبُكَ ، قُلْتُ : وَمَا عَلِمَكَ رَحِمَكَ اللَّهُ ؟ قَالَ : إِنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَدَّثَنِي أَنَّهُ
قَرَأَ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ : وَغَيْرَ تَمِي وَجَلَالِي وَمَعْدِي وَارْتِمَاعِي عَلَى عَرْشِي
لَا قَطْعَ أَمَلٍ كُلِّ مُؤْمِدٍ مِنَ النَّاسِ غَيْرِي بِالنَّاسِ وَلَا كَسُونَهُ ثَوْبَ الْمَدَلَّةِ عِنْدَ النَّاسِ وَلَا نَجِيئَهُ
مِنْ قُرْبِي وَلَا بَعْدَتَهُ مِنْ فَضْلِي ، أَيُّؤَمِّلُ غَيْرِي فِي الشَّدَائِدِ ؟ ! وَالشَّدَائِدُ بِيَدِي وَبِرْجُو غَيْرِي
وَيَقْرَعُ بِالْفِكْرِ بَابَ غَيْرِي ؟ ! وَبِيَدِي مَفَاتِيحُ الْأَبْوَابِ وَهِيَ مُغْلَقَةٌ وَبَابِي مَفْتُوحٌ لِمَنْ دَعَانِي قَمَنَ
ذَا الَّذِي أَمَلَنِي لِتَوَائِبِهِ فَقَطَّعَتْهُ دُونَهَا ؟ ! وَمَنْ ذَا الَّذِي رَجَانِي لِعَظِيمَةٍ فَقَطَّعَتْ رَجَاءَهُ مِنِّي ؟ ! جَعَلَتْ
أَمَالَ عِبَادِي عِنْدِي مَحْفُوظَةً فَلَمْ يَرْضَوْا بِحِفْظِي وَمَلَأَتْ سَمَاوَاتِي مِمَّنْ لَا يَمَكُّ مِنْ تَسْبِيحِي
وَأَمَرْتُهُمْ أَنْ لَا يَغْلِقُوا إِلَّا أَبْوَابَ بَيْتِي وَبَيْنَ عِبَادِي ، فَلَمْ يَتَّقُوا بِقَوْلِي أَلَمْ يَعْلَمْ [أَنْ] مَنْ طَرَقَهُ نَابَةٌ
مِنْ تَوَائِبِي أَنَّهُ لَا يَمْلِكُ كَشْفَهَا أَحَدٌ غَيْرِي إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْنِي ، فَمَا لِي أَرَاهُ لَاهِيًا عَنِّي ، أَعْطَيْتُهُ
يَجُودِي مَا لَمْ يَسْأَلْنِي ثُمَّ انْتَزَعَتْهُ عَنْهُ فَلَمْ يَسْأَلْنِي رَدُّهُ وَسَالَ غَيْرِي : أَقْبِرَانِي أَبَدًا بِالْعَطَاءِ قَبْلَ
الْمَسْأَلَةِ ثُمَّ أَسْأَلُ فَلَا أَحِبُّ سَأَلِي ؟ ! أَتَحِبُّ أَنَا فَيُخَيِّئَنِي عَبْدِي أَوْ لَيْسَ الْخُودُ وَالْكَرَّمُ لِي ؟ !
أَوْ لَيْسَ الْعَفْوُ وَالرَّحْمَةُ بِكَدِي ؟ ! أَوْ لَيْسَ أَنَا مَحَلَّ الْأَمَالِ ؟ ! فَمَنْ يَقْطَعُ دُونِي ؟ أَفَلَا يَحْشَى
الْمُؤْمِتُونَ أَنْ يُؤَمِّلُوا غَيْرِي ، فَلَوْ أَنَّ أَهْلَ سَمَاوَاتِي وَأَهْلَ أَرْضِي أَمَلُوا جَمِيعًا ثُمَّ أُعْطِيتُ كُلَّ
وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْلِ مَا أَمَلَّ الْجَمِيعُ مَا انْتَقَصَ مِنْ مُلْكِي مِنْلِ عُضُودَةٍ وَكَيْفَ يَنْقُصُ مُلْكُ أَنَا قِيسَتُهُ
فَيَابُوسًا لِلْقَانِطِينَ مِنْ رَحْمَتِي وَيَابُوسًا لِمَنْ عَصَانِي وَلَمْ يُرَاقِبْنِي .

حسین بن علی (جو مخالفوں میں سے ہے) راوی ہے کہ میں طلب علم کے لئے ایک جگہ گیا سفر میں میرے پاس حنبرج
کے لئے کچھ نہ رہا۔ ایک دوست نے پوچھا تمہیں حاجت براری کی کس سے امید ہے میں نے کہا فلاں سے اس نے کہا تمہاری حاجت پوری
نہ ہوگی اور تم اپنی امید کو نہ پاؤ گے اور اس جتو میں کامیابی نہ ہوگی میں نے کہا اللہ تم پر رحم کرے۔ تم نے یہ کیسے جانا۔

اس نے کہا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھ سے بیان کیا کہ انھوں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مجھے اپنے
عزت و جلال اور بزرگی اور عرش پر برتری کی قسم جو مجھے چھوڑ کر میرے غیر سے امید کو وابستہ کرنا ہے۔ میں اس کی امید کو قطع کر دوں گا
اور لوگوں کے سامنے اسے ذلت کا لباس پہنائوں گا۔ میں اسے اپنے قریب سے ہٹا دوں گا اور اپنے نفل سے دور کر دوں گا کیا وہ
شد اند میں میرے غیر سے دفع کی امید رکھتا ہے حالانکہ شد اند کو دور کرنا میرے ہاتھ میں ہے وہ میرے غیر سے امید رکھتا ہے اور فکر
کے وقت غیر کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے حالانکہ ابواب کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں لوگوں کے دروازے بند ہیں میرا دروازہ ہر اس

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے جو بندہ متوجہ ہوتا ہے اس امر کی طرف جس کو خدا دوست رکھتا ہے تو خدا متوجہ کرتا ہے اس طرف جسے بندہ چاہتا ہے اور جس نے اللہ کی پناہ ڈھونڈی خدا نے اس کو پناہ دی اور جو اللہ کی طرف متوجہ ہوا اور اس کی پناہ میں آگیا اس کی قطعاً پرواہ نہیں ہوتی کہ آسمان زمین پر گر پڑے یا کوئی بلا اہل زمین پر نازل ہو جائے اور یہ بلا ان کو گھیرے وہ اپنے تقویٰ کی وجہ سے خدا کی گردن میں شامل ہوتا ہے۔ کیا خدا نے نہیں فرمایا متقی لوگ امن کی جگہ میں ہیں سورہ دھان۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّالِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُؤَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ، فَقَالَ : التَّوَكُّلُ عَلَى اللَّهِ دَرَجَاتٌ مِنْهَا أَنْ تَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ فِي أُمُورِكَ كُلِّهَا ، فَمَا فَعَلَ بِكَ كُنْتَ عَنْهُ رَاضِيًا ، تَعْلَمُ أَنَّه لَا يَأْلُوكَ خَيْرًا وَفَضْلًا وَتَعْلَمُ أَنَّ الْحُكْمَ فِي ذَلِكَ لَهُ ، فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ يَتَّقِ بِضِيقِ ذَلِكَ إِلَيْهِ وَيَتَّقِ بِهِ فِيهَا وَفِي غَيْرِهَا .

۵۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے راوی نے اس آیت کے متعلق سوال کیا جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ اس کے لئے کافی ہے۔ فرمایا توکل علی اللہ کے درجات ہیں ان میں سے یہ ہے کہ تم اللہ پر اپنے تمام معاملات میں توکل کرو اور جو صورت تمہارے لئے پیش آئے اس پر راضی رہو اور یہ جان لو کہ وہ تمہارے خیر اور فضل کو روکے گا نہیں، اور یہ سمجھ لو کہ اس بارے میں اللہ کا حکم ہی ہے اللہ پر توکل کرو اور اپنے معاملات اس کے سپرد کرو اور ہر معاملہ میں اس پر بھروسہ کرو۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمْعًا عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أُعْطِيَ ثَلَاثًا لَمْ يُمْسَقْ ثَلَاثًا : مَنْ أُعْطِيَ الدُّعَاءَ أُعْطِيَ الْإِجَابَةَ وَمَنْ أُعْطِيَ الشُّكْرَ أُعْطِيَ الزِّيَادَةَ ، وَمَنْ أُعْطِيَ التَّوَكُّلَ أُعْطِيَ الْكَفَايَةَ ثُمَّ قَالَ : أَتَلَوْتُ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ، وَقَالَ : وَلَكِنْ شَكَرْتُمْ لَا أَرْبَدَنَّكُمْ ^(۵) ؟ وَقَالَ : وَادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ^(۶) ؟

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ نے جس کو تین چیزیں ملیں اس سے تین چیزیں دور نہ رہیں جس نے دعا کی قبولیت اسے عطا ہوئی جس کو شکر ملا۔ اس کو اس چیز میں زیادتی ملی۔ جسے توکل ملا۔ خدا نے اس کے اغراض کو پورا کیا۔ پھر فرمایا کیا تو نے قرآن میں یہ نہیں پڑھا۔ جس نے خدا پر توکل کیا تو وہ اس کے لئے کافی ہوا اور فرمایا ہے اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں نعمت کو زیادہ کروں گا اور فرمایا تم مجھ سے دعا مانگوں قبول کروں گا۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ كُوفَةَ عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُجَيْبٍ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ رَاشِدٍ ،

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: كُنَّا فِي مَجْلِسٍ نَطْلُبُ فِيهِ الْعِلْمَ وَوَقَدْ تَقَدَّتْ نَفَقَتِي فِي بَعْضِ الْأَسْفَارِ فَقَالَ لِي
بَعْضُ أَصْحَابِنَا: مَنْ يُؤْمِلُ لِمَا قَدْ نَزَلَ بِكَ فَقُلْتُ: فَلَانَا، فَقَالَ: إِذَا وَاللَّهِ لَا سَمْعَتْ حَاجَتَكَ وَلَا يَنْفَعُكَ
أَمْلُكَ وَلَا تُنَجِّمَ طَلْسُكَ، قُلْتُ: وَمَا عَلَمُكَ رَحِمَكَ اللَّهُ؟ قَالَ: إِنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَدَّثَنِي أَنَّ
قَرَأَنِي بَعْضُ الْكُتُبِ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَمَجْدِي وَارْتِفَاعِي عَلَى عَرْشِي
لَا قَطِيعٌ أَمَلٌ كُلِّ مُؤْمِدٍ مِنَ النَّاسِ أَعِزِّي بِالْيَأْسِ وَلَا كُؤُوسُهُ ثَوْبُ الْمَدَلَّةِ عِنْدَ النَّاسِ وَلَا نَجِيئُهُ
مِنْ فُرْبِي وَلَا بَعْدَتُهُ مِنْ فَضْلِي، أَيُؤْمِلُ غَيْرِي فِي الشَّدَائِدِ؟ وَالشَّدَائِدُ يَبْدِي وَيَرْجُو غَيْرِي
وَيَقْرَعُ بِالْفِكَرِ بَابَ غَيْرِي؟ وَيَبْدِي مَفَاتِيحَ الْأَبْوَابِ وَهِيَ مُغْلَقَةٌ وَبَابِي مَفْتُوحٌ لِمَنْ دَعَانِي فَمَنْ
ذَا الَّذِي أَمَلَنِي لِتَوَائِيهِ فَقَطَعْتُهُ دُونَهَا؟ وَمَنْ ذَا الَّذِي رَجَانِي لِعَظِيمَةٍ فَقَطَعْتُ رَجَاءَهُ مِنِّي؟ جَعَلْتُ
أَمَالَ عِبَادِي عِنْدِي مَحْفُوظَةً فَلَمْ يَرْضَوْا بِحِفْظِي وَمَلَأَتْ سَمَاوَاتِي وَمَنْ لَا يَمَلُ مِنْ تَسْبِيحِي
وَأَمَرْتُهُمْ أَنْ لَا يَغْلِقُوا إِلَّا بَوَابَ بَيْنِي وَبَيْنَ عِبَادِي، فَلَمْ يَفْقُوا يَقُولِي أَلَمْ يَعْلَمْ [أَنْ] مَنْ طَرَفَتْ نَافَةُ
مِنْ تَوَائِيهِ أَنَّهُ لَا يَمْلِكُ كَشْفَهَا أَحَدٌ غَيْرِي إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْنِي، فَمَا لِي أَرَاهُ لَا هِيَا عِنْدِي، أَعْطَيْتُهُ
بِجُودِي مَا لَمْ يَسْأَلْنِي ثُمَّ انْتَرَعَتْ عَنْهُ فَلَمْ يَسْأَلْنِي رَدًّا وَسَأَلَ غَيْرِي: أَفَبِرَانِي أَبْدَأُ بِالْعِطَاءِ قَبْلَ
الْمَسْأَلَةِ ثُمَّ أَسْأَلُ فَلَا أُجِيبُ سَائِلِي؟ أَيْحِيلُ أَنَا فَيَخِيَانِي عَبْدِي أَوْلَيْسَ الْجُودُ وَالْكَرَمُ لِي؟
أَوْلَيْسَ الْغَفْوُ وَالرَّحْمَةُ يَبْدِي؟ أَوْلَيْسَ أَنَا مَحَلُّ الْأَمَالِ؟ فَمَنْ يَقْطَعُهَا دُونِي؟ أَفَلَا يَخْشَى
الْمُؤْمِلُونَ أَنْ يُؤْمِلُوا غَيْرِي، فَلَوَ أَنَّ أَهْلَ سَمَاوَاتِي وَأَهْلَ أَرْضِي أَمَلُوا جَمِيعًا ثُمَّ أَعْطَيْتُ كُلَّ
وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِثْلَ مَا أَمَلَّ الْجَمِيعُ مَا انْتَقَصَ مِنْ مُلْكِي مِثْلَ عُصْوَدَةٍ وَكَيْفَ يَنْقُصُ مُلْكُ أَنَا قِسْمُهُ
فَيَا بُونُسَا لِقَائِيظِنَ مِنْ رَحْمَتِي وَيَا بُونُسَا لِمَنْ عَصَانِي وَلَمْ يَرِاقِبْنِي.

حسین بن علی (جو مخالفوں میں سے ہے) راوی ہے کہ میں طلب علم کے لئے ایک جگہ گیا سفر میں میرے پاس حنبرج
کے لئے کچھ نہ رہا۔ ایک دوست نے پوچھا تھیں حاجت بر ادی کی کس سے امید ہے میں نے کہا فلاں سے اس نے کہا تمہاری حاجت پوری
نہ ہوگی اور تم اپنی امید کو نہ پاؤ گے اور اس جتو میں کامیابی نہ ہوگی میں نے کہا اللہ تم پر رحم کرے۔ تم نے یہ کیسے جانا۔
اس نے کہا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھ سے بیان کیا کہ انھوں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مجھ اپنے
عزت و جلال اور بزرگی اور عرش پر برتری کی قسم جو مجھے چھوڑ کر میرے غیر سے امید کو وابستہ کر لے۔ میں اس کی امید کو قطع کر دوں گا
اور لوگوں کے سامنے اسے ذلت کا لباس پہنائوں گا۔ میں اسے اپنے قریب سے ہٹا دوں گا اور اپنے فضل سے دور کر دوں گا کیا وہ
شد امدیں میرے غیر سے دفع کی امید رکھتا ہے حالانکہ شد اند کو دور کرنا میرے ہاتھ میں ہے وہ میرے غیر سے امید رکھتا ہے اور نہ
کے وقت غیر کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے حالانکہ ابواب کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں لوگوں کے دروازے بند ہیں میرا دروازہ ہر اس

شخص کے لئے کھلا ہوا ہے جو مجھے پکارے وہ کون ہے ایسا جن نے مصیبتوں میں مجھ سے امید و ابستد کی ہو اور میں نے اس کی امید کو قطع کر دیا ہو۔ کون ہے ایسا جن نے مجھ سے کچھ مانگا ہو اور میں نے اس کی خواہش پوری نہ کی ہو۔ میں نے اپنے بندوں کی امیدوں کو اپنے پاس محفوظ رکھ لیا ہے لیکن وہ میری حفاظت پر راضی نہیں۔ میرے آسمان ایسی مخلوق سے بھرے پڑے ہیں جو میری تسبیح سے ملول نہیں ہوتے میں نے ان کو یہ حکم دے دیا ہے کہ میرے اور میری مخلوق کے درمیان دروازوں کو بند نہ کریں اس پر بھی میرے بندوں نے مجھ پر اعتماد نہ کیا۔ کیا وہ یہ نہیں جانتا کہ جتنی مصیبتیں نازل ہوتی ہیں انھیں میرے سوا کوئی نہیں کھول کر دور کر سکتا مگر میرے اذن کے بعد یہ کیا معاملہ ہے کہ بندہ مجھے بھولا ہو ہے۔ میں نے اپنے جو دو کرم سے اُسے کیا کیا نہیں دیا۔ پھر جب میں نے کوئی نیکی سلب کر لی تو اس نے لوٹانے کا سوال نہ کیا اور میرے غیر سے مانگا۔ کیا اس نے مجھے کبھی ایسا پایا ہے کہ میں نے قبل سوال نہ دیا ہو یا مانگنے والے کی دعا قبول نہ کی ہو کیا میں بخیر ہوں کہ میرا بندہ مجھے ایسا سمجھتا ہے کیا جو دو کرم میرے لئے نہیں کیا۔ عفو و رحمت میرے ہاتھ میں نہیں۔

کیا میں امید کا محل نہیں، پس کون ہے جو مجھ سے قطع تعلق کرے تو کیا لوگ غیروں سے امید لگاتے ڈرتے نہیں۔ اگر تمام اہل آسمان و زمین ایک وقت مجھ سے مانگیں تو میں ان میں سے مرنے والے اتنا دوں گا جس کی امید ان سب کو ہو اور میرے خزانے میں بقدر چھوٹی کے ایک عضو کے کی نہ ہوگی۔ اور کیسے کی ہو سکتی ہے جب اس تمام کارخانہ کا بنانے والا میں ہوں ہلاکت ہو اس کے لئے جو میری رحمت سے مایوس ہوا اور تنہا ہی چھوہس کے لئے جس نے میری نافرمانی کی اور مجھ سے امید نہ رکھی۔

۸۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ عَبْدِ بْنِ يَعْقُوبَ الزَّوْجِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : كُنْتُ مَعَ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَتَّبِعُ وَ قَدْ تَقَدَّتْ نَفَقَتِي فِي بَعْضِ الْأَسْفَارِ ، فَقَالَ لِي بَعْضُ وَلَدِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ تَوَمَّلَ لِمَا قَدْ نَزَلَ بِكَ ، فَقُلْتُ : مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، فَقَالَ إِذَا لَمْ تَقْضِ حَاجَتَكَ ثُمَّ لَمْ تَنْجَحْ طَلَبَتِكَ ، قُلْتُ : وَلَمْ ذَاكَ ؟ قَالَ : لِأَنِّي قَدْ وَجَدْتُ فِي بَعْضِ كُتُبِ آبَائِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ - ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ - فَقُلْتُ : يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ أَفَلِ عَلَيَّ ، فَأَمْلَأُهُ عَلَيَّ ، فَقُلْتُ : لَا وَاللَّهِ مَا أَسْأَلُهُ حَاجَةً بَعْدَهَا .

۸۔ راوی کہتا ہے میں مقام یثرب میں موسیٰ بن عبد اللہ ابن الحسن کے ساتھ تھا میرے پاس خرچ کو کچھ نہ رہا۔ مجھ سے امام حسین کی نسل سے ایک صاحب نے کہا یہ کس سے ملنے کی امید ہے میں نے کہا موسیٰ بن عبد اللہ سے انھوں نے کہا تمھاری حاجت برادری نہ ہوگی میں نے کہا کیوں۔ انھوں نے کہا۔ میں نے اپنے آبا کی ایک کتاب میں یہ لکھا دیکھا ہے پھر اوپر والی روایت بیان کی۔ میں نے ابن رسول اللہ۔ مجھے لکھوا دیجئے۔ انھوں نے لکھوا دی۔ میں نے کہا اب اس کے بعد میں ان سے نہ مانگوں گا۔

ایک سو اکٹھواں باب

خوف و رجاء

۱۶۱ (بَابُ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ)

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُوسُفَ ، عَنْ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا كَانَ فِي وَصِيَّةِ لُقْمَانَ ؟ قَالَ : كَانَ فِيهَا أَلَّا غَاجِبٌ وَكَانَ أَغْجَبُ مَا كَانَ فِيهَا أَنْ قَالَ لَا يَبُوءُ : خَفِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَبْفَةً لَوْ جِئْتُهُ بِيَرِّ النَّقْلَيْنِ لَمَذَّ بِكَ وَارِجُ اللَّهِ رَجَاءٌ لَوْ جِئْتُهُ بِذُنُوبِ النَّقْلَيْنِ لَرَجَمَكَ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَانَ أَبِي يَقُولُ : إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَافِيَ قَلْبِهِ نُورَانِ : نُورُ خَبْفَةٍ وَ نُورُ رَجَاءٍ ، لَوْ دِينَ هَذَا لَمْ يَزِدْ عَلَى هَذَا وَلَوْ دِينَ هَذَا لَمْ يَزِدْ عَلَى هَذَا .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا لقمان کی وصیت کیا تھی۔ فرمایا وہ عجیب باتیں ہیں ان میں سب سے زیادہ عجیب یہ ہے کہ انھوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا اللہ سے پوری طرح ڈرتے رہو اگر دو جہاں کی نیکی تمہارے پاس ہو تو بھی وہ عذاب دے سکتا ہے اور اس سے پوری امید رکھو اگر دو جہاں کے گناہ ہوں تو بھی وہ رحم کر سکتا ہے پھر حضرت نے فرمایا۔ میرے پدر بزرگوار فرمایا کرتے تھے کہ ہر بندہ مومن کے دل میں دو نور ہیں نور خوف اور نور رجاء اور نور رجاء اگر اسے وزن کیا جائے تو اس سے زیادہ نہ ہوگا اور اگر اسے وزن کیا جائے تو اس سے زیادہ نہ ہوگا۔

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا إِسْحَاقُ خَفِيَ اللَّهُ كَأَنَّكَ تَرَاهُ وَإِنْ كُنْتَ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ ، فَإِنْ كُنْتَ تَرَاهُ فَإِنَّهُ لَا يَرَاكَ فَقَدْ كَفَرْتَ ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ يَرَاكَ ثُمَّ بَرَزْتَ لَهُ بِالْمَعْصِيَةِ فَقَدْ جَعَلْتَهُ مِنْ أَهْوَنِ النَّاسِ عَلَيْكَ .

۲۔ اسحاق بن عمار نے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا۔ اے اسحاق اللہ سے ڈر گویا کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے اگرچہ تو اسے نہیں دیکھتا تاہم وہ تو تجھے دیکھتا ہے اور اگر تو نے یہ سمجھا کہ وہ تجھے نہیں دیکھتا تو تو نے کفر کیا اور اگر یہ جانتے ہوئے کہ وہ تجھے دیکھتا ہے تو نے گناہ کیا تو تو نے دیکھنے والوں میں سب سے زیادہ حقیر سے سمجھا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ خَافَ اللَّهَ أَخَافَ اللَّهُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ ، وَمَنْ لَمْ يَخَفِ اللَّهَ أَخَافَهُ اللَّهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو اللہ سے ڈرے گا اللہ ہر شے کو اس سے ڈرائے گا اور جو اللہ سے نہیں ڈرے گا اللہ اس کو ہر شے سے ڈرائے گا۔

۴۔ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ عَرَفَ اللَّهَ خَافَ اللَّهَ وَخَافَ اللَّهَ سَحَتْ نَفْسُهُ عَنِ الدُّنْيَا .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے اللہ کو پہچانا وہ اللہ سے ڈرا اور جو اللہ سے ڈرا اس کا نفس دنیا سے بیزا ہوا۔

۵۔ - عَنْ عَمْرِو بْنِ نَجْرَانَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : قَوْمٌ يَعْمَلُونَ بِالْمَعَاصِي وَيَقُولُونَ نَرَجُو ، فَلَا يَزَالُونَ كَذَلِكَ حَتَّى يَأْتِيَهُمُ الْمَوْتُ ، فَقَالَ : هَؤُلَاءِ قَوْمٌ يَنْتَرِجَحُونَ فِي الْأَمَانِي ، كَذَبُوا ، لَيْسُوا بِرَاجِحِينَ ، إِنَّ مَنْ رَجَا شَيْئًا طَلَبَهُ وَمَنْ خَافَ مِنْ شَيْءٍ هَرَبَ مِنْهُ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا کہ بعض لوگ گناہ کرتے ہوئے بخشش کی امید رکھتے ہیں اور اسی خیال میں مرتے ہیں فرمایا یہ لوگ غلط آرزوئیں کرتے ہیں جھوٹے ہیں یہ رجاء دے نہیں ہیں جو کوئی کسی شے کا آرزو مند ہوتا ہے وہ اس کی طلب میں رہتا ہے اور جو کسی شے سے ڈرتا ہے وہ اس سے بھاگتا ہے۔

۶۔ وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، رَفَعَهُ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ قَوْمًا مِنْ مَوَالِكَ يُلْمَوْنَ بِالْمَعَاصِي وَيَقُولُونَ نَرَجُو ، فَقَالَ : كَذَبُوا لَيْسُوا بِمَوَالٍ ، أُولَئِكَ قَوْمٌ تَرَجَحَتْ بِهِمُ الْأَمَانِي ، مَنْ رَجَا شَيْئًا عَمِلَ لَهُ وَمَنْ خَافَ مِنْ شَيْءٍ هَرَبَ مِنْهُ .

۶۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا آپ کے دوستوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں جن کو معاصی پر ملامت کی جاتی ہے لیکن وہ کہتے ہیں ہمیں امید بخشش ہے فرمایا وہ جھوٹے ہیں وہ ہمارے دوست نہیں وہ ایسے لوگ ہیں جنہیں آرزوئوں نے پیر لیا ہے جو کسی شے کی امید کرتا ہے تو اس کے حاصل کرنے کے لئے کام بھی کرتا ہے اور جو کسی چیز سے خوف کرتا ہے تو اس سے بھاگتا ہے۔

۷۔ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَمَّوٍ

رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ مِنَ الْعِبَادَةِ شِدَّةَ الْخَوْفِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ اللَّهُ : وَإِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ، وَقَالَ جَلَّ تَنَاقُؤُهُ : «فَلَا تَخْشَوْا النَّاسَ وَآخِشُوا» وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : «وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا» قَالَ : وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ حُبَّ الشَّرَفِ وَالذِّكْرِ لَا يَكُونَانِ فِي قَلْبِ الْخَائِفِ الرَّاهِبِ .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ عبارت کی صورت یہ ہے کہ اللہ سے شدید خوف رکھے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے اللہ کے بندوں میں علماء اس سے ڈرتے ہیں اور خدا نے فرمایا ہے لوگوں سے نہ ڈرو، مجھ سے نہ ڈرو اور یہ بھی فرمایا ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے خدا اس کو بدری سے نکال دیتا ہے امام علیہ السلام نے فرمایا جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں اور پرہیزگار ہیں انہیں شرف و شہرت کی پرواہ نہیں ہوتی۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُجَدِّدِ بْنِ سَبَّاحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُكَارِمِيِّ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا [قَالَ] : إِنَّ رَجُلًا ، رَكِبَ الْبَحْرَ بِأَهْلِهِ فَكُسِرَ بِهِمْ ، فَلَمْ يَنْجُ وَمَنْ كَانَ فِي السَّفِينَةِ الْآمِرُ الرَّجُلُ ، فَإِنَّهَا نَجَتْ عَلَى لَوْحٍ مِنَ الْأَوْاجِ السَّفِينَةِ حَتَّى الْجَاءَتْ عَلَى حَبْرٍ وَرَجُلٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ وَكَانَ فِي تِلْكَ الْجَنَابَةِ رَجُلٌ يَقْطَعُ الطَّرِيقَ وَلَمْ يَدْعُ لِلَّهِ حُرْمَةً إِلَّا أَنْتَهَكَهَا فَلَمْ يَعْلَمْ إِلَّا وَالْمَرْأَةُ فَاتَمَّتْ عَلَى رَأْسِهِ ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ : إِنْسِيَّةٌ أَمْ حَبِيبَةٌ ؟ فَقَالَتْ : إِنْسِيَّةٌ ، فَلَمْ يُكَلِّمْهَا كَلِمَةً حَتَّى جَلَسَ مِنْهَا مَجْلِسَ الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِهِ ، فَلَمَّا أَنْ هُمُ بِهَا اصْطَرَبَتْ ، فَقَالَ لَهَا : مَا لَكَ تَضْطَرِبِينَ ؟ فَقَالَتْ : أَفَرَّقَ مِنْ هَذَا - وَأَوْفَمَاتُ يَبِيدُهَا إِلَى السَّمَاءِ - قَالَ : فَصَمَعْتَ مِنْ هَذَا شَيْئًا ؟ قَالَتْ : لَا وَغَيْرَ ذَلِكَ ، قَالَتْ : تَفَرَّقَ بَيْنَ مِنْهُ هَذَا الْفَرَقَ وَلَمْ تَصْنَعِي مِنْ هَذَا شَيْئًا وَإِنَّمَا اسْتَكْرَهَكَ اسْتَكْرَاهَا فَأَنَا وَاللَّهِ أَوْلَى بِهَذَا الْفَرَقِ وَالْخَوْفِ وَأَحَقُّ مِنْكَ ، قَالَ : فَقَامَ وَلَمْ يُخْذِ شَيْئًا وَرَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَابْتَسَتْ لَهُ هِمَّةٌ إِلَّا التَّوْبَةَ وَالْمُرَاجَعَةَ ، فَبَيْنَا هُوَ يَمْشِي إِذْ صَادَقَهُ رَاهِبٌ يَمْشِي فِي الطَّرِيقِ فَحَمِيَتْ عَلَيْهِمَا الشَّمْسُ فَقَالَ الرَّاهِبُ لِلشَّابِّ : ادْعُ اللَّهَ يُظْلِمْنَا بِعَمَامَةٍ ، فَقَدْ حَمِيَتْ عَلَيْنَا الشَّمْسُ فَقَالَ الشَّابُّ : مَا أَعْلَمُ أَنَّ لِي عِنْدَ رَبِّي حَسَنَةً فَأَتَجَسَّسُ عَلَى أَنْ أَسْأَلَهُ شَيْئًا ، قَالَ : فَأَدْعُو أَنَا وَتُؤَمِّنُ أَنْتَ ؟ قَالَ نَعَمْ فَأَقْبَلَ الرَّاهِبُ يَدْعُو وَالشَّابُّ يُؤَمِّنُ ، فَمَا كَانَ بِأَسْرَعَ مِنْ أَنْ أَظْلَمَتْهُمَا عَمَامَةٌ ، فَمَشَى تَحْتَهَا مِلَّتًا مِنَ النَّهَارِ ثُمَّ تَفَرَّقَتِ الْجَادَةُ جَادَتَيْنِ فَأَخَذَ الشَّابُّ فِي وَاحِدَةٍ وَأَخَذَ الرَّاهِبُ فِي وَاحِدَةٍ فَأَذَا السَّخَابَةَ مَعَ الشَّابِّ ، فَقَالَ الرَّاهِبُ : أَنْتَ خَيْرٌ مِنِّي ، لَكَ اسْتَحْجَبَ وَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي فَأَخِيزْنِي مَا قَصَصْتُكَ ؟ فَأَخْبَرَهُ بِخَبَرِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ : غُفِرَ لَكَ مَا مَضَى حَيْثُ دَخَلَكَ الْخَوْفُ

۴۴۴/۵۴۴
۳۰۷/۳۰۷
۴۵/۳
الطلاق

فَانْظُرْ كَيْفَ تَكُونُ فِيْهَا تَسْتَقْبِلُ .

۸۔ راوی کہتا ہے حضرت علی بن الحسین نے فرمایا کہ ایک شخص موعاہل و عیال کشی میں سوار ہوا کشتی ٹوٹ جانے سے سوائے اس شخص کی بی بی کے اور سب ڈوب گئے وہ عورت ایک تختہ کے سہارے ایک جزیرہ کے کنارے جا لگی اس جزیرہ میں ایک ڈاکو تھا جس نے حرمت الہیہ کی ہتک کرنے میں کوئی دقیقہ نہ دگذا اشت نہ کیا تھا یہ عورت جب اس کے سامنے آئی تو اس نے سراسر اٹھا کر اس کو دیکھا اور اس سے کہنے لگا تو از قسم انسان ہے یا از قسم جن۔ اس نے کہا میں انسان ہوں اس نے بغیر اس سے کچھ کہے اسے بکڑ کر مٹا دیا اور زنا کرنا چاہا عورت کے بدن میں کپکپی پڑ گئی اس نے پوچھا تو اتنی بے چین کیوں ہے اس نے کہا میں اس سے ڈرتی ہوں اور اشارہ کیا آسمان کی طرف، مرد نے کہا کیا تو نے اس سے پہلے بھی ایسا کام کر لیا ہے اس نے کہا نہیں، قسم ہے عورت و جلال خدا کی اس نے کہا تو صرف اسی کام کی وجہ سے آنا خوف کھا رہی ہے حالانکہ میں زبردستی تیرے ساتھ یہ کار بد کرنا چاہ رہا ہوں لہذا میں تجھ سے خدا سے ڈرنے کا زیادہ مستحق ہوں یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور بغیر اس سے کلام کئے اپنے گھر کی طرف چلا گیا اور اب اس کا کام سوائے توبہ اور اللہ کی طرف رجوع کرنے کے کچھ اور نہ رہا۔

وہ راہ میں چلا جا رہا تھا کہ ایک راہب ہم سفر ملا۔ کڑی دھوپ تھی راہب نے اس جوان سے کہا۔ اللہ سے دعا کر کہ وہ ہمارے سایہ کے نیچے بادل بھیج دے۔ دھوپ بہت سخت ہے اس نے کہا میں نے کون سی نیکی کی ہے کہ اللہ سے دعا کرنے کی جرات کروں اس نے کہا اچھا میں دعا کرتا ہوں تم آمین کہو۔ چنانچہ راہب نے دعا کی اور جوان نے آمین کہی تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ بادل آگیا اور اس کے سایہ میں دونوں چلنے لگے اور دن میں دیر تک چلتے رہے پھر انھوں نے الگ الگ راستہ اختیار کیا ایک راستہ پر وہ جوان چلا دوسرے پر راہب، بادل اس جوان کے ساتھ ہو گیا۔ راہب نے کہا تو مجھ سے بہتر ہے تیری دعا قبول ہوئی میری نہیں۔ پس مجھے بتا تیرا تعلق کیلہ ہے اس نے عورت کا واقعہ بیان کیا۔ اس نے کہا تیرے اس خوف کی وجہ سے خدا نے تیرے گناہ بخش دیئے۔ پس آگے کے لئے خبردار رہنا۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ التَّعْمَانِ ، عَنْ حَمْرَةَ بْنِ حَمْرَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنْ مِمَّا حُفِظَ مِنْ خُطْبِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ لَكُمْ مَعَالِمَ فَانْتَهَوْا إِلَى مَعَالِمِكُمْ وَإِنْ لَكُمْ نَهْيَةٌ فَانْتَهَوْا إِلَى نَهْيَاتِكُمْ أَلَا إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَعْمَلُ بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ : بَيْنَ أَجَلٍ قَدْ مَضَى لَا يَنْدِي مَا لِلَّهِ ضَائِعٌ فِيهِ وَبَيْنَ أَجَلٍ قَدْ بَقِيَ لَا يَنْدِي مَا لِلَّهِ قَائِمٌ فِيهِ فَلْيَأْخُذِ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ مِنْ نَفْسِهِ لِنَفْسِهِ وَمِنْ دُنْيَاهُ لِآخِرَتِهِ وَفِي الشَّيْءِ قَبْلَ الْكِبَرِ وَفِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ قَوْلَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ ﷺ بَيْنَهُ مَا بَقِيَ الدُّنْيَا مِنْ مُسْتَعْتَبٍ وَمَا بَقِيَ هَاجِرٌ ذَا إِيَالَا الْجَنَّةِ أَوِ النَّارِ .

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو کہتے سنا کہ رسول اللہ کے خطبوں میں سے جو میں نے یاد کیا یہ ہے کہ حضرت

نے فرمایا۔ لوگو! تمہارے لئے دلائل برابر ہیں اور تمہارے لئے ایک نہایت ہے پس اپنی نہایت پر نظر رکھو آگاہ ہو کہ بندہ مومن دو قوتوں کے درمیان کام کرتا ہے ایک عمر کا وہ حصہ ہے جو گزر چکا وہ نہیں جانتا کہ اللہ اس کے متعلق کیا کرے گا اور عمر کا ایک وہ حصہ ہے جو باقی ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ اللہ اس کے متعلق کیا فیصلہ کرے گا پس چاہیے کہ بندہ مومن جو کام کرے جو اس کے نفس کے لئے مفید ہو اور دنیا سے آخرت کے لئے حاصل کرے اور جو ان میں بڑھا ہے سے پہلے اور زندگی میں موت سے پہلے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے کہ دنیا کے بعد کوئی عذر قبول نہ ہوگا اس دنیا کے علاوہ سوائے جنت و نار کوئی اور گھر نہیں۔

۱۰۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِيعِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ وَجَلَّتْ : وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ ، قَالَ : مَنْ عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ يَرَاهُ وَيَسْمَعُ مَا يَقُولُ وَيَعْلَمُ مَا يَعْمَلُهُ مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ فَيَحْجِزُهُ ذَلِكَ عَنِ الْقَبِيحِ مِنَ الْأَعْمَالِ فَذَلِكَ الَّذِي خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى .

۱۰۔ آریہ جو اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو جنتیں ہیں کے متعلق فرمایا، جس نے یہ جان لیا کہ اللہ ہر اس کام کو دیکھتا ہے جو وہ کرتا ہے اور ہر اس بات کو سنتا ہے جو وہ کہتا ہے اور اس کے ہر عمل کو اچھا ہو یا بُرا جاننے والا ہے تو وہ شخص اعمالِ قبیح سے رک جاتا ہے یہ مطلب ہے اس آیت کا کہ جس نے خوف کیا مقامِ رب سے اور بُری خواہشوں سے نفس کو روکا۔
دو جنتوں سے مراد ایک تو بہشتِ دنیا ہے وہ حاصل ہوتی ہے عقل نے الہی پر راضی ہونے سے
توضیح:- اور دوسری بہشتِ آخرت ہے جو جزا ہے مرضی الہی پر راضی ہونے کی۔

۱۱۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي سَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ خَائِفًا رَاجِيًا ، وَلَا يَكُونُ خَائِفًا رَاجِيًا حَتَّى يَكُونَ غَافِلًا لِمَا يَخَافُ وَيَرْجُو .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے کوئی مومن، مومن نہیں ہو سکتا جب تک خوف کرنے والا اور امید کرنے والا نہ ہو اور ایسا نہیں ہو سکتا جب تک خوف اور رجاء کے معاملات پر عمل کرنے والا نہ ہو۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ قُسَيْلِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام الْحَدَّاءِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْمُؤْمِنُ بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ : ذَنْبٌ قَدْ مَضَى لَا يَتَذَرُ مَا سَخَّ اللَّهُ فِيهِ وَعَمْرٌ قَدْ بَقِيَ لَا يَتَذَرُ مَا يَكْتَسِبُ فِيهِ مِنَ الْهَالِكِ ، فَهُوَ لَا يُصْبِحُ إِلَّا خَائِفًا وَلَا يُصْلِحُهُ إِلَّا الْخَوْفُ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے مومن دو خوفوں کے درمیان ہے ایک وہ گناہ جو گزر گیا۔ نہیں جانتا کہ خدا نے اس کے متعلق کیا کیا دوسرے باقی عمر کے متعلق نہیں جانتا کہ کیسی ہلک غلطیوں کا مرتکب ہو گا۔ وہ صبح کرتا ہے خوف کی حالت میں اور اس کی اصلاح نہیں کر سکتا مگر خوف۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ أَبِي يُقُولُ: إِنَّهُ لَيْسَ وَن عَبْدٌ مُؤْمِنٌ إِلَّا [وَأَفِي قَلْبِهِ نُورَانِ: نُورُ حَقِيقَةٍ وَنُورُ رَجَاءٍ لَوْ وَزِنَ هَذَا لَمَ يَزِدْ عَلَى هَذَا وَلَوْ وَزِنَ هَذَا لَمَ يَزِدْ عَلَى هَذَا]۔

۱۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میرے باپ نے فرمایا ہے کوئی بندہ مومن ایسا نہیں جس کے قلب میں دو نور نہ ہوں نور خوف اور نور رجاء اگر ان دونوں کو وزن کیا جائے تو ایک کو دوسرے پر فوقیت نہ ہو گی۔

ایک سو باسٹھ واں باب اللہ عز وجل کے ساتھ حسن ظن

(باب ۱۶۲)

﴿حُسْنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ﴾

۱۔ عِدَّتُهُ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّادِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: لَا يَتَكَلَّمُ الْعَامِلُونَ لِي عَلَى أَعْمَالِهِمْ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا لِنَوَاصِي، فَإِنَّهُمْ لَوَاجِدُونَ وَأَتَمُّوا أَنْفُسَهُمْ - أَعْمَارَهُمْ - فِي عِبَادَتِي كَانُوا مُقَصِّرِينَ غَيْرَ بِالْفِعْلِ فِي عِبَادَتِهِمْ كُنْتُ عِبَادَتِي فِيَمَا يَطْلُبُونَ عِنْدِي مِنْ كَرَامَتِي وَالنَّعِيمِ فِي جَنَّتِي وَرَفِيعِ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى فِي جَوَارِي وَلَكِنْ يَرْحَمَنِي فَلْيَبْتَغُوا وَقَضَلِي فَلْيَرْجُوا وَإِلَيَّ حُسْنِ الظَّنِّ بِي فَلْيَطْمَئِنُّوا، فَإِنَّ رَحْمَتِي عِنْدَ ذَلِكَ تُدْرِكُهُمْ، وَمَنْ سَبَّ يُلْغَمُ رِضْوَانِي، وَمَغْفِرَتِي تُلْسِمُهُمْ عَفْوِي فَإِنِّي أَنَا اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَبِذَلِكَ تَسَمَّيْتُ۔

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ عمل کرنے والے اپنے عمل میں میرے ثواب پر بھروسہ نہیں کرتے یہ لوگ اگر کوشش کریں اور عمر بھر اپنے نفسوں کو میری عبادت کے تعب میں ڈالیں تو مجھے تاجر رہیں

گئے اور میری عبادت کی تہہ تک نہ پہنچ سکیں گے جس سے جستجو کر لیں میرے انعام و اکرام کی اور ان نعمتوں کی جو میری جنت میں ہیں اور وہ بلند درجات جو میرے جوار میں ہیں لیکن یہ سب کچھ میری رحمت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ پس لوگوں کو چاہیے کہ مجھ سے ڈریں اور میرے فضل کے امیدوار میں میری طرف اچھا لگائے رکھیں تو مطمئن ہو جائیں گے۔

ایسی صورت میں میری رحمت ان کو پالے گی اور میری رضا اور مغفرت ان تک پہنچ جائے گی اور میرا عفو ان کو ڈھانپ لے گا میں رحمن و رحیم اللہ ہوں اور اسی لئے میرا یہ نام ہے۔

۲ - ابنِ محبوب ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَلِيِّ عليه السلام أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ - وَهُوَ عَلَى مَنبَرِهِ - وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا أُعْطِيَ مُؤْمِنٌ قَطُّ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا يُحْسِنُ ظَنِّيهِ بِاللَّهِ وَرَجَائِهِ لَهُ وَحُسْنَ خُلُقِهِ وَالْكَفَّ عَنِ اغْتِيَابِ الْمُؤْمِنِينَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَا يُعَذِّبُ اللَّهَ مُؤْمِنًا بَعْدَ التَّوْبَةِ وَالْإِسْتِغْفَارِ إِلَّا بِسُوءِ ظَنِّيهِ بِاللَّهِ وَتَقْصِيرِهِ مِنْ رَجَائِهِ وَسُوءِ خُلُقِهِ وَاغْتِيَابِهِ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَا يُخْسِنُ ظَنُّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ بِاللَّهِ إِلَّا كَانَ اللَّهُ عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ لِأَنَّ اللَّهَ كَرِيمٌ ، يَبْدِيهِ الْخَيْرَاتُ ، يَسْتَحْبِبِي أَنْ يَكُونَ عَبْدُهُ الْمُؤْمِنُ قَدْ أَحْسَنَ بِهِ الظَّنَّ ثُمَّ يُخْلِفُ ظَنَّهُ وَرَجَاءَهُ ، فَأَحْسِنُوا بِاللَّهِ الظَّنَّ وَارْغَبُوا إِلَيْهِ .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہم نے کتاب علی میں یہ پایا کہ رسول اللہ نے منبر پر فرمایا۔ قسم ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کسی مومن کو دنیا و آخرت کی نیکی اس وقت تک کبھی نہیں دی گئی جب تک اللہ کے ساتھ اس کا حسن ظن نہ ہو اور اپنی امیدوں کو اس سے وابستہ نہ رکھتا ہو اور حسن ظن خلق کا مالک نہ ہو، مومنین کی غیبت سے باز نہ رہے اور قسم ہے معبود یکم کی، خدا کسی مومن کو بعد توبہ استغفار معذب نہیں کرتا۔ لیکن جب خدا سے اس کو سونے ظن ہو اور امید میں کوتاہی ہو یا بد ظنی ہو یا مومنوں کی غیبت کرے۔ خدا کی قسم بندہ مومن کا حسن ظن خدا کے ساتھ اسی صورت میں ہو گا کہ وہ مومن اپنے ظن کے مطابق خدا کو سمجھے بھی یعنی یہ نہ جانے کہ خدا کا راسخ مطلق ہے کیونکہ سب کچھ اسی کے ہاتھ میں ہے وہ جیسا کہ چاہے اس بات سے کہ بندہ مومن حسن ظن کے بعد اپنے ظن کے خلاف عمل کرے اور اپنی امید اس سے قطع کرے۔ پس اللہ کی طرف اچھا لگائے رکھو اور اسی طرف رغبت کرو۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرْزِيعٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : أَحْسِنِ الظَّنَّ بِاللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ بِي ^(۱) ، إِنْ خَيْرًا فَخَيْرٌ وَإِنْ شَرًّا أَشَرُّ .

۳۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھو خدا حدیث قدسی میں فرماتا ہے۔ میں بندہ مومن کے نزدیک ہوں

اگر وہ میرے متعلق اچھا گمان رکھتا ہے تو اس کے لئے بہتری ہے اور اگر بُرا گمان رکھتا ہے تو بُرائی ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ الْمُنْقَرِي ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : حُسْنُ الظَّنِّ بِاللَّهِ أَنْ لَا تَرْجُو إِلَّا اللَّهَ وَلَا تَخَافُ إِلَّا ذَنْبَكَ .
۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا کے ساتھ حسن ظن یہ ہے کہ اسی سے امید رکھی جائے اور اسی کا گناہ کرنے سے خوف کیا جائے۔

ایک سو ترسٹھ وال باب اعترافِ تقصیر

((بَابُ)) ۱۶۳

((الْإِعْتِرَافُ بِالتَّقْصِيرِ))

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلْفٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ لِبَعْضِ وَلَدِيهِ : يَا بُنَيَّ عَلَيْكَ بِالْجِدِّ لِأَخْرِجَ جَنَّةَ نَفْسِكَ مِنْ حِدَّةِ التَّقْصِيرِ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَطَاعَتِهِ ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَعْْبُدُ حَقَّ عِبَادَتِهِ .

۱۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے ایک نوزند سے بیٹا کو کشش کو اپنے لئے لازم قرار دو اور عبادت و طاعتِ خدا میں اپنی تقصیر کے معترف رہو کیونکہ خدا کی عبادت کا حق کوئی ادا نہیں کر سکتا۔

۲۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ بَعْضِ الْعِرَاقِيِّينَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْثَرِي الْحَضَرَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا جَابِرُ لَا أَخْرِجَكَ اللَّهُ مِنَ النَّقِصِ وَلَا [التَّقْصِيرِ] .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر جعفی سے فرمایا۔ خدا تم کو نقص اور تقصیر سے خارج کرے۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْعَظَمِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنْ رَجُلًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ عَبْدَ اللَّهِ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ قَرَّبَ قُرْبَانًا فَلَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ ، فَقَالَ لِغَنِيهِ : مَا أَتَيْتَ إِلَّا مِنْكَ وَمَا الذَّنْبُ إِلَّا لَكَ ، قَالَ : فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِ : ذَمُّكَ لِنَفْسِكَ أَفْضَلُ مِنْ

عِبَادَتِكَ أَرْبَعِينَ سَنَةً.

۱۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام کاظم علیہ السلام سے سنا کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص چالیس سال سے عبادت کر رہا تھا پھر اس نے قربانی کی جو قبول نہ ہوئی۔ اس نے اپنے نفس سے کہا جو کچھ ہوا تیری وجہ سے ہوا گناہ تیرا ہی ہے۔ خدا نے اسے وحی کی۔ تیرا اپنے نفس کی خدمت کرنا افضل ہے تیری چالیس سالہ عبادت سے۔

۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي ثَوْبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ: أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تَقُولَ: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِنَ الْمُعَارِبِينَ وَلَا تُخْرِجْنِي مِنَ التَّقْصِيرِ، قَالَ: قُلْتُ: أَمَّا الْمُعَارِبُونَ فَقَدْ عَرِفْتُ أَنَّ الرَّجُلَ يُعَارِ الدِّينَ ثُمَّ يُخْرِجُ مِنْهُ، فَمَا مَعْنَى لَا تُخْرِجْنِي مِنَ التَّقْصِيرِ؟ فَقَالَ: كُلُّ عَمَلٍ تُرِيدُ بِهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَكُنْ فِيهِ مُقَصِّرًا عِنْدَ تَقْصِيكَ فَإِنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ فِي أَعْمَالِهِمْ فِي مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللَّهِ مُقَصِّرُونَ إِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۴۔ فرمایا ابوالحسن علیہ السلام نے اکثر یہ دعا کیا کہ وہ خداوند اچھے رعایتی ایمان والا قرار نہ دے اور مجھے تقصیر سے خارج نہ کر، میں نے عاریتاً ایمان دیئے ہوؤں کو تو پہچان لیا اور جان لیا کہ ایک شخص عاریتاً دین میں آتا ہے پھر اس سے نکل جاتا ہے لیکن تقصیر سے خارج ہونے کے کیا معنی، فرمایا جو عمل تم کرو تو اسے اپنے دل میں کم ہونے سمجھو کیوں کہ جو عمل بندوں کا خدا اور اس کے نفس کے درمیان ہے وہ ان میں ضرور کوتاہی کرنے والے ہیں سوائے ان کے جن کو خدا نے معصوم بنالیا ہے۔

ایک سو چونسٹھ وال باب

اطاعت و تقویٰ

(باب) ۱۶۴

(الطَّاعَةِ وَالتَّقْوَى)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا تَذْهَبْ بِكُمْ الْمَذَاهِبُ، قَوْلَ اللَّهِ مَا شِيعْنَا إِلَّا مَنْ أَطَاعَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مذاہب باطلہ تم کو مذہب حق سے نہ ہٹا دیں۔ خدا کی قسم ہمارا شیعہ وہی ہے جو خدا کی

اطاعت کرے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ قَسَّالٍ، عَنْ غَالِصِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: خُطِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوُدَّاعِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ وَاللَّهِ مَا مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ إِلَّا وَقَدْ أَمَرْتُكُمْ بِهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ يُبْعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ إِلَّا وَقَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ، أَلَا وَإِنَّ الرُّوحَ الْأَمِينَ نَفَثَ فِي رُؤُوسِنَا أَنَّهُ لَنْ تَمُوتَ نَفْسٌ حَتَّى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا، فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ وَلَا يَحْمِلْ أَحَدُكُمْ أَسِيْظًا، شَيْءٌ مِنَ الرِّزْقِ أَنْ يَطْلُبَهُ بِغَيْرِ حِيلَةٍ، فَإِنَّهُ لَا يُدْرِكُ مَا عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا بِطَاعَتِهِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خطبہ بیان فرمایا حضرت رسولِ خدا نے حجۃ الوداع میں اور فرمایا، لوگو! اللہ کوئی شے تم کو جنت سے قریب کرنے والی اور دوزخ سے دور رکھنے والی نہیں ہے مگر وہ جس کا میں نے تم کو حکم دیا ہے اور کوئی شے تم کو نار سے قریب کرنے والی اور جنت سے دور کرنے والی نہیں، مگر وہی جس کی میں نے کہہ آگاہ ہو کہ جبریل نے میرے دل میں یہ وحی ڈالی کہ کوئی شخص نہیں مگر واجب تک اس کا رزق پورا نہ ہو۔ اللہ سے ڈرو اور اس کی طلب میں پوری کوشش کرو اور تم میں سے کوئی ایسی روزی تلاش نہ کرے جو حلال نہ ہو۔ کوئی اللہ سے نہیں پاسکتا سوائے اس کی اطاعت کے۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، وَأَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، جَمْعًا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: يَا جَابِرُ أَيُّ كُنْفَةٍ مِنْ اتَّحَلَّ التَّشْيَعُ أَنْ يَقُولَ بِحُسْنِ أَهْلِ الْبَيْتِ، قَوَّاهُ مَا شِيعْنَا الْإِيمَانَ اتَّقَى اللَّهَ وَأَطَاعَهُ وَمَا كَانُوا يَمُرُّونَ بِأَجَابِرٍ إِلَّا بِالنَّوَاصِعِ وَالتَّحْشِيعِ وَالْأَمَانَةِ وَكَثْرَةِ ذِكْرِ اللَّهِ وَالصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ وَالْبِرِّ بِالْوَالِدَيْنِ وَالتَّعَاهُدِ لِلْجِيرَانِ مِنَ الْفُقَرَاءِ وَأَهْلِ الْمَسْكَنَةِ وَالْمَغَارِبِينَ وَالْأَيْتَامِ وَصِدْقِ الْحَدِيثِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَكَفِّ الْأَلْسِنِ عَنِ النَّاسِ الْإِيمَانِ حَيْرٌ، وَكَانُوا أَمَنَاءَ عَشَائِرِهِمْ فِي الْأَشْيَاءِ، قَالَ جَابِرٌ: فَقُلْتُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ مَا نَعْرِفُ الْيَوْمَ أَحَدًا بِهَذِهِ الصِّفَةِ، فَقَالَ: يَا جَابِرُ لَا تَذْهَبَنَّ بِكَ أَلْمَذَاهِبُ حَسْبُ الرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ: أَحِبُّ عَلِيًّا وَأَتَوَلَّاهُ ثُمَّ لَا يَكُونُ مَعَ ذَلِكَ فِعَالًا، فَلَوْ قَالَ: إِنِّي أُحِبُّ رَسُولَ اللَّهِ - قَرَسُوا اللَّهَ ﷺ خَيْرٌ مِنْ عَلِيٍّ عليه السلام - ثُمَّ لَا يَتَّبِعُ سَبِيلَهُ لَا يَعْمَلُ بِسُنَّتِهِ مَا تَقَعُ حُبُّهُ إِيَّاهُ شَيْئًا فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْمَلُوا لِمَا عِنْدَ اللَّهِ، لَيْسَ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَ أَحَدٍ قَرَابَةٌ، أَحَبُّ الْعِبَادِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَأَكْرَمُهُمْ عَلَيْهِ) اتَّقَاهُمْ وَأَعْمَلُهُمْ بِطَاعَتِهِ، يَا جَابِرُ وَاللَّهِ مَا يَتَقَرَّبُ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَّا بِطَاعَتِهِ

وَمَاعَمَلًا بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَلَا عَلَى اللَّهِ إِلَّا حُجَّةٌ ، مَنْ كَانَ لِلَّهِ مُطِيعًا وَبُؤْلًا وَلِيًّا وَمَنْ كَانَ لِلَّهِ غَاصِيًا فَهُوَ لَنَا عَدُوٌّ ، مَا نَسْأَلُ وَلَا يَنْتَسِلُ إِلَّا بِالْعَمَلِ وَالْوَرَعِ .

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر سے فرمایا۔ اے جابر صرف یہ کہنا کہ ہم اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں شیعیت کے لئے کافی ہے خدا کی قسم ہمارا شیعہ نہیں ہو سکتا مگر جب کہ اللہ سے ڈرے۔ اس کی اطاعت کرے اور اے جابر یہ نہیں ہو سکتا بغیر تواضع خضوع و خشوع، اداۓ امانت، کثرت ذکر خدا، روزہ نماز، والدین سے نیکی، جن سلوک، ہمسایہ فقیروں اور مسکینوں، مقرر و قبول اور یتیموں سے اور قول میں صداقت ہو، قرآن کی تلاوت ہو اور لوگوں کے بارے میں نیکی کے سوا کچھ نہ کہنا اور اپنے قبائل کی اشیاء میں امین ہونا۔ جابر نے کہا یا بن رسول اللہ اس زمانہ میں ایسا آدمی تو کوئی نظر نہیں آتا۔ فرمایا۔ اے جابر، مذاہب باطلہ تم کو مذہب سے ہٹا نہ دیں کیا یہ کافی ہے ایک شخص کے لئے کہنا کہ میں علیؑ کو دوست رکھتا ہوں اور اس کے سوا وہ کرنے والا کچھ نہ ہو ایسے ہی اگر وہ کہے کہ میں رسول اللہؐ کو دوست رکھتا ہوں۔ رسول علیؑ سے بہتر ہیں اس کے بعد وہ رسولؐ کی سیرت کی پیروی نہ کرے اور ان کی سنت پر اس کا عمل نہ ہو تو حضرت کی محبت اسے کچھ فائدہ نہ دے گی، اللہ سے ڈرو اور صبح عمل کرو جو پیش خدا مقبول ہو کسی شخص اور خدا کے ربیبان قرابت نہیں ہے۔ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب و مکرم وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے اور اس کی اطاعت عملاً زیادہ کرنے والا ہے اے جابر کوئی خدا کا مقرب نہیں بن سکتا مگر اطاعت سے اس کے بغیر ہمارے ساتھ ہونا برأت نہیں اور نہ خدا پر کوئی محبت ہے جو اللہ کا مطیع ہے وہ ہمارا دوست ہے جو اللہ کا گنہگار ہے وہ ہمارا دشمن ہے ہماری ولایت کو کوئی نہیں پاسکتا مگر عمل اور پرہیزگاری سے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ الْقُضَلِ بْنِ شَادَانَ ، جَمْعًا ، عَنِ

ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ؛ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُومُ عُنُقُ مِنَ النَّاسِ قِيَامَتُونَ بَابَ الْجَنَّةِ فَيَضْرِبُونَهُ ، فَيَقَالُ لَهُمْ : مَنْ أَنْتُمْ ؟ فَيَقُولُونَ : نَحْنُ أَهْلُ الصَّبْرِ فَيَقَالُ لَهُمْ : عَلَى مَا صَبَرْتُمْ ؟ فَيَقُولُونَ : كُنَّا نَسْبِرُ عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَنَصْبِرُ عَنْ مَعَاصِي اللَّهِ ؛ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : صَدَقُوا ؛ أَدْخَلُوهُمْ الْجَنَّةَ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّمَا يُوقِى السَّائِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ» .

۳۹/۱۰ زمر

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے روز قیامت لوگ قبروں سے اٹھ کر دروازۂ جنت پر آئیں گے اُسے کہنا کھائیں گے ان پر پھانسی لگاتے کون ہو، وہ کہیں گے ہم اہل صبر ہیں ان سے کہا جائے گا۔ تم نے کس چیز پر صبر کیا وہ کہیں گے ہم نے اطاعت خدا میں ہر مصیبت پر صبر کیا اور معاصی سے رکنے پر ہر مصیبت پر صبر کیا۔ اللہ کہے گا انھوں نے سچ کہا۔ انھیں جنت میں داخل کرو۔ خدا فرماتا ہے صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَانٍ ؛ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عُمَانَ ؛ عَنْ أَبِي

عَبْدَةُ : عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : لَا يَقِلُّ عَمَلٌ مَعَ تَقْوَى وَ كَيْفَ يَقِلُّ مَا يَتَقَبَّلُ .

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ تقویٰ کے ساتھ کوئی عمل کم نہیں ہوتا اور کیسے سمجھا جائے وہ عمل جس کو خدا قبول کرے۔

۶۔ حَمِيدُ بْنُ زَيْلَادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ : عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَامَعْمَرُ السَّبْعَةُ - سَبْعَةُ آلِ مُحَمَّدٍ - كُونُوا السَّمَرَةَ الْوَسْطَى يَرْجِعُ إِلَيْكُمْ الْعَالِي وَيَلْحَقُ بِكُمْ الثَّالِي ؛ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِيِّينَ لَهُ سَعْدٌ : جُعِلَتْ فِدَاكَ مَا الْعَالِي ؟ قَالَ : قَوْمٌ يَقُولُونَ فِينَا مَا لَا نَقُولُهُ فِي أَنْفُسِنَا ؛ فَلَيْسَ أُولَئِكَ مِنَّا وَلَسْنَا مِنْهُمْ ؛ قَالَ قَمَا الثَّالِي ؟ قَالَ : الْمُرْتَادُ يُرِيدُ الْخَيْرَ ؛ يُبَلِّغُهُ الْخَيْرَ يُوجِرُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا مَعَنَا مِنَ اللَّهِ بَرَاءَةٌ وَلَا بَيْنُنَا وَبَيْنَ اللَّهِ قَرَابَةٌ وَلَا لَنَا عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ وَلَا تَقَرُّبُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا بِالطَّاعَةِ ؛ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُطِيعًا لِلَّهِ تَنَفَّعَهُ وَلَا يَنْتُنَا وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ غَاصِيًا لِلَّهِ لَمْ تَنَفَّعَهُ وَلَا يَنْتُنَا ؛ وَنَحْكُمُ لَا تَنْفَرُوا ؛ وَنَحْكُمُ لَا تَنْفَرُوا .

۶۔ ابو جعفر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اے گروه شیعہ، اے شیعیان آلِ محمد تم تکیہ کی طرح بنو جس پر اعتماد کیا جاتا ہے تاکہ غالی تمہاری طرف لوٹے اور پسماندہ تم سے مل جائے۔ سعد انصاری نے کہا میں آپ پر فدا ہوں غالی کون ہے۔ فرمایا وہ لوگ ہیں جو ہمارے میں وہ باتیں کہتے ہیں جو اپنے لئے نہیں کہتے۔ یہ لوگ ہم میں سے نہیں اور نہ ہم ان میں سے ہیں اس نے کہا تالی کون ہے فرمایا وہ ہے جو عمل خیر کا استنباط عملِ امام سے کرتا ہے وہ نیکی کو بالیقین اور اس پر اس کو اجر ملتا ہے پھر ہم سے متوجہ ہو کر فرمایا۔ ہمارے ساتھ رہنے میں برأت نہیں، کیوں کہ ہمارے اور اللہ کے درمیان کوئی قربت نہیں اور نہ ہمارے لئے اللہ پر کوئی حجت ہے خدا سے تقرب حاصل نہیں کیا جا سکتا مگر اطاعت سے جو اللہ کی اطاعت کرے گا اس کو ہماری ولایت نفع دے گی اور جو عامی ہوگا ہماری ولایت اس کو نفع نہ دے گی وائے ہر تم پر شیطان سے دھوکا نہ کھاؤ، شیطان سے دھوکا نہ کھاؤ۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ؛ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ؛ عَنْ مُقْسِلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَذَكَرْنَا الْأَعْمَالَ فَقُلْتُ أَنَا : مَا أَضَعَفَ عَمَلِي ، فَقَالَ : مَهْ ، اسْتَغْفِرِ اللَّهَ ثُمَّ قَالَ لِي : إِنَّ قَلِيلَ الْعَمَلِ مَعَ التَّقْوَى خَيْرٌ مِنْ كَثِيرِ الْعَمَلِ بِلا تَقْوَى . قُلْتُ : كَيْفَ يَكُونُ كَثِيرٌ بِلا تَقْوَى ؟ قَالَ : نَتَمُّ وَمِثْلُ الرَّجُلِ يُطْعَمُ طَعَامَهُ وَيَرَفُوقُ جَبْرَانَهُ وَيُوطِئُ رَحْلَهُ فَإِذَا ارْتَفَعَ لَهُ الْبَابُ مِنَ الْحَرَامِ دَخَلَ فِيهِ ، وَهَذَا الْعَمَلُ بِلا تَقْوَى وَيَكُونُ إِلَّا خَرُ لَيْسَ عِنْدَهُ فَإِذَا ارْتَفَعَ لَهُ الْبَابُ مِنَ الْحَرَامِ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبد اللہ کی خدمت میں حاضر تھا ہم نے اپنے اعمال کا ذکر چھیڑا میں نے کہا میرا عمل کس قدر کمزور ہے۔ فرمایا استغفر اللہ اسے چھوڑو کم عمل اگر تقویٰ کے ساتھ ہو تو وہ بلا تقویٰ کے زیادہ عمل سے بہتر ہے میں نے کہا بلا تقویٰ کے عمل کثیر کیسے ہو گا فرمایا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھانا کھلتا ہے اور اپنے پڑوسیوں سے ہر حق و مدار اپنیس آتا ہے اور ہمان نوازی کرتا ہے لیکن جب اس کے لئے حرام کا دروازہ کھلتا ہے تو وہ اس میں داخل ہو جاتا ہے پس یہ عمل بلا تقویٰ ہے اور دوسرا وہ ہے جس کے پاس کچھ نہیں جب اس کے لئے حرام کا دروازہ کھلتا ہے تو وہ اس میں داخل نہیں ہوتا۔

۸۔ الْحَسَنِ بْنِ عَمِّيٍّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَمِّيٍّ ، عَنْ أَبِي ذَاوُدَ الْمُسْتَرِقِ ، عَنْ مُحْسِنِ الْمُبْتَمَعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ شَعْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَا تَقَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدًا مِنْ ذُلِّ الْمَعَاصِي إِلَّا عِزَّ التَّقْوَى إِلَّا أَغْنَاهُ مِنْ غَيْرِ مَالٍ وَأَعَزَّهُ مِنْ غَيْرِ عَشِيرَةٍ وَأَنَسَهُ مِنْ غَيْرِ بَشَرٍ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ خدا نے کسی بندہ کو معاصی کی ذلت سے نکال کر اگر تقویٰ کی عزت دی ہے اور اس کو بغیر مال کے غنی بنا دیا ہے اور بغیر قبیلہ کی مدد کے عزت دی ہے اور بغیر انسان سے تنہائی سے مانوس بنا دیا ہے۔

ایک سو پینسٹھ واں باب

ورع

۱۶۵ (بَابُ الْوَرَعِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَامِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ هِلَالِ النَّقْعِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنِّي لَا أَلْقَاكَ إِلَّا فِي الْيَسَنِ فَأَخْبَرَنِي بِشَيْءٍ آخِذِيهِ ، فَقَالَ : أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالْوَرَعِ وَالْإِحْتِنَادِ وَأَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَنْفَعُ اجْتِنَادٌ لَوَرَعٍ فِيهِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ چند سال میں ایک بار حاضر خدمت ہوتا ہوں پس مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے کہ میں اس پر عمل کروں۔ فرمایا۔ خدا سے ڈرنا، گناہوں سے پرہیز کرنا اور حصول نیکی کی کوشش کرنا اور جب گناہ سے نہ بچا جائے تو یہ کوشش نادمہ نہ دے گی۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ حَدِيدِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: اتَّقُوا اللَّهَ وَصُوتُوا بِنُكْمٍ بِالْوَرَعِ.

۷۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم کو نصیحت کی اطاعتِ خدا کا حکم دیا اور دنیا سے رغبت نہ رکھنے کے لئے فرمایا۔ پھر فرمایا پرہیزگاری کو اپنے لئے لازم قرار دو، خدا کی رحمت بغیر پرہیزگاری کے نہیں ملتی۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَلِيفَةَ قَالَ: وَعَظَّنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَامَرًا وَزَهْدًا، ثُمَّ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْوَرَعِ فَإِنَّهُ لَا يُثَالُ مَا عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا بِالْوَرَعِ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ سے سنا اللہ سے ڈرو اور اپنے دین کی حفاظت پرہیزگاری سے کرو۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَا يَتَمَتَّعُ اجْتِهَادٌ لَوَرَعٍ فِيهِ.

۴۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے بغیر پرہیزگاری اجتہاد نافع نہیں۔

۵۔ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ الصَّبَّاحِ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّ أَشَدَّ الْعِبَادَةِ الْوَرَعُ.

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے پرہیزگاری سخت ترین عبادت ہے۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرْبِيعٍ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيُّ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَا تَلْقَى مِنَ النَّاسِ فَيْك؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: وَمَا الَّذِي تَلْقَى مِنَ النَّاسِ فَيْك؟ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا يَكُونُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الرَّجُلِ الْكَلَامُ فَيَقُولُ جَعْفَرِي حَبِيبٌ، فَقَالَ: يُعَيِّرُكُمْ النَّاسُ بِهِيَ؟ فَقَالَ لَهُ أَبُو الصَّبَّاحِ: نَعَمْ قَالَ: فَقَالَ: مَا أَقَلَّ وَاللَّهِ مَنْ يَتَّبِعُ جَعْفَرًا مِنْكُمْ، إِنَّمَا أَصْحَابِي مِنَ أَشَدِّ وَرَعِهِ، وَعَمِلَ لِخَالِقِهِ، وَرَجَا ثَوَابَهُ، فَهَؤُلَاءِ أَصْحَابِي.

۶۔ ابو الصباح کنانی نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کس قدر تکلیف ہوتی ہے آپ کے بارے میں ہم کو لوگوں سے فرمایا میرے بارے میں تم کو لوگوں سے کیا آزار پہنچتا ہے ابو صباح نے کہا مجھ سے ہمیشہ ایک شخص سے گفتگو ہوا کرتی ہے

وہ کہتے ہیں جعفری عیث ہوتے ہیں فرمایا لوگ میری وجہ سے تم کو عیب لگاتے ہیں ابوالصلح نے کہا۔ فرمایا یہ اس وجہ سے ہے کہ تم میں میرے بچے پیرو بہت کم ہیں میرے اصحاب تو وہ ہیں جو پرہیز گاری میں زیادہ سخت ہوں اپنے خالق کے لئے عمل کریں اور اس کے ثواب کی امید رکھیں ایسے ہیں میرے اصحاب۔

۷۔ حَنَانُ بْنُ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَارَةَ الْقَزَّالِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : ابْنُ آدَمَ اجْتَنِبْ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْكَ ، تَكُنْ مِنَ الْوَارِثِينَ .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں خدا نے فرمایا ہے۔ اے ابن آدم جو میں نے تیرے اوپر حرام کر دیا ہے اس سے بچ کر پرہیز گاری میں سے ہر مائے گا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَرْثُومٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْوَرَعِ مِنَ النَّاسِ ؛ فَقَالَ : الَّذِي يَتَوَرَّعُ عَنْ مَخَارِمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۸۔ راوی نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ پرہیز گاری آدمی سے کون مراد ہے فرمایا جو محام سے پرہیز کرتا ہے

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي أَسَامَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالْوَرَعِ وَالْإِحْتِنَاءِ وَصِدْقِ الْحَدِيثِ وَقِلَّةِ الْأَمَانَةِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ وَحُسْنِ الْجَوَارِ وَكُونُوا دُعَاةً إِلَى أَنْفُسِكُمْ بِغَيْرِ أَلْسِنَتِكُمْ وَكُونُوا زَيْنًا وَلَا تَكُونُوا شَيْنًا ، وَعَلَيْكُمْ بِطَوْلِ التَّرْكَوْعِ وَالْحُسْبُورِ ؛ فَإِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا طَالَ التَّرْكَوْعُ وَالسُّجُودُ هَتَفَ إِبْلِيسَ مِنْ خَلْفِهِ وَقَالَ : يَا دَيْلَهُ أَطَاعَ وَعَصَيْتُ وَسَجَدَ وَأَبَيْتُ .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے اوپر لازم کرد تقویٰ، پرہیز گاری، کوشش امر دین میں پس بات کہنا، امانت ادا کرنا، بڑی سی سے نیکی اور اپنے عمل سے اپنے دین کی طرف لوگوں کو بلانا نہ مرن اپنی زبانوں سے بلکہ اپنے اعمال سے اپنے آئمہ کے لئے زینت بنو۔ اور بد اعمالی سے ان کے لئے باعث تنگ نہ بنو اور اپنے رکوع و سجود کو طول دو کہ جب تم طول دیتے ہو تو شیطان تمہارے پیچھے سے کہتا ہے اے اس نے اطاعت کی اور میں نے سجدہ کیا اور میں نے سجدہ سے انکار کیا۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَزِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَدَخَلَ عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقُمِيُّ فَرَحَّبَ بِهِ وَقَرَّبَ مِنْ مَجْلِسِهِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا

عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَيْسَ مِنَّا - وَلَا كِرَامَةً - مَنْ كَانَ فِي مِصْرَ فِيهِ مِائَةُ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْوَيْصِرُ أَحَدٌ أَوْ رَعٍ مِثْلُهُ (۱)

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ عیسیٰ بن عبد اللہ انقی ماضیہ حضرت نے مرجعاً ہوا اور اپنے قریب بٹھا کر فرمایا۔ اے عیسیٰ وہ لوگ ہم سے نہیں اور نہ ان کے لئے کوئی کرامت و بزرگی ہے کہ اگر کسی شہر میں ہمارے شیعہ ایک لاکھ اور اس سے بھی زائد ہوں اور ہمارے مخالفوں میں ایک شخص بھی ان سے زیادہ پرہیزگاری ہو دیکھو کہ اس سے ہماری دوستی بدنام ہوگی۔

۱۱۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي كَهْمَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَوْصِنِي، قَالَ: أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالْوَرَعِ وَالْإِحْتِنَادِ وَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا يَنْفَعُ إِحْتِنَادٌ لَوَرَعٍ فِيهِ.

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے عرض کی۔ مجھے نصیحت فرمائیے۔ فرمایا میری نصیحت یہ ہے کہ اللہ سے ڈرو، پرہیزگاری، عبادت میں مشقت کو برداشت کرو اور یہ جان لو کہ یہ مشقت فائدہ نہ دے گی جب تک پرہیزگاری نہ ہو۔

۱۲۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي الْقَتَّاجِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَعْبُونَا بِالْوَرَعِ؛ فَإِنَّهُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَفَكَّمُ بِالْوَرَعِ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ قَرَابًا، وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: مِمَّنْ يُطِيعُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا، فَمِثْلَا الشَّيْخِ وَمِثْلَا الصِّدِّيقِ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحُونَ.

۱۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ہماری مدد پرہیزگاری سے کہ جو شخص کہ پرہیزگاری کے ساتھ خدا کے سامنے جائے گا اس کو مشادگی نصیب ہوگی، خدا فرماتا ہے جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو یہ لوگ اس گروہ کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے اپنی نعمتیں نازل کیں ہیں اور وہ انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین ہیں اور یہ اچھے رفیق ہوں گے پس ہم میں نبی بھی ہیں صدیق بھی ہیں شہداء و صالحین بھی ہیں۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّا لَأَنْعَدُ الرِّجْلَ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ لِجَمِيعِ أَمْرِ نَامَتِ بِأَمْرٍ بِدَأْ: أَلَا وَإِنْ مِنْ اتِّبَاعِ أَمْرِنَا وَإِذَا تَبَاهَى الْوَرَعُ، فَتَزَيَّسُوا

یہ ؛ یَرْحَمُکُمُ اللّٰهُ وَکَبَدُواْ اَعْدَانَنَا [نہ] یَنْعَشْکُمُ اللّٰهُ

۱۳- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہم کسی شخص کو مومن نہیں سمجھتے جب تک کہ وہ تمام امور میں ہمارا اتباع کرنے والا نہ ہو اور ارادہ نہ کرے ان امور بد کی بجا آوری کا، آگاہ ہو جس نے ہمارا اتباع کیا اور پرہیزگاری کا ارادہ کیا تو ہمارا مقصد وہی پرہیزگاری ہے اپنے کو اس سے آراستہ کرو اللہ تم پر رحم کرے اس پرہیزگاری کے ذریعے سے ہمارے دشمنوں کو ذلیل کرو۔ اللہ تم کو بلند مرتبہ عطا کرے گا۔

۱۴ - مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي یَعْفُوْرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ علیہ السلام : کُونُواْ دُعَاةَ لِلنَّاسِ بِغَيْرِ اِلْسِنَتِکُمْ ؛ لَیْرَوْاْ مِنْکُمْ الْوَرَعَ وَالْاِخْتِنَادَ وَالصَّلَاةَ وَالْحَجَرَ ؛ فَإِنَّ ذَٰلِكَ دَاعِیَةٌ .

۱۴- ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا تم لوگوں کو دین کی طرف اپنے عمل سے بلاؤ نہ کہ اپنی زبانوں سے تاکہ وہ تمہاری پرہیزگاری عبادت میں مشقت نماز اور امیر خیر کو دیکھیں بڑی دعوت دین ہی ہے۔

۱۵ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمْعَانَ ؛ عَنْ اُتْمُوْنَ بْنِ مُسْلِمٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَزَةَ الْمَلَوَیِّ قَالَ : اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ ؛ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ علیہ السلام : قَالَ : كَثِيْرًا مَا كُنْتُ اَسْمَعُ اَبِيْ يَقُوْلُ : لَيْسَ مِنْ شَيْعَتِنَا مَنْ لَا تَتَحَدَّثُ الْمُتَحَدِّثُ بِوَرَعِهِ فِيْ خُدُوْرِهِمْ وَ لَيْسَ مِنْ اَوْلِيَائِنَا مَنْ هُوَ فِيْ قَرِيْبَةٍ فِيْهَا عَشْرَةُ اَلَاْفٍ رَجُلٍ فِيْهِمْ [مِنْ] خَلْقِ [ا] اللّٰهِ اَوْرَعُ مِنْهُ .

۱۵- امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ میں نے اپنے والد سے بار بار یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وہ ہمارا شیعہ نہیں جس کی پرہیزگاری اتنی شہرت پذیر نہ ہو کہ مستورات میں پردہ اس کی پرہیزگاری کا ذکر کریں اور ہمارے اولیاء میں سے نہیں ہے وہ جو کسی ایسی بستی میں ہمارے مخالفوں کی ہو جس میں کوئی ایک بھی اس سے زیادہ پرہیزگار نہ ہو۔

ایک سو چھیاسٹھواں باب

عفت

(بَابُ الْعِفَّةِ) ۱۶۶

۱ - عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرْبِ بْنِ اَعْنَزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ

ﷺ قَالَ : مَا عُبِدَ اللَّهُ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ عِفَّةِ بَطْنٍ وَ قَرْجٍ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ کی عبادت میں سب سے افضل شکم اور شرماگاہ کو حرام سے بچانا ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ : عَنْ عُثْمَانَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ : عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ﷺ : إِنَّ أَفْضَلَ الْعِبَادَةِ عِفَّةُ الْبَطْنِ وَالْقَرْجِ .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے بہترین عبادت شکم و شرماگاہ کو حرام سے بچانا ہے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الْعَفَافُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ نے فرمایا افضل عبادت پاک دامنی ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّصْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ عَمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ مُعَلَّى أَبِي عُمَرَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي جَعْفَرٍ ﷺ : إِنِّي صَعِيفُ الْعَمَلِ قَلِيلُ الصِّيَامِ وَلَكِنِّي أَزْجُو أَنْ لَا أَكُلَ إِلَّا جَلَالًا ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ : أَيُّ الْإِخْتِيَارِ أَفْضَلُ مِنْ عِفَّةِ بَطْنٍ وَ قَرْجٍ .

۴۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا میں ضعیف العمل اور قلیل الصوم ہوں لیکن میں کوشش کرتا ہوں کہ حلال روزی کھاؤں فرمایا عفت بطن و قرج سے بہتر کوئی اطاعت و عبادت نہیں۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَكْثَرُ مَا تَلِجُ بِهِ أُمَّتِي النَّارَ الْآجُفَانِ : الْبَطْنُ وَالْقَرْجُ .

۵۔ فرمایا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری امت کے زیادہ لوگ دو غالی جگہوں کی وجہ سے داخل جہنم ہوں گے ایک شکم دوسرے شرماگاہ۔

۶۔ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثٌ أَخَافُنَّ عَلَى أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي : الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ وَمَصَلَاتُ الْفِتَنِ وَشَهْوَةُ الْبَطْنِ وَالْقَرْجِ .

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ہیں جن سے میں اپنے بعد اپنی امت سے ڈرتا ہوں اول معرفت

کے بعد گرا سی، دوسرے نکتوں والی گرا ہیاں تیسرے لہن اور سرخ کی شہوت۔

۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مِمْوْنِ الْقَدَّاحِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : مَا مِنْ عِبَادَةٍ أَفْضَلَ مِنْ عِفَّةِ بَطْنٍ وَ قَرَجٍ .

۷۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا لہن اور قرج کو حرام سے بچانے سے بہتر کوئی عبادت نہیں۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَارِثٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ عِبَادَةٍ أَفْضَلَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ عِفَّةِ بَطْنٍ وَ قَرَجٍ .

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے نزدیک کوئی عبادت شکم و شرنگاہ کے حرام سے بچانے سے افضل نہیں۔

ایک سو ستر سٹھواں باب

محارم سے اجتناب

(باب ۱۶۷)

❖ (اجتنابِ المحارم) ❖

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَعْبُودٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ الرِّقَاقِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٌ» قَالَ : مَنْ عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَرَاهُ وَيَسْمَعُ مَا يَقُولُهُ وَيَفْعَلُهُ مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ فَيَحْجِزُهُ ذَلِكَ عَنِ الْقَبِيحِ مِنَ الْأَعْمَالِ فَذَلِكَ الَّذِي خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جو خدا کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو پہری جنت ہے فرمایا جس نے یہ جان لیا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہر عمل کو دیکھتا اور ہر قول کو سنبھلے خواہ وہ اچھا ہو یا بُرا تو یہ اس کو اعمالِ نیک کی بجا آوری سے روکے گا اسی کے متعلق خدا نے فرمایا ہے جس نے مقامِ رب سے خوف کیا اور نفس کو بُری خواہشوں سے روکا وہ نجات یافتہ ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْبَمَانِيِّ ، عَنْ

أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كُلُّ عَيْنٍ بَارَكِيَّةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غَيْرَ ثَلَاثٍ : عَيْنٌ سَهَرَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، وَعَيْنٌ فَاحَصَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ، وَعَيْنٌ غَضَّتْ عَنْ مَخَارِمِ اللَّهِ .

۲- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے روز قیامت ہر آنکھ روئے گی سوائے تین آنکھوں کے جو عبادتِ خدا میں جہاں جو خوفِ خدا سے روئی جو محارمِ الہیہ سے کُترائی۔

۳- عَلِيٌّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ؛ عَنْ يُونُسَ ؛ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : فِيمَا نَاجَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَى عليه السلام : يَا مُوسَى مَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ الْمُتَقَرَّبُونَ بِمِثْلِ الْوَرْدِ عَنْ مَخَارِمِي فَأَنِّي أُبْخِئُهُمْ جَنَاتٍ عَنِّي لَا أَشْرِكُ مَعَهُمْ أَحَدًا .

۳- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے موسیٰ سے مناجات کی۔ اے موسیٰ جو کوئی حرام چیزوں سے پرہیز کر لے وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ مقرب ہے میں جناتِ عدن کو بلا شرکتِ غیر سے اس کے لئے مباح کر دوں گا۔

۴- عَلِيٌّ [ابنِ اِمْرَاهِمَ] ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مِنْ أَشَدِّ مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ ذِكْرُ اللَّهِ كَثِيرًا ثُمَّ قَالَ : لَا أَعْنِي سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَإِنْ كَانَ مِنْهُ وَلَكِنْ ذِكْرُ اللَّهِ عِنْدَ مَا أَحَلَّ وَحَرَّمَ ، فَإِنْ كَانَ طَاعَةً عَمِلَ بِهَا وَإِنْ كَانَ مَعْصِيَةً تَرَكَهَا .

۴- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے اپنی مخلوق پر جو ذکرِ کثیر فرض کیا ہے ان میں ایک ذکرِ سب سے زیادہ ہے اس ذکر سے میری مراد تسمیحات اور بے نیہ ہے اگرچہ وہ بھی ذکر ہے بلکہ میری مراد وہ ذکر ہے جو اس وقت ہو کہ حلال چیز کو شوقِ ثواب میں بجالائے اور حرام کو خوفِ عذاب میں ترک کرے اگر وہ اطاعت سے متعلق ہو تو بجالائے اور اگر معصیت سے متعلق ہو تو ترک کرے۔

۵- ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَقَدْ عَلِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ نَبْأَةً مِّنْذُورًا» قَالَ : أَمَّا اللَّهُ إِنْ كَانَتْ أَعْمَالُهُمْ أَشَدَّ بَيَاضًا مِنَ الْقَبَائِطِ وَلَكِنْ كَانُوا إِذَا عَرَضَ لَهُمُ الْحَرَامُ لَمْ يَدْعُوهُ .

۵- راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا انھوں نے جو عمل کیا ہے اس کو غبار پر آئندہ بنا دیا۔ فرمایا اگرچہ ان کے اعمالِ معر کے سفید پرشے سے زیادہ سفید تھے مگر جب حرام چیز ان پر پیش کی جاتی تھی تو اس

کو چھوڑتے نہ تھے۔

۶۔ عَلِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْقَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ تَرَكَ مَعْصِيَةَ اللَّهِ مَخَافَةَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَرْضَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حقیرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے خوفِ خدا سے معصیت کو ترک کیا۔ روز قیامت اللہ اس سے راضی ہو گا۔

ایک سو اڑسٹھواں باب ادائے فرائض

۱۶۸ (بَابُ آدَاءِ الْفَرَائِضِ)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمْعًا، عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا : مَنْ عَمِلَ بِمَا افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَهْوِمِينَ خَيْرَ النَّاسِ۔

۱۔ فرمایا حضرت علی ابن الحسین علیہما السلام نے بہترین آدمی وہ ہے جو خدا نے اس پر فرض کیا ہے اسے بجالائے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى : عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَنْغُورٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَاضُوا» قَالَ : اصْبِرُوا عَلَى الْقَرَائِضِ۔

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے اس قولِ خدا کے متعلق صبر کرو (ادائے فرائض میں) اور نہایت صبر کرو (رضائے اہلِ مال کرنے میں جن مصائب کا سامنا ہو) اور رو کو اپنے کو (پیروی ائمہ فلاحیت سے) یہاں صبر سے مراد فرائض پر صبر کرنا ہے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي السَّفَاتِيجِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَاضُوا» قَالَ : اصْبِرُوا عَلَى الْقَرَائِضِ وَصَابِرُوا عَلَى الْمَصَائِبِ وَرَاضُوا عَلَى الْأَئِمَّةِ عليہم السلام (۲) وَفِي رَوَايَةٍ ابْنِ مَجْشُوبٍ، عَنْ أَبِي السَّفَاتِيجِ [وَرَأَدَ فِيهِ] : فَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ فِيمَا افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ۔

آل ہے جو ایک زار راہ سے بہتر ہے لہذا یہ عمل اس میں ہو جائے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَرَبِ بْنِ زُرَّارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ: أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا دَامَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِنْ قَلَّ.

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب یہ ہے کہ بندہ عمل خیر کو متواتر بحسن و لاتار ہے چاہے وہ عمل کم ہی کیوں نہ ہو۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّارٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَمَلٍ يُدَاوَمُ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کوئی شے خدا کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ وہ اپنے عمل پر قائم رہے اگرچہ وہ کم ہی کیوں نہ ہو۔

۴۔ عَنْهُ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ: إِنِّي لَا حُبَّ أَنْ أَبَاوِمَ عَلَى الْعَمَلِ وَإِنْ قَلَّ.

۴۔ فرمایا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے میں سب سے زیادہ محبوب مداومت عمل کو رکھتا ہوں اگرچہ کم ہو۔

۵۔ عَنْهُ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنِ الْمَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ: إِنِّي لَا حُبَّ أَنْ أَقْدَمَ عَلَى رَبِّي وَعَمَلِي مُسْتَوْ.

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا۔ میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ اپنے رب کے سامنے اس طرح جاؤں کہ میرا عمل مستوی ہو یعنی کم نہ زیادہ بلحاظ زمانہ، افراط و تفریط نہ ہو۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِشَاكَ أَنْ تَغْرِضَ عَلَى نَفْسِكَ فَرِيضَةً فَتَقَارِقَهَا اثْنِي عَشَرَ هَلَا.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے کو اس سے بچاؤ کر جو فریضہ اپنے لئے قرار دیا ہے اس پر بارہ مہینے عمل نہ ہو۔

ایک سو سترواں باب

عبادت

(بَابُ الْعِبَادَةِ) ۱۷۰

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَجْشُوبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: فِي التَّوَرَاةِ مَكْتُوبٌ: يَا ابْنَ آدَمَ تَقَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمَلًا قَلْبَكَ غِيًى وَلَا أَكَلِكَ إِلَى طَلَبِكَ وَ عَلَيَّ أَنْ أَسُدَّ قَلْبَكَ، وَأَمَلًا قَلْبَكَ خَوْفًا مِنِّي، وَإِنْ لَا تَقَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمَلًا قَلْبَكَ تُغْلَا بِالْذُّنُوبِ تَبَاثُثُ لَأَسُدَّ قَلْبَكَ وَأَكَلِكَ إِلَى طَلَبِكَ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے توریت میں لکھا ہے اسے ابن آدم اپنے دل کو میری عبادت کے وقت دوسروں کی محبت سے خالی کر تا کہ میں تیرے دل کو بے نیازی سے پُر کر دوں اور طلبِ رزق کے معاملے میں تجھے بے پروا بنا دوں اور تیری احتیاج کا سد باب کر دوں اور میرے خوف سے اپنے دل کو پُر کر اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے دل کو شغلِ دنیا سے پُر کر دوں گا اور تیری محتاجی کا سد باب نہ کر دوں گا اور تیری طلب میں تجھے بے پروا بنا دوں گا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا عِبَادِيَ الصَّادِقِينَ تَتَعَمَّقُوا لِعِبَادَتِي فِي الدُّنْيَا فَإِنَّكُمْ تَتَنَفَّسُونَ بِهَا فِي الْآخِرَةِ.

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے میرے محبوبِ صدیق بند و میری عبادت سے دنیا میں طلبِ راحت کرو میں اس کی وجہ سے تم کو آخرت میں اپنی نعمتوں سے لذت اندوز بنا دوں گا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَمِيلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَفْضَلُ النَّاسِ مَنْ عَشِقَ الْعِبَادَةَ، فَمَا تَقَادَّ أَحَبَّهَا بِقَلْبِهِ وَبَاشَرَهَا بِجَسَدِهِ وَتَقَرَّغَ لَهَا، قَوْلًا لِيَا لِي عَلَى مَا أَصْبَحَ مِنَ الدُّنْيَا، عَلَى عُسْرٍ أَمْ عَلَى يُسْرٍ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے عبادت سے عشق کیا اور اس سے معانقہ کیا اور دل سے اسے دوست

رکھا اور ہم سے افعال عبادت بجالانے میں لگا رہا اور اپنے دل کو اس کے لئے خالی کیا وہ اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس دنیا میں وہ تنگی سے گزارے یا راحت سے۔

۴۔ محمد بن یحییٰ : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ شاذَانَ بْنِ الْخَلِيلِ قَالَ وَ كَتَبْتُ مِنْ كِتَابِهِ بِإِسْنَادٍ لَهُ ، يَرْفَعُهُ إِلَى عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : - قَالَ عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ جُعِلَتْ فِدَاكَ مَا الْعِبَادَةُ ؟ قَالَ : حُسْنُ النِّيَّةِ بِالطَّاعَةِ مِنَ الْوُجُوهِ النَّسِي يُطَاعُ اللَّهُ مِنْهَا ، أَمَّا إِنَّكَ يَا عِيسَى لَا تَكُونُ مُؤْمِنًا حَتَّى تَعْرِفَ النَّاسِخَ مِنَ الْمَنْسُوجِ ، قَالَ : قُلْتُ جُعِلَتْ فِدَاكَ وَمَا مَعْرِفَةُ النَّاسِخِ مِنَ الْمَنْسُوجِ ؟ قَالَ : فَتَالِ : أَلَيْسَ تَكُونُ مَعَ الْإِمَامِ مُوَطَّنًا تَقْسَكَ عَلَى حُسْنِ النِّيَّةِ فِي طَاعَتِهِ ، فَيَمْتَصِي ذَلِكَ الْإِمَامُ وَيَأْتِيهِ إِمَامٌ آخَرُ فَيُؤْطِنُ تَقْسَكَ عَلَى حُسْنِ النِّيَّةِ فِي طَاعَتِهِ ؟ قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : هَذَا مَعْرِفَةُ النَّاسِخِ مِنَ الْمَنْسُوجِ .

۴۔ عیسیٰ بن عبد اللہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ عبادت کیسے فرمایا اطاعت خدا کے لئے حسن نیت ان طریقوں سے جن سے اطاعت خدا کی جاتی ہے لیکن اسے عیسیٰ تم اس وقت تک مومن نہ ہو گے جب تک ناسخ کو منسوخ سے نہ پہچانو، میں نے کہا کیا طریقہ ہے۔ ناسخ سے منسوخ کو پہچاننے کا۔ فرمایا وہ یہ ہے کہ تم حسن نیت کے ساتھ اطاعت امام کو اپنے نفس میں قرار دو اور جب یہ امام مرجائے اور اس کی جگہ دوسرا آئے تو غافل نیت کے ساتھ اس کی اطاعت کو اپنے نفس میں قرار دو، میں نے کہا۔ ہاں فرمایا بس یہی تو معرفت ناسخ منسوخ سے ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : [إِنَّ] الْعِبَادَةَ ثَلَاثَةٌ : قَوْمٌ عِبَدُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَوْفًا فَنِلَتْ عِبَادَةُ الْعَبِيدِ وَ قَوْمٌ عِبَدُوا اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى طَلَبَ الثَّوَابِ ، فَنِلَتْ عِبَادَةُ الْأَجْرَاءِ ، وَ قَوْمٌ عِبَدُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حُبًّا لَهُ فَنِلَتْ عِبَادَةُ الْأَحْرَارِ ، وَ هِيَ أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عبادت تین طرح کی ہے کچھ لوگ خوف نارسے عبادت کرتے ہیں یہ غلاموں کی عبادت ہے اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو طلب ثواب میں عبادت کرتے ہیں یہ عبادت تاجروں کی ہے اور ایک وہ قوم ہے جو محض حب اللہ عبادت کرتی ہے یہ عبادت احرار ہے اور یہ افضل عبادات سے ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِيهِ ، عَنْ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا أَقْبَحُ الْقَوْمِ بَعْدَ الْغَنِيِّ وَأَقْبَحُ الْخَطِيئَةِ بَعْدَ الْمُسْكِنَةِ وَأَقْبَحُ مِنْ ذَلِكَ النَّاسِ اللَّهُ ثُمَّ يَدْعُ عِبَادَتَهُ .

۴۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کس قدر بڑا ہے فقر و دولت مندی کے بعد اور کس قدر قبیح ہے بے نیازی بعد افلاس اس طرح کہ اللہ کی عبادت کرنے والا اس کی عبادت کو چھوڑ دے۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ غَالِصِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ عَمِلَ بِمَا افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَهُوَ مِنْ أَغْبَدِ النَّاسِ .

۷۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے، جس نے عمل کیا اس چیز پر جو اللہ نے ان پر فرض کی ہے تو وہ سب سے زیادہ عبادت کرنے والا ہے۔

ایک سو اکہتر واں باب

نیت

(بَابُ النِّيَّةِ) ۱۷۱

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : لِأَعْمَلِ الْإِيْتَةَ .

۱۔ فرمایا علی بن الحسین نے عمل درست نہیں مگر نیت سے یعنی اگر کوئی عمل قربت الی اللہ کی نیت سے نہ کیا جائے

۲۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْوَقْلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ وَنِيَّةُ الْكَافِرِ شَرٌّ مِنْ عَمَلِهِ : وَكُلُّ عَامِلٍ يَعْمَلُ عَلَى نِيَّتِهِ (۱)

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا نیت مومن اس کے عمل سے بہتر ہے اور نیت کافر اس کے عمل سے بد ہے ہر عمل کرنے والا اپنی نیت پر عمل کرتا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اگر عمل کرنے والا صحیح نیت رکھتا ہے اور عمل میسر نہ بھی ہو تو اس نیت کا ثواب اسے مل جائے گا اور اگر نیت نہیں تو عمل کرنے پر بھی ثواب نہ ملے گا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ الْفَقِيرُ لَيَقُولَ : يَا رَبِّ ارْزُقْنِي حَتَّى أَفْعَلَ كَذَا

وَكَذَٰلِكَ يُرِيكُمُ اللَّهُ أَعْمَالَكُمْ إِنَّا اللَّهُ فَاسْمِعْ كَرِيمٌ
وَكَذَٰلِكَ يُرِيكُمُ اللَّهُ أَعْمَالَكُمْ إِنَّا اللَّهُ فَاسْمِعْ كَرِيمٌ

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی بندہ مومن محتاج اگر خدا سے کہتا ہے۔ اے میرے رب مجھے رزق عطا فرماتا کہ میں فلاں فلاں نیکی اور امور خیر انجام دوں تو اللہ تعالیٰ اس کی نیت کی سچائی کو معلوم کر کے اس کو وہ اجر عطا فرماتا ہے جو اس کے کام کرنے پر دیتا ہے بے شک اللہ وسعت والا اور کریم ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ابْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ حَسَنِ بْنِ أَبَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ حَدِّ الْعِبَادَةِ النَّبِيِّ إِذَا فَعَلَهَا فَأَعْلَمَهَا كَانَ مُؤَدِّيًا؟ فَقَالَ: حُسْنُ النِّيَّةِ بِالطَّاعَةِ.

۴۔ ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا، حد کو اس عبادت کی کہ جب اس کا ناسا عمل بجالائے تو وہ صحیح ہو فرمایا اطاعت میں اچھی نیت ہو۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْيَمَنِيِّ: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّمَا خَلِدَ أَهْلُ الشَّارِفِ النَّارَ لِأَنَّهُمْ كَانَتْ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَوْ خَلِدُوا فِيهَا أَنْ يَعْصُوا اللَّهَ أَبَدًا؛ وَإِنَّمَا خَلِدَ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ لِأَنَّهُمْ كَانَتْ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَوْ بَقُوا فِيهَا أَنْ يُطِيعُوا اللَّهَ أَبَدًا؛ فَيَالِي نَيْتٍ خَلِدَ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ؛ ثُمَّ تَلَا قَوْلَهُ تَعَالَى: دَقُّ كُلِّ يَوْمٍ عَلَى شَاكِلِيهِ، قَالَ: عَلَى نَيْتِهِ.

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دوزخی دوزخ میں ہمیشہ اس لئے رہیں گے کہ دنیا میں ان کی نیت یہ تھی کہ اگر وہ دنیا میں ہمیشہ رہیں تو ہمیشہ خدا کی نافرمانی کرتے رہیں گے اور اہل جنت ہمیشہ اس لئے جنت میں رہیں گے کہ دنیا میں ان کی نیت یہ تھی کہ اگر وہ ہمیشہ دنیا میں رہیں تو وہ ہمیشہ خدا کی عبادت کریں گے۔ پھر آیت پڑھیں ہر شخص اپنی نیت پر عمل کرتا ہے۔

ایک سو پینتیسواں باب

((بَابُ ۱۷۲))

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى: عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ: عَنِ الْأَخْوَلِ: عَنْ سَلَامِ ابْنِ الْمُسْتَنَبِيرِ: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا إِنَّ لِكُلِّ عِبَادَةٍ شُرَّةً ثُمَّ تَصْبِرُ

إِلَى فِتْرَةٍ فَمَنْ صَارَتْ شِرَّةٌ عِبَادَتِهِ إِلَى سُنَّتِي فَقَدْ اهْتَدَى وَمَنْ خَالَفَ سُنَّتِي فَقَدْ ضَلَّ وَكَانَ عَمَلُهُ فِي تَبَابٍ (۱) أَمَّا إِنِّي أَصْلِي وَأَنَامُ وَأَصُومُ وَأَقْطُرُ وَأَضْحُكُ وَأَبْكِي فَمَنْ رَغِبَ عَنِّي مِنْهَا جِي وَسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي . وَقَالَ : كَفَى بِالْمَوْتِ مَوْعِظَةً وَكَفَى بِالْبَقِيَةِ غِنًى وَكَفَى بِالْعِبَادَةِ شُغْلًا .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر عبادت کے لئے پہلے شوق ہوتا ہے پھر اس میں سستی پیدا ہو جاتی ہے پس جس کا شوق عبادت میری سنت کے مطابق ہو اس نے ہدایت پائی اور جس نے میری سنت کے خلاف کیا وہ گمراہ ہو گیا اور اس کا عمل برباد کیا۔ میں نماز پڑھتا ہوں میں سوتا ہوں میں روزہ رکھتا ہوں اور افطار کرتا ہوں میں ہنستا ہوں میں روتا ہوں پس جس نے میرے طریقہ کار سے نفرت کی وہ مجھ سے نہیں ہے اور یہ بھی فرمایا کہ لوگوں کو موت سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے اور یقین کی بے نیازی تمہارے لئے اور عبادت کا شغل کافی ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ : عَنْ الْحَجَّالِ ، عَنْ ثَمَلَةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام لِكُلِّ أَحَدٍ شِرَّةٌ وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فِتْرَةٌ ، فَطُوبَى لِمَنْ كَانَتْ فِتْرَتُهُ إِلَى خَيْرٍ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر شخص کے لئے ایک شوق ہوتا ہے اور ہر شوق کے بعد سستی پیدا ہو جاتی ہے پس خوشحال اس کا جس کی سستی خیر کی طرف ہو۔

ایک سو تہتر وال باب

عبادت میں میاں روی

۱۴۳ (باب)

❦ (الْإِقْتِصَادُ فِي الْعِبَادَةِ) ❦

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ هَذَا الدِّينَ مَتْنٌ فَأَوْغِلُوا فِيهِ بِرَفْقٍ وَلَا تُكْرِهُوا عِبَادَةَ اللَّهِ إِلَى عِبَادِ اللَّهِ ، فَتَكُونُوا كَالزَّائِكِ الْمُنْبَتِ الَّذِي لَأَسْرًا قَطَعَ وَلَا ظَهْرًا أَبْقَى .
مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ ، عَنْ مُقَرَّنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْفَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام مِثْلَهُ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دین میں دل تنگی نہیں پس لوگوں کو اس میں

نہی کے ساتھ داخل کرو اور عبادتِ خدا کو اس کے بندوں کے لئے باعثِ نفرت نہ بناؤ ورنہ تم اس سوار کی مانند ہو جاؤ گے جو اپنی سرعتِ سیر کی بنا پر سفر سے بھی باز رہتا ہے اور رکب سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ جَمِيعًا ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا تُكْبِرْهُوَ إِلَى أَنْفُسِكُمُ الْعِبَادَةَ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عبادت کو اپنے نفسوں پر بار نہ بناؤ۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا فَعَمِلَ [عَمَلًا] قَلِيلًا جَزَاءَهُ بِالتَّكْبِيلِ الْكَثِيرِ وَلَمْ يَتَغَالَمْهُ أَنْ يَجْزِيَ بِالتَّقْلِيلِ الْكَثِيرَ لَهُ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو اس کے تھوڑے عمل پر بھی بڑی جزا دیتا ہے اور یہ اس کے لئے کوئی بڑی بات نہیں۔

۴ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَرَّ بِي أَبِي وَأَنَا بِالطَّوَاغِ وَأَنَا حَدَّثْتُ وَقَدْ اجْتَنَدْتُ فِي الْعِلَاةِ قَرَأَنِي وَأَنَا أَتَصَابُ عَرَقًا ، فَقَالَ لِي : يَا جَعْفَرُ يَا بُنَيَّ إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَرَضِيَ عَنْهُ بِالْيَسِيرِ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میں نے جو ان میں مشغول طواف تھا اور پسینہ بدن سے ٹپک رہا تھا کہ میرے والد نے مجھے دیکھ کر فرمایا اے جعفر میرے فرزند خدا جب کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اس کو داخل جنت کرنا ہے اگرچہ اس کا عمل کم ہی ہو تو بھی اس سے راضی ہو جاتا ہے۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَغَيْرِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : اجْتَنَدْتُ فِي الْعِبَادَةِ وَأَنَا شَابٌّ ، فَقَالَ لِي أَبِي عليه السلام : يَا بُنَيَّ دُونَ مَا أَرَاكَ تَصْنَعُ ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا رَضِيَ عَنْهُ بِالْيَسِيرِ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میں بے عالم جوانی سخت عبادت کرتا تھا میرے والد نے مجھ سے فرمایا اے فرزند عبادت

کم کرو اللہ تعالیٰ اپنے جس بندہ کو دوست رکھتا ہے اس کے تھوڑے عمل پر بھی راضی ہوتا ہے۔

۱۔ حُمَيْدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْحَشَابِ، عَنِ ابْنِ بَقَّاجٍ، عَنْ مُلَاذِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُبَيْعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا عَلِيُّ إِنَّ هَذَا الذِّهْنُ مَنِيٌّ، فَأَوْغِلْ فِيهِ يَرْفِقْ وَلَا تُبْقِضْ إِلَى تَفْسِيكَ عِبَادَةَ رَبِّكَ، [وَإِنَّ الْمُنْبَسَّ - يَعْنِي الْمَغْرُطَ - لَا ظَهْرًا أَبْقَى وَلَا أَرْضًا قَطَعَ فَأَعْمَلَ عَمَلًا مَنْ يَرْجُو أَنْ يَمُوتَ هَرَمًا وَاحِدًا حَذَمَ مَنْ يَخْشَوْفُ أَنْ يَمُوتَ غَدًا.

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی یہ دین بلا حرج و ملگی کا دین ہے پس اس میں نرمی سے عمل کرو اور اپنے رب کی عبادت کو اپنے نفس کے لئے دشوار نہ بناؤ تیز رو سوار نہ سفر کرنے کے تاباں رہتا ہے اور نہ اپنی سواری کو قابل سفر رکھتا ہے۔ عمل اس نیت سے کرو کہ تم بوڑھے ہو کر مرو گے اور غوث کرو جہنم کا اس شخص کی طرح جو امید رکھتا ہے کہ کل مر جائے گا۔

ایک سو چوہتر واں باب اس کے بار میں جو اپنے عمل کا ثواب پاتا ہے

۱۷۴ (باب)

﴿مَنْ بَلَغَهُ ثَوَابٌ مِنَ اللَّهِ عَلَى عَمَلٍ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ سَمِعَ شَيْئًا مِنَ الثَّوَابِ عَلَى شَيْءٍ فَصَنَعَهُ، كَانَ لَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَلَى مَا بَلَغَهُ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جس نے کسی ایسے عمل نیک کے متعلق سنا جو باعث ثواب ہو پھر وہ اس کو عمل میں لایا تو اس کو ثواب ملے گا اگرچہ وہ پورے طریقہ سے اس تک نہ پہنچا ہو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عِمْرَانَ الزَّعْفَرَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ بَلَغَهُ ثَوَابٌ مِنَ اللَّهِ عَلَى عَمَلٍ فَعَمِلَ ذَلِكَ الْعَمَلُ الْفُلَانُ ذَلِكَ الثَّوَابُ، أَوْ تَبَّهْ، وَإِنْ لَمْ يَكُنِ الْحَدِيثُ كَمَا بَلَغَهُ.

۲۔ وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

ایک سو پچھتر وال باب

صبر (باب الصبر) ۱۷۵

۱۔ عدۃٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوطٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الصَّبْرُ رَأْسُ الْإِيمَانِ .
۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صبر ایمان کا سر ہے۔

۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ فَضِيلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الصَّبْرُ مِنَ الْإِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ ، فَإِذَا ذَهَبَ الرَّأْسُ ذَهَبَ الْجَسَدُ ، كَذَلِكَ إِذَا ذَهَبَ الصَّبْرُ ذَهَبَ الْإِيمَانُ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ صبر کا ایمان سے وہی تعلق ہے جو سر کا جسد سے جب سر نہ ہو تو جسد بیکار ہے اس طرح جب صبر نہ ہو تو ایمان بیکار ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَارِسِيِّ ، جَمْعًا ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُثْمَانَ الْإِسْطَهَارِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِصْرِيِّ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا حَفْصُ إِنَّ مِنْ صَبْرٍ قَلِيلًا وَإِنْ مِنْ جَزَعٍ قَلِيلًا ، ثُمَّ قَالَ : عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ فِي جَمِيعِ أُمُورِكَ ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَمَثَلِ عَمَادٍ عليه السلام فَأَمَرَهُ بِالصَّبْرِ وَالرِّفْقِ ، فَقَالَ : « وَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا » وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : « إِذْ قَعَّ بِالنَّبِيِّ هِيَ أَحْسَنُ [السَّبِيحَةِ] » فَإِذَا النَّبِيُّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ » وَمَا يُلْقِيهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلْقِيهَا إِلَّا ذُوحَظٍ عَظِيمٍ ، فَصَبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتَّى نَالُوهُ بِالْعِظَائِمِ وَرَمَوْهُ بِهَا ، فَصَاقَ صَدْرُهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ مَوْلَقًا نَعْلَمُ أَنَّكَ يَصْبِقُ صَدْرَكَ بِمَا يَقُولُونَ فَسَبَّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ ، ثُمَّ كَذَّبُوهُ وَرَمَوْهُ ، فَحَزَنَ لِذَلِكَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ « قَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ » وَلَقَدْ كَذَّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَى مَا كُذِّبُوا وَ أُوذُوا حَتَّى أَتَاهُمْ نَصْرُنَا ، فَالْزِمِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَفْسُ الصَّبْرِ ، فَمَعَدَ وَأَقْدَ كَرُوهُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَ

كَذَّبُوهُ، فَقَالَ: قَدْ صَبَرْتُ فِي نَفْسِي وَ أَهْلِي وَ عِرْضِي وَ لَا صَبْرَ لِي عَلَى ذِكْرِ إِلَهِي: فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَ مَا سَأَلْنَا مِنْ لُغُوبٍ هَ فَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ، فَصَبَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ ثُمَّ بَشَّرَ فِي عِزَّتِهِ بِالْأَيِّمَةِ وَ وَصَفُوا بِالصَّبْرِ، فَقَالَ جَلَّ ثَنَاهُ: وَ جَعَلْنَا مِنْكُمْ أَيْمَةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا مَا صَبَرُوا وَ كَانُوا بِآيَاتِنَا يُوْقِنُونَ، فَمِنْدَ ذَلِكَ قَالَ ﷺ: الصَّبْرُ مِنَ الْإِيمَانِ كَالرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ، فَشَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ لَهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ نَمَتَ كَلِمَةَ رَبِّكَ الْحُسْنَى عَلَى بَنِي إِسْرَآئِيلَ بِمَا صَبَرُوا وَ دَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَ قَوْمُهُ وَ مَا كَانُوا يَعْرِشُونَ، فَقَالَ ﷺ: إِنَّهُ بُشِّرِي وَ أَنْتِقَامُ، فَأَبَاحَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ [اللَّهُ]: وَ قَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَ خَذَلْتُمُوهُمْ وَ أَخْصَرْتُمُوهُمْ وَ اقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصِدٍ وَ اقْتُلُوهُمْ حَيْثُ تَقْتُلُوهُمْ، فَقَتَلَهُمُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ أَجْبَائِهِ وَ جَعَلَ لَهُ ثَوَابَ صَبْرِهِ مَعَ مَا دَخَرَهُ فِي الْآخِرَةِ: فَمَنْ صَبَرَ وَ اخْتَسَبَ لَمْ يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى يَقِرَّ [اللَّهُ] لَهُ عَيْنُهُ فِي أَعْدَائِهِ، مَعَ مَا يَدَّخِرُهُ فِي الْآخِرَةِ.

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اسے حفص (راوی) جس نے صبر کیا لیکن اس کا اجر باقی رہنے والا ہے اور میں نے بیٹائی کا اظہار کیا تو اس کی بیٹائی تھوڑی ہی دیر رہی لیکن اس کی شرمندگی دیر پار ہی، پھر فرمایا صبر کو اپنے لئے لازم قرار دے اپنے تمام امور میں خدا نے حضرت محمد مصطفیٰ کو رسول بنا کر بھیجا اور صبر اور مدارا کرنے کا حکم دیا اور فرمایا لوگوں کے کہنے پر صبر کرو اور پوری طرح ان سے قطع تعلق کرو اور جھٹلانے والوں اور دولت مندوں کو چھوڑ دو اور فرماتا ہے لوگوں کے اعتراض کا اچھے طریقہ سے دفیہہ کرو آج جس سے دشمنی ہے ممکن ہے کل وہ خالص دوست بن جائے اور اس کی توفیق نہیں ہوتی مگر صبر کرنے والوں یا جن کو بارگاہ الہی سے برا حصہ ملا ہے۔

پس رسول اللہ نے صبر کیا پھر انھوں نے بڑے سخت الفاظ میں دشنام طرازی کی اور حضرت کو عیب لگائے جس سے آپ دل تنگ ہوئے خدا نے یہ آیت نازل کی ہم جانتے ہیں کہ لوگوں کا کہنا تم کو دل تنگ بناتا ہے پس تم اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو سجدہ کرنے والوں میں سے بنو ان لوگوں نے پھر بھی جھٹلایا اور تہمت تراشی کی، حضرت غمگین ہوئے تو خدا نے یہ آیت نازل کی، ہم جانتے ہیں کہ لوگوں کا کہنا تم کو رنجیدہ کرتا ہے وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم آیات خدا سے انکار کرتے ہیں تم سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا تھا لیکن اس تکذیب پر انھوں نے صبر کیا اور وہ اذیت دیئے گئے یہاں تک کہ ہماری نصرت ان کے پاس آئی، پس رسول اللہ نے صبر کو اپنے اوپر لازم قرار دیا۔ پھر مشرکوں نے حد سے تجاوز کیا اور اللہ کو برا کہنے لگے اور اس کو جھٹلایا۔ حضرت نے فرمایا۔ میں نے صبر کیا اپنے معاملہ میں اپنے اہلیت اور اپنی آبرو کے معاملہ میں لیکن صبر نہیں ہو سکتا خدا کو برا کہنے میں، خدا نے اس پر یہ آیت نازل کی، ہم نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کو بھی

جہ دن میں بنایا اور ہم کو کوئی تنگن نہ ہوئی، پس جو کچھ یہ کہتے ہیں اس پر صبر کرو۔ اس بنا پر آنحضرت نے ہر حالت میں صبر کیا پھر حضرت کو بشارت دی گئی عزت کے آئندہ ہونے کی اور صبر سے ان کی تعریف کی اور فرمایا۔ ہم نے ان کو امام بنایا وہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے ہیں اور انھوں نے صبر کیا اور ہماری آیات پر یقین کرنے والے ہیں اسی لئے رسول نے فرمایا ہے۔ صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو بدن کو سر سے ہے حضرت نے اس پر خدا کا شکر ادا کیا اور خدا نے اس پر یہ آیت نازل کی۔ اور تیسرے رب کا کلمہ حسنی تمام ہوا بنی اسرائیل پر اس لئے کہ انھوں نے صبر کیا اور جو فرعون نے ادا اس کی قوم نے کیا تھا اور جو مکانات بنائے تھے اور بارغ لگائے تھے۔ ان سب کو ہلاک و تباہ کیا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا یہ بشارت ہے میرے لئے اور جسے انتقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مشرکوں سے قتال کرو جہاں ان کو پاؤ اور ان کو پکڑ لو، محصور کرو اور ہر گھات کی جگہ ان کے لئے بیٹھو اور جہاں پاؤ ان کو قتل کرو پس اللہ نے ان کو رسول اللہ کے ہاتھوں اور ان کے احباب کے ہاتھوں قتل کرایا اور ان کے صبر پر ثواب عطا کیا اور آخرت میں ان کے لئے ثواب کا ذخیرہ کیا۔

پس جس نے صبر کیا وہ دنیا سے نہ جائے گا جب تک اللہ اس کی آنکھوں کو تباہی دشمن کے بعد ٹھنڈا نہ کر دے اور اس کے علاوہ آخرت میں بھی ثواب کا ذخیرہ ہوگا۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ الشَّرَاجِ رَفَعَهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الصَّبْرُ مِنَ الْإِيمَانِ يَمْنَزِلُهُ الرَّأْسَ مِنَ الْجَسَدِ؛ وَلَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا صَبْرَ لَهُ.

۴۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین نے صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو سر کو جسد سے اور جس کے لئے صبر نہیں اس کے لئے ایمان نہیں۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيسَى، عَنْ رُبَيْعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ قُصَيْلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الصَّبْرُ مِنَ الْإِيمَانِ يَمْنَزِلُهُ الرَّأْسَ مِنَ الْجَسَدِ، فَإِذَا ذَهَبَ الرَّأْسُ ذَهَبَ الْجَسَدُ كَذَلِكَ إِذَا ذَهَبَ الصَّبْرُ ذَهَبَ الْإِيمَانُ.

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو سر کو جسد سے ہے اگر سر گیا تو جسم بھی گیا اسی طرح صبر گیا تو ایمان بھی گیا

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ الْخَيْرَ حُرٌّ عَلَى جَمِيعٍ

أَحْوَالِهِ، إِنْ نَابَتْهُ نَائِبَةُ صَبْرٍ لَهَا وَإِنْ تَدَا كَسَتْ عَلَيْهِ الْمَصَائِبُ لَمْ تَكْسِرْهُ وَإِنْ أَسِرَ وَقُهِرَ وَاسْتَبِيدَ بِالسُّبْرِ
عُسْرًا، كَمَا كَانَ يُؤَسِّفُ الصِّدِّيقُ الْأَمِينُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ لَمْ يَصْرُخْ رَحِمَتْهُ أَنْ اسْتَعِيدَ وَقُهِرَ وَأُسِرَ وَلَمْ
تَصْرُزْهُ ظِلْمَةُ الْجَبْتِ وَوَحْشَةُ وَمَا نَالَهُ، أَنْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ فَجَعَلَ الْجَبَّارَ الْعَاتِيَّ لَهُ عَبْدًا بَعْدَ إِذْ كَانَ [لَهُ]
مَالِكًا، فَأَرْسَلَهُ وَرَجَمَ بِهِ أُمَّةً وَكَذَلِكَ الصَّبْرُ يُعْقِبُ خَيْرًا، فَاصْبِرُوا وَوَلِّطُوا أَنْفُسَكُمْ عَلَى
الصَّبْرِ تَوَجَّرُوا.

۶۔ البرصیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آزاد مرد تمام حالتوں میں آزاد رہتا ہے اگر اس پر
کوئی مصیبت آتی ہے تو اس پر صبر کرتا ہے اور اگر مصائب ہجوم کرتے ہیں تو اس کا دل نہیں ٹوٹتا اور اگر قید کیا جائے یا مغلوب
ہو یا تو نگری حسرت سے بدل جائے تو یہی جیسے صدیق و امین یوسف علیہ السلام کو غلام بننے نے حریت پسندی سے نہیں روکا وہ
مغلوب ہوئے قید کئے گئے لیکن وہ اپنے موقف سے نہ ہٹے۔ کنوئیں کی تاریکی اور وحشت نے انہیں کوئی نقصان نہ پہنچایا یہاں
تک کہ خدا نے ان پر احسان کیا اور نافرمان سرکش کو ان کا غلام بنایا جو پہلے ان کا مالک تھا ان کو خدا نے اپنا رسول بنایا اور اس
زمانہ کے لوگوں پر ان کی وجہ سے رحم کیا۔ پس اسی طرح صبر کے بعد بہتری ہوتی ہے لہذا صبر کیا کرو۔ تم اپنے نفس کے لئے صبر
کو لازم قرار دو خدا سے اجر پاؤ گے۔

۷۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ
عَنْ حَمْرَةَ بْنِ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: الْجَنَّةُ مَحْفُوفَةٌ بِالْمَكَارِهِ وَالصَّبْرِ، فَمَنْ صَبَرَ
عَلَى الْمَكَارِهِ فِي الدُّنْيَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَجَهَنَّمَ مَحْفُوفَةٌ بِاللَّذَاتِ وَالشَّهَوَاتِ فَمَنْ أَعْطَى نَفْسَهُ لَذَّتَهَا
وَشَهَوَاتَهَا دَخَلَ النَّارَ.

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جنت تکالیف سے گھری ہوئی اور صبر سے جس نے تکالیف دنیا پر صبر کیا
وہ داخل جنت ہوا اور جہنم گمراہ ہے لذات و شہوات سے جس نے اپنے نفس کو لذت و شہوت میں رکھا وہ داخل جہنم ہوا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْحُومٍ، عَنْ أَبِي سَيْثَارٍ، عَنْ
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا دَخَلَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ، كَلَّتِ الصَّلَاةُ عَنْ يَمِينِهِ وَالسَّرَّكَاءُ عَنْ يَسَارِهِ
وَالْبِرُّ مُطِيلٌ عَلَيْهِ وَيَتَنَجَّى الصَّبْرُ نَاجِيَةً، فَإِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ الْمَلَكَانِ اللَّذَّانِ يَلْيَانِ مَسْأَلَةً قَالَ الْعَبْدُ
لِلصَّلَاةِ وَالرَّكَاءِ وَالْبِرِّ: دُونَكُمْ صَاحِبَكُمْ، فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْهُ فَأَنَا دُونُهُ.

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب مومن قبر میں داخل ہوتا ہے تو نماز اس کے دائیں طرف ہوتی ہے

اور زکات بایں طرف اور نیکی اس پر سایہ کئے ہوئی ہے اور صبر گوشہ گیر ہوتا ہے جب منکر و نکیر آتے ہیں اور سوال کرتے ہیں تو صبر نماز و زکات دیکھ کر کہتا ہے اگر تم اس کو نجات نہیں دلا سکتے تو بٹ جاؤ میں اس کے لئے کافی ہوں۔

۹۔ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : دَخَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَسْجِدَ ؛ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ، كَتَبَ حَزْبِينَ ، فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا لَكَ ؟ قَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أُصِيبْتُ بِأَخِي وَأُخْتُ وَأَخِي أَنْ أَكُونَ قَدْ وَجِلْتُ ، فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالصَّبْرِ تَقْدَمُ عَلَيْهِ عَذَابُ الْمَنْبَرِ فِي الْأُمُورِ يَمْتَنَزِلُ الرَّاكِبُ مِنَ الْجَسَدِ ، فَإِذَا فَارَقَ الرَّأْسَ الْجَسَدَ فَسَدَ الْجَسَدُ وَإِذَا فَارَقَ الصَّبْرَ الْأُمُورَ فَسَدَتِ الْأُمُورُ .

۹۔ فرمایا جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین ایک روز مسجد میں داخل ہوئے۔ دیکھا دروازہ مسجد پر ایک شخص نہایت محزون و غمگین کھڑا ہے فرمایا تیرا کیا حال ہے اس نے کہا باپ، بھائی اور بہن کے مرنے سے دردِ دل شکستہ ہوں فرمایا تقویٰ اور صبر سے کام لے کل صبر تیرے کام آئے گا (تو مرنے والوں سے غمگین بلے گا) معاملات میں صبر کرنا ایسا ہے جیسے سر کا بدن پر ہونا جب بدن پر سر نہیں رہتا تو بدن فاسد ہو جاتا ہے اور جب صبر نہیں رہتا تو تمام معاملات خراب ہو جاتے ہیں۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ لِي : مَا حَسْبُكَ عَنِ الْحَجِّ ؟ قُلْتُ جُمْلَتُكَ وَذَاكَ وَقَعَ عَلَيَّ دِينَ كَثِيرٌ وَدَهَبَ مَالِي ، وَدِينِي الَّذِي قَدْ لَزِمَنِي هُوَ أَعْظَمُ مِنْ دَهَابِ مَالِي ، فَلَوْلَا أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِنَا أَخَّرَ جَنِي مَا قَدَدْتُ أَنْ أَخْرَجَ ، فَقَالَ لِي : إِنْ تَصَبَّرْتَ تَغْتَبِطَ وَإِلَّا تَصَبَّرْ يُنْفِذِ اللَّهُ مُقَادِيرَهُ ، رَاضِيًا كُنْتُ أَمْ كَارِهًا .

۱۰۔ راوی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا مجھ سے کہ سال گزشتہ تمہیں حج سے کس چیز نے روکا۔ میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں میرے اوپر قرض بہت ہے میرا مال گیا اور جو قرض میرے اوپر ہے وہ میرے مال کے جمانے سے زیادہ ہے اگر میرا ایک دوست مجھے اس سال حج کے لئے لے کر نہ آتا تو میں آپہنیں سکتا تھا حضرت نے مجھ سے فرمایا اگر صبر کرو گے تو خوش حال ہو جاؤ گے اور اگر صبر نہ کرو گے تو چلے راضی ہو یا ناراض مقادیر الہیہ تو ناندھو کر رہیں گے۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ الْأَصْبَغِ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : الصَّبْرُ صَبْرَانِ : صَبْرٌ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ ، حَسَنٌ جَمِيلٌ وَأَحْسَنُ مِنْ ذَلِكَ

الْعَبْرُ عِنْدَمَا حَرَّمَ اللَّهُ مَرْءًا بِلَا عَائِلَةٍ وَالَّذِي كُنَّ ذَكَرْنَ : ذَكَرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَأَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ ذَكَرُ اللَّهِ عِنْدَ مَا حَرَّمَ . عَائِلَةٍ . فَيَكُونُ حَاجِزًا .

۱۱۔ اصبح بن نباتہ سے روایت کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا صبر دو طرح کا ہے ایک مصیبت پر صبر اور اس سے بہتر صبر وہ ہے جو اس چیز پر کیا جائے جو اللہ نے تجھ پر حرام کر دی ہے اور ذکر دو ذکر ہیں ایک وقت مصیبت اللہ کا یاد کرنا اور اس سے زیادہ افضل حرام چیزوں سے بچنے کے لئے اللہ کا ذکر ہے کہ یہ ذکر تجھے حرام سے بچائے گا۔

۱۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْقَزَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالُ الْمُلْكُ فِيهِ إِلَّا بِالْقَتْلِ وَالْتَجْبُرِ ، وَلَا الْغِنَى إِلَّا بِالْفَقْرِ وَالْبُخْلِ ، وَلَا الْمَحَبَّةُ إِلَّا بِاسْتِخْرَاجِ الدِّينِ وَاتِّبَاعِ الْهَوَى : قَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ الزَّمَانَ فَصَبَرَ عَلَى الْفَقْرِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى الْغِنَى وَصَبَرَ عَلَى الْبَغْضَةِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى الْمَحَبَّةِ وَصَبَرَ عَلَى الدَّلِيلِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى الْغِيَةِ آتَاهُ اللَّهُ ثَوَابَ حَمْسِينَ مِثْقَالًا بِمَا صَدَّقَ بِهِ .

۱۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ بادشاہت نہ ملے گی مگر قتل اور ظلم کرنے سے اور مالداری حاصل نہ ہوگی مگر غصب اور بخل سے اور محبت نہ ہوگی مگر دین سے فارغ ہونے اور خواہشوں کی پیروی کرنے کے بعد جو شخص اس زمانہ کو پائے اس کو فقیری پر صبر کرنا چاہیے۔ در انحالیکہ اسے تو فکری پر قدرت ہو اور صبر کرنا چاہیے بعض پر در انحالیکہ اس کو محبت پر قدرت ہو اور صبر کرنا چاہیے دلت پر در انحالیکہ اسے عزت پر قدرت ہو اللہ تعالیٰ اس کو پچاس ایسے صدیقیوں کا ثواب عطا فرمائے گا جنہوں نے میری تصدیق کی ہو۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ دُرُسْتِ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَمَّا حَضَرَتْ أَبِي عَلِيٍّ بَنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْوَفَاةُ صَمَمَنِي إِلَى صَدْرِهِ وَقَالَ : يَا بَنِيَّ أَوْصِيكَ بِمَا أَوْصَانِي بِهِ أَبِي حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ وَبِمَا ذَكَرَ أَنَّ آبَاءَهُ أَوْصَاهُ بِهِ يَا بَنِيَّ اصْبِرْ عَلَى الْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار حضرت علی بن الحسین کے مرنے کا وقت آیا تو مجھے اپنے سینے سے لگا کر فرمایا۔ بیٹا میں تم کو وصیت کرتا ہوں۔ جو مجھے وصیت کی ہے میرے پدر بزرگوار نے وقت وفات اور فرمایا ان کو وصیت کی ان کے والد نے کہ بیٹا امر حق میں صبر کرنا اگرچہ کتنا ہی تلخ ہو۔

۱۴۔ عَنْ أَبِيهِ [عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ] رَفَعَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْعَبْرُ صَبْرَانِ :

صَبْرٌ عَلَى الْبَلَاءِ ، حَسَنٌ جَمِيلٌ ، وَأَفْضَلُ الصَّبْرِ نِيَّةُ الْوَرَعِ عَنِ الْمَخَارِمِ .

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے صبر دو طرح کا ہے صبر کرنا بلا پر حق و مجاہد ہے اور دونوں صبروں میں محارم سے پرہیز کرنا افضل ہے۔

۱۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى . قَالَ : أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شَيْمٍ الْبَلَمَانِيُّ ، رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الصَّبْرُ ثَلَاثَةٌ : صَبْرٌ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَصَبْرٌ عَلَى الطَّاعَةِ وَصَبْرٌ عَنِ الْمَعْصِيَةِ ، فَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْمُصِيبَةِ حَتَّى يَرُدَّهَا وَحُسْنِ عَزَائِهَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ثَلَاثِمِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ الدَّرَجَةِ إِلَى الدَّرَجَةِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَمَنْ صَبَرَ عَلَى الطَّاعَةِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ سِتِّمِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ الدَّرَجَةِ إِلَى الدَّرَجَةِ كَمَا بَيْنَ نُحُومِ الْأَرْضِ إِلَى الْعَرْشِ وَمَنْ صَبَرَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ سِتِّمِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ الدَّرَجَةِ إِلَى الدَّرَجَةِ كَمَا بَيْنَ الْأَرْضِ إِلَى مُنْتَهَى الْعَرْشِ .

۱۵۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبر کو تین صورتیں ہیں مصیبت پر صبر طاعت پر صبر اور معصیت پر صبر جس نے مصیبت پر پورا پورا صبر کیا۔ اللہ اس کے لئے تین سو درجے معین کرتا ہے جس کے ایک درجے کو دوسرے سے اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان ہے اور جس نے طاعت پر صبر کیا۔ خدا اس کے لئے چھ سو درجے ایسے لکھتا ہے جس کے درجے کو دوسرے سے اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا زمین کے آخری حصہ کو عرش سے ہے اور جس نے معصیت پر صبر کیا اس کے لئے نو سو درجے ایسے لکھتا ہے جن میں ایک کا فاصلہ دوسرے سے اتنا ہے جتنا آخر حصہ زمین سے انتہائے عرش تک ہے۔

۱۶۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ : أَمَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَنْ آتِيَ الْمُفَضَّلَ وَأَعَزَّيْهِ بِإِسْمَاعِيلَ وَ قَالَ : أَقْرِئِ الْمُفَضَّلَ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ : إِنَّا قَدْ أَجَبْنَا بِإِسْمَاعِيلَ فَصَبْرًا ، فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرْنَا ، إِنَّا أَدَدْنَا أَمْرًا وَأَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمْرًا ، فَسَلَّمْنَا لِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۶۔ ماوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے حکم دیا کہ میں مفضل بن عمر کے پاس جا کر ان کے فرزند اسماعیل کے مرنے پر تعزیت کروں اور فرمایا مفضل کو سلام کہنا۔ اور اس سے کہو کہ اسماعیل کی موت سے ہم پر بھی مصیبت آئی تھی ہم نے صبر کیا لہذا تم بھی اسی طرح صبر کرو جیسے ہم نے صبر کیا تھا ایک امر کا ارادہ ہم نے کیا اور ایک امر کا اللہ نے ہم نے اللہ کے ارادہ کو تسلیم کر لیا۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَنَنِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ

النَّمَالِیِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام : مَنْ ابْتَلِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِتَلَاٍ فَصَبَرَ عَلَيْهِ ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أُخِيرِ أَلْفِ شَهِيدٍ .

۱۷۔ ابو حمزہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا جو مومن کسی مصیبت میں مبتلا ہو اور اس پر صبر کرے تو اس کو ہزار شہید کا ثواب ملے گا۔

۱۸۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَشَّارِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْعَمَ عَلَى قَوْمٍ ، فَلَمْ يَشْكُرُوا ، فَصَارَتْ عَلَيْهِمْ وَبَالًا ، وَابْتُلِيَ قَوْمًا بِالصَّائِبِ فَصَبَرُوا ، فَصَارَتْ عَلَيْهِمْ نِعْمَةً .

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو نعمتیں دیں انھوں نے شکر نہ کیا ان پر وبال نازل ہوا اور ایک قوم کو مصائب میں مبتلا کیا انھوں نے صبر کیا ان پر خدا نے نعمتیں نازل کیں۔

۱۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، جَمْعًا ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي مُسَاوِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا ، قَالَ : اصْبِرُوا عَلَى الْمَصَائِبِ . وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عَفْوَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : صَابِرُوا عَلَى الْمَصَائِبِ .

۱۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق اے ایمان والو صبر کرو اور انتہائی صبر کرو۔ فرمایا اس سے مراد مصائب پر صبر ہے۔

۲۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ : لَوْلَا أَنَّ الْمَبْرَ خُلِقَ قَبْلَ الْبَلَاءِ لَتَفَطَّرَ الْمُؤْمِنُ كَمَا تَتَفَطَّرُ الْبَيْضَةُ عَلَى الصَّغَا .

۲۰۔ بیان کیا حضرت کے بعض اصحاب نے اگر مصیبت سے پہلے مبر نہ پیدا کیا جاتا تو مومن کا دل اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا جس طرح انڈا سخت پتھر پر گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

۲۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صفْوَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِنِّي جَعَلْتُ

الذَّيْنِ بَيْنَ عِبَادِي قَرْضًا ، فَمَنْ أقرَضَنِي مِنْهَا قَرْضًا أَعْطَيْتُهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرًا إِلَى سَبْعِمِائَةٍ ضِعْفٍ وَمَا شِئْتُ مِنْ ذَلِكَ ؛ وَمَنْ لَمْ يَقْرَضْنِي مِنْهَا قَرْضًا فَأَخَذْتُ مِنْهُ شَيْئًا قَسْرًا [فَصَبْرًا] أَعْطَيْتُهُ ثَلَاثَ خِصَالٍ لَوْ أَعْطَيْتُ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ مَلَائِكَتِي لَرَضَوْا بِهَا مِنِّي ، قَالَ : ثُمَّ تَلَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ۑ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ ۝ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ فَخْهِهِ وَاحِدَةً مِنْ ثَلَاثِ خِصَالٍ وَرَحْمَةً أَثْنَانِ . وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۝ ثَلَاثَةٌ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ۑ : هَذَا لِمَنْ أَخَذَ اللَّهُ مِنْهُ شَيْئًا قَسْرًا .

۲۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں فرمایا۔ میں نے دنیا میں اپنے بندوں کے درمیان قرض حسنہ کو جاری کیلئے پس جس نے مجھے قرض حسنہ دیا یعنی مستحق بندوں کو دیا تو میں اس کے بدلے میں دس سے لے کر سات سو تک دوں گا بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ اور جس نے مجھے قرض نہ دیا تو میں اپنے انعام کو اس سے کچھ کم کر لوں گا اگر اس نے اس پر صبر کیا تو میں اس کو تین ایسی خصلتیں دوں گا کہ اگر ان میں سے ایک اپنے ملائکہ کو دے دیں تو وہ میرے اس علیہ کو پسند کریں۔ پھر حضرت نے اس آیت کی تلاوت کی، ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت نازل ہوئی تو انھوں نے کہا ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کا دود (۱) اور رحمت (۲) ہے اور یہی ہدایت یافتہ (۳) ہیں حضرت نے فرمایا یہ تو اس کے لئے ہے جو تھوڑی سی کمی پر صبر کرے اور جو بڑے بڑے مصائب پر صبر کرنے والے ہیں ان کے اجر کا کیا ٹھکانہ ہے

۲۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ ، عَنْ شَرِيكَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ۑ قَالَ : مُرَّةٌ الصَّبْرِ فِي خَالِ الْحَاجَةِ وَالْفَاقَةِ وَالْتَعَفُّفِ وَالْإِعْطَاءِ ، أَكْثَرُ مِنْ مُرَّةٍ الْإِعْطَاءِ .

۲۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو امر دسی سے صبر دکھانا وقت حاجت وفاقہ پاکدامنی اور بے نیازی کہیں بہتر ہے لوگوں کو عطا کرنے سے۔

۲۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ۑ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ مَا الصَّبْرُ الْجَمِيلُ ؟ قَالَ : ذَلِكَ صَبْرٌ لَيْسَ فِيهِ شَكْوَى إِلَى النَّاسِ .

۲۳۔ جابر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا صبر جمیل کیا ہے فرمایا وہ صبر جس میں لوگوں کی طرف شکایت نہ ہو۔

۲۴ - حُمَيْدُ بْنُ زَيْلَادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَبَابَةَ ، عَنْ أَبِي الثَّوْمَانِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، أَنَّ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ لَا يَصْبِرُ الصَّبْرَ لِنَوَائِبِ الدَّهْرِ يَعْجِزُ .

۲۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ یا امام محمد باقر علیہما السلام نے کہ جس نے مصائبِ زمانہ پر صبر نہ کیا زمانہ سے عاجز کر دے گا۔

۲۵ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُمْلَكِيِّ بْنِ عُقْبٍ ، عَنِ الْوُثَّاءِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّا صَبَرْنَا أَصْبَرُ مِثْلًا ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ كَيْفَ صَارَتْ شَيْئَكُمْ أَصْبَرُ مِنْكُمْ ؟ قَالَ : لَأَنَّا نَصْبِرُ عَلَى مَا نَعْلَمُ وَشَيْئًا يَصْبِرُونَ عَلَى مَا لَا يَعْلَمُونَ .

۲۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہم صبر کرنے والے ہیں اور ہمارے شیعیہ ہم سے زیادہ صبر کرنے والے ہیں میں نے کہا میں آپ پر فخر ہوں شیعیہ آپ سے زیادہ صابر کیے ہو گئے۔ فرمایا ہم صبر کرتے ہیں اس صورت میں کہ حقیقت امر کو جانتے ہیں اور شیعیہ صبر کرتے ہیں باوجود لاعلمی کے۔

ایک سو چھترہواں باب شکر

۱۷۶ (بابُ الشُّكْرِ)

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ التَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ ، لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَأَجْرِ الْمَائِمِ الْمُخْتَبِيبِ ، وَالْمُفَانِي الشَّاكِرُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَأَجْرِ الْمُبْتَلَى الشَّائِرِ : وَالْمُعْطَى الشَّاكِرُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَأَجْرِ الْمُحْرَمِ الْفَانِيعِ .

۱۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانے والے شکر گزار کے لئے وہ اجر ہے جو روزِ حساب کے ثواب کے لئے روزہ رکھنے والے کا ہے اور مندرست شکر گزار کا وہ جو بیمار سے صبر کرنے والے کا ہے اور بخشش کرنے والے شاکر کا اجر اس محروم کے اجر کے برابر ہے جو فنا ہے۔

۲ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : مَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ بَابَ شُكْرِ فَخَرَنَ عَنْهُ بَابُ الرِّيَادَةِ .

۲۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ نے جس پر شکر کا دروازہ کھولا اس پر نعمت کی زیادتی کا دروازہ بھی کھل دیا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْبَغْدَادِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْحَاقَ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَكْنُوبٌ فِي التَّوَارِثِ : اَشْكُرْ مَنْ أَنْعَمَ عَلَيْكَ وَأَنْعِمْ عَلَى مَنْ شَكَرَكَ ، فَإِنَّهُ لَا زَوَالَ لِلنِّعْمَاءِ إِذَا شَكَرْتَ وَلَا بَقَاءَ لَهَا إِذَا كَفَرْتَ : الشُّكْرُ زِيَادَةٌ فِي النِّعْمِ وَأَمَانٌ مِنَ الْغَيْبِ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ تو ریت میں ہے جو تم کو نعمت دے اس کا شکر ادا کرو اور جو تمہارا شکر ادا کرے اس کو نعمت دو، جب تم شکر ادا کرو گے تو نعمت کا زوال نہ ہوگا اور اگر کفر کرو گے تو نعمت کو بقاء نہ ہوگی شکر میں نعمت کی زیادتی ہے اور غیر سے امان ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَنبَاطٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (أَوْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْمُعْطَى الشَّاكِرُ لَهُ مِنَ الْآخِرِ مَا لِلْمُعْتَلَى الصَّائِرِ ، وَالْمُعْطَى الشَّاكِرُ لَهُ مِنَ الْآخِرِ كَالْمُخْرُومِ الْفَانِيعِ .

۴۔ ابو جعفر یا ابو عبد اللہ علیہما السلام سے مروی ہے کہ تندرست شکر کا اجر وہی ہے جو بیمار صابر کا ہے اور عطا کرنے والے شکر کا اجر وہی ہے جو محروم قانع کا ہے۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ فَضْلِ الْبَقْلَاقِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَأَمَّا نِيعْمَةٌ رَبِّكَ فَحَدِّثْ » قَالَ : الَّتِي أَنْعَمَ عَلَيْكَ بِمَا فَضَّلَكَ وَأَعْطَاكَ وَأَحْسَنَ إِلَيْكَ ، ثُمَّ قَالَ : فَحَدِّثْ بِدِينِهِ وَمَا أَعْطَاهُ اللَّهُ وَمَا أَنْعَمَ بِهِ عَلَيْهِ .

۵۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اپنے رب کی نعمت کا ذکر فرمایا اس ذات پاک کا ذکر کرو جس نے تم پر فضل کیا اور تم پر احسان کیا اور عطا کیا۔ پھر فرمایا بیان کرو اس کے دین کے متعلق اور اس کے متعلق جو اس نے عطا کیا ہے اور انعام فرمایا ہے۔

۶۔ حَمِيدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ غَائِثَةٍ لَيْلَتِهَا ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تُنْعِبُ نَفْسَكَ وَقَدْ عَفَّرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقْدَمُ مِنْ ذَلِكَ وَمَا تَأْخِرُ؟ فَقَالَ : يَا غَائِثَةُ أَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا ؟

قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ عَلَى أَطْرَافِ أَصَابِعِ رَجُلَيْنِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى :
وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْفَى ۝

۳۰/۳ طر

۶۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے رسول اللہ عائشہ کی رات میں ان کے پاس تھے انھوں نے کہا یا رسول اللہ آپ اپنے نفس کو تعب میں کیوں ڈالتے ہیں دراصل ایک اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کر دیئے ہیں فرمایا میں اس کا شکر گزار بندہ نہ ہوں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ پر کی انگلیوں کے سروں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے خدا نے وحی نازل فرمایا اے میرے طاہر بندے میں نے قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ تم اپنے کو مشقت میں ڈالو۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَصَّالٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ جَبَلٍ ، عَنْ أَبِي الْبَقَّانِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ثَلَاثٌ لَا يَضُرُّ مَعَهُنَّ شَيْءٌ : الدُّعَاءُ عِنْدَ الْكَرْبِ وَالِاسْتِغْفَارُ عِنْدَ الذَّنْبِ وَالشُّكْرُ عِنْدَ النِّعْمَةِ .

۷۔ میں نے سنا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ تین چیز کے ہوتے ہوئے کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی، کرب و بے چینی کے وقت دعا، گناہ کے بعد استغفار، اور نعمت کے وقت الشکر۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَلَةَ عَنْ مُنَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ أُعْطِيَ الشُّكْرَ أُعْطِيَ الزِّيَادَةَ ، يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کو شکر دیا گیا اس کو نعمت میں زیادتی عطا کی گئی۔ خدا فرماتا ہے کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں نعمت کو زیادہ کروں گا۔

۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِنَا ، سَمِعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ مِنْ نِعْمَةٍ فَعَرَفَهَا بِقَلْبِهِ وَحَمِدَ اللَّهَ ظَاهِرًا وَبَلَسَانِيهِ فَنَمَّ كَلَامُهُ حَتَّى يُؤْمَرَهُ بِالْمَزِيدِ .

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے کہ جس بندہ پر خدا نے اپنی رحمت نازل کی اور اس نے اپنے دل سے اس کی معرفت حاصل کی اور خدا کی حمد کی اپنی زبان سے تو اس کا کلام تمام ہوتا ہے خدا زیادتی نعمت کا حکم دیتا ہے۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَقِيضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِشَامٍ

عَنْ مُبَشِّرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : شُكْرُ النِّعْمَةِ اجْتِنَابُ الْمَخَارِمِ وَتَمَامُ الشُّكْرِ قَوْلُ الرَّجُلِ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نعمت کا شکریہ ہے کہ محرمات سے بچا جائے اور پورا شکریہ ہے کہ تمام ہے کہ الحمد للہ رب العالمین۔

۱۱۔ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَرْبُودٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : شُكْرُ كُلِّ نِعْمَةٍ - وَإِنْ عَظُمَتْ - أَنْ تَحْمَدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهَا .

۱۱۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کو کہتے سنا ہر نعمت کا شکریہ خواہ کتنی بڑی سعادت ہو خدا نے عزم و جد کی حمد کرنا ہے۔

۱۲۔ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَنِيٍّ ابْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ : قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : هَلْ لِلشُّكْرِ حَدٌّ إِذَا قَعَلَهُ الْعَبْدُ كَانَ شَاكِرًا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : مَا هُوَ ؟ قَالَ : يَحْمَدُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ نِعْمَةٍ عَلَيْهِ فِي أَهْلِ وَمَالٍ ، وَإِنْ كَانَ فِيمَا أَنْعَمَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ حَقٌّ أَذَاهُ وَمِنْهُ قَوْلُهُ جَلَّ وَعَزَّ : «سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ» وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى : «رَبِّ أَنْزِلْنِي مُنْزَلًا مُبَارَكًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ» وَقَوْلُهُ : «رَبِّ أَذْجَلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا» .

۱۲۔ ابو بصیر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ شکر کی کوئی حد ہے کہ جب بندہ اسے بجالائے تو شکر گزار کہلائے۔ فرمایا۔ ہاں ہے۔ میں نے پوچھا وہ کیلئے فرمایا اللہ کی حمد کرے ہر اس نعمت پر جو اس کے اہل اور مال کے متعلق ہو اگرچہ اس نے ہر اس مال میں جو خدا نے اس کو دیا ہے اس کا حق ادا کر دیا ہو یعنی زکوٰۃ وغیرہ دے دی ہو اور خدا اسی شکر کے متعلق فرماتا ہے پاک ہے وہ اللہ جس نے جو پایوں کو ہمارے لئے مسخر کر دیا حالانکہ ہم ان کو قابو کرنے والے نہ تھے یعنی جب سواری پر بیٹھے یا بار برداری کا کام لے تو اس کا شکر ادا کرے اور خدا نے فرمایا ہے کہ یہ کہو اے میرے رب مجھے مبارک جگہ میں اتار اور تو اتارنے والوں میں سب سے بہتر ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ میں اے میرے پروردگار مجھے سچائی میں داخل ہونے کی جگہ داخل کر اور صدق کے نکلنے کی جگہ سے نکال اور ایک غالب آنے والے مددگار کو میرا مددگار بنا لینے ہر ہر موقع پر خدا سے دعا کرتا رہے اور اس کی حمد بجالائے۔

۱۳۔ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَادٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ

صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَنْ حَمِدَ اللَّهَ عَلَى الْيَقَعَةِ فَقَدْ شَكَرَهُ وَكَانَ الْحَمْدُ أَفْضَلَ [مِنْ] تِلْكَ الْيَقَعَةِ .
۱۳۔ عمر سے مروی ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ جس نے حمد خدا کی اس نے خدا کا شکر ادا کیا اور حمد افضل ہے اس نعمت سے۔

۱۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ صَفْوَانَ الْجُمَالِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ لِي: مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ بِنِعْمَةٍ صَغُرَتْ أَوْ كَبُرَتْ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، إِلَّا أَذَى شُكْرُهَا .
۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب خدا اپنے کسی بندہ کو نعمت دے چھوٹی ہو یا بڑی اور وہ کہے الحمد للہ تو اس نے اس نعمت کا شکر ادا کر دیا۔

۱۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ هِزْيَارَ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِنِعْمَةٍ فَعَرَفَهَا بِقَلْبِهِ، فَقَدْ أَذَى شُكْرُهَا .

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کو خدا نے کوئی نعمت دی اور اس نے دل سے اس کی معرفت حاصل کی تو اس نعمت کا شکر یہ ادا کیا۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُوسُفَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ الرِّجْلَ جُلٌّ مِنْكُمْ لِيَشْرَبَ الشَّرْبَةَ مِنَ الْمَاءِ فَيُوجِبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا الْجَنَّةَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ لَيَأْخُذُ الْإِنَاءَ فَيَضَعُهُ عَلَى فِئِ قِيسْمِي ثُمَّ يَشْرَبُ فَيُنْحِبُهُ وَهُوَ يَشْتَهِيهِ فَيَحْمَدُ اللَّهَ، ثُمَّ يَعُودُ فَيَشْرَبُ، ثُمَّ يَنْحِبُهُ فَيَحْمَدُ اللَّهَ، ثُمَّ يَعُودُ فَيَشْرَبُ، ثُمَّ يَنْحِبُهُ فَيَحْمَدُ اللَّهَ؛ فَيُوجِبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا لَهُ الْجَنَّةَ .

۱۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص تم میں سے پانی کا ظرف لے کر اٹھائے تو حمد خدا کرے تو اللہ اس پر جنت کو واجب کرے گا اور جب منہ کے قریب لائے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور تھوڑا سا پیے پھر ظرف کو علیحدہ رکھ کر خدا کی حمد کرے پھر دوبارہ اٹھائے اور تھوڑا سا پیے اور خدا کی حمد کرے تو اللہ اس پر جنت کو واجب کرے گا۔

۱۷۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرْزُقَنِي مَا لَا فَرَقَ بَيْنِي وَإِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يَرْزُقَنِي وَلَدًا فَرَزَقَنِي وَلَدًا وَسَأَلْتُهُ أَنْ يَرْزُقَنِي دَارًا فَرَزَقَنِي وَتَذَخُّفًا أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ اسْتِزْجَاةً، فَقَالَ: أَمَّا - وَاللَّهِ -

مَعَ الْحَمْدِ قَلَا .

۱۷۔ عمر بن یزید نے کہا۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا۔ میں نے خدا سے دعا کی کہ مجھے فرزند عطا کرے اس نے مجھے بیٹا دیا۔ میں نے دعا کی کہ مجھے گھر سے اس نے مجھے گھر دیا۔ میں اس سے ڈرا کہ کہیں یہ میری شقاوت کی بنا پر تو نہیں دیا جا رہا ہے فرمایا اگر حمد خدا کے ساتھ ہے تو ایسا نہیں ہے۔

۱۸۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُجَوِّ ، عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ قَالَ خَرَجَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَسْجِدِ ، وَقَدْ ضَاعَتْ دَابَّتُهُ ، فَقَالَ : لَيْتَ رَدَّ هَا اللَّهُ عَلَيَّ لَا شُكْرَ لِلَّهِ حَقُّ شُكْرِهِ قَالَ : فَمَا لَيْتَ أَنْ أَتِيَهَا ، فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ : جُعِلَتْ فِدَاكَ أَلَيْسَ قُلْتَ : لَا شُكْرَ لِلَّهِ حَقُّ شُكْرِهِ ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : أَلَمْ تَسْمَعْني قُلْتَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ ؟

۱۸۔ حماد نے کہا کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام مسجد سے براہم ہوئے تو حضرت کا گھوڑا اگم ہو گیا۔ فرمایا اگر خدا نے اسے لوٹا دیا تو میں اس کا پورا پورا شکر ادا کروں گا تھوڑی دیر بعد وہ مل گیا حضرت نے فرمایا الحمد للہ۔ میں نے کہا میں آپ پر ندامتوں۔ آپ نے تو فرمایا تھا کہ میں پورا پورا شکر ادا کروں گا فرمایا تم نے سنا نہیں۔ میں نے کہا الحمد للہ۔

۱۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ جَدِّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنِ الْمُنْتَشِ الْحَنَاطِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَدَّ عَلَيْهِ أَمْرٌ يَسْرُهُ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى هَذِهِ النِّعْمَةِ ، وَإِذَا وَدَّ عَلَيْهِ أَمْرٌ يَفْتَمُّ بِهِ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ خَالٍ

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی امر سے مسرت مائل ہوتی تھی تو فرماتے تھے اس نعمت پر خدا کی حمد اور جب کسی امر سے رنج پہنچتا تھا تو فرماتے تھے ہر حال میں خدا کی حمد۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : تَقُولُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا نَظَرْتَ إِلَى الْمُبْتَلَى مِنْ غَيْرِ أَنْ تُسَمِّعَهُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي غَافَانِي وَمَا ابْتَلَاكَ بِهِ ، وَلَوْ شَاءَ قَعَلَ ؛ قَالَ : مَنْ قَالَ ذَلِكَ لَمْ يُصِبهْ ذَلِكَ الْبَلَاءُ أَبَدًا .

۲۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب تم کسی بیمار کو دیکھو تو بغیر اس کے کان تک آواز پہنچائے کہو۔ حمد ہے اس خدا کی جس نے مجھے اس بلا سے بچالیا۔ جس میں تم مبتلا ہو اگر وہ چاہتا تو مجھے بھی مبتلا کر دیتا جو ایسا کہے گا تو وہ اس بیماری میں کبھی مبتلا نہ ہوگا۔

۲۱ - حُمَيْدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ : عَنْ عَبْدِ وَاحِدٍ، عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ حَفْصِ الْكِنَاسِيِّ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ عَبْدٍ يَرَى مُبْتَلًى يَقُولُ : «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَدَلَ عَنِّي مَا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِي عَلَيْكَ بِالْعَافِيَةِ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِي مِمَّا ابْتَلَيْتَهُ بِهِ، اِلَّا لَمْ يَبْتَلِ بِذَلِكَ الْبَلَاءَ.

۲۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے کہ جو کوئی کسی بیمار کو دیکھ کر کہے حمد ہے اس خدا کی جس نے مجھے اس بلا سے محفوظ رکھا جس میں تم مبتلا ہو اور بلماظ صحت مجھے تم پر فضیلت دی، خداوند اے تو مجھے محفوظ رکھنا اس سے جس میں اس کو مبتلا کیا ہے تو اس مرض میں کبھی مبتلا نہ ہوگا۔

۲۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ خَالِدِ بْنِ تَجَجِجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ وَقَدِ ابْتَلِيَ وَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْكَ فَقُلْ : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَا اَسْخَرُ وَلَا اَفْخَرُ وَلَکِنْ اُحْمَدُکَ عَلٰی عَظِیْمِ نِعْمَتَکَ عَلَیَّ.

۲۲۔ فرمایا صادق آل محمد نے جب تم کسی بیمار کو دیکھو در آخری ایک تم پر خدا نے صحت کا انعام کیا ہو تو کہو خداوند امین نہ اس بیمار کا مذاق اڑاتا ہو اور نہ اپنی صحت پر فخر کرتا ہوں بلکہ میں خدا کی حمد کرتا ہوں ان نعمتوں پر جو اس نے مجھے دی ہیں۔

۲۳ - عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ : عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَنَّةِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا رَأَيْتُمْ أَهْلَ الْبَلَاءِ فَأَحْمَدُوا اللَّهَ وَلَا تَسْمِعُوهُمْ فَإِنَّ ذَلِكَ يَحْزَنُهُمْ.

۲۳۔ فرمایا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مصیبت زدوں کو دیکھو تو بغیر ان کو سنائے کہو، میں اللہ کی حمد کرتا ہوں سناتے سے اسے رنج پہنچے گا۔

۲۴ - عَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ يَسِيرُ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ : إِذَا نَزَلَ فَسَجَدَ خَمْسَ سَجَدَاتٍ فَلَمَّا شَاءَ رَكَعَ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا رَأَيْنَاكَ صَنَعْتَ شَيْئًا لَمْ تَصْنَعْهُ ؟ فَقَالَ نَعَمْ اسْتَقْبَلَنِي جِبْرِئِيلٌ عليه السلام فَبَشَّرَنِي بِإِشَارَاتٍ مِنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : فَسَجَدْتُ لِلَّهِ شُكْرَ الْكِلِّ بِشْرَى سَجْدَةٍ.

۲۴۔ فرمایا حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں تھے آپ اپنے اونٹ سے اترے اور پانچ سجدے کئے۔ جب سوار ہونے لگے تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! آج آپ نے وہ کیا جو اس سے پہلے نہ کیا تھا۔ فرمایا ہاں اس وقت جبریل نے نازل ہو کر خدا کی طرف سے کچھ بشارتیں دیں میں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور ہر شرت پر خدا کا شکر ادا کیا۔

۲۵ - عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا دَاكَرَ أَحَدُكُمْ نِعْمَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيَبْضَغْ خَدَّهُ عَلَى الثَّرَابِ شُكْرًا لِلَّهِ ؛ فَإِنْ كَانَ ذَاكِبًا فَلْيَنْزِلْ فَلْيَبْضَغْ خَدَّهُ عَلَى الثَّرَابِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ يَقْدِرُ عَلَى النَّزُولِ لِلشَّهْرِ فَلْيَبْضَغْ خَدَّهُ عَلَى قَرْبُوسِهِ وَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ فَلْيَبْضَغْ خَدَّهُ عَلَى كَفِّهِ ثُمَّ لِيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَى مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ .

۲۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق نے جب تم میں سے کوئی کسی سے ذکر کرے خدا کی نعمت کا تو اس کو چاہیے کہ شکر خدا کے لئے اپنا رخسارہ بھی پر رکھے اور اگر سوار ہو تو سواری سے اتر کر اپنا رخسارہ خاک پر رکھے اور اگر اس شہرت کی وجہ سے کرا فضی ایسا کرے ہیں نہ اترے تو چاہیے کہ قریوس پر رکھے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اپنی سہیلی پر رکھ کر جو نعمت اس کو دی ہے اس پر شکر بجالائے۔

۲۶ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَحْمَرَ قَالَ : كُنْتُ أَسْبِرُّ مَعَ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي بَعْضِ أَطْرَافِ الْمَدِينَةِ إِذْ نَسِيَ رَجُلُهُ عَنْ دَابَّتِهِ ، فَحَرَّ سَاجِدًا ، فَأَطَالَ وَأَطَالَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَرَكَبَ دَابَّتَهُ فَقُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ قَدْ أَطَلْتَ السُّجُودَ ؟ فَقَالَ : إِنِّي ذَكَرْتُ نِعْمَةَ أَنْعَمَ اللَّهُ بِهَا عَلَيَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَشْكُرَ رَبِّي .

۲۶۔ ہشام ابن احمد نے کہا میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ساتھ جا رہا تھا کہ مدینہ کے ایک راستے میں آپ نے اپنی سواری سے اپنے پیر اتارے اور سجدے میں گئے اور بڑی دیر تک اسی حالت میں رہے پھر سر اٹھایا اور سوار ہوئے۔ میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں آپ نے سجدہ کو بڑا طویل دیا۔ فرمایا مجھے خدا کی اپنے اوپر ایک نعمت یاد آگئی میں نے چاہا کہ اپنے رب کا شکر ادا کروں

۲۷ - عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ صَاحِبِ الشَّارِبِ فِيْمَا أَعْلَمَ أَوْ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : فِيْمَا أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عليه السلام : يَا مُوسَى اشْكُرْ نِعْمَتِي حَقَّ شُكْرِي فَقَالَ : يَارَبِّ وَكَيْفَ أَشْكُرُكَ حَقَّ شُكْرِكَ وَلَيْسَ مِنْ شُكْرٍ أَشْكُرُكَ بِهِ إِلَّا وَأَنْتَ أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيَّ ؟ قَالَ : يَا مُوسَى الْآنَ شَكَرْتَنِي حِينَ عَلِمْتَ أَنَّ ذَلِكَ مِنِّي .

۲۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ وحی کی خدا نے موسیٰ کو اے موسیٰ میرا شکر کرو جو حق شکر ادا کرنے کا ہے فرمایا اے میرے پروردگار میں کیوں کرتا ہوں اور پورا پورا شکر ادا کروں کیونکہ تیرا شکر تو لازم ہر اس نعمت پر ہے جو تو نے مجھے دی ہے اور تیری نعمتیں ہیں لگاتار خدا نے فرمایا جب تو نے یہ جان لیا کہ ہر نعمت میری طرف سے ہے تو تو نے حق شکر ادا کر دیا۔

۲۸۔ ابنُ اَبی عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ : قَالَ أَبُو هَبْلَةَ ؓ إِذَا أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ فَقُلْ عَشْرَ مَرَّاتٍ : اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحْتُ بِی مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ عَافِيَةٍ مِنْ دَهِنٍ أَوْ دُنْيَا فَمَنْكَ وَحَدِّكَ لِأَشْرَبِكَ لَكَ ، لَكَ الْحَمْدُ وَ لَكَ الشُّكْرُ بِهَا عَلَيَّ يَا رَبِّ حَتَّى تَرْضَى وَ بَعْدَ إِلَهِ سَاءَ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ كُنْتَ قَدْ آدَيْتَ شُكْرَ مَا أَنْعَمَ اللهُ بِهِ عَلَيْكَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ وَفِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ .

۲۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب صبح کرو یا شام کرو تو درس بار کہو یا اللہ میں نے جو دین یا دنیا کی نعمت یا عافیت اس صبح کو پائی ہے وہ اسے وحدہ لا شریک ذات تیری طرف سے پائی ہے تو سزاوار احمد ہے تو جو نعمت تو نے دی ہے اس پر تیرا شکر تاکہ اسے رب تو مجھ سے راضی ہو بعد رضا جیسا تو نے فرمایا ہے میں نے ہر اس چیز کا شکر ادا کیا جو تو نے صبح یا شام مجھے دی۔

۲۹۔ ابنُ اَبی عُمَرَ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؓ قَالَ : كَانَ نُوحٌ ؑ يَقُولُ ذَلِكَ إِذَا أَصْبَحَ ، فَسَمِعَنِي بِذَلِكَ عَبْدًا شَكُورًا . وَقَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ صَنَعَ اللَّهُ تَجَارًا .

۲۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نوحؑ صبح کو ایسا ہی کہا کرتے تھے اسی لئے خدا نے ان کا نام بندہ شکر گزار رکھا اور رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جس نے اللہ کی تصدین کی نجات پائی۔

۳۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْيُنْقَرِيِّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمَّارِ الدُّهْنِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ؑ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ كُلَّ قَلْبٍ حَزَنٍ وَ يُحِبُّ كُلَّ عَبْدٍ شَكُورٍ ، يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لِعَبْدٍ مِنْ عِبْدِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : أَشْكُرْتَ فَلَنَا ، فَيَقُولُ : بَلْ شَكَرْتُكَ يَا رَبِّ ، فَيَقُولُ : لَمْ تَشْكُرْنِي إِذْ لَمْ تَشْكُرْهُ ، ثُمَّ قَالَ : أَشْكُرْكُمْ اللَّهُ أَشْكُرْكُمْ لِلثَّانِسِ .

۳۰۔ فرمایا علی بن حسینؑ نے کہ اللہ بخیرہ دل والے کو دوست رکھتا ہے اور ہر شکر گزار بندہ کو بھی روز قیامت خدا اپنے بندہ سے کچھ کا تو نے فلاں کا شکر ادا کیا وہ کچھ کا اے پروردگار میں نے تیرا شکر ادا کیا خدا کچھ گاجب تو نے اس کا شکر نہ کیا تو میرا کیا کیا۔ پھر امام نے فرمایا۔ تم میں خدا کا سب سے زیادہ شکر گزار وہ ہے جو بندہ دل کا سب سے زیادہ شکر گزار ہے۔

ایک سو ستہتر واں باب

حسن خلق

(بَابُ حُسْنِ الْخُلُقِ) ۱۷۷

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِیْسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیه السلام قَالَ: إِنَّ أَكْمَلَ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

۱۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ از روئے ایمان سب سے زیادہ کامل وہ ہے جو از روئے خلق سب سے زیادہ اچھا ہو

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوُثَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَائِنَهُمَا السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا يَوْضَعُ فِي مِيزَانِ أَمْرِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَفْضَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ.

۲۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روز قیامت میزان میں کسی کا کوئی عمل حسن خلق سے زیادہ افضل نہ ہوگا

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ الْحَنَاطِی، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَمَلَتْ إِيمَانُهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَرْنِهِ إِلَى قَتْمِهِ دُنُوبًا لَمْ يَنْقُصْ ذَلِكَ، [قَالَ] وَهُوَ الصِّدْقُ وَأَذَاهُ الْأَمَانَةُ وَالْحَيَاءُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ.

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے چار چیزیں جس کے پاس ہوں اس کا ایمان کامل ہے اگرچہ سر سے پیر تک اس کے گناہ ہوں یہ اس کے مرتبہ میں نقصان نہ دیں گے اور وہ چار صدق ادا اے امانت، حیا اور حسن خلق ہیں۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ؛ عَنْ عُبَيْدَةَ الْأَعْدِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام: مَا يَقْدُمُ الْمُؤْمِنُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَعْمَلُ بَعْدَ الْفَرَائِضِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنْ أَنْ يَسَعَ النَّاسَ بِخُلُقِهِ.

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرائض کے بعد خدا کے نزدیک کسی مومن کا کوئی عمل اس عمل سے زیادہ محبوب

نہیں کہ وہ اپنے حسن خلق سے لوگوں کو خوش کرے۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ ذَرِيجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ صَاحِبَ الْخُلُقِ الْحَسَنِ لَهُ مُدُلٌ آخِرُ الضَّائِمِ الْقَائِمِ .

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اچھے اخلاق والے کا اجر پیش خدا وہی ہے جو ایک قائم ایل روزہ دار کا ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَكْثَرُ مَا تَلِجُ بِهِ أُمَّتِي الْجَنَّةَ تَقْوَى اللَّهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری امت میں جنت میں داخل ہونے والے اکثر صاحب تقویٰ اور صاحب حسن خلق ہوں گے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ الْأَحْمَسِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ الْخُلُقُ الْحَسَنُ يَمْبِثُ الْخَطِيئَةَ كَمَا تَمْبِثُ الشَّمْسُ الْجَلْبَدَ ^(۱) .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حسن خلق گناہوں کو اس طرح گھلا دیتا ہے جیسے سورج پالے کو۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْبِرُّ وَحُسْنُ الْخُلُقِ يَغْمُرَانِ الدَّيَّارَ وَيَرْبِذَانِ فِي الْأَعْمَارِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نیکی اور حسن خلق شہروں کو آباد کرتے ہیں اور عمروں کو بڑھاتے ہیں۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَمْرِو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى بَعْضِ أَنْبِيَائِهِ ﷺ : الْخُلُقُ الْحَسَنُ يَمْبِثُ الْخَطِيئَةَ ، كَمَا تَمْبِثُ الشَّمْسُ الْجَلْبَدَ .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے بنی اسرائیل کے ایک نبی کو وحی کی کہ حسن خلق گناہوں کو اس طرح گھلا دیتا ہے جیسے سورج پالے کو۔

۱۰۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : هَلَكَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَأَتَى الْحَفَّارِينَ فَأَذَا [بِهِمْ] لَمْ يَحْفَرُوا شَيْئًا وَشَكَّوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَعْمَلُ حَدِيدُنَا فِي الْأَرْضِ ، فَكَانَتْ نَمَّا نَضْرِبُ بِهِ فِي الصَّفَا ، فَقَالَ : وَلِمَ؟ إِنْ كَانَ صَاحِبُكُمْ لِحَسَنِ الْخُلُقِ ، اسْتَوْنِي بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ ؛ فَأَتَوْهُ بِهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ ؛ ثُمَّ رَشَّهُ عَلَى الْأَرْضِ رَشًّا ، ثُمَّ قَالَ : اخْفِرُوا ، قَالَ : فَحَفَرَ الْحَفَّارُونَ ؛ فَكَانَتْ نَمَّا كَانَ رَمَلًا يَتَهَابِلُ عَلَيْهِمْ .

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ عہد نبی میں ایک شخص مر گیا گو کہ آئے مگر قبر نہ کھود سکے انھوں نے رسول اللہ سے کہا کہ زمین اتنی سخت ہے کہ ہمارے اوزار کام نہیں کرتے یہ معلوم ہوتا ہے جیسے ہم پتھر پر بار رہے ہیں فرمایا اگر یہ شخص صاحب حسن خلق ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔ اچھا ایک پیالہ میں پانی لاؤ آپ نے اس میں ہاتھ ڈالا اور زمین پر چھڑکا، مٹی ریت کی طرح بھر بھری ہو گئی اور گور کنوں نے قبر کھود لی۔

۱۱۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ الْخُلُقُ مَنِحَةٌ يَمْنَحُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِحَلَقَةٍ ؛ فَمِنْهُ سَجِيَّةٌ وَمِنْهُ نَبِيَّةٌ ؛ فَقُلْتُ : فَأَيُّهُمَا أَفْضَلُ ؟ فَقَالَ : صَاحِبُ السَّجِيَّةِ هُوَ مَجْبُورٌ لَا يَسْتَطِيعُ غَيْرَهُ وَصَاحِبُ النَّبِيَّةِ يَخْتَارُ عَلَى الطَّاعَةِ تَبَيُّرًا ؛ فَهُوَ أَفْضَلُهُمَا .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خوشخوئی ایک عطیہ ہے جو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو بخشتا ہے ان میں بعض طبعی ہیں اور بعض بالقصد، میں نے پوچھا ان میں افضل کون ہے فرمایا طبعی، خوشخوئی جس پر آدمی پیدا کیا گیا ہے اس کے غیر برطانات نہیں رکھتا اور صاحب نیت جو پورا پورا صبر کرے اطاعت پر ان دونوں سے افضل ہے۔

۱۲۔ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِيُعْطِيَ الْعَبْدَ مِنَ الثَّوَابِ عَلَى حُسْنِ الْخُلُقِ كَمَا يُعْطِي الْمُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، يَغْدُو عَابِدًا وَيَرُوحُ .

۱۲۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے بندہ کو ثواب اس کے حسن خلق پر وہی جو عطا کرتا ہے مجاہد فی سبیل اللہ کو خواہ صبح کر جہاد کرے یا شام کو۔

۱۳۔ عَنْهُ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْحَجَّالِ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْقَابُوسِيِّ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَعَارَ أَعْدَاءَهُ أَخْلَاقًا مِنْ أَخْلَاقِ أَوْلِيَائِهِ لِيَعْبُشَ أَوْلِيَائِهِ مَعَ أَعْدَائِهِ فِي دَوْلَاتِهِمْ .

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى : وَلَوْلَا ذَلِكَ لَمَاتَرَ كُؤَا وَبِئْسَ اللَّهُ الْأَقْلَوُ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے اپنے دشمنوں کو عاریتاً اچھے اخلاق اس لئے دیئے ہیں تاکہ وہ دشمنوں کی حکومت میں راحت سے بسر کر سکیں۔ اور ایک روایت میں ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو اولیائے خدا قتل کر دیئے جاتے۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيسَى : عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ كَامِلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا خَالَطْتَ النَّاسَ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تُخَالِطَ أَحَدًا مِنْ أَتَابِسِ إِلَّا كَأَنْتَ يَدُكَ الْمُلَيَّا عَلَيْهِ فَاغْلُظْ ، فَإِنَّ الْعَبْدَ يَكُونُ فِيهِ بَعْضُ التَّقْصِيرِ مِنَ الْعِبَادَةِ وَيَكُونُ لَهُ حُسْنُ خُلُقٍ فَيَبْقِيَهُ اللَّهُ [حَسَنًا] خُلُقِهِ دَرَجَةً الصَّائِمِ الْقَائِمِ .

۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے لوگوں سے زیادہ میل جول نہ کرو اگر استطاعت رکھتے ہو تو تمہارا ساتھ اونچا ہونا چاہیے یعنی ان سے اچھا سلوک کرو۔ اگر کوئی شخص بلحاظ عبادت کم ہو اور خلق اچھا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو قائم امین روزہ دار کا درجہ عطا کرتا ہے۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيسَى ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ بَخْرِ السَّقَالِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا بَخْرُ حُسْنُ الْخُلُقِ يُسْرُّ ، ثُمَّ قَالَ : أَلَا خَيْرُكَ بِحَدِيثٍ مَأْثُورٍ فِي يَدَيَّ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُلْتُ : بَلَى ؛ قَالَ : بَيَّنَّا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسٍ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَتْ جَارِيَةٌ لِبَعْضِ الْأَنْصَارِ وَهُوَ قَائِمٌ ، فَاخْتَدَتْ بِطَرْفِ ثَوْبِهِ ، فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا وَلَمْ يَقُلْ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا حَتَّى قَعَلَتْ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ فِي الثَّالِثَةِ وَهِيَ خَلْفُهُ ، فَاخْتَدَتْ هُدْبَةً مِنْ ثَوْبِهِ ثُمَّ رَجَعَتْ فَقَالَ لَهَا النَّاسُ : فَعَلَ اللَّهُ بِكَ وَفَعَلَ ، حَسْبَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، لَا تَقُولِينَ لَهُ شَيْئًا وَلَا هُوَ يَقُولُ لَكَ شَيْئًا ، مَا كَانَتْ حَاجَتَكَ إِلَيْهِ ؛ قَالَتْ : إِنَّ لَنَا مَرَضًا فَأَرْسَلَنِي أَهْلِي لِأَخَذِ هُدْبَةٍ مِنْ ثَوْبِهِ ، [لَا يَسْتَشْفِي بِهَا] ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَخَذَهَا رَأَيْتُ فَقَامَ فَاسْتَحْبَبْتُ مِنْهُ أَنْ أَخْذَهَا وَهُوَ رَانِي وَأَكْرَهُهُ أَنْ أَسْتَأْذِنَهُ فِي أَخْذِهَا فَاخْتَدْتُهَا .

۱۵۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اے بحر خوش خوی! اپنے صاحب کو خوش حال رکھتی ہے پھر فرمایا کیا میں تم کو ایسی بات سناؤں جس کو اہل مدینہ نے نہیں سنا۔ میں نے کہا ضرور، فرمایا ایک دن رسول اللہ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ انصاریں سے کسی کی کینز آئی اور اس کا آٹا کھڑا ہوا تھا اس کینز نے حضرت کے لباس کا ایک کنارہ پکڑ لیا۔ حضرت اٹھ کھڑے ہوئے اس کینز نے نہ تو حضرت سے کچھ کہا اور نہ حضرت نے اس سے۔ اس کینز نے تین بار ایسا ہی عمل کیا۔ خوشی بار حضرت کھڑے ہوئے تو اس

نے لباس سے ایک ٹکڑا۔ حضرت کے پیچھے جا کر کاٹ لیا۔ لوگوں نے اس سے کہا تیرا بڑا بہو تو نے تین بار رسول کو پریشان کیا نہ تو نے کچھ کہا نہ حضرت نے آفراس سے تیرا مقدمہ کیا تھا اس نے کہا ہمارے گھر ایک مریض ہے گھر والوں نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ میں حصولِ شفاء کے لئے حضرت کے لباس سے ایک ٹکڑا اکاٹ لوں، جب میں نے ارادہ کیا حضرت نے مجھے دیکھ لیا۔ مجھے حیا آئی کہ حضرت کے دیکھنے کی حالت میں کاٹوں اور یہ بھی اچھا نہ جانا کہ اس کے لئے حضرت سے اجازت لوں، پس میں نے پس پشت جا کر اس طرح مال کیا

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَبِيبِ الْخُثَمِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَفَاضِلُكُمْ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا الْمُوْطُونَ أَكْثَا الدِّينَ يَالْقَوْنَ وَ يُولِقُونَ وَ تَوَطَّأَ رِجَالُهُمْ.

۱۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول اللہ نے تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اردوئے اخلاق سب سے بہتر ہیں انھوں نے اپنے اطراف کو ہموار کیا ہے یعنی اپنے ہمسایوں سے نیک برتاؤ کرتے ہیں اور ان سے محبت رکھتے ہیں اور وہ اس کو اور ان کے گھروں میں بہانوں کے لئے جگہ ہے۔

۱۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْلَاجٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقُدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : الْمُؤْمِنُ مَا لَوْفٌ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُولَفُ.

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا مومن وہ ہے جس کو لوگ دوست رکھیں نہیں ہے بہتری اس کے لئے جو نہ دوسروں سے الفت رکھے اور نہ دوسرے اس سے۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ حَسْنَ الْخُلُقِ يَنْتَلِعُ بِصَاحِبِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ.

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حسن خلق انسان کو قائم ایل روزہ دار کے درجہ کو پہنچا دیتا ہے۔

ایک سواٹھتر وال باب

گشادہ رومی

((بَابُ حُسْنِ الْبَشْرِ)) ۱۷۸

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّكُمْ لَنْ تَسْعُوا النَّاسَ

يَا مُؤَايِكُمْ فَالْقَوْمُ بَطْلَانَةُ الْوَجْهِ وَحُسْنُ الْبَشِيرِ.
وَرَوَاهُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، إِلَّا أَنَّهُ
قَالَ: يَا بَنِي هَاشِمٍ.

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اولاد عبد المطلب تم اموال سے لوگوں کو خوش نہ کر پاؤ گے
لہذا تم ان سے خندہ پیشانی اور کشادہ روی سے ملو۔
اور ایک روایت ہے کہ بجائے بنی عبد المطلب بنی ہاشم فرمایا۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْسَى، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: ثَلَاثُ
مَنْ آتَى اللَّهَ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ الْجَنَّةَ: الْإِنْفَاقُ مِنْ إِقْتَارٍ، وَالْبِشْرُ لِجَمِيعِ الْعَالَمِ، وَالْإِنْصَافُ
مِنْ نَفْسِهِ.

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تین خصلتیں ایسی ہیں کہ ان میں سے اگر ایک بھی ہو تو اللہ اس پر جنت کو واجب
کر لے۔ محتاج کو دینا، سب سے خندہ پیشانی سے ملنا اور دوسرے کا حق جو اپنے اوپر ہو اُسے دینا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي-
جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: آتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ؛ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي، فَكَانَ فِيهَا أَوْصَاءُ أَنْ
قَالَ: أَلْقِ أَخَاكَ يَوْجَهُ مُنْبَسِطٍ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہا کچھ نصیحت فرمائیے منعمہ اور باتوں کے
حضرتم نے فرمایا اپنے بھائی سے بخندہ پیشانی ملو۔

۴۔ عَنْهُ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا حَدَّثَ
حُسْنَ الْخَلْقِ؟ قَالَ: تَلِيْنُ جَنَاحَكَ، وَتَطْيِيبُ كَلَامِكَ، وَتَلْفِي أَخَاكَ بِبِشْرِ حَسَنِ.

۴۔ کسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا حسن خلق کی حد کیا ہے فرمایا ملاطفت دینے والوں سے ان سے خوش کلامی
اور خندہ پیشانی سے ملنا۔

۵۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ رَبِيعٍ، عَنْ فَضِيلٍ قَالَ: صَنَائِعُ الْمَعْرُوفِ وَحُسْنُ الْبَشِيرِ
يَكْسِبَانِ الْمَحَبَّةَ وَيُدْخِلَانِ الْجَنَّةَ وَالْبُخْلُ وَغَبُوسُ الْوَجْهِ يَبْعِدَانِ مِنَ اللَّهِ وَيُدْخِلَانِ النَّارَ.

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ احسان کرنا اور خندہ پیشانی سے ملنا محبت کو کہنیتے ہیں اور جنت میں داخل کرتے ہیں اور نکل اور ترش روئی خدا سے دور کرتے ہیں اور جہنم میں داخل کرتے ہیں۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : حُسْنُ الْبَشِيرَةِ يَهْدِي إِلَى السَّخِيمَةِ.

۶۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے شگفتہ روئی کہیندہ کو دل سے دور کرتی ہے۔

ایک سو اناسی وال باب

صدق اور ادائے امانت

۱۷۹ (بَابُ الصَّدَقِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ الْحُسَيْنِ ابْنِ أَبِي الْمَلَاءِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَنْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا بِصِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ إِلَى الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر بات کی سچائی اور ہر نیک و بد کی امانت کو ادا کرنے کے ساتھ۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ وَغَيْرِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا تَغْتَرُّوا بِصَلَاتِهِمْ وَلَا بِصِيَامِهِمْ، فَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُتِمَّ لَيْلًا بِالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ حَتَّى لَوْ تَرَكَهُ اسْتَوْحَشَ وَلَكِنْ اخْتَبِرُوهُمْ عِنْدَ صِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ.

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دھوکہ نہ کھاؤ لوگوں کی نماز و روزہ سے کیوں کہ ان نماز و روزہ کا بعض اوقات ایسا حریص ہو جاتا ہے کہ اس کے ترک سے اسے وحشت ہوتی ہے بلکہ اسے آزماؤ گفتگو کی صداقت اور ادائے امانت سے

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ مُنْثَرِ الْحَنَاطِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ صَدَقَ لِسَانَهُ رَزَقَ كَيْ مَعْلَهُ.

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کی زبان سچی ہے اس کا عمل پاک مانا ہے

۴۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْقَدَامِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فِي أَوَّلِ دَخْلِهِ دَخَلْتُ عَلَيْهِ : تَعْلَمُوا الْعِدَّةَ قَبْلَ الْحَدِيثِ .

۴۔ راوی نے کہا۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب میں پہلی ہی بار حضرت کے پاس آدابِ گفتار حاصل کرنے آیا فرمایا پہلے صدقِ بیانی حاصل کرو۔

۵۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي كَهْمَسٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَعْقُوبٍ يَقْرَأُ ذَلِكَ السَّلَامَ ، قَالَ : عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا أَتَيْتَ عَبْدَ اللَّهِ فَأَقْرَأْهُ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ : إِنَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ لَكَ : أَنْظِرْ مَا بَلَغَ بِهِ عَلِيٌّ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَالزَّمَهُ ، فَإِنْ عَلِيًّا عليه السلام إِنْشَاءً مَا بَلَغَ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِصِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ عبد اللہ بن یعقوب نے آپ کو سلام کہا ہے فرمایا اس پر اور تم پر سلام ہو جب تم عبد اللہ کے پاس جانا تو اس پر میرا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ جعفر بن محمد نے کہا ہے کہ تم اس چیز کی طرف نظر کرو جس کی وجہ سے علی علیہ السلام نے رسول اللہ سے تقرب حاصل کیا اور اس کے لئے لازم قرار دیا اور وہ گفتگو میں صداقت اور امانت کا ادا کرتا ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الْبَصْرِيِّ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا فَضِيلُ إِنَّ الصَّادِقَ أَوَّلُ مَنْ يُصَدِّقُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ أَنَّهُ صَادِقٌ وَتُصَدِّقُهُ نَفْسُهُ تَعْلَمُ أَنَّهُ صَادِقٌ .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے فضیل! سچ کی تصدیق سب سے پہلے خدا کرتا ہے اور صادق کے مدد کو جانتا ہے اس لئے اس کی تصدیق کرتا ہے۔

۷۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ مَاتَ إِسْمَاعِيلُ الصَّادِقُ الْوَعْدِ لِأَنَّهُ وَعَدَ رَجُلًا فِي مَكَانٍ فَانْتَظَرُهُ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ سَنَةً فَسَمَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ صَادِقَ الْوَعْدِ ، ثُمَّ [قَالَ] إِنَّ الرَّجُلَ أَنَا بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ إِسْمَاعِيلُ : مَا زِلْتُ مُنْتَظِرُكَ .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت اسماعیل کا نام اس لئے صادق الودعہ ہوا کہ انھوں نے ایک جگہ ایک شخص سے ملنے کا وعدہ کیا تھا اس کے انتظار میں وہاں ایک سال تک ٹھہرے رہے اس لئے خدا نے ان کو صادق الودعہ فرمایا۔ جب وہ شخص آیا تو حضرت اسماعیل نے کہا کہ میں اب تک تیرا انتظار کرتا رہا۔

۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْخَزَائِنِ ، عَنْ جَدِّهِ الرَّبِيعِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا رَبِيعُ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْنُقُ حَتَّى يَكْتَبَهُ اللَّهُ صَدِيقًا ^(۱)

۸۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اے ربیع انسان راست گوئی کرے تا اینکه اللہ اس کو سب سے زیادہ راست گو لکھے بغایت راست گوئی زبان دلیل ہے۔ دعوئے ایمان کی صداقت پر۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْعَبْدَ لَيَصْنُقُ حَتَّى يَكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الصَّادِقِينَ وَيَكْتَبُ حَتَّى يَكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْكَاذِبِينَ فَإِذَا صَدَّقَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : صَدَقَ وَبَرٌّ ؛ وَإِذَا كَذَبَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : كَذَبَ وَفَجَرٌ .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو بندہ سچ بولتا ہے تو اللہ اس کو راست گویوں میں لکھتا ہے اور جھوٹوں کو جھوٹ گویوں میں لکھتا ہے، سچ بولنے والے کے متعلق ملائکہ سے کہتا ہے اس نے سچ بولا اور نیکی کی اور جھوٹے کے متعلق کہتا ہے اس نے جھوٹ بولا اور فاسق ہوا۔

۱۰۔ عَنْهُ ؛ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كُونُوا دُعَاءَ لِلنَّاسِ بِالْخَيْرِ بَغَيْرِ السَّتِيكُمُ ، لِيَرَوُا مِنْكُمْ الْإِحْسَانَ وَالصِّدْقَ وَالْوَرَعَ .

۱۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ لوگوں کو نیکی کی طرف صرف زبان سے نہ بلاؤ بلکہ اپنے عمل سے تاکہ وہ تمہاری کوشش سچائی اور پرہیزگاری کو دیکھیں۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ قَالَ : قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ حَسَنُ ابْنُ زِيَادٍ الصَّقَلِيُّ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ صَدَّقَ لِسَانَهُ رَكَّيْ عَمَلُهُ فَمَنْ حَسَنَتْ نِيَّتُهُ زَيْدٌ فِي رِزْقِهِ وَمَنْ حَسَنَ بَرُّهُ بِأَهْلِ بَيْتِهِ مُدَّةٌ لَهُ فِي عُمُرِهِ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کی زبان سچی ہے اس کا عمل پاک صاف ہے اور جس کی نیت اچھی ہے اس کا رزق زیادہ ہوگا اور جس کی نیکی صحیح ہوگی اپنے خاندان والوں کے ساتھ اس کی عزت زیادہ ہو جائے گی۔

۱۲۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : لَا تَنْتَظِرُوا إِلَى طَوِيلِ رُكُوعِ الرَّجُلِ وَسُجُودِهِ ، فَإِنَّ ذَلِكَ شَيْءٌ اعْتَادَهُ ؛ فَلَوْ تَرَكَهُ اسْتَوْحَشَ لِدَلِيلِكَ وَلَكِنْ أَنْظِرُوا إِلَى صِنْتِي حَدِيثِهِ وَأَدَاءِ أَمَانَتِهِ .

۱۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کسی شخص کے طویل رکوع و سجدہ کو نہ دیکھو کیونکہ یہ تو اس کی عادت ہو گئی ہے اگر اس کو ترک کر دے تو اسے دشت ہوگی بلکہ اس کی بات کی سچائی اور ادائے امانت کو دیکھو۔

ایک سو اسی والی باب حیا

(بَابُ الْحَيَاءِ) ۱۸۰

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحَدَّاءِ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے شرم ایمان کی ایک شرط ہے اور ایمان کی جگہ جنت میں ہے لہذا ایمان والا جنتی ہے کیوں کہ صفت بدوں موصوف نہ ہوگی۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ؛ عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنِ الْحَسَنِ الصَّبَّاحِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : الْحَيَاءُ وَالْعَفَاةُ وَالْعِيْ - أَعْنِي عَنِ اللِّسَانِ لِأَعْنِي الْقَلْبَ - مِنَ الْإِيمَانِ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حیا پاکدامنی اور زبان کو فضول گوئی سے روکنا اور دل کو کند نہ بنانا، یہ تینوں علامات ایمان سے ہیں۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ التَّهْدِي ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ رَقَّ وَجْهُهُ رَقَّ عِلْمُهُ .

۳۔ فرمایا جو ننگدل اور حیا کرتا ہے معلوم کرنے میں اس کا علم کم ہوتا ہے یعنی طلبِ علم اور انہماق میں حیا نہ کرنی چاہیے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ؛ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ يَحْيَى أَخِي زَائِمٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: الْحَيَاءُ وَالْإِيمَانُ مَقْرُونَانِ فِي قَرْنٍ فَإِذَا ذَهَبَ أَحَدُهُمَا تَبَعَهُ صَاحِبُهُ.

۴۔ فرمایا امام محمد باقر با جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی نے حیا اور ایمان دونوں ایک رسی میں بندھے ہوئے ہیں اگر ایک جائے گا تو دوسرا اس کے پیچھے چلے گا۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ يَقُطَيْبٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا حَيَاءَ لَهُ.

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کے پاس حیا نہیں اس کے پاس ایمان نہیں۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا؛ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْحَيَاءُ حَيَاءَانِ: حَيَاءُ عَقْلٍ وَحَيَاءُ حُفْمٍ؛ فَحَيَاءُ الْعَقْلِ هُوَ الْإِيمَانُ وَحَيَاءُ الْحُفْمِ هُوَ الْجَهْلُ.

۶۔ فرمایا رسول اللہ نے حیا دو طرح کی ہوتی ہے حیا عقل و حیا حُفْم، حیا عقل ہے اور حیا حُفْم جہالت

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ؛ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي عَلِيٍّ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَكَانَ مِنْ قَرْنِهِ إِلَى قَدَمَيْهِ ذُنُوبًا بَدَّلَ اللَّهُ حَسَنَاتٍ: الصِّدْقُ وَالْحَيَاءُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالشُّكْرُ.

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں یہ ہوں گی اگرچہ اس کے گناہ سر سے پر تک ہوں اللہ تعالیٰ ان کو حسنات سے بدل دیتا ہے اور وہ چار یہ ہیں۔ صدق، حیا، حسن خلق اور شکر۔

ایک سو ایک ساسی وال باب

عفو

(بَابُ الْعَفْوِ) ۱۸۱

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَّانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي خُطْبَتِهِ : أَلَا خَيْرٌ كُمْ بِخَيْرِ خَلْقِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؟ : الْعَفْوُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ ، وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ ، وَالْإِحْسَانُ إِلَى مَنْ أَسَاءَ إِلَيْكَ ، وَإِعْطَاءُ مَنْ حَرَمَكَ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ایک خطبہ میں کیا میں تم کو بتاؤں کہ دنیا و آخرت کے لحاظ سے بہترین آدمی کون ہے۔ وہ ہے جو اپنے ظالم کو معاف کرے، صلہ رحم کرے اس سے جو قطع رحم کرے، احسان کرے اس کے ساتھ جو برائی کرے اور بخشش کرے اس کے ساتھ جس نے اسے بخشش سے محروم کر دیا ہو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الحميدِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ غَزْوَةَ بْنِ دِينَارٍ الرِّقِيِّ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبْعِيِّ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَلَا أَدْلَكُمُ عَلَى خَيْرِ أَخْلَاقِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؟ تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ ، وَتُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ ، وَتَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ .

۲۔ فرمایا رسول اللہ نے کیا میں بتاؤں کہ دنیا و آخرت میں بہترین اخلاق والا کون ہے صلہ رحم کر اس سے جو قطع رحم کرے عطا کر اس کو جو تجھے محروم کرے اور معاف کر اس کو جو تجھ پر ظلم کرے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام نُسِبَ اللَّفَائِقِي ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَغْيَنَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ثَلَاثٌ مِنْ مَكَارِمِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ : تَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ ، وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ ، وَتَحْلُمُ إِذَا جَهِلَ عَلَيْكَ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے مکارم دنیا و آخرت میں تین چیزیں ہیں جو ظلم کرے اسے معاف کر دو، جو تم سے قطع رحم کرے اس سے صلہ رحم کر دو جو جہالت سے کام لے اس کے ساتھ حلم سے کام لو۔

۴۔ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، جَمْعًا ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَمَعَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ ، ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ : أَيُّ أَهْلِ الْفَضْلِ ؟ قَالَ : فَيَقُومُ عُنُقُ مِنَ النَّاسِ فَنَلْقَاهُمْ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُونَ : وَ لِمَا كَانَ فَضْلُكُمْ ؟ فَيَقُولُونَ : كُنَّا نَصِلُ مَنْ قَطَعَنَا وَنُعْطِي مَنْ حَرَمَنَا وَنَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمْنَا ، قَالَ : فَيَقَالُ لَهُمْ : صَدَقْتُمْ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت علی بن الحسین سے سنا کہ روز قیامت خدا اولین و آخرین کو جمع کرے گا ایک زمین پر اور ایک منادی ندا کرے گا۔ کہاں ہیں صاحبان فضل یہ سن کر لوگوں کی گردنیں بلند ہوں گی۔ ملائکہ ان سے مل کر کہیں گے تمہاری فضیلت کیا ہے وہ کہیں گے کہ ہم نے قطع رحم کرنے والوں سے صلہ رحم کیا، محروم کرنے والوں پر بخشش کی، اور اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کو معاف کیا۔ وہ کہیں گے تم نے سچ کہا جنت میں داخل ہو جاؤ۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ جَبْرِ بْنِ الْحَكِيمِ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زَيْنَادٍ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : عَلَيْكُمْ بِالْعَفْوِ ، فَإِنَّ الْعَفْوَ لَا يَزِيدُ الْعَبْدَ إِلَّا عِزًّا ، فَتَعَاوُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عفو کو لازم قرار دو وہ بندے کی عزت کو زیادہ کرتا ہے اگر عفو کرو گے تو اللہ عزت دے گا

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَاطِ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : النَّدَامَةُ عَلَى الْعَفْوِ أَفْضَلُ وَأَيْسَرُ مِنَ النَّدَامَةِ عَلَى الْعُقُوبَةِ .

۶۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے عفو پر ندامت افضل اور آسان ہے اس ندامت سے جو سزا دینے کے بعد ہو۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ مُعَيْبٍ قَالَ : كَانَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام فِي خَائِطٍ لَهُ يَصْرُمُ فَتَطَرْتُ إِلَى غُلَامٍ لَهُ قَدْ أَخَذَ كَارَةً مِنْ تَمَرٍ قَرْمِي بِهَا دَرَاهِمُ الْخَائِطِ فَاتَيْتُهُ وَأَخَذْتُهُ وَذَهَبْتُ بِهِ إِلَيْهِ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي وَجَدْتُ هَذَا وَهَذِهِ الْكَارَةُ ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ : يَا قَالَانُ ، قَالَ : لَبَّيْكَ ، قَالَ : أَتَجُوعُ ؟ قَالَ : لَا يَاسِيدِي ، قَالَ : فَتَعْرِى ؟ قَالَ : لَا يَاسِيدِي ، قَالَ : فَلَا تِي شَيْءٍ أَخَذْتُ هَذِهِ ؟ قَالَ : اسْتَهَيْتُ ذَلِكَ ، قَالَ : اذْهَبِي فِيهِ لَكَ وَقَالَ : خَلَّوْا عَنْهُ .

۷۔ معتتب سے مروی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ایک باغ خرید کا تھا آپ اس میں خود جمع کر رہے تھے۔ میں نے حضرت کے ایک غلام کو دیکھا کہ اس نے ایک خرموں کا خوشہ لے کر دیوار کے باہر پھینک دیا۔ میں نے اس کو پکڑ لیا اور اس کو حضرت کے پاس لے گیا اور کہا اس نے یہ حرکت کی ہے آپ نے اس سے فرمایا اے فلاں! کیا تو بھوکا ہے۔ پھر فرمایا کیا تو برہنہ ہے اس نے کہا نہیں، فرمایا۔ پھر تو نے ایسا کیوں کیا۔ اس نے کہا محض اپنی خواہش کی بنا پر۔ فرمایا اچھا تو یہ توہی لے لے اور مجھ سے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو۔

۸۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : مَا التَّقَتَ فِتْنَانِ قَطُّ إِلَّا نَصِرَ أَعْظَمُهُمَا عَفْوًا .

۸۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب دو لشکر مقابل ہوں تو ان میں فتح اسی کی ہوگی جو دشمن کو معاف کرے یعنی جو دشمن پر بخشش کرے تلے اور تختی و مدار اپیش آتا ہے وہ دشمن پر غالب آتا ہے۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُتِيَ بِالْيَهُودِيَّةِ الَّتِي سَمَّيْتُ الشَّاةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهَا مَا حَمَلَكِ عَلَيَّ مَا صَنَعْتِ ؟ فَقَالَتْ : قُلْتُ : إِنْ كَانَ نَبِيَّتَا لَمْ يَضُرُّهُ وَإِنْ كَانَ مَلِكًا أَرَحَّتِ النَّاسَ مِنْهُ قَالَ : فَقَارَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْهَا .

۹۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ جس یہودی نے بکری کے گوشت میں زہر پیوست کر کے حضرت رسول خدا کو کھلانا چاہا تھا۔ آپ نے اس سے کہا تو نے ایسا کیوں کیا اس نے کہا اس لئے کہ اگر آپ نبی ہیں تو یہ زہر نقصان سندے گا اور اگر بادشاہ ہیں تو لوگوں کو آپ سے نجات مل جائے گی۔ فرمایا جاب میں نے معاف کیا۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : ثَلَاثٌ لَا يَزِيدُ اللَّهُ بِهِنَّ الْمَرْءَ الْمُسْلِمَ إِلَّا عِزًّا : الصَّفْحُ عَنْ مَن ظَلَمَهُ ، وَإِعْطَاءُ مَنْ حَرَمَهُ وَالصَّلَاةُ لِمَنْ قَطَعَهُ .

۱۰۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ مرد مسلمان ان سے عزت حاصل کرتا ہے اولی درگزر کرنا اس سے جو اس پر ظلم کرے، دوسرے عطا کرنا اس کو جو اسے محروم رکھے، تیسرے صلہ رحم کرنا اس سے جو قطع رحم کرے۔

ایک سوبیاسی واں باب

غصہ کا پینا

۱۸۲ (باب کظیم الغیظ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ: مَا أُحِبُّ أَنْ لِي بِذِلِّ نَفْسِي خُمْرَ النِّعَمِ وَمَا تَجَرُّ عَتُّ جُرْعَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ جُرْعَةِ عَيْطٍ لَا أَكْفِي بِهَا صَاحِبَهَا .

۱۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین نے میں یہ دوست نہیں رکھتا کہ نفس کی ذلت کے ساتھ نعمتیں حاصل کروں اور کوئی چیز پینا میرے نزدیک غصہ کے پینے سے زیادہ محبوب نہیں جس پر غصہ آئے تو بدلہ میں اس سے نیکی کروں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ زَيْنِ الشَّحَامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: نِعَمَ الْجُرْعَةُ الْغَيْظُ لِمَنْ صَبَرَ عَلَيْهَا ، فَإِنَّ عَظِيمَ الْأَجْرِ لِمَنْ عَظِيمَ الْبَلَاءِ وَمَا أَحَبَّ اللَّهُ قَوْمًا إِلَّا ابْتَلَاهُمْ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے غصہ کا پینا سب سے بہتر ہے اس شخص کے لئے جو اس پر صبر کرے۔ جتنی مصیبت سخت ہوتی ہے اتنا ہی اس کا اجر زیادہ ہوتا ہے خدا جس قوم کو زیادہ دوست رکھتا ہے اسے مبتلائے بلا کرتا ہے۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ: : اصْبِرْ عَلَى أَعْدَاءِ النِّعَمِ ، فَإِنَّكَ لَنْ تُكَافِيَ مَنْ عَصَى اللَّهَ فَبِكَ بِأَفْضَلِ مَنْ أَنْ تُطِيعَ اللَّهَ فِيهِ .

۳۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ دشمنوں کے ظلم پر صبر کر و کیوں کہ جس نے تمہارے معاملہ میں اللہ کی نافرمانی کی ہے تم اس سے بدلہ اس سے بہتر صورت میں نہیں لے سکتے کہ اللہ کی اطاعت کرو، اللہ خود اسے عذاب جہنم میں گرتا کر دیکھا

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ ثَابِتِ مَوْلَى آلِ حَرْبِ بْنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ كَظِمِ الْغَيْظَ عَنِ الْعَدُوِّ فِي دَوْلَاتِهِمْ نِقِيَّةً حَزْمٌ لِمَنْ أَخَذَ بِهِ وَتَحَرَّ زَمِينَ التَّعَرُّضِ لِلْبَلَاءِ فِي الدُّنْيَا وَمَعَانِدَةُ الْأَعْدَاءِ فِي دَوْلَاتِهِمْ وَمَعَانِلَتُهُمْ فِي غَيْرِ نِقِيَّةٍ تَرَكَ أَمْرَ اللَّهِ فَجَامِلُوا النَّاسَ يُسْمِنُ ذَلِكَ لَكُمْ فَنَدَاهُمْ وَلَا تَعَادَوْهُمْ

فَتَحْمِلُوهُمْ عَلَى رِقَابِكُمْ فَتَقْتُلُوا .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جن دشمنوں کی سلطنت میں تم ہو ان کے مقابلہ پر غصہ کا پینا احتیاطی تفریح ہے خصوصاً اس کے لئے جو گرفتار رہا ہو۔ اور بلائے دنیا کے پیش آنے سے اور صاحبان حکومت دشمن کی دشمنی سے بچنے کے لئے اور ان کی دشمنی کا اظہار بغیر تفریح کے امر خدا کا ترک کرنا ہے ایسے لوگوں سے بیسارہ روی کے ساتھ سلوک کرو تاکہ تمہاری یہ روش ان کے نزدیک وزن دار بنے تم ان سے کھلم کھلا دشمنی نہ کرو ورنہ تم ان کو اپنی گردنوں پر سوار کر کے ذلیل ہو جاؤ گے۔

۵۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مُصَنِّى السَّكُونِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : مَا مِنْ عَبْدٍ كَظَمَ غَيْظًا إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عِزًّا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؛ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : « وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْفَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ » وَأَثَابَهُ اللَّهُ مَكَانَ غَيْظِهِ ذَلِكَ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شخص غصہ کو ضبط کرتا ہے خدا اس کی عزت دنیا و آخرت میں زیادہ کرتا ہے اور خدا نے فرمایا ہے وہ (صاحبان ایمان) غصہ کو پینے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور وہ اس کو اس غیظ کے بدلے ایک مکان (جنت میں) دیتا ہے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَلَوْ شَاءَ أَنْ يُمَضِّيهَ أَمْضَاءُ ، أَمَلًا لِلَّهِ قَلْبُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رِضًا .

۶۔ راوی کہتا ہے مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جس نے غصہ کو ضبط کیا ورنہ اسے اس کو جاری کر سکتا تھا تو روز قیامت خدا اپنی مرضی سے اس کے دل کو پُر کر دے گا۔

۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُنْذِرٍ ، عَنِ الْوَضَائِفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى امْتِنَائِهِ حَسَّاءَ اللَّهُ قَلْبُهُ أَمْنًا وَإِيمَانًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے غصہ کو ضبط کیا ورنہ اسے اس کو ظاہر کر سکتا تھا تو خدا اس کے دل کو روز قیامت امن و ایمان سے پُر کر دے گا۔

۸۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُجَذَّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ

عَمْرُو ، عَنْ أَبِي أَسَامَةَ زَيْدِ الشَّحَامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : يَا زَيْدُ اصْبِرْ عَلَى أَعْدَاءِ النِّعَمِ ، فَإِنَّكَ لَنْ تُكَافِيَ مَنْ عَصَى اللَّهَ فَبِكَ بِأَفْضَلٍ مِنْ أَنْ تُطِيعَ اللَّهَ فَبِهِ : يَا زَيْدُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى الْإِسْلَامَ وَاخْتَارَهُ ؛ فَأَخْسِرُوا صُحْبَتَهُ بِالسَّخَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ .

۸۔ زید شحام سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اسے زید نعمت کے دشمنوں پر صبر کرو خدا کے دشمن سے بہتر بدلہ یہ ہے کہ تم اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو۔ اسے زید اللہ نے دین اسلام کو برگزیدہ کیا ہے پس تم کو چاہیے کہ سخی اور حسن خلق کے ساتھ اس میں شامل رہو۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ شَاعٍ الشَّابِرِيِّ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليہ السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَحَبَّ السَّبِيلَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ جُرْعَتَيْنِ : جُرْعَةً غَبِطَ تَرَدُّدُهَا يَجْلِمُ وَجُرْعَةً مُصِيبَةٍ تَرَدُّدُهَا يَصْبِرُ .

۹۔ فرمایا علی بن الحسین نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو راہِ خدا کو دوست رکھتا ہے اس کو دو گھونٹ پینے ہیں ایک غصے کا ہے جس میں علم سے کام لے اور ایک مصیبت کا ہے جس میں صبر سے کام لے۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رَيْمِيِّ ، عَنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليہ السلام قَالَ : قَالَ لِي أَبِي : يَا بُنْتِي مَا مِنْ شَيْءٍ أَقْرَبُ لِعَيْنِ أَبِيكَ مِنْ جُرْعَةٍ غَبِطَ غَائِبَتُهَا صَبْرٌ وَمَا مِنْ شَيْءٍ يَسْرُّنِي أَنْ لِي بِذِلِّ نَفْسِي حَمْرَ النِّعَمِ .

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا بیٹا کوئی شے میرے لئے اس سے زیادہ خوشی کا باعث نہیں ہوتی کہ وقت غیظ صبر سے کام لوں اور اس سے زیادہ مجھے خوشی نہیں ہوتی کہ اچھی نعمتوں سے اپنے نفس کو بچا لوں۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليہ السلام قَالَ : اصْبِرُوا عَلَى أَعْدَاءِ النِّعَمِ فَإِنَّكَ لَنْ تُكَافِيَ مَنْ عَصَى اللَّهَ فَبِكَ بِأَفْضَلٍ مِنْ أَنْ تُطِيعَ اللَّهَ فَبِهِ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ نعمتوں کے دشمن کے ظلم پر صبر کرو جو تمہارے معاملہ میں اللہ کی نافرمانی کرے اس کا بہترین بدلہ یہ ہے کہ تم اس معاملہ میں اللہ کی اطاعت کرو یعنی اس ظلم کے انتقام کو خدا پر چھوڑ دو وہ اس سے اچھی طرح بدلہ لے لے گا۔

۱۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ خَلَادٍ ، عَنِ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : قَالَ : مَا أُحِبُّ أَنْ لِي بِذِلِّ نَفْسِي حُمْرُ النَّعَمِ وَمَا تَجَرَّعْتُ مِنْ جُرْعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ جُرْعَةٍ غَبِطُ لَا أَكْفِي بِهَا صَاحِبَهَا .

۱۲۔ حاصل حدیث وہی ہے جو پہلے گزرا۔

۱۳۔ يَعْدُو مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ مُنْتَشَى الْحَسَّاطِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : مَا مِنْ جُرْعَةٍ يَتَجَرَّعُهَا الْعَبْدُ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةٍ غَبِطُ يَتَجَرَّعُهَا عِنْدَ تَرَدُّدِهَا فِي قَلْبِهِ ، إِمَّا بِصَبْرٍ وَإِمَّا بِحِلْمٍ ^(۱) .

۱۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں کہ آدمی اپنے غصہ کو فرو کرے چاہے صبر سے ہو یا حلم سے۔

ایک سو تراسی وال باب

حلم

(بَابُ الْحِلْمِ) ۱۸۳

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : سَمِعْتُ الرَّايَّ مَاشِيًا يَقُولُ : لَا يَكُونُ الرَّجُلُ جُلُ غَايِدًا حَتَّى يَكُونَ حَلِيمًا ؛ وَإِنَّ الرَّجُلَ كَانَ إِذَا تَعَبَّدَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمْ يَمُتْ غَايِدًا حَتَّى يَمُتَ قَبْلَ ذَلِكَ عَشْرِينَ سَنَةً .

۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ کوئی عابد نہیں بن سکے گا بغیر حلم کے ، بنی اسرائیل میں جب تک کوئی عابد دس برس تک خاموش نہ رہتا تھا لوگ اسے عابد نہیں کہتے تھے (شریعت موسیٰ میں صوم صمت بہترین سمجھا جاتا تھا)

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَلَةَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : الْمُؤْمِنُ خَلَطَ عَمَلَهُ بِالْحِلْمِ ، يَجْلِسُ لِيَعْلَمَ ، وَ يَنْطِقُ لِيَقْنَمَ ، لَا يُحَدِّثُ أَمَانَةً الْأَصْدِقَاءَ ، وَلَا يَكْتُمُ شَهَادَةً الْأَعْدَاءَ ، وَلَا يَفْعَلُ شَيْئًا مِنَ الْحَقِّ رِيَاءً وَلَا يَتْرُكُهُ حَيَاءً ، إِنْ رُكِيَ خَافَ وَمِثَاقُهُ لَوْ

وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ، لَا يَغْفِرُهُ قَوْلُ مَنْ جَهْلُهُ وَيَخْشَى إِخْصَاءَ مَا قَدْ عَمِلَهُ .

۲۔ فرمایا ابو حمزہ ثمالی نے جو اصحاب حضرت علی بن الحسین و امام محمد باقر علیہ السلام سے ہیں جو مومن صاحب علم ہوتا ہے وہ کسی مجلس میں تحصیل علم کے لئے بیٹھتا ہے اور بولتا ہے تو اس لئے کہ دوسروں سے کچھ سمجھے اور اپنے دوستوں کے اسرار کو ظاہر نہیں کرتا اور دشمنوں کے مقابل کو چھپاتا نہیں اور امر حق میں رہا کو دخل نہیں دیتا اور کسی سے شرم کے باعث امر حق کو ترک نہیں کرتا، لوگوں کی تعریف سے اس لئے ڈرتا ہے کہ اس میں خود پسندی نہ آجائے اور اللہ سے استغفار کرتا ہے ان فروگزاشتوں پر جن کو لوگ نہیں جانتے اور جو اس کے حالات سے جاہل ہیں ان کی بات سے فریب نہیں کھاتا اور جو عمل اس نے کیا ہے اس کو شمار کرنے سے ڈرتا ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ؛ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ؛ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ ذُرَّادَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : إِنَّهُ لَيُغْشِي الرَّجُلُ أَنْ يَنْدَكُهُ جِلْمُهُ عِنْدَ غَضَبِهِ .

۳۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین نے مجھے تعجب ہوتا ہے اس شخص کی حالت پر یعنی میں اس کو پسند کرتا ہوں جو وقت غضب علم سے کام لے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ جَابِرٍ ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُهْبُ الْحَيَّيَّ الْعَلِيمَ .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ دوست رکھتا ہے صاحب حیا و علم کو۔

۵۔ عَنْهُ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَفْصِ الْعَوْفِيِّ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا عَزَّ اللَّهُ بِجَهْلٍ قَطُّ وَلَا أَذَلَّ بِجِلْمٍ قَطُّ .

۵۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا خدا نے جاہل کو کبھی عزت نہیں دی اور علیم کو کبھی ذلیل نہیں کیا۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَفَى بِالْجِلْمِ نَاصِرًا ؛ وَ قَالَ : إِذَا لَمْ تَكُنْ جَلِيمًا فَتَحَلَّمْ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے علم جیسا ناصر تیرے لئے کافی ہے اور اگر تو علیم نہیں ہے تو علیم بن۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَیْسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْحَجَّالِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ أَبِي عَاصِمَةَ قَالَ : بَعَثَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ عَلَامًا لَهُ فِي حَاجَةٍ قَاطِبًا ، فَخَرَجَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَثَرِهِ لَمَّا أَبْطَأَ ، فَوَجَدَهُ نَائِمًا ، فَجَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهِ يَرَوُّهُ حَتَّى انْتَبَهَ ، فَلَمَّا انْتَبَهَ قَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : يَا فَلَانُ وَاللَّهِ مَا ذَاكَ لَكَ ، تَنَامُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ، لَكَ اللَّيْلُ وَلَنَا مَنَاسِكُ النَّهَارِ .

۴۔ حفص سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک غلام کو ایک ضرورت سے بھیجا جب وہ دیر تک نہ آیا تو حضرت اس کی تلاش میں نکلے۔ دیکھا کہ وہ سو رہا ہے آپ نے اس کے سر پر بیٹھ کر پنکھا جھلنا شروع کیا جب وہ بیدار ہوا تو فرمایا اے شخص تجھے یہ زبیا نہیں رات تیرے سونے کے لئے ہے اور دن ہمارے کام کے لئے ہے۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ اللَّهَ يُحِبُّ الْحَيَّيَّ الْحَلِيمَ الْعَقِيفَ الْمُتَعَفِّفَ .

۸۔ فرمایا حضرت رسولِ خدا نے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے صاحبِ حیا حلیم کو جو عقیف ہو اور اپنے کو برا مانتا ہے۔

۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مَخْبُوطٍ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ مُخْتَارٍ الْمُسَلِّيِّ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَمْرٍاءَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِذَا وَقَعَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ مُنَازَعَةٌ نَزَلَ مَلَكَانِ يَقُولَانِ لِلْسَّعْفَةِ مِنْهُمَا : قُلْتَ وَقُلْتَ وَأَنْتَ أَهْلٌ لِمَا قُلْتَ ، سَنُجْزِي بِمَا قُلْتَ وَيَقُولَانِ لِلْحَلِيمِ مِنْهُمَا : صَبَرْتَ وَحَلَمْتَ سَيَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ إِنْ أَنْتَمَتَ ذَلِكَ ؛ قَالَ فَإِنْ رَدَّ الْحَلِيمُ عَلَيْهِ ارْتَفَعَ الْمَلَكَانِ .

۹۔ فرمایا صادق آلِ محمد نے جب دو شخصوں کے درمیان نزاع ہوتا ہے تو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان دونوں میں جو بیوقوف ہوتا ہے اس سے کہتے ہیں تو نے دشنام دہی کی اور تو اسی کا اہل ہے اس کا بدلہ تجھے ملے گا اور ان میں جو حلیم ہے اس سے کہتے ہیں تو نے صبر کیا اور حلم سے کام لیا۔ تجھے اس کا بدلہ ملے گا اگر تو اس پر قائم رہا۔ اگر حلیم اپنے حلم پر باقی نہیں رہتا تو فرشتے اس سے ناراض ہو کر چلے جاتے ہیں۔

ایک سو چوراسی وال باب

حفظ لسان و خموشی

(باب) ۱۸۴

❦ الصَّمْتُ وَحِفْظُ اللِّسَانِ ❦

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام : مِنْ عَلَامَاتِ الْفَقْهِ الْجَلْمُ وَالْإِلْمُ وَالصَّمْتُ ؛ إِنْ الصَّمْتُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْحِكْمَةِ إِنْ الصَّمْتُ يَكْسِبُ الْمَحَبَّةَ إِنَّهُ دَلِيلٌ عَلَى كُلِّ خَيْرٍ .

۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے علم دین کی ایک علامت جلم، علم و خموشی ہے خموشی ایک دروازہ ہے جنت کے دروازوں سے، خموشی محبت کو حاصل کرتی ہے اور وہ دلیل ہے ہر نیکی کی۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَارٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّمَا شَيْعَتُنَا الْخُرُسُ .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ہمارے شیعہ لغو اور باطل کلام سے خاموش رہتے ہیں۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْجَوَّائِزِيِّ ، قَالَ : شَهِدْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَهُوَ يَقُولُ لِمَوْلَى لَهُ يُقَالُ لَهُ سَالِمٌ - وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى شَفَتَيْهِ وَقَالَ : - يَا سَالِمُ احْفَظْ لِسَانَكَ تَسْلَمَ وَلَا تَحْمِلِ النَّاسَ عَلَى رِقَابِنَا .

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے غلام سالم سے فرمایا درستی کی کہ آپ کا ہاتھ اس کے منہ پر رکھا تھا کہ سالم اپنی زبان کو روک صیغہ و سالم رہے گا لوگوں کو ہماری گردنوں پر سوار نہ کرے۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى قَالَ : حَضَرْتُ أَبَا الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَوْصِنِي فَقَالَ لَهُ : احْفَظْ لِسَانَكَ تَعْرِىَ وَلَا تُتَمَكِّنِ النَّاسَ مِنْ فِتَائِكَ فَتَذِلَّ رَقَبَتُكَ .

۴۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے در آنجا ایک شخص آپ سے نصیحت خواہ ہوا۔ اپنی زبان کو روک عزت پائے گا اور لوگوں کے ہاتھ میں اپنی رسی نہ دے کہ وہ ذلت کے ساتھ تجھے کھینچے پھر اس کے یعنی تیری بات کی گرفت کر کے تجھے ذلیل کریں گے

۵۔ عَنْهُ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي مَسْرُوقٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرَجُلٍ أَنَّهُ : أَلَا ذَلِكَ عَلَى أَمْرِ يُدْخِلُكَ اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ ؟ قَالَ : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ : أَنْزِلْ مَعَا أَنَا لَكَ اللَّهُ ، قَالَ : فَإِنْ كُنْتُ أَخْوَجَ يَمَنَنْ أَنْبَلُهُ ؟ قَالَ : فَانْصُرِ الْمَظْلُومَ ، قَالَ : وَإِنْ كُنْتُ أضعفَ يَمَنَنْ أَنْصُرُهُ ؟ قَالَ : فَاصْنَعْ لِلْآخَرِ - يَعْنِي آخِرَ عَمَلِكَ - قَالَ : فَإِنْ كُنْتُ آخِرَ يَمَنَنْ أَصْنَعُ لَهُ ؟ قَالَ : فَاصْنَعْ لِسَانَكَ الْإِمِينَ خَيْرًا ، أَمَا يَسُرُّكَ أَنْ تَكُونَ فِيكَ خَصْلَةٌ مِنْ هَذِهِ الْخِصَالِ تَجُزِّكَ إِلَى الْجَنَّةِ .

۵۔ فرمایا رسول اللہ نے ایک شخص سے جو آپ کے پاس آیا تھا کیا میں تجھے ایسی بات بتاؤں کہ اللہ تجھے جنت میں داخل کرے اس نے کہا ضرور یا رسول اللہ ، فرمایا جو خدا نے تجھے دیلے ہے تو اسے دوسروں کو دے اس نے کہا اگر میں خود ہی محتاج ہوں تو فرمایا تو پھر مظلوم کی مدد کر، اس نے کہا کہ اگر میں کمزوری کے باعث امداد نہ کر سکوں، فرمایا تو جو کم فہم ہو اس کی فہم درست کر اس نے کہا اگر میں خود ہی کم فہم ہوں تو فرمایا تو امر خیر کے سوا اور ہر بات میں خاموش رہ، اگر ان میں سے ایک خصلت بھی تیرے اندر پائی جائے گی تو وہ تجھے جنت میں لے جائے گی۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لَقَمَانُ لِابْنِهِ : يَا بُنَيَّ إِنْ كُنْتَ زَعَمْتَ أَنَّ الْكَلَامَ مِنْ فَضْلِهِ ، فَإِنَّ الشُّكُوتَ مِنْ ذَهَبٍ .

۶۔ فرمایا ابو جعفر صادق علیہ السلام نے کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا۔ اے فرزند اگر تیرے گمان میں کلام چاندی ہے تو خوشی سونا ہے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَلْبِيِّ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَمْسِكْ لِسَانَكَ . فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ ، ثُمَّ قَالَ : وَلَا يَعْرِفُ عَبْدٌ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَخْزَنَ مِنْ لِسَانِهِ .

۷۔ رسول اللہ نے فرمایا اپنی زبان کو روکو کہ یہ تمہارے لئے صدقہ ہو گا یعنی باعثِ رد بلا، پھر فرمایا۔ بندہ بغیر اپنی زبان کو روکے حقیقت ایمان کو نہیں جانتا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، جَمْعًا ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ» قَالَ : يَعْنِي كُفُّوا أَلْسِنَتَكُمْ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس کلام خدا کے متعلق ، کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کی طرف جن سے کہا گیا تم اپنے ہاتھ روک لو یعنی اپنی زبانوں کو روک لو۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَلَبِيِّ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : نَجَاءُ الْمُؤْمِنِ [فِي] حِفْظِ لِسَانِهِ .

۹۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ مومن کی نجات زبان کے روکنے میں ہے۔

۱۰۔ يُونُسُ ، عَنْ مُنْثَرٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : كَانَ أَبُو دَرٍّ - رَحِمَهُ اللَّهُ يَقُولُ : يَا مُبْتَغِي الْعِلْمِ إِنَّ هَذَا اللِّسَانَ مِفْتَاحُ خَيْرٍ وَمِفْتَاحُ شَرٍّ فَأَخْنِمِ عَلَى لِسَانِكَ كَمَا تَخْنَمُ عَلَى بَيْتِكَ وَوَرَقَكَ ^(۱) .

۱۰۔ ابو ذر نے فرمایا۔ اے علم کے جو یا یہ زبان نیکی کی کلید ہے اور بدی کو بھی تو اپنی زبان پر اسی طرح مہر لگا۔ جیسے سونے اور کاغذ پر لگا ہے۔

۱۱۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْخَشَّابِ ، عَنِ ابْنِ بَقَّاجٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ الْمَسِيحُ عليه السلام يَقُولُ : لَا تَكْثِرُوا الْكَلَامَ فِي غَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ ، فَإِنَّ الَّذِينَ يَكْثِرُونَ الْكَلَامَ فِي غَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ قَاسِيَةٌ قُلُوبُهُمْ وَلَكِنْ لَا يَعْلَمُونَ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مسیح نے فرمایا ہے سوائے ذکر خدا زیادہ کلام نہ کرو جو ذکر خدا کے علاوہ زیادہ کلام کرتے ہیں ان کے دل سخت ہو جاتے ہیں لیکن وہ جانتے نہیں۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ يَوْمٍ إِلَّا وَكُلُّ عَضُوٍّ مِنْ أَعْضَاءِ الْجَسَدِ يُكْفِّرُ اللِّسَانَ يَقُولُ : نَشَدْنَاكَ اللَّهَ أَنْ تُعَذِّبَ فَبِكَ .

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ مجھ کا ہر ایک عضو زبان کو کافر بنا تا ہوا رہے نہ کہتا ہو خدا کی قسم ہم تیری وجہ سے عذاب دیئے جائیں گے۔

۱۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهْرَمٍ الْأَسَدِيِّ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ لِسَانَ ابْنِ آدَمَ يُشْرِفُ عَلَى جَمِيعِ جَوَارِحِهِ كُلِّ صَبَاحٍ فَيَقُولُ : كَيْفَ أَصْبَحْتُمْ ؟ فَيَقُولُونَ : بِخَيْرٍ إِنْ تَرَكَتْنَا ، وَيَقُولُونَ : اللَّهُ اللَّهُ فِينَا وَ يُنَاشِدُونَهُ وَيَقُولُونَ : إِنَّمَا ثَنَابٌ وَ مُنَاقَبٌ بِكَ .

۱۳۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ زبان بنی آدم کے تمام اعضاء سے ہر صبح کو پوچھتی ہے تم نے کس حالت میں بسر کیا، وہ کہتے ہیں کہ اگر تو ہم کو چھوڑ دے تو نیکی میں گزرتی ہے۔ اللہ اللہ ہم میں ہے اور اس کو قسم دے کر کہتے ہیں ہمیں ثواب بھی تیری وجہ سے ملے گا اور عذاب بھی تیری وجہ سے۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ الْقُضَيْلِ بْنِ شَاذَانَ ، جَمِيعاً ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ قَيْسِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ - وَ ذَكَرَ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ مِنْ أَصْحَابِنَا - رَفَعَهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي فَقَالَ : اخْفِظْ لِسَانَكَ قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ : اخْفِظْ لِسَانَكَ ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي ، قَالَ : اخْفِظْ لِسَانَكَ . وَيَعْنِي أَنَّ النَّاسَ عَلَى مَا خَيْرِهِمْ فِي النَّارِ الْأَحْصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ .

۱۴۔ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا اپنی زبان کو روکے رہو۔ لوگ اسی زبان کے نتیجہ میں اوندھے منہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔

۱۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَمَّنْ رَوَاهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ لَمْ يَحْتَسِبْ كَلَامَهُ مِنْ عَمَلِهِ كَثُرَتْ خَطَايَاهُ وَ حَضَرَ عَذَابُهُ .

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اپنے کلام کا اپنے عمل سے حساب نہیں لگاتا یعنی اس کو کم کرتا ہے اور بیکواس زیادہ کرتا ہے تو اس سے خطائیں زیادہ سرزد ہوتی ہیں اور اس کے لئے عذاب موجود رہتا ہے۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يُعَذِّبُ اللَّهُ اللِّسَانَ بِعَذَابٍ لَا يُعَذِّبُ بِهِ شَيْئاً مِنْ الْجَوَارِحِ فَيَقُولُ : أَيُّ رَبِّ

عَذَابُ بَنِي يَعْنِي لَمْ تَعَذَّبْ بِهِ شَيْئًا ، فَيَقَالُ لَهُ : خَرَجْتَ مِنْكَ كَلِمَةً قَبْلَتْ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَصِغْتَ بِهَا الدَّمَ الْحَرَامَ وَانْتَهَبَ بِهَا الْمَالَ الْحَرَامَ وَانْتَهَكَ بِهَا الْقَرْعَ الْحَرَامَ ، وَعِزَّتِي [وَجَلَالِي] لَا عَذَابَ بِكَ بِعَذَابٍ لَا عَذَابُ بِهِ شَيْئًا مِنْ جَوَارِحِكَ .

۱۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے خدا ازبان کو وہ عذاب دے گا جو عذاب اعضا میں سے کسی کو نہ دے گا زبان کہے گی اے میرے پروردگار تو نے مجھے ایسا عذاب دیا جو اور کسی عضو کو نہ دیا کہہ جائے گا تو نے ایسے کلمات نکلے جو مشرق سے مغرب تک پہنچے ان کی وجہ سے بیگناہوں کے خون بہائے گئے لوگوں کا جائز مال لوٹا گیا اور ناجائز شرکاء ہوں سے زنا کیا گیا اور اپنے عزت و جلال کی قسم میں تجھ کو وہ عذاب دلاں گا جو بدن کے کسی اور عضو کو نہ دلاں گا۔

۱۷ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ شَوْمٌ فَنِيَّ اللِّسَانِ

۱۷۔ رسول اللہ نے فرمایا اگر کسی شے میں بدنامی ہے تو وہ انسان کی زبان ہے۔

۱۸ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ عُقَيْدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُخَيَّمٍ ، جَمِيعًا : عَنِ الْوَشَاءِ قَالَ : سَمِعْتُ الْإِسْنَادَ يَقُولُ : كَانَ الرَّجُلُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذَا أَرَادَ الْعِبَادَةَ صَمَتَ قَبْلَ ذَلِكَ عَشْرِينَ يَوْمًا .

۱۸۔ راوی کہتا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ بنی اسرائیل میں جب کوئی عابد ارادہ عبادت کرتا تھا تو دس برس تک پہلے خاموش رہتا تھا۔

۱۹ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْفَيْفَارِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ رَأَى مَوْضِعَ كَلَامِهِ مِنْ عَمَلِهِ قَوْلَ كَلَامِهِ إِلَّا فِيمَا يَعْتَبِرُهُ .

۱۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو عمل کے لحاظ سے اپنے کلام پر نظر کرتا ہے وہ کم بولت ہے سوائے اس کے جس کا ارادہ کرے یعنی ذکر خدا۔

۲۰ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُوسُفَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : فِي حِكْمَةِ آلِ دَاوُدَ : عَلَى الْعَاقِلِ أَنْ يَكُونُوا غَارِقًا بِزَمَانِهِ ، مُقْبِلًا عَلَى شَأْنِهِ ، خَافِظًا لِلِّسَانِ .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اولاد و اولاد کی حکمتوں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ مرد عاقل پر لازم ہے کہ وہ اپنے زمانے کا عابد ہو یعنی اپنی عمر کے لحاظ سے کام کرے اور اپنی شان کا خیال رکھتے ہوئے اور اپنی زبان کی روک تھام کرتے ہوئے۔

۲۱۔ مُجَدِّبُ يَحْنِي ، عَنْ مُجَدِّبِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ رِبَاطٍ ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : لَا يَزَالُ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَكْتَبُ مُخِينًا مَا ذَامَ سَاكِنًا ، فَإِذَا تَكَلَّمَ كُتِبَ مُخِينًا أَوْ مُسِيئًا .

۲۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تک بندہ مومن ساکت رہتا ہے وہ نیکی کرنے والا ہمیشہ لکھا جاتا ہے اور جب بولتا ہے تو پھر جب بولتا ہے تو پھر نیکی کرنے والا لکھا جاتا ہے یا بدی کرنے والا۔

ایک سو پچاسی والی باب

مدارات

۱۸۵ (بَابُ الْمَدَارَاتِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ لَمْ يَتِمَّ لَهُ عَمَلٌ : وَدَخَّ يَخْجُرُهُ عَنْ مَغَاسِي اللَّهِ وَخُلُقِ يُدَارِي بِهِ النَّاسَ وَحِلْمٌ يَرُدُّ بِهِ جَهْلَ الْجَاهِلِ .

۱۔ رسول اللہ نے فرمایا تین چیزیں ہیں جن کے بغیر عمل تمام نہیں ہوتا۔ پرہیزگاری جس کی وجہ سے خدا کی نافرمانی سے رکے خلق جس کی وجہ سے وہ لوگوں سے ہمدارات پیش آئے اور حلم جس کی وجہ سے جاہل کی جہالت کو روک دیا جائے۔

۲۔ مُجَدِّبُ يَحْنِي ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ : سَمِعْتُ جَعْفَرًا ﷺ يَقُولُ : جَاءَ حَبْرٌ مِنْ أَهْلِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ رَبُّكَ يَقْرَأُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ : ذَارِ خَلْقِي .

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جبریل رسول اللہ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ کا رب سلام کہتا ہے کہ تم میری مخلوق سے ہمدارات پیش آؤ۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيسَى ، عَنِ ابْنِ مَخْبُوطٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ حَبِيبِ

السَّحْسَانِيَّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : فِي التَّوَادِّ مَكْتُوبٌ - فِيمَا نَاجَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ عليه السلام - : يَا مُوسَى أَكُنْ مَكْتُومَ سِرِّي فِي سِرِّ بَرِّكَ وَأَظْهِرْ فِي عَلَانِيَتِكَ الْمُدَاوَةَ عَنِ الْعُدُوِّ وَعَدُوِّكَ مِنْ خَلْقِي وَلَا تَسْتَسِيبْ لِي عِنْدَهُمْ بِأَظْهَارِ مَكْتُومِ سِرِّي فَتَشْرَكَ عَدُوُّكَ وَعَدُوُّي فِي سَبِي.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ توریت میں ہے کہ مناجات کی موسیٰ سے اللہ نے اور فرمایا۔ اے موسیٰ کہ میرے راز کو اپنے دل میں چھپائے رہو اور ظاہر کر دیری طرف سے ملائمت کو اپنے دشمن اور میرے دشمن پر اور میرے لئے ان کی گالیاں حاصل نہ کرو، میرے راز ہائے سرستہ کو ظاہر کر کے ورنہ مجھے دشنام دلوانے میں میرے دشمن کے ساتھ تم بھی شریک ہو جاؤ گے یعنی اگر سرعن اور اس کے شکر والے تم سے پوچھیں مابال القدر دن اولیٰ رہا سے باپ دادا جو مر گئے ان کا کیا حال ہے، تو ان کے جواب میں کہو اس کا علم اللہ کو ہے یہ نہ کہو کہ وہ عذاب الہی میں گرفتار ہیں کیونکہ یہ ان کو برا لگے گا اور وہ تمہارے خدا کو اور تم کو گالیاں دیں گے۔

۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ حَمَزَةَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَرَنِي رَبِّي بِمُدَاوَةِ النَّاسِ كَمَا أَمَرَنِي بِإِدَاءِ الْفَرَائِضِ.

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ نے کہ رسول اللہ نے کہ میں نے مجھے لوگوں کے ساتھ مخلص و مدارا پیش آنے کا حکم دیا ہے اسی طرح جیسے ادائے فرائض کا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مُدَاوَةُ النَّاسِ نِصْفُ الْإِيمَانِ وَالرِّقُّ فِيهِمْ نِصْفُ الْعَيْشِ. ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : خَالِطُوا الْأَيَّادِ سِرًّا وَخَالِطُوا الْفُجَّارَ جَهَارًا وَلَا تَمِيلُوا عَلَيْهِمْ قَبْظِلْمُوهُمْ، فَإِنَّهُ سَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ لَا يَنْجُو فِيهِ مِنْ دَوِي الدِّينِ إِلَّا مَنْ ظَنَّنَا أَنَّهُ أَبْلَهُ وَصَبَّرَ نَفْسَهُ عَلَى أَنْ يُقَالَ [لَهُ] إِنَّهُ أَبْلَهُ لِأَعْقَلٍ لَهُ.

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ لوگوں سے بمداراة پیش آنا نصف ایمان ہے اور ان سے نرمی کرنا نصف عیش، پھر حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا نیکیوں سے اظہار دوستی پوشیدہ طور سے کرو، یعنی دل سے اور فاجروں سے ظاہری طور پر تاکہ وہ تمہیں ستائیں اور ان کی خطاؤں کو ان پر ظاہر نہ کرو ورنہ وہ تم پر ظلم کریں گے ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ دینداروں میں صرف وہی لوگ نجات پائیں گے جن کو بے وقوف اور کوتاہ سمجھا جائے گا پس

صبر کر داس پر کر لوگ یہ کہیں کہ بیوقوف ہے اسے عقل نہیں۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، ذَكَرَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ قَوْمًا مِنَ النَّاسِ قَلَّتْ مُدَارَاتُهُمْ لِلنَّاسِ فَأَتَوْا مِنْ قُرَيْشٍ وَأَيُّمَ اللَّهِ مَا كَانَ بِأَحْسَابِهِمْ بَأْسٌ وَإِنَّ قَوْمًا مِنْ غَيْرِ قُرَيْشٍ حَسَنَتْ مُدَارَاتُهُمْ فَأَلْحَقُوا بِالْبَيْتِ الرَّفِيعِ قَالَ : ثُمَّ قَالَ : مَنْ كَفَّ يَدَهُ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّمَا يَكْفُ عَنْهُمْ يَدًا وَاحِدَةً وَيَكْفُونَ عَنْهُ أَيْدِي كَثِيرَةٍ .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک قوم لوگوں میں ایسی ہے کہ وہ لوگوں میں مدارات کا برتاؤ کم کرتے ہیں اور لوگ قریش سے الگ ہو گئے واللہ ان کے حسب میں کوئی عیب نہ تھا مگر چونکہ انھوں نے برائتاؤ کیا لہذا وہ آئمہ ضلالت کے پیچ میں پھنس گئے اور چونکہ غیر قریش تھے لہذا وہ خانوادہ گرامی (بنی ہاشم) سے ملحق رہے پھر سر ملایا جو شخص لوگوں سے اپنا ہاتھ روکے رہتا ہے تو اس کا ایک ہاتھ رکھنے سے بہت سے ہاتھ رک جاتے ہیں۔

ایک سو چھیاسی وال باب رفق

(بَابُ الرَّفْقِ) ۱۸۶

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قُلُودًا وَقُلُودُ الْإِيمَانِ الرَّفْقُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر شے کے لئے ایک قفل ہوتا ہے اور ایمان کا قفل ہیرانی اور نرم دلی ہے (جو شیطان کے دھغلے کو روکنے والا ہے)۔

۲۔ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : مَنْ قَسَمَ لَهُ الرَّفْقُ قَسَمَ لَهُ الْإِيمَانُ .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس کو نرم دلی مل گئی اس کو ایمان مل گیا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ يَحْيَى الْأَزْدِيِّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ ، فَمَنْ رَفَقَ بِمِثْلِهِ تَسْلُبُهُ أَصْفَاتُهُ وَمُضَادَّتُهُمْ لِهَوَاهُمْ وَقُلُوبُهُمْ ، وَمَنْ رَفَقَ بِهِمْ أَنَّهُ يَدْعُهُمْ عَلَى الْأَمْرِ يُرِيدُ إِذَانَهُمْ عَنْهُ رَفَقًا بِهِمْ

۷۔ رسول اللہ نے فرمایا رفق میں زیادتی اور برکت ہے اور جو اس سے محروم ہے وہ غیر سے محروم ہے۔

۸۔ عَنْهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَا زُوِيَ الرَّفْقُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ الْأَزْدِيِّ عَنْهُمْ الْخَيْرُ.

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جس گھرانے میں رفق و مہربانی نہیں وہاں خیر نہیں۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّقْعِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُعَلَّى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَارٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَرْقَمَ الْكُوفِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَيُّمَّا أَهْلِ بَيْتٍ أُعْطُوا حَظَّهُمْ مِنَ الرَّفْقِ فَقَدْ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فِي الرَّزْقِ؛ وَالرَّفْقُ فِي تَقْدِيرِ الْمَعْشَةِ خَيْرٌ مِنَ السَّعَةِ فِي الْمَالِ؛ وَالرَّفْقُ لَا يَعْجِزُ عَنْ شَيْءٍ وَالتَّبَذُّرُ لَا يَبْقَى مَعَهُ شَيْءٌ؛ إِنَّ اللَّهَ هَرَّ وَجَلَّ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ.

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جن گھر والوں کو خرچ میں مہواری اور میانہ روی دی گئی ہے وہاں اللہ ان کے رزق میں وسعت دیتا ہے اور رفق کی مال کی صورت میں بہتر ہوتا ہے بہ نسبت زیادتی مال کی صورت کے اور مہواری اور میانہ روی کسی چیز میں عاجز نہیں بناتی اور مال کا تلف کرنا کوئی شے باقی نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ صاحب رفق ہے اور رفق کو دوست رکھتا ہے

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ رَفَعَهُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي - وَجَرَى بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ كَلَامٌ فَقَالَ لِي - اِرْفَقْ بِهِمْ فَإِنَّ كُفْرَ أَحَدِهِمْ فِي غَضَبِهِ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ كَانَ كُفْرُهُ فِي غَضَبِهِ.

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ میرے اور قوم کے ایک شخص کے درمیان گفتگو ہو رہی تھی کہ امام موسیٰ کاظم نے فرمایا نرمی سے بات کرو ممکن ہے غصہ میں کوئی ان میں سے کفر کا کلمہ کہہ جائے۔ نہیں ہے بہتری اس شخص کے لئے جو غصہ میں کلمہ کفر کہے۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حِشَابٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَكْرِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ: الرَّفْقُ نِصْفُ الْقَيْشِ.

۱۱۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے میانہ روی آدھا عیش ہے۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْيَزْنَ وَيُحِبُّ عَلَيْهِ، فَإِذَا رَكِبْتُمُ الدَّوَابَّ الْمُخَفَّةَ فَأَنْزِلُوهَا مَنَازِلَهَا فَإِنْ كَانَتْ الْأَرْضُ مُجْدِبَةً فَأَنْجُوا عَنْهَا وَإِنْ كَانَتْ مُخَصَّبَةً فَأَنْزِلُوهَا مَنَازِلَهَا.

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ رفق کو دوست رکھتا ہے اور رفق والے کی مدد کرتا ہے اگر تم کمزور چوپایہ پر سفر کر رہے ہو تو چاشت اور نماز کے وقت اتر پڑو اگر زمین بے گیاه ہو تو اسے طے کر جاؤ اور اگر سبز و زار ہو تو وہاں اتر کر نماز پڑھو اور اپنی ضروریات پوری کرو، چوپایہ بھی وہاں گھاس کھالے گا اور کچھ دیر وہاں آرام مل جائے گا

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَيْمٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ كَانَ الْيَزْنُ خَلْقًا يَرَى مَا كَانَ مِثْلًا خَلَقَ اللَّهُ شَيْءًا أَحْسَنَ مِنْهُ.

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اگر رفق کوئی مخلوق ہوتا تو مخلوقات الہی میں کوئی اس سے زیادہ حسین نہ ہوتا۔

۱۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَقْنٍ حَدَّثَهُ، عَنْ أَحَدِهِمَا ﷺ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ دَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَمِنْ رَفْقِهِ بِكُمْ تَسْلِيلُ أَصْفَانِكُمْ وَ مُضَادَّةٌ قُلُوبِكُمْ وَإِنَّهُ لَيُرِيدُ تَحْوِيلَ الْعَبْدِ عَنِ الْأَمْرِ فَيَتَرَكُهُ عَلَيْهِ حَتَّى يُحَوِّلَهُ بِالشَّيْخِ، كَرَاهِيَةً تَنَاقُلِ الْحَقِّ عَلَيْهِ.

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر جعفر صادق علیہ السلام نے، اللہ مہربان ہے اور مہربانی کو دوست رکھتا ہے اور جس میں نرمی سے رفق پایا جاتا ہے اس کے دل سے کینے دور ہو جاتے ہیں اور وہ خواہش نفسانی کی ضد میں کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے رحم و کرم سے امر مشکل کو اپنے بندہ سے ہٹا دیتا ہے اور اس حکم کا نسخہ لاکر نسخ کر دیتا ہے تاکہ امر حق اس پر بار نہ ہو۔

۱۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا صَلَحَبَ اثْنَانِ إِلَّا كَانَ أَحَدُهُمَا أَجْرُ الْأُخْرَى أَوْ أَحَبَّهُمَا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ فَهَّمَهُمَا بِيَضَاجِيهِ.

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو شخص مل کر بیٹھیں تو ان دونوں میں از روئے اجر اور ان دونوں میں زیادہ خدا کا دوست وہ ہوگا جو ان میں اپنے ساتھی پر زیادہ مہربان ہو۔

عن جعفر بن محمد بن عثمان ، عن الحسن بن الحسين ، عن قسطل بن عثمان .
 قال : سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول : من كان رفيقا في امره مال ما يربطه من الناس .
 (۱) ابا عبد الله عليه السلام نے ہر شخص صاحب رفیق ہے وہ لوگوں سے جو پائے کا ارادہ کرے گا پائے گا۔

ایک سو ستاسی واں باب تواضع

(باب التواضع) ۱۸۷

۱۔ علی بن ابراہیم : عن ابيد ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة ، عن أبي عبد الله
 عليه السلام : قال : أرسل النخاشي إلى جعفر بن أبي طالب وأصحابه فدخلوا عليه وهو في بيت له جالس
 على التراب وعليه خاتم النبى قال : فقال جعفر عليه السلام : فاشتقنا منه حين رأيناه على تلك
 الحال ، فلما رأينا ما بنا ونسرت وجوهنا قال :

الحمد لله الذي نصرنا وأقر عتبة ، ألا بشيركم ؟ قلت : بلى أيها الملك ، فقال : إنه
 جاءني الساعة من نحو أرواحكم عن من عيوني هناك فأخبرني أن الله عز وجل قد نصر نبيته محمد
 وآهلك عدوه وأبى فلان وفلان وفلان : التمسوا بؤاد يقال له بدر كثير الأذى لكأنني
 أنظر إليه حيث كنت أدعى لبيدي هناك وهو رجل من بني سمره فقال له جعفر : أيها الملك
 مالي أراك جالسا على التراب وعليك هذين الخلفان ؟ فقال له : يا جعفر إنا نجد فيما
 أنزل الله على عيسى عليه السلام أن من حق الله على عباده أن يخدموا له تواضعا عندما يحدث لهم من
 نعمة فلما أحدث الله عز وجل لي نعمة بمحمد وآله أخذت الله هذا التواضع فلما بلغ النبي
 صلى الله عليه وآله وسلم قال لأصحابه إن الصدقة تزيد صاحبها كثرة فنصد قواير حاكمكم الله ، وإن التواضع يزيد
 صاحبها رفعة ، فتواضعوا يرغمكم الله ، وإن المعويز يزيد صاحبها عزاً ، فاعفوا بعزكم الله .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ نجاشی بادشاہ حبشہ نے جناب جعفر اور ان کے اصحاب کو کربلا
 بھیجا وہ لوگ آئے تو دیکھا کہ وہ اپنے مکان میں غائب پر بیٹھ ہے اور پرانا لباس پہنے ہوئے ہے جعفر کا بیان ہے کہ ہم اس
 کی یہ حالت دیکھ کر رورہ گئے جب اس نے ہمارے چہروں کا تغیر دیکھا تو کہنے لگا۔ حمد ہے اس خدا کا جس نے محمد کی نفرت

کی اس کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا۔ کیا میں خوشخبری سنائوں، میں نے کہا ضرور اسے بادشاہ، اس نے کہا میرے پاس ابھی ابھی تمہارے ملک کی طرف سے میرا ایک جاسوس آیا ہے جو وہاں رہتلا ہے اور یہ خبر لایا ہے کہ خدا نے اپنے نبی محمد کی مدد کی، ان کے دشمنوں کو ہلاک کیا اور غلاموں، غلاموں اور غلاموں کو قید کر لئے گئے یہ مقابلہ مقام بدر میں ہوا تھا جہاں پیلو کے درخت بکثرت ہیں گویا میں اپنے کو وہاں دیکھ رہا ہوں جبکہ میں اپنے آقا کے جو نبی ضمیرہ سے تھا اونٹ چراتا تھا۔

یہ اشارہ ہے اس واقعہ کی طرف کہ نبی جاشی کا باپ بادشاہ تھا اور نبی جاشی کے چچا کے بارہ لڑکے تھے ان سب نے اس کو مار ڈالا اور نبی جاشی کو غلام بنا کر بنی ضمیرہ کے تاجر کے ہاتھ فروخت کر ڈالا جو اسے حجاز لے آیا اور اونٹ چرانے کی خدمت اس کے سپرد کی، چونکہ نبی جاشی کے چچا زاد بھائیوں میں سلطنت کرنے کی اہلیت نہ تھی لہذا لوگ حجاز لے آئے اور نبی جاشی کو لے جا کر بادشاہ بنا دیا۔

جناب جعفر نے کہا اے بادشاہ یہ تو فرمائیے کہ آپ خاک پر کیوں بیٹھے ہیں اور یہ پرانے کپڑے کیوں پہنے ہوئے ہیں اس نے کہا ہم نے جناب عیسیٰ پر نازل ہوئی کتاب میں پڑھا ہے کہ بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ جب کسی نعمت کے وقت بندوں سے بات کریں تو تواضع سے کریں جب خدا نے مجھے محمد جیسے نبی کی نعمت دی تو میں تواضع وانکساری سے بات کیوں نہ کروں یہ تواضع خوشنودی خدا کے لئے ہے جب حضرت رسول خدا کو یہ خبر ملی تو اپنے اصحاب سے یہ فرمایا۔ صدقہ دینے سے نعمت زیادہ ہوتی ہے تم صدقہ دو اللہ تم پر رحم کرے گا تواضع متواضع کی رفعت کو زیادہ کرتی ہے لہذا تواضع اختیار کرو خدا تمہارا مرتبہ بلند کرے گا اور عفو کرنا عزت کو بڑھا دیتا ہے پس تم عفو کرو اللہ تمہیں عزت دے گا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ فِي السَّمَاءِ مَلَائِكِينَ مُوَكَّلِينَ بِالْعِبَادِ، فَمَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ، وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ.

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آسمان میں دو فرشتے بندوں پر موقوف ہیں جو کوئی قربت الی اللہ تواضع کرتا ہے اس کا مرتبہ بلند کرتے ہیں اور جو تکبر کرتا ہے اسے گرا دیتے ہیں۔

۳۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَفْطَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشِيَّةَ حَسْبِي فِي مَسْجِدٍ قُبَا، فَقَالَ: هَلْ مِنْ شَرَابٍ؟ فَأَنَاءُ أَوْسُ بْنُ خَوْلِي الْأَنْصَارِيُّ يَمِئْتٌ مَخْبِئٌ بِمَسْبَلٍ فَلَمَّا وَضَعَهُ عَلَى فِئِدِ نَحَاءِ، ثُمَّ قَالَ: شَرَابَانِ يُكْتَفَى بِأَحَدِهِمَا مِنْ سَاجِدٍ لَا أَشْرَبُهُ وَلَا أَحَرِّمُهُ وَلَكِنْ أَنْوَاضُ اللَّهِ، فَإِنَّ مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ، وَمَنْ تَكَبَّرَ خَفَضَهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَقْنَصَدَ فِي مَعْشَرِهِ رَفَعَهُ اللَّهُ، وَمَنْ بَذَرَ حَرَمَهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَكْثَرَ ذِكْرَ الْعَوْنِ أَحَبَّهُ اللَّهُ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ شب پنجشنبہ میں رسول اللہ نے مسجد قبا میں اقطار صوم کیا اور فرمایا کچھ پینے کے لئے بھی ہے اوس ابن خول انصاری دہی میں شہد ملا ہوا لے آئے حضرت نے منہ سے لگا کر اسے الگ کر لیا اور فرمایا دو چیزوں کی کیا ضرورت ہے جب کہ ایک ہی کافی ہے۔ میں دونوں کو نہ پیوں گا۔ میں حرام نہیں کرتا۔ بلکہ بلحاظ تواضع خوشنودی خدا کے لئے ایسا کرتا ہوں جو تواضع پسند ہے خدا اس کام تیر بلند کرتا ہے اور جو کبر کرتا ہے اس کو ذلیل کرتا ہے اور جو امور معاشر میں کفایت شعاری سے کام لیتا ہے اللہ اس پر رزق زیادہ کرتا ہے اور جو فضول خرچی کرتا ہے اللہ اسے رزق سے محروم رکھتا ہے اور جو ذکر مومن شکر کرتا ہے اللہ اس کو دوست رکھتا ہے۔

۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَّاءِ، عَنْ ذَاوُدَ الْحَمَّارِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: مَنْ أَكْثَرَ ذِكْرَ اللَّهِ أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي جَنَّتِهِ.

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو اللہ کا ذکر اکثر کرتا ہے خدا اسے جنت کے سایہ میں رکھتا ہے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ أَكْثَرَ ذِكْرَ اللَّهِ أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي جَنَّتِهِ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ تَرْكَ أَنْ تَكُونَ عَبْدًا رَسُولًا مُتَوَاضِعًا أَوْ مَلِكًا رَسُولًا، قَالَ: فَتَنَظَّرْ إِلَى خَبْرَيْلَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ أَنْ تَوَاضِعْ، فَقَالَ: عَبْدًا، مُتَوَاضِعًا، رَسُولًا، فَقَالَ الرَّسُولُ: مَعَ أَنْتَ لَا يَنْقُصُكَ مِثْلُ عِنْدَ رَبِّكَ شَيْئًا، قَالَ: وَمَعَهُ مَفَاتِيحُ خَزَائِنِ الْأَرْضِينَ.

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جبرئیل رسول اللہ کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے کہتا ہے چلے رسول متواضع ہو کہ میرے بندہ ہو اور چاہے رسول رہ کر بادشاہ بنو، حضرت نے فرمایا جبرئیل نے میری طرف دیکھ کر فرمایا اور اشارہ کیا ہاتھ سے کہ تواضع اختیار کرو حضرت نے فرمایا میں تو عبد متواضع کی صورت میں رسول ہوں۔ فرشتہ نے کہا آپ کے رب کے نزدیک اس صورت میں کوئی شے آپ کے مرتبہ سے کم نہ ہوئی امام نے فرمایا کہ فرشتہ کے پاس خزائن ارض کی کنجیاں تھیں (جو دیئے آیا تھا)۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: مِنَ النَّوَاضِعِ أَنْ تَرْضَى بِالْمَجْلِسِ دُونَ الْمَجْلِسِ وَأَنْ تُسَلِّمَ عَلَى مَنْ تَلَقَّى وَأَنْ تَتْرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كُنْتَ مُحِقًّا وَأَنْ لَا تُحِبَّ أَنْ تُحَمَّدَ عَلَى التَّقْوَى.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تواضع یہ ہے کہ کسی مجلس میں نیچے مقام پر بیٹھے اور جس سے ملے اس پر سلام کرے اور جھک کرے کو ترک کرے اگرچہ حق پر ہو اور اسے پسند نہ کرے کہ تقویٰ پر تیری تعریف کرے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ ، عَنْ مَنْ رَوَاهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ : يَا مُوسَى أَتَنْتَدِي لِمَ اصْطَفَيْتُكَ بِكَلَامِي دُونَ خَلْقِي ؟ قَالَ : يَا رَبِّ وَلِمَ ذَلِكَ ؟ قَالَ : فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِ أَنْ يَا مُوسَى إِنِّي قَلْبْتُ عِبَادِي ظَهْرًا لِيَطْمَئِنُّ ، فَلَمْ أَحْضِ فِيهِمْ أَحَدًا أَذِلُّ لِي نَفْسًا مِنْكَ ، يَا مُوسَى إِنَّكَ إِذَا صَلَّيْتَ وَصَعْتَ خَذَكَ عَلَى التُّرَابِ - أَوْ قَالَ : عَلَى الْأَرْضِ .

۷۔ فرمایا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ وحی کی اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف اسے موسیٰ تم جانتے ہو کہ میں نے اپنی مخلوق کو چھوڑ کر تم ہی کو اپنے کلام سے کیوں مخصوص کیا انھوں نے عرض کی مجھے بتا کہ ایسا کیوں کیا۔ خدا نے وحی کی، اے موسیٰ میں نے اپنے بندوں کی خوب جانچ کی، ان میں سے کسی کے نفس کو میں نے اپنے سامنے تیرے نفس سے زیادہ متواضع نہ پایا۔ جب تو نماز پڑھتا ہے تو اپنے رخسار کو خاک پر رکھتا ہے اور ایک روایت میں ہے زمین پر رکھتا ہے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَرَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا عَلَى الْمَجْنُومِينَ وَهُوَ رَاكِبٌ جُمَارَةً وَهُمْ يَتَفَدَّوْنَ فَدَعَاؤُهُ إِلَى الْغَدَاةِ ، فَقَالَ : أَمَا إِنِّي لَوَلَا أَنِّي صَائِمٌ لَفَعَلْتُ فَلَمَّا صَارَ إِلَى مَنْزِلِهِ أَمَرَ بِطَعَامٍ ، فَصَتَعَ وَ أَمَرَ أَنْ يَتَنَوَّقُوا فِيهِ ، ثُمَّ دَعَاهُمْ فَتَفَدَّوْا عَنْدَهُ وَتَفَدَّيْ مَعَهُمْ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حضرت علی بن الحسینؑ چند جذامیوں کی طرف سے گزرے درآخالیہ کے اپنے حمار پر سوار تھے وہ لوگ ناشتہ کر رہے تھے انھوں نے حضرت سے کھانے میں شرکت کی درخواست کی فرمایا اگر میں روزہ سے نہ ہوتا تو ضرور تمہارے ساتھ کھاتا۔ جب وہاں سے گھر کے تو حکم دیا کہ پر تکلف کھانا تیار کریں جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے ان لوگوں کو ناشتہ پر بلایا اور ان کے ساتھ خود بھی کھایا۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ مِنَ التَّوَاضُّعِ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ دُونَ شَرَفِهِ .

۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تواضع سے ایک امر یہ بھی ہے کہ اپنے مرتبہ سے پست مقام پر بیٹھے۔

۱۰۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ قَسَّالٍ وَمُحْسِنِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ : نَظَرَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَدِ اشْتَرَى لِعِيَالِهِ شَيْئًا وَهُوَ حَمِيلَةٌ، فَمَتَّى رَأَاهُ الرَّجُلُ اسْتَحْيَى مِنْهُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : اشْتَرَيْتَ لِعِيَالِكَ وَحَمَلْتَهُ إِلَيْهِمْ، أَمَا وَاللَّهِ لَوْلَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَا حَيَاتُ أَنْ أَشْتَرِيَ لِعِيَالِي الشَّيْءَ ثُمَّ أَحْمِلُهُ إِلَيْهِمْ.

۱۰۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابو عبد اللہ نے مدینہ کے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس نے اپنے عیال کے لئے کچھ سامان خرید کر لے کر چلا جب اس نے حضرت کو دیکھا تو شرمایا گیا حضرت نے فرمایا اسے شخص یہ تو نے اپنے بال بچوں کے لئے خرید امداد ان کے پاس لئے جا رہے خدا کی قسم اگر اہل مدینہ کی طرف کا خوف نہ ہوتا تو میں یہ پسند کرتا کہ اپنے بچوں کے لئے سامان خرید کر کے لے جاؤں۔

۱۱۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَاسِمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : فِيمَا أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى دَاوُدَ عليه السلام : يَا دَاوُدُ كَمَا أَنَّ أَقْرَبَ النَّاسِ مِنَ اللَّهِ الْمُتَوَاضِعُونَ كَذَلِكَ أَبْعَدُ النَّاسِ مِنَ اللَّهِ الْمُتَكَبِّرُونَ.

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا نے داؤد علیہ السلام کو وحی کی، اے داؤد جس طرح تو اضع کرنے والے خدا سے زیادہ قریب ہیں اسی طرح تکبر کرنے والے اس سے زیادہ دور ہیں۔

۱۲۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي السَّنَةِ الَّتِي قُبِعَ فِيهَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا لَكَ دَبَعْتَ كِبْشًا وَنَعَرَ فُلَانٌ بِدَاغَةٍ ؟ قَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ نَوْحًا عليه السلام كَانَ فِي السَّقْبَةِ وَكَانَ فِيهَا مَا شَاءَ اللَّهُ وَكَانَتِ السَّقْبَةُ مَأْمُورَةً فَطَافَتْ بِالنَّاسِ وَهُوَ لَوَائِقُ النَّسَاءِ وَحَلَّى سَبِيلَهَا نَوْحٌ عليه السلام، فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى الْجِبَالِ أَنِّي دَاسِعٌ سَقْبَةَ نَوْحٍ عَبْدِي عَلِيٌّ حَبِلٌ وَمَنْكَنٌ، فَتَطَاوَلَتْ وَشَمَحَتْ وَتَوَاضَعَ الْجُودِيُّ وَهُوَ جَبَلٌ عِنْدَكُمْ فَضَرَبَتِ السَّقْبَةُ وَجُجُوهُمَا الْجَبَلُ، قَالَ : فَقَالَ نَوْحٌ عليه السلام عِنْدَ ذَلِكَ : يَا مَارِي اتَّقِنِي، وَهُوَ بِالسَّرِيَانِيَةِ [يَا] رَبِّ أَصْلِحْ، قَالَ : فَظَنَنْتُ أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَزَّ مِنْ يَنْفِيهِ.

۱۲۔ ابو بصیر سے مروی ہے جس سال امام جعفر صادق علیہ السلام کا انتقال ہونے والا تھا میں مقام منیٰ میں امیر موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں آپ فدائوں آپ نے قربانی میں مینڈھا ہار کیا اور فلاں یعنی آپ کے بھائی عبد اللہ افطخ نے اونٹ تحر کیا۔ فرمایا اے ابو محمد نوح کشتی میں تھے اور اس میں جو اللہ نے جاہادہ تھا اور کشتی

محکوم امر نوح تھی۔ اس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور وہ مناسک حج کا آخری طواف نسا تھا اور خدائے کہا میرے بندے نوح نے کشتی کو چھوڑ دیا۔ کہ لے پہاڑو۔ وہ تم میں سے کسی پہاڑ پر جا ٹھہرے۔ بلند پہاڑوں نے ٹکیر کیا اور اپنا سر فخر اُڑا دیا۔ بکتر ابھارا اور جمدی نے جو عراق عرب کا سب سے چھوٹا پہاڑ ہے تواضع کا اظہار کیا۔ پس نوح کی کشتی نے اپنے سینے کو اسی پہاڑ سے ٹکرایا۔ نوح نے زبان سریانی باند کا وہ الہی میں عرض کی۔ خداوند! مجھے غرق ہونے سے بچلے۔ ابوبصیر کہتے ہیں کہ میرا گمان یہ کہ امام علیہ السلام نے اپنی امامت اور عبد اللہ افطح کے غلط دعوے کی طعن اشارہ کیا۔

۱۳۔ عَنْهُ، عَنْ عَدِّ وَ مِنْ أَصْحَابِهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَتْبَاط، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَنِّمِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَائِيِّ قَالَ : قَالَ : التَّوَاضُّعُ أَنْ تُعْطِيَ النَّاسَ مَا تُحِبُّ أَنْ تُعْطَا. وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ : قُلْتُ : مَا حَذَّ التَّوَاضُّعُ الَّذِي إِذَا فَعَلَهُ الْقَبْدُ كَانَ مُتَوَاضِعًا؟ فَقَالَ التَّوَاضُّعُ دَرَجَاتٌ مِنْهَا أَنْ يَعْرِفَ الْعَزُومُ قَدْرَ نَفْسِهِ فَيُزِيلَهَا مِنْ مَنَازِلِهَا بِقَلْبٍ سَلِيمٍ، لَا يُحِبُّ أَنْ يَأْتِيَ إِلَى أَحَدٍ إِلَّا مِثْلَ مَا يُؤْتِي الْبُيُوتَ، إِنْ رَأَى سَيِّئَةً دَرَأَهَا بِالْحَسَنَةِ، كَأَنَّهُمُ الْفَيْضُ، غَافٍ عَنِ النَّاسِ، وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ.

۱۳۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے تواضع یہ ہے کہ تم لوگوں کو وہ عطا کرو جسے تم چاہتے ہو کہ کوئی تم کو عطا کرے۔ راوی کہتا ہے میں نے پوچھا حد تواضع کیا ہے؟ جس کے کرنے پر بندہ عرب عام میں متواضع سمجھا جائے۔ فرمایا تواضع کے درجات ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کی قدر جان کر سچے دل سے اپنے کو اس منزلت سے ہست تر دکھائے اور یہ بات پسند کرے کہ دوسروں کو وہی ملے جس کو وہ اپنے لئے چاہتا ہے اور اگر کسی سے بُرائی دیکھے تو اس کا بدلہ نہ لے کیے دے۔ غصہ کا پینے والا قصور کا معاف کرنے والا ہے اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(ختم شد)